2911/7

درسِ قرآن

المنزلُ السّادِسُ (۶) چھٹی منزل

سُورَۃ الصّٰفّٰت ۳۷ - صٓ ۳۸ - اَلزُّمَر ۳۹ - اَلْمُؤْمِن ۴۰

حٰمٓ السَّجْدَۃ ۴۱ - اَلشُّوْرٰی ۴۲ - اَلزُّخْرُف ۴۳ - اَلدُّخَان ۴۴

اَلْجَاثِیَۃ ۴۵ - اَلْاَحْقَاف ۴۶ - مُحَمَّدٌ ۴۷ - اَلْفَتْح ۴۸

اَلْحُجُرٰت ۴۹

۲۲ پارہ سے ۱/۴ پونے چھبیس پارے تک

مُرتّبہ

درسِ قرآن بورڈ

شائع کردہ

ادارۂ اصلاح و تبلیغ - آسٹریلین بلڈنگ لاہور

Marfat.com

85924 ~~68424~~

درسِ قرآن بورڈ

ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور نے درس قرآن مجید کی ترتیب و تدوین کے لیے ایک بورڈ مقرر کیا ہوا ہے۔ اس بورڈ کے مندرجہ ذیل حضرات نے اس چھٹی منزل کو مرتب کیا۔

۱۔ مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی مرحوم سابق صدر شعبۂ اسلامیات و عربی اسلامیہ کالج۔ لاہور

۲۔ مولانا حافظ مرغوب احمد توفیق صاحب منشی فاضل۔ مولوی فاضل ایم اے ایم۔ اد۔ ایل سابق صدر اسلامیات و عربی ڈھاکہ یونیورسٹی

۳۔ الحاج عبدالواحد صاحب ایم۔ اے سابق انسپکٹر آف سکولز

میں نے اس چھٹی منزل درس قرآن کے متن کو حرفاً حرفاً پڑھا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اب اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

قاری محمد عبدالسلام کیمبلپوری
صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن جامع آسٹریلیا، لاہور

میں نے اس چھٹی منزل درس قرآن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کی سورت نمبر، آیت نمبر، پارہ نمبر اور متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں۔

محمد رمضان
رجسٹرڈ پیروفیسر ایڈیٹر
حکومت پاکستان

Marfat.com

2911/7

فہرست صفحات المنزل السّادس (چھٹی)

درس قرآن چھٹی منزل ۱
درس قرآن بورڈ ۲
فہرست مضامین ۳

پارہ وَمَالِیَ	۲۳	صفحہ	۱۱	تا	۱۰۸
سورۃ الصّٰفّٰت	۳۷	صفحہ	۱۱	تا	۵۲
سورۃ صٓ	۳۸	صفحہ	۵۳	تا	۸۷
سورۃ الزمر	۳۹	صفحہ	۸۸	تا	۱۳۲
پارہ فَمَنْ اَظْلَمُ	۲۴	صفحہ	۱۰۹	تا	۱۹۲
سورۃ المومن	۴۰	صفحہ	۱۳۳	تا	۱۷۲
سورۃ حٰمٓ السجدۃ	۴۱	صفحہ	۱۷۳	تا	۱۹۷
پارہ الیہ یرد	۲۵	صفحہ	۱۹۳	تا	۲۹۰
سورۃ الشعراء	۴۲	صفحہ	۱۹۸	تا	۲۲۸
سورۃ الزخرف	۴۳	صفحہ	۲۲۹	تا	۲۵۶
سورۃ الدخان	۴۴	صفحہ	۲۵۷	تا	۲۶۶
سورۃ الجاثیہ	۴۵	صفحہ	۲۶۷	تا	۲۹۰
پارہ حٰمٓ	۲۶	صفحہ	۲۹۱	تا	۳۶۰
سورۃ الاحقاف	۴۶	صفحہ	۲۹۱	تا	۳۱۰
سورۃ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷	صفحہ	۳۱۱	تا	۳۳۰
سورۃ الفتح	۴۸	صفحہ	۳۳۱	تا	۳۴۸
سورۃ الحجرات	۴۹	صفحہ	۳۴۹	تا	۳۶۰

Marfat.com

فہرست مضامین و آیات المنزل السّادس (۶)

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۱	سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت (پارہ وَمَالِیَ ۲۳)	
۱۲	توحید کی نشانی	۱ تا ۵
۱۳	دیگر نشانیاں	۶ تا ۹
۱۴	مرکر جینا حق ہے	۱۰ تا ۱۱
۱۵	نادانی کی بات	۱۲ تا ۱۵
۱۶	مرکر جینا یقینی ہے	۱۶ تا ۱۹
۱۷	مرکر جینے کے بعد	۲۰ تا ۲۳
۱۸	آپس کا جھگڑا	۲۴ تا ۲۸
۱۹	بڑوں کا جواب	۲۹ تا ۳۱
۲۰	مجرم عذاب پائیں گے	۲۲ تا ۳۵
۲۱	اپنی بڑائی	۳۶ تا ۳۹
۲۲	اللہ کے پسندیدہ بندے	۴۰ تا ۴۶
۲۳	سامان راحت	۴۷ تا ۵۰
۲۴	جنتیوں کی گفتگو	۵۱ تا ۵۳
۲۵	منکروں کا حال	۵۴ تا ۵۷
۲۶	دائمی آرام	۵۸ تا ۶۱
۲۷	دوزخیوں کا حال	۶۲ تا ۶۵
۲۸	ان کا کھانا پینا	۶۶ تا ۷۰
۲۹	انسان کی نادانی	۷۱ تا ۷۴
۳۰	پہلوں کے حالات	۷۵ تا ۸۰
۳۱	نوحؑ اور ابراہیمؑ	۸۱ تا ۸۵
۳۲	حضرت ابراہیمؑ کی فہمائش	۸۶ تا ۹۰
۳۳	بت توڑنے والے	۹۱ تا ۹۶
۳۴	انجام کار	۹۷ تا ۱۰۰
۳۵	بیٹے کی قربانی	۱۰۱ تا ۱۰۲
۳۶	آزمائش میں پورے اترے	۱۰۳ تا ۱۰۷
۳۷	اطاعت کا بدلہ	۱۰۸ تا ۱۱۳
۳۸	موسیٰؑ اور ہارونؑ	۱۱۴ تا ۱۱۸
۳۹	رسولوں پر رحمت	۱۱۹ تا ۱۲۳
۴۰	حضرت الیاسؑ کی نصیحت	۱۲۴ تا ۱۲۸
۴۱	نیکوں کا بدلہ	۱۲۹ تا ۱۳۳
۴۲	لوط علیہ السلام	۱۳۴ تا ۱۳۸
۴۳	یونس علیہ السلام	۱۳۹ تا ۱۴۴
۴۴	نجات ملی	۱۴۵ تا ۱۴۸
۴۵	منکروں کو تنبیہ	۱۴۹ تا ۱۵۳
۴۶	بے تکی بات	۱۵۴ تا ۱۵۷
۴۷	جنوں کی بساط ہی کیا	۱۵۸ تا ۱۶۲
۴۸	فرشتوں کا حال	۱۶۳ تا ۱۶۶
۴۹	اللہ کا لشکر جیتے گا	۱۶۷ تا ۱۷۳
۵۰	عذاب کی پیش گوئی	۱۷۴ تا ۱۷۷
۵۱	پھر عذاب کی پیش گوئی	۱۷۸ تا ۱۸۲
۵۲	سورۃ الصّٰفّٰت پر ایک نظر	

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۵۳	سورۃ صٓ مَکِّیَّۃٌ ۳۸	
۵۴	کفار کا رویہ	۱ تا ۳
۵۵	دل کی الجھن	۴ تا ۵
۵۶	بے رخی	۶ تا ۷
۵۷	اظہارِ حقیقت	۸ تا ۹
۵۸	مٹنے کے لچھن	۱۰ تا ۱۳
۵۹	کفر کا انجام	۱۴ تا ۱۶
۶۰	صبر کی تلقین	۱۷ تا ۱۹
۶۱	قوت اللہ ہی کی ہے	۲۰ تا ۲۲
۶۲	بیانِ دعویٰ	۲۲
۶۳	فیصلہ	۲۳
۶۴	حضرت داؤدؑ سمجھ گئے	۲۴ تا ۲۵
۶۵	حضرت داؤد علیہ السلام کو نصیحت	۲۶
۶۶	خوابِ غفلت سے چونکو	
۶۷	زندگی کا ایک نتیجہ ہے	۲۷ تا ۲۸
۶۸	ہدایت نامہ	۲۹
۶۹	سلیمان کا ذکر	۳۰ تا ۳۱
۷۰	سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے	۳۲ تا ۳۴
۷۱	سلیمانؑ کی دعا	۳۵
۷۲	ملکِ سلیمانی	۳۶ تا ۴۰
۷۳	ایوب علیہ السلام	۴۱ تا ۴۲
۷۴	پھر سب کچھ مل گیا	۴۳ تا ۴۴
۷۵	دیگر منتخب لوگ	۴۵ تا ۴۷
۷۶	فرمانبرداروں کا انعام	۴۸ تا ۵۲
۷۷	نافرمانوں کا حشر	۵۳ تا ۵۸
۷۸	دوزخیوں کی جھڑپ	۵۹ تا ۶۱
۷۹	غلطی کا احساس	۶۲ تا ۶۴
۸۰	ذرا سوچو	۶۵ تا ۶۸
۸۱	انسان کی پیدائش	۶۹ تا ۷۱
۸۲	چوکنا رہنے کی ضرورت	۷۲ تا ۷۴
۸۳	فتنے کی جڑ	۷۵ تا ۷۶
۸۴	نافرمانی کی سزا	۷۷ تا ۸۱
۸۵	شیطان کی شرارت	۸۲ تا ۸۵
۸۶	پیغامِ حق	۸۶ تا ۸۸
۸۷	سورۃ صٓ پر ایک نظر	
۸۸	سورۃ الزُّمَر (۳۹)	
۸۹	خوشی کا پیغام	۱ تا ۲
۹۰	ہدایت کی ضرورت	
۹۱	شرک کا بہانہ	۳
۹۲	شرک کی ایک صورت	۳ تا ۴
۹۳	اللہ کی قوت کی نشانیاں	۵
۹۴	انسان کی پیدائش اور پرورش	
۹۵	اللہ تمہارا رب ہے	۶
۹۶	اللہ کی رضامندی	۷
۹۷	انسان کی ہٹ دھرمی	۸
۹۸	سمجھ دار انسان	۹
۹۹	خوشخبری	۱۰
۱۰۰	فرمانبرداری کا طریقہ	۱۱ تا ۱۳
۱۰۱	اعلانِ عام	۱۴
۱۰۲	نقصان بھی کیسا	۱۵ تا ۱۶
۱۰۳	خوشخبری	۱۷ تا ۱۹
۱۰۴	قدرت کے کرشمے	۲۰

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۰۵	حالات کا بدلنا	۲۱ تا ۲۲
۱۰۶	قرآن کا اثر	۲۳ تا ۲۴
۱۰۷	منکر ہمیشہ نقصان ہی میں رہے	۲۵ تا ۲۸
۱۰۸	مشرک اور موحد کی مثال	۲۹ تا ۳۱
	فَمَنْ اَظْلَمُ پارہ ۲۴	
۱۰۹	ماننے اور نہ ماننے والے	۳۲ تا ۳۴
۱۱۰	اللہ اپنے بندے کو کافی ہے	۳۵ تا ۳۶
۱۱۱	اختیار اللہ ہی کو ہے	۳۷
۱۱۲	سیدھی بات	۳۸
۱۱۳	آخر کیا کیا جائے	۳۹ تا ۴۱
۱۱۴	اللہ کی پہچان کا ایک اور ذریعہ	۴۲
۱۱۵	پھر بھی نہ پہچانا	۴۳ تا ۴۴
۱۱۶	مشرکوں کا طریقہ	۴۵ تا ۴۶
۱۱۷	آخرت کا حال	۴۷ تا ۴۸
۱۱۸	انسان کی جہالت	۴۹ تا ۵۰
۱۱۹	برے کاموں کا نتیجہ	۵۱ تا ۵۲
۱۲۰	رحمت کی امید	۵۳ تا ۵۴
۱۲۱	موقعہ ہاتھ سے نہ دو	۵۵ تا ۵۶
۱۲۲	ندامت اور پچھتاوا	۵۷ تا ۵۹
۱۲۳	مغرور اور متقی کا مقابلہ	۶۰ تا ۶۱
۱۲۴	اللہ کو پہچانو	۶۲ تا ۶۳
۱۲۵	اب کیا کہتے ہو؟	۶۴ تا ۶۶
۱۲۶	اللہ کو ٹھیک نہیں پہچانا	۶۷
۱۲۷	دوبارہ جینا	۶۸ تا ۷۰
۱۲۸	دوزخ کی طرف	
۱۲۹	حسرت بھرا جواب	۷۱ تا ۷۲

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۳۰	جنت کی طرف	۷۳
۱۳۱	شکر نعمت	۷۴ تا ۷۵
۱۳۲	سورۃ الزمر کی تعلیم	
۱۳۳	سورت المومن (۴۰)	
۱۳۴	اللہ کے شان دار نام	۱ تا ۳
۱۳۵	قرآن کے منکر	۴
۱۳۶	منکروں کی کرتوت	۵ تا ۶
۱۳۷	ایمان والوں کا حال	
۱۳۸	فرشتوں کی دعا	۷ تا ۸
۱۳۹	کافروں کی گت	۹ تا ۱۱۰
۱۴۰	کافروں کی آنکھیں کھل جائیں گی	۱۱ تا ۱۲
۱۴۱	سمجھنا ہے تو اب بھی سمجھ لو	۱۳ تا ۱۴
۱۴۲	اللہ کی صفتیں	۱۵
۱۴۳	اللہ کا دربار	۱۶ تا ۱۷
۱۴۴	اللہ کے آگے سب بے بس ہیں	۱۸ تا ۲۰
۱۴۵	آنکھیں کھولو	۲۱
۱۴۶	کیوں پکڑے گئے	۲۲ تا ۲۴
۱۴۷	حق کا مقابلہ	۲۵ تا ۲۶
۱۴۸	سمجھداروں کا طریقہ	۲۷
۱۴۹	حق بات	۲۸
۱۵۰	فرعون کی ہٹ	۲۹ تا ۳۱
۱۵۱	پہلے بھی غلطی ہوئی	۳۲ تا ۳۳
۱۵۲	یوسف علیہ السلام سے برتاؤ	۳۴ تا ۳۵
۱۵۳	فرعون کی ہٹ دھرمی	۳۶ تا ۳۷
۱۵۴	مرد مومن کے خیالات	۳۸ تا ۴۰
۱۵۵	خالص نصیحت	۴۱ تا ۴۲

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۵۶	گفتگو کا نتیجہ	۴۳ تا ۴۵
۱۵۷	عذاب کی کیفیت	۴۶ تا ۴۷
۱۵۸	بڑوں کا جواب	۴۸ تا ۵۰
۱۵۹	اٹل قاعدہ	۵۱ تا ۵۴
۱۶۰	رسول کی تسلی	۵۵ تا ۵۶
۱۶۱	بڑائی کہاں	۵۷ تا ۵۹
۱۶۲	اللہ کا فرمان	۶۰ تا ۶۱
۱۶۳	اللہ کو پہچانو	۶۲ تا ۶۳
۱۶۴	سمجھو اللہ کو	۶۴ تا ۶۶
۱۶۵	اللہ کی پہچان	۶۷ تا ۶۸
۱۶۶	جھگڑنے والوں کا انجام	۶۹ تا ۷۲
۱۶۷	دوزخیوں سے سوال	۷۳ تا ۷۶
۱۶۸	رسول اللہ کو دلاسا	۷۷
۱۶۹	اللہ کی اور رسولوں کی پہچان	۷۸ تا ۸۰
۱۷۰	اللہ کی نشانیاں	۸۱ تا ۸۲
۱۷۱	سرکشی کا نتیجہ	۸۳ تا ۸۵
۱۷۲	سورۃ المومن پر ایک نظر	
۱۷۳	سورۃ حٰمٓ السجدۃ (۴۱)	
۱۷۴	قرآن اللہ کی رحمت ہے	۱ تا ۵
۱۷۵	مشرکوں کا جواب	۶ تا ۸
۱۷۶	مخلوقات کا ظہور	۹ تا ۱۰
۱۷۷	آسمانوں کی بناوٹ	۱۱ تا ۱۲
۱۷۸	دنیا کا بننا اور اس کا انتظام	
۱۷۹	منکروں کی سزا	۱۳ تا ۱۴
۱۸۰	عاد کا انجام	۱۵ تا ۱۶
۱۸۱	ثمود کی گت	۱۷ تا ۱۹

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۱۸۲	ہاتھ پاؤں کی گواہی	۲۰ تا ۲۱
۱۸۳	بربادی کی وجہ	۲۲ تا ۲۴
۱۸۴	گمراہی کی وجہ	۲۵ تا ۲۶
۱۸۵	بدکاروں کی سزا	۲۷ تا ۲۹
۱۸۶	اللہ کو ماننے والے	۳۰ تا ۳۲
۱۸۷	مسلمانوں کا رویہ (ا)	۳۳ تا ۳۵
۱۸۸	مسلمانوں کا رویہ (ب)	۳۶
۱۸۹	اللہ کی پناہ	۳۶ تا ۳۸
۱۹۰	قدرت کی نشانیاں	۳۹ تا ۴۰
۱۹۱	کافروں کی بہانہ بازیاں	۴۱ تا ۴۳
۱۹۲	اظہار حقیقت	۴۴ تا ۴۶
	پارہ اِلَیْہِ یُرَدُّ ۲۵	
۱۹۳	احوالِ قیامت	۴۷ تا ۴۸
۱۹۴	عجیب عادت	۴۹ تا ۵۰
۱۹۵	نرالا طریقہ	۵۱ تا ۵۲
۱۹۶	حقانیت چھپی نہ رہے گی	۵۳ تا ۵۴
۱۹۷	سورۃ حٰمٓ السجدۃ کیا بتاتی ہے؟	
۱۹۸	سورۃ شوریٰ (۴۲)	
۱۹۹	اللہ کی صفتیں	۱ تا ۵
۲۰۰	قرآن کا مقصد	۶ تا ۷
۲۰۱	سب ایک جیسے نہیں	۸ تا ۹
۲۰۲	فیصلہ کون کرے	۱۰ تا ۱۱
۲۰۳	انسان کے لیے دین	۱۲
۲۰۴	دین کے اصول	
۲۰۵	اختلاف کی وجہ	۱۳
۲۰۶	اختلاف مٹانے کا طریقہ	۱۴ تا ۱۵

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۰۷	آخر کرنا کیا ہے؟	
۲۰۸	اللہ کی بابت شبہ کیسا؟	۱۶ تا ۱۷
۲۰۹	بے ایمان لوگ	۱۸ تا ۱۹
۲۱۰	اٹل قانون	۲۰ تا ۲۱
۲۱۱	اچھے اور بُرے	۲۲
۲۱۲	محض اللہ کے لیے	۲۳ تا ۲۴
۲۱۳	قرآن حق ہے	
۲۱۴	اللہ کی صفتیں	۲۵ تا ۲۷
۲۱۵	اللہ کی رحمت	۲۸ تا ۲۹
۲۱۶	شامت اعمال	۳۰ تا ۳۲
۲۱۷	اللہ کی قدرت پہچانو	۳۳ تا ۳۶
۲۱۸	کامیاب لوگ	۳۷ تا ۳۹
۲۱۹	جھگڑوں کا فیصلہ	۴۰ تا ۴۳
۲۲۰	سیدھی اور صاف بات	
۲۲۱	مزید غور	
۲۲۲	زندگی کا بہترین طریقہ	
۲۲۳	گمراہوں کا حشر	۴۴ تا ۴۵
۲۲۴	اللہ کا ہی سہارا ہے	۴۶ تا ۴۷
۲۲۵	رسول کا فرض	۴۸
۲۲۶	اللہ کی شان	۴۹ تا ۵۱
۲۲۷	قرآن اسی طرح نازل ہوا	۵۲ تا ۵۳
۲۲۸	سورہ الشوریٰ پر ایک نظر	
۲۲۹	سورۃ الزخرف (۴۳)	
۲۳۰	قرآن بہت بلند اور مضبوط کتاب ہے	۱ تا ۸
۲۳۱	مانی ہوئی بات	۹ تا ۱۱
۲۳۲	اللہ کی مہربانیاں	۱۲ تا ۱۴
۲۳۳	عجیب سوچ	۱۵ تا ۱۸
۲۳۴	ناسمجھی	۱۹ تا ۲۰
۲۳۵	اندھی تقلید	۲۱ تا ۲۳
۲۳۶	کوری دھینگا مشتی	۲۴ تا ۲۷
۲۳۷	حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ	۲۸ تا ۳۱
۲۳۸	دنیا کی بڑائی کوئی چیز نہیں	۳۲
۲۳۹	مال بے حقیقت چیز ہے	۳۳ تا ۳۵
۲۴۰	کفر کا وبال	۳۶ تا ۳۸
۲۴۱	کافروں کی درگت	۳۹ تا ۴۲
۲۴۲	عرب پر احسان عظیم	۴۳ تا ۴۶
۲۴۳	فرعون کا برتاؤ	۴۷ تا ۵۰
۲۴۴	دولت کا غرور	۵۱ تا ۵۳
۲۴۵	غرور کا انجام	۵۴ تا ۵۸
۲۴۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کون تھے	۵۹ تا ۶۳
۲۴۷	حضرت عیسیٰؑ کا پیغام	۶۳
۲۴۸	لوگوں کی دھاندلی	۶۵ تا ۶۷
۲۴۹	فرمانبرداروں کا انعام	۶۸ تا ۷۱
۲۵۰	یہ جنت ہے	۷۲ تا ۷۶
۲۵۱	صاف جواب	۷۷ تا ۸۱
۲۵۲	اللہ کی بابت غلط خیال	
۲۵۳	اللہ ان باتوں سے پاک ہے	۸۲ تا ۸۴
۲۵۴	اللہ کے سوا کوئی نہیں	۸۵ تا ۸۶
۲۵۵	جان بوجھ کر ہٹ دھرمی	۸۷ تا ۸۹
۲۵۶	سورۃ الزخرف کیا سکھاتی ہے؟	
۲۵۷	سورۃ الدخان (۴۴)	
۲۵۸	قرآن حق ہے	۱ تا ۸

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۲۵۹	بری عادت چھٹنی مشکل ہے	۹ تا ۱۵
۲۶۰	سزا ٹل نہیں سکتی	۱۶ تا ۲۱
۲۶۱	بروں کا انجام	۲۲ تا ۲۹
۲۶۲	اللہ کی قدرت	۳۰ تا ۳۶
۲۶۳	سمجھ سے کام لو	۳۷ تا ۴۲
۲۶۴	دوزخ کا نقشہ	۴۳ تا ۵۰
۲۶۵	پرہیزگاروں کا انعام	۵۰ تا ۵۹
۲۶۶	سورۃ الدخان پر نظر	
۲۶۷	سورۃ الجاثیہ (۴۵)	
۲۶۸	اللہ کی نشانیاں	۱ تا ۵
۲۶۹	ایک ضروری سوال	۶
۲۷۰	منکروں کا انجام	۷ تا ۹
۲۷۱	آخرت کا خسارہ	۱۰ تا ۱۲
۲۷۲	صبر کی نصیحت	۱۳ تا ۱۵
۲۷۳	ایک قوم کی مثال	۱۶ تا ۱۷
۲۷۴	دنیا کی اصلاح	۱۸ تا ۱۹
۲۷۵	قرآن مجید کیا ہے	۲۰
۲۷۶	بہت بڑا دھوکا	۲۱
۲۷۷	جہان کی پیدائش	۲۲
۲۷۸	غلط چال	
۲۷۹	بعض نادان انسان	۲۳ تا ۲۴
۲۸۰	دھاندلی	۲۵
۲۸۱	سیدھا جواب	۲۶
۲۸۲	سچی خبر	۲۷
۲۸۳	قیامت کا حال	۲۸
۲۸۴	مومن نیک کام کرنے والے	۲۹ تا ۳۰
۲۸۵	انکار کرنے والے	۳۱
۲۸۶	غرور کا ثبوت	۳۲
۲۸۷	بروں کا برا انجام (ا)	۳۳
۲۸۸	بروں کا برا انجام (ب)	۳۴ تا ۳۵
۲۸۹	خوبی اللہ کے لیے ہیں	۳۶ تا ۳۷
۲۹۰	سورۃ الجاثیہ کیا بتاتی ہے؟	
	پارہ حم ۲۶	
۲۹۱	سورۃ الاحقاف (۴۶)	
۲۹۲	اللہ کو پہچانو	۱ تا ۳
۲۹۳	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	۴ تا ۶
۲۹۴	قرآن کے ساتھ برتاؤ	۷ تا ۸
۲۹۵	نبوت کا سلسلہ	۹ تا ۱۰
۲۹۶	نہ ماننے کا بہانہ	۱۱ تا ۱۲
۲۹۷	خوف اور رنج سے چھٹکارا	۱۳ تا ۱۴
۲۹۸	نیک لوگ کون ہوتے ہیں؟	۱۵
۲۹۹	نیک لوگ کون ہوتے ہیں؟	۱۵ - ۱۶
۳۰۰	بُرے لوگ	۱۷ - ۱۸
۳۰۱	کاموں کا بدلہ	۱۹ تا ۲۰
۳۰۲	قوم عاد	۲۱ تا ۲۲
۳۰۳	عاد کا انجام	۲۳ تا ۲۵
۳۰۴	عاد کے آگے تم کیا ہو	۲۶
۳۰۵	اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں	۲۷ - ۲۸
۳۰۶	قرآن کو جنوں تک نے مان لیا	۲۹ - ۳۰
۳۰۷	جنوں کا اپنی قوم کو پیغام	۳۱ - ۳۲
۳۰۸	قیامت برحق ہے	۳۳ - ۳۴
۳۰۹	صبر سے کام لو	۳۵

Marfat.com

صفحہ	مضمون	آیت نمبر
۳۱۰	سورۃ الاحقاف کیا سکھاتی ہے؟	
۳۱۱	سورۃ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم (۴۷)	
۳۱۲	منکر اور مومن	۱ تا ۳
۳۱۳	دنیا سے فساد مٹا دو	۴
۳۱۴	فرمانبرداری کا اجر	۵ تا ۹
۳۱۵	دوسروں سے سبق	۱۰ تا ۱۱
۳۱۶	دونوں کا انجام	۱۲ تا ۱۳
۳۱۷	جنت کیا ہے؟	۱۴
۳۱۸	دوزخ کا کچھ حال	۱۵ تا ۱۷
۳۱۹	اظہارِ حقیقت	۱۸ تا ۱۹
۳۲۰	وقت پر بزدلی کیسی	۲۰ - ۲۱
۳۲۱	کیا دنیا کا ناس کرنا ہے	۲۲ تا ۲۴
۳۲۲	فساد مٹانا لڑائی کی غرض ہے	
۳۲۳	منافقوں کا طرزِ عمل	۲۵ تا ۲۶
۳۲۴	منافقوں کا انجام	۲۷ تا ۲۹
۳۲۵	شانِ ستاری	۳۰ تا ۳۱
۳۲۶	نقصان کس کا ہے؟	۳۲ تا ۳۳
۳۲۷	صاف فیصلہ	۳۴ تا ۳۵
۳۲۸	ایمان اور تقویٰ	۳۶ تا ۳۷
۳۲۹	مال خرچ کرنا	۳۸
۳۳۰	سورۃ محمدؐ کیا سکھاتی ہے؟	
۳۳۱	سورۃ الفتح (۴۸)	
۳۳۲	صلح کے شاندار نتیجے	۱ تا ۳
۳۳۳	اللہ کا فضل	۴
۳۳۴	فسادیوں کا انجام	۵ تا ۷
۳۳۵	رسول کا مرتبہ	۸ تا ۱۰
۳۳۶	کمزور ایمان والے	۱۱
۳۳۷	ساتھ کیوں نہیں گئے؟	۱۲ تا ۱۴
۳۳۸	پیچھے رہ جانے والے	۱۵
۳۳۹	ابھی اور موقع آئے گا	۱۶
۳۴۰	عام ضابطہ	۱۷ تا ۱۹
۳۴۱	آگے اور فتوحات ہوں گی	۲۰ تا ۲۱
۳۴۲	فتح مسلمانوں ہی کی ہوتی ہے	۲۲ تا ۲۴
۳۴۳	کفار کے کرتوت	
۳۴۴	بڑی خیریت گزری	۲۵ تا ۲۶
۳۴۵	خواب پورا ہو کر رہے گا	۲۷
۳۴۶	اسلام اور مسلمان	۲۸
۳۴۷	صحابہؓ کا حال	۲۹
۳۴۸	سورۃ الفتح پر ایک نظر	
	سورۃ الحجرات (۴۹)	
۳۴۹	سورۃ الحجرات اور اس کی تعلیم	
۳۵۰	بنیادی اصول	۱ تا ۲
۳۵۱	آدابِ ملاقات	۳ تا ۵
۳۵۲	ہر ایک کی مت سنو	۶
۳۵۳	رسول کی شان	۷ - ۸
۳۵۴	جھگڑوں کا علاج	۹
۳۵۵	رہنے سہنے کے طریقے	۱۰
۳۵۶	آپس کا برتاؤ	۱۱ - ۱۲
۳۵۷	ذات پات کی تردید	۱۳
۳۵۸	اسلام اور ایمان	۱۴
۳۵۹	مومن کون ہیں؟	۱۵ - ۱۶
۳۶۰	اللہ کا احسان مانو	۱۸

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُوۡرَتُ الصّٰفّٰت

ترتیب کے لحاظ سے یہ سورت قرآن کریم کی سینتیسویں سورت ہے اور اس کے پانچ رکوع ہیں۔ قیام مکہ کے درمیانی حصہ کے شروع میں نازل ہوئی۔ اس کو قسم سے شروع کیا گیا ہے۔ اس قسم سے دنیا کے نظام کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے۔ کیونکہ اس نظام سے صاف طور پر سمجھ میں آتا ہے۔ کہ اس کا انتظام کرنے والا ایک ہی ہے۔ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور اسی نے انسان کی ہدایت کے لیے اپنے رسول دنیا میں بھیجے اور ان پر وحی نازل کی۔

عالم میں مخلوقات کی جتنی بھی قسمیں ہیں۔ وہ اپنے اپنے مقام پر اسی کے آگے ہاتھ باندھے صف بستہ ہیں اور ہر ایک کے لئے الگ الگ عمل کے میدان مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مخلوق کی ایک قسم فرشتہ ہے۔ جن کا کام یہ ہے کہ اللہ کے آگے صف بستہ کھڑے رہیں۔ اور جو حکم بھی انہیں ملے۔ اس کی فوراً تعمیل کریں اور پھر اپنی جگہ پر آکر حاضر ہو جائیں۔ ان میں سے بعض کا کام یہ ہے کہ خبیث روحوں اور شیطانوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر غیب کی باتیں سننے سے روکیں۔ تاکہ یہ وحی الٰہی میں کوئی غلط بات نہ ملا دیں جب قرآن حکیم کے نازل ہونے کا وقت آیا تو اس کی حفاظت کا زبردست انتظام کیا گیا۔ اس انتظام کی طرف توجہ دلا کر بتلایا گیا ہے۔ کہ یہ سب اللہ کی قدرت کے کارنامے ہیں۔ اس لیے وہی اکیلا تمہارا معبود ہے اس کے رسول کے کہنے پر چلو۔

آخر ایک دن سب کو مرنا ہے۔ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنے اعمال کے مطابق یا جنت ٹھکانا ہوگا۔ یا دوزخ قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ اس دن اللہ کے نہ ماننے والے بہت بری حالت میں ہوں گے۔ جہنم بڑی مصیبتوں اور دکھ درد کی جگہ ہے اور جنت آرام اور خوشی کا مقام ہے۔ انسان کو یہی باتیں سمجھانے کے لیے دنیا میں وقتاً فوقتاً اللہ کے رسول آئے اور انہوں نے اپنے اپنے زمانے میں انسان کو توحید کا سبق سکھایا، نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ فرمانبرداروں کو انعام کی خوش خبری دی۔

آخر میں حضرت محمد رسول اللہ نے اس سبق کی تکمیل کی اور قرآن حکیم میں یہی تین باتیں یعنی توحید رسالت اور حساب کا دن اچھی طرح کھول کر سمجھا دی گئیں۔ اس سورت میں انہیں تین اصول کو نئے طریقے سے کھول کر سمجھایا گیا ہے کہ ان باتوں کو ہنسی کھیل نہ سمجھو اور اللہ کی باتوں کے ساتھ گستاخی سے پیش مت آؤ۔ نافرمانوں کے لیے اس کا عذاب یقینی ہے۔ جب تک وہ نہ آئے تو تمہیں مہلت ہے۔ کہ اس سے بچنے کی تدبیر کر لو۔

Marfat.com

اٰیاتُھا ۱۸۲ سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۵۶) رکوعاتھا ۵

توحید کی نشانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ① فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ② فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ③ اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ ④ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑤

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ① فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ② فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ③ اِنَّ اِلٰھَکُمْ لَوَاحِدٌ ④ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑤

قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار بنا کر پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر پھر پڑھنے والوں کی یاد کر کے تحقیق تمہارا معبود البتہ ایک ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے اور پروردگار مشرقوں کا

قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر پھر پڑھنے والوں کی یاد کر کر بیشک تم سب کا حاکم ایک ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور رب مشرقوں کا

مَشَارِق (سورج نکلنے کی جگہیں) مشرق کی جمع ہے۔ جو اسم ظرف ہے۔ ش۔ ر۔ ق سے شَرْقٌ کے معنی ظاہر ہونا۔ مشرق سے سورج نکلنے کی جگہ مراد ہے۔ یہ جگہ ہر موسم میں الگ الگ ہوتی ہے۔ اس لیے مشرق بہت سے ہوئے اسی اعتبار سے جمع استعمال کی گئی ہے۔ اور اسی طرح غروب ہونے کی جگہیں بھی مختلف ہیں اور وہ اسی سے سمجھ میں آتی ہیں اس لیے ان کا ذکر نہیں کیا گیا پورے معنی یہ ہوئے کہ اللہ سورج نکلنے اور ڈوبنے کی مختلف جگہوں کا اپنی حکمت کے مطابق مقرر اور قائم کرنے والا ہے ۔

ارشاد ہے کہ یوں تو ہر مخلوق اللہ کے حکم کے آگے سر جھکائے کھڑی ہے۔ اور اس کے فرمان سے باہر نہیں جا سکتی۔ لیکن فرشتوں میں یہ بات بالکل نمایاں ہے وہ اللہ کے حضور میں صف باندھے درجہ بدرجہ تیار کھڑے رہتے ہیں اور شیطانوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر بھگاتے رہتے ہیں تاکہ وہ چھپ کر باتیں سننے نہ پائیں اور ایسے ہی اللہ کے نیک بندوں کے پاس سے انہیں جھڑک کر ہٹاتے رہتے ہیں تاکہ انہیں بہکانے نہ پائیں پھر اللہ کے احکام سن کر انہیں یاد کرتے اور آپس میں ایک دوسرے کو یا جیسے اللہ کا حکم ہوا ہے بتانے کیلئے بار بار پڑھتے ہیں۔ ان کی اس اطاعت اور حکم برداری پر غور کرو اس سے تمہاری سمجھ میں آجائے گا کہ تمہارا مالک اور معبود ایک ہے وہی آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رکھوالا اور پالنے والا ہے۔ اسی نے اپنے انتظام سے سورج کے نکلنے اور چھپنے کی جگہیں مقرر کر رکھی ہیں فرشتوں کی قسم اسلیے کھائی گئی ہے کہ وہی ایک سمجھدار مخلوق ہے جو کسی حالت میں بھی اللہ سے غافل نہیں ہوتی اور ان کی حالت صاف گواہی دے رہی ہے کہ اللہ ایک ہے ۔

Marfat.com

دیگر نشانیاں

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ ۶
تحقیق ہم نے سجایا آسمان نزدیک والے کو ایک سجاوٹ سے تاروں کی

وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۷ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اور بچاؤ بنایا انہیں ہر شیطان سرکش سے نہیں کان لگا سکتے وہ

اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۸
سب سے اونچی مجلس کی طرف اور مارے جاتے ہیں ہر طرف سے

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۹
بھگانے کے لیے اور ان کے لیے عذاب ہے دائمی

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ ۶
ہم نے سب سے قریب والے آسمان کو ایک رونق دی جو تارے ہیں

وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۷ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اور بچاؤ بھی بنایا انہیں ہر سرکش شیطان سے سن نہیں سکتے

اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۸
اوپر کی مجلس کی باتیں اور مار پڑتی ہے ان پر ہر طرف سے

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۹
بھگانے کے لیے اور ان پر مار ہے ہمیشہ کے لیے

اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰی (سب سے اونچی فرشتوں کی مجلس، وہ مجلس جہاں اللہ کے مقرب فرشتے اکٹھے ہو کر احکام الٰہی کی بابت سوچتے اور مشورے کرتے ہیں)۔

ارشاد ہے کہ نظر اوپر اٹھا کر تو سر کے اوپر چمکدار تاروں سے بھرا ہوا آسمان جگمگاتا نظر آتا ہے۔ یہ دنیا کا آسمان ہے دنیا کے معنی سب سے قریب کے ہیں۔ اس سے بلند تر آسمان اور بھی ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ یہ تارے اس آسمان کی جو تم سے قریب تر ہے آسمان ہے۔ سجاوٹ ہیں۔ ان سے ہم نے آسمان کو سجایا ہے۔ انہی میں سے بعض تاروں کو تم ٹوٹتے ہوئے دیکھتے ہو، یہ وہ شعلے ہیں جو ان کے درمیان سے نکلتے ہیں اور فسادی اور خبیث روحوں اور شیطانوں کو اس نورانی اور روشن مقام سے دور بھگاتے ہیں۔ ان کی مجال نہیں کہ سب سے اونچی فرشتوں کی نورانی مجلس شوریٰ کی طرف کان لگا سکیں اور غیب کی باتوں کو لے کر اڑنے کی کوشش میں کامیاب ہوں۔ ہر جانب سے ان پر مار پڑتی ہے اور یہ جدھر جائیں وہیں سے دھکے دے کر نکالے جاتے ہیں۔ دنیا میں ان پر اسی طرح کی مار پڑتی رہے گی۔ اور یہ اس وحی کی باتیں نہ سن سکیں گے۔ جو فرشتے کے ہاتھ رسولوں اور نبیوں کی طرف بھیجی جاتی ہے اور فرشتے اسے اللہ کی طرف سے سن کر باہم دہراتے اور یاد کرتے ہیں۔ تاکہ جوں کی توں جہاں پہنچانی ہیں پہنچا دیں اس کے بعد آخرت میں ان شیطانوں کے لیے ہمیشہ کا عذاب تیار ہے۔ کیونکہ یہ دنیا میں ہمیشہ اچھی باتوں کے بگاڑنے میں مشغول ہیں۔

Marfat.com

مرکر جینا حق ہے

اِلَّا - مَنْ - خَطِفَ - الْخَطْفَةَ - فَاَتْبَعَهٗ
مگر جو لے بھاگا اچک کر پس پیچھے لگا اس کے
شِهَابٌ - ثَاقِبٌ ⑩ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ - اَشَدُّ
ایک انگارا دہکتا پس پوچھ ان سے کیا وہ زیادہ سخت ہیں
خَلْقًا - اَمْ - مَّنْ - خَلَقْنَا ؕ اِنَّا - خَلَقْنٰهُمْ
پیدائش میں یا وہ جنہیں ہم نے بنایا ہم نے تو انہیں بنایا
مِّنْ طِيْنٍ - لَّازِبٍ ⑪
مٹی سے چپکتی ہوئی

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
مگر جو اچک بھاگا جھپٹ سے پھر اس کے پیچھے چمکتا
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ⑩ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
انگارا لگا پھر ان سے پوچھ کر ان کا بنانا
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ
مشکل ہے یا جتنی خلقت کہ ہم نے بنائی ان کو تو ہم نے ایک
مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ⑪
چپکتے گارے سے بنایا ہے۔

خَطِفَ (اچک بھاگا) ماضی کا صیغہ ہے۔ خ۔ط۔ف سے خَطْفٌ کے معنی بھاگ دوڑ میں کچھ اچک کر لے جانا خَطْفَةٌ سے مراد یہاں بھاگتے بھاگتے ایک آدھ بات سن لینا ہے ۔

ارشاد ہے کہ شیطانوں کو فرشتے چمکتے ہوئے ستاروں کے گولے مار کر بھگا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کی بڑی مجلس کی خفیہ بات چیت نہ سننے پائیں یہی شہاب ثاقب یعنی چمکدار تارے ہیں جو ان کے پیچھے لپکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ اللہ نے انتظام کیا ہے۔ تاکہ شیطان صحیح بات میں غلط بات شامل نہ کرنے پائیں ۔

آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین نہیں کرتے۔ ان سے یہ دریافت کرو کہ ہم نے جو یہ آسمان زمین۔ ستارے۔ روحیں۔ فرشتے۔ شیاطین وغیرہ ساری مخلوقات بنائی ہے۔ ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے۔ یا خود ان کا بنانا یقیناً اتنی بڑی بڑی چیزیں بنانے کے مقابلے میں انسان کا بنا دینا مشکل نہیں۔ ہم نے تو شروع ہی میں اس کا جسم لیسدار چپکتے ہوئے گارے سے بنا کر تیار کر دیا۔ پھر اس میں روح ڈال دی مرنے کے بعد اس کا بدن پھر مٹی میں مل جائے گا۔ اور پھر ہم اسی مٹی سے اس کا ڈھانچہ تیار کر کے اسمیں روح داخل کر دیں گے۔ اور وہ پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوگا۔ اللہ کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے۔ یقین کرو کہ ایسا ہی ہوگا ۔

Marfat.com

نادانی کی بات

بَلْ - عَجِبْتَ - وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا - ذُكِّرُوْا
بلکہ تو تعجب کرتا ہے اور وہ ہنسی کرتے ہیں اور جب انہیں یاد دلایا جائے
لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا - رَاَوْا - اٰيَةً
تو سوچتے نہیں اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی
يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا - اِنْ - هٰذَآ
تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں یہ
اِلَّا - سِحْرٌ - مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾
مگر جادو کھلا ہوا

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا
بلکہ تو کرتا ہے تعجب اور وہ کرتے ہیں ٹھٹھے اور جب ان کو سمجھائیے
لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
نہیں سمجھتے اور جب دیکھیں کوئی نشانی
يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ
ہنسی میں اڑا دیتے ہیں اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں یہ تو
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾
کھلا ہوا جادو ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کے وقت کاہن اور نجومی جو لوگوں کو آئندہ کی غلط سلط باتیں بتایا کرتے تھے۔ اور ستاروں کی پہچان میں ماہر تھے۔ فضا میں عجیب و غریب باتیں دیکھ کر حیران تھے۔ آسمان میں نئی چیزیں ظاہر ہو رہی تھیں۔ انہوں نے ایک دم دار ستارہ دیکھا اور اِدھر اُدھر بہت سے ستارے ٹوٹتے نظر آئے نجومی جو رات کے وقت اونچے اونچے ٹیلوں پہ بیٹھ کر ستاروں کو تاکا کرتے تھے اور ان کی نقل و حرکت کا مطالعہ کرتے تھے۔ ڈر گئے کاہن جو لوگوں کو آئندہ کی بابت سوالوں کا جواب دیتے تھے۔ وہ لوگوں سے کہنے لگے۔ کہ ہمارے جن اب کچھ نہیں بتاتے وہ کہتے ہیں۔ کہ اب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ تو ہم پہ گولے برستے ہیں اور سوا بھاگنے کے کچھ نہیں بن پڑتا۔

پچھلی سورتوں میں سمجھایا گیا۔ کہ وحی الٰہی کی حفاظت کے لیے فرشتے شیطانوں کو بھڑکتے ہوئے گولے مار مار کر بھگاتے ہیں آنحضرت نے جو لوگوں کو قرآن سنانا شروع کیا تو باوجود ان نشانیوں کے دیکھنے کے انہوں نے اس طرف کچھ دھیان نہ کیا اور اور نہ سمجھے کہ اسی قرآن کے نازل ہونے کی تیاری کے لیے یہ حفاظت کا سامان کیا گیا ہے۔ آپ کو ان کی کم عقلی پہ تعجب ہوا مگر وہ اپنی ہنسی اور ٹھٹھے سے باز نہ آئے۔ نصیحت کی گئی تو اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ معجزات کو دیکھ کر ہنسی میں اُڑا دیا اور کہنے لگے۔ کہ (معاذ اللہ) یہ تو جادو کے شعبدے ہیں۔ ان سے ڈر کر کیا۔ ہم اپنے باپ دادا کی رسمیں چھوڑ دیں گے۔

Marfat.com

مرکر جینا یقینی ہے

عَاِذَا - مِتْنَا - وَكُنَّا - تُرَابًا - وَّ
کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور
عِظَامًا - عَاِنَّا - لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ
ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے کیا اور
اٰبَآؤُنَا - الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ - نَعَمْ - وَ
ہمارے باپ دادا پہلے کہہ دے ہاں اور
اَنْتُمْ - دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا - هِيَ - زَجْرَةٌ
تم ذلیل وخوار ہوگے پس کچھ نہیں وہ تو للکار ہوگی
وَّاحِدَةٌ - فَاِذَا - هُمْ - يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾
ایک پس ناگاہ وہ دیکھنے لگیں گے

عَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ
کیا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں
عِظَامًا عَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ
ہوگئے تو کیا ہمیں پھر اٹھائیں گے کیا اور
اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَ
ہمارے اگلے باپ دادا کو بھی تو کہہ کہ ہاں اور
اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
تم ذلیل ہوگے سو وہ اٹھانا تو یہی ایک
وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾
جھڑکی ہے پھر اسی وقت یہ دیکھنے لگیں گے

ارشاد ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور تمہارے اعمال کی بابت تم سے بازپرس ہوگی تو کہتے ہیں۔ کیا کہا؟ مرنے کے بعد تو ہم مٹی ہو جائیں گے بدن گل سڑ کر خاک میں مل جائے گا شاید ہڈیاں کچھ روز رہیں۔ تو رہیں۔ پھر ہمارے باپ دادا کو تو مرے ہوئے مدتیں گذریں۔ ان کی تو ہڈیوں تک کا نشان بھی نہ رہا ہوگا۔ کیا ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا بدن مٹی ہونے کے بعد پھر بن جائے گا۔ ہماری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی تم ایسی بات خلاف عقل کیسے منہ سے نکالتے ہو۔

اس کے جواب میں ارشاد ہے کہ ان سے کہو کہ اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ مرنے کے بعد سارے انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ آج اس بات کو جو نہیں مان رہے مرکر جینے کے بعد اس انکار کی سزا میں انہیں ذلت وخواری نصیب ہوگی۔ رہا یہ کہ یہ جینا ہوگا۔ کس طرح؟ اس کی بابت یہ سن لو کہ صور کی آواز سے سب کو جھنجھوڑا جائے گا۔ ایک جھڑکی سب کو زندہ کرنے کے لیے کافی ہوگی۔ سنتے ہی سب جہاں کہیں بھی ہوں گے اور جس حالت میں بھی ہوں گے اٹھ کھڑے ہوں گے اور بھونچکے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے کہ یہ کیسی آواز تھی جس نے ہمیں اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

Marfat.com

مرکر جینے کے بعد

وَقَالُوْا - يٰوَيْلَنَا - هٰذَا - يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾
اور بولیں گے اے خرابی ہماری یہ ہے دن جزا کا

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾
اور کہیں گے اے ہماری خرابی یہ جزا کا دن آگیا (ہاں)

هٰذَا - يَوْمُ - الْفَصْلِ - الَّذِيْ - كُنْتُمْ - بِهٖ
یہ ہے دن فیصلہ کا وہ جو تھے تم اسے

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
یہ ہے فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا - الَّذِيْنَ - ظَلَمُوْا ع ۱ ۲۱ ۵
جھٹلاتے اکٹھا کرو ان کو جنہوں نے ظلم کیا

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
تھے جمع کرو گنہگاروں کو

وَاَزْوَاجَهُمْ - وَمَا - كَانُوْا - يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ
اور ان کے جوڑوں کو اور جسے تھے وہ پوجتے سوائے

وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ
اور ان کے ساتھیوں کو اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ - فَاهْدُوْهُمْ - اِلٰى - صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ ع ۱ ۲۱ ۶
اللہ تعالیٰ کے پس لے جاؤ ان کو طرف راہ دوزخ کی

دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾
کے سوا پھر چلاؤ ان کو دوزخ کی راہ پر

پھر کہیں گے کہ ہائے کم بختی یہ تو وہی دن آپہنچا جس کی خبر ہمیں دنیا میں اللہ کے نبی دیا کرتے تھے۔ افسوس ہمارے حال پر۔ آج ہمیں صاف نظر آرہا ہے۔ کہ وہ بالکل سچ کہتے تھے دوبارہ پیدا ہوتے ہی انسان کی نگاہ کے سامنے سے وہ سب پردے ہٹ جائیں گے۔ جنہوں نے دنیا میں اسے ڈھانک رکھا تھا۔ دنیا میں ان کی عقل بہت سے غلافوں کے نیچے دب گئی تھی اور ماحول کو دیکھ کر وہ اس نتیجہ پر نہ پہنچ سکی تھی۔ کہ قیامت آنے والی ہے دوسری زندگی میں یہ سارے پردے اور غلاف دور ہو جائیں گے اور وہ اِدھر اُدھر نگاہ کرتے ہی فوراً سمجھ جائیں گے کہ قیامت آگئی۔ ادھر اللہ عزوجل کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ کہ ہاں یہ وہی فیصلہ کا دن ہے۔ جس کو تم جھٹلاتے تھے آج تمہیں تمہارے اعمال کی سزا اور جزا دی جائے گی اسی دن کے لیے تو ہم نے تمہارے پاس رسول بھیجے تھے کہ ہمارا پیغام تم تک پہنچا دیں اور ڈرا دیں کہ اگر ہمارے رسول اور ہماری کتاب کے کہنے پہ نہ چلے تو تمہارا بُرا حشر ہوگا۔ تمہیں چاہیے تھا۔ کہ دنیا ہی میں قیامت پہ ایمان لے آتے تاکہ آج جب وہ تمہارے سر پہ آگئی۔ تو تمہیں افسوس اور شرمندگی سے واسطہ نہ پڑتا۔ اس کے بعد فرشتوں کو حکم ہوگا۔ کہ نافرمانوں کافروں اور بے ایمانوں کو اور ان کے ساتھیوں اور جھوٹے معبودوں کو اکٹھا کرو اور دوزخ کی طرف ہانک کر لے جاؤ۔

Marfat.com

آپس کا جھگڑا

وَقِفُوْهُمْ ۔ اِنَّهُمْ ۔ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ

اور ٹھیراؤ انھیں تحقیق ان سے پوچھا جائے گا کیا ہوا تمھیں

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ ۔ هُمُ ۔ الْيَوْمَ ۔ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

مدد نہیں کرتے ایک دوسرے کی کوئی نہیں وہ آج سر جھکائے کھڑے ہیں

وَاَقْبَلَ ۔ بَعْضُهُمْ ۔ عَلٰى بَعْضٍ ۔ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور مڑا بعض ان کا بعض کی طرف آپس میں سوال کرتے ہوئے

قَالُوْٓا ۔ اِنَّكُمْ ۔ كُنْتُمْ ۔ تَاْتُوْنَنَا ۔ عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

بولے تحقیق تم تھے تم آتے ہمارے پاس بڑے زور سے

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ

اور ان کو کھڑا رکھو ان سے پوچھنا ہے کیا ہوا تمھیں

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے کوئی نہیں آج وہ اپنے آپ کو پکڑواتے ہیں

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور بعض نے بعض کی طرف منہ کیا لگے پوچھنے

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہم پر داہنی طرف سے

تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ (تم ہم پر بڑے زور سے چڑھے چلے آتے تھے۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے۔ داہنی طرف سے آتے تھے چونکہ داہنے ہاتھ میں زور زیادہ ہوتا ہے اس لیے محاورہ میں زور دکھا کر اور مرعوب کر کے بات منوانے کو داہنے ہاتھ سے آنا کہنے لگے۔

ارشاد ہے کہ دوزخ کی طرف لے جانے کے حکم کے بعد فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان کو ذرا ٹھہراؤ، کیونکہ ان سے ایک بات پوچھنی ہے۔ جب وہ ٹھہر جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا۔ کیوں آج تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے فرشتے تمہیں گرفتار کر رہے ہیں اور ہر ایک کان دبا کر اپنے آپ کو گرفتار کرا رہا ہے۔ کوئی کسی کی مدد کو نہیں بڑھتا دنیا میں تو تم اپنے مددگاروں اور حلیفوں کے بل پر بہت کودتے تھے۔ اور فوراً ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار ہو جاتے تھے۔ آج کیا ہوا کہ خاموش سر جھکائے کھڑے ہو کسی میں ہمت نہیں کہ فرشتوں کے آگے ذرا لب ہلا سکے۔

اس کا جواب ان کے پاس کچھ نہ ہو گا ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرنے لگیں گے کمزور زبردستوں سے کہیں گے کہ تمہاری وجہ سے آج یہ برا دن دیکھنا پڑا۔ یہ تمہیں ہو جو دنیا میں بڑے زور سے ہم پر چڑھے چلے آتے تھے۔ اور دھونس دے دے کر ہمیں بھلی باتوں سے روکتے اور برے کاموں کے کرنے کو کہا کرتے تھے۔ نہ تم ہوتے نہ ہم اس آفت میں پھنستے۔

Marfat.com

بڑوں کا جواب

قَالُوْا - بَلْ - لَّمْ تَكُوْنُوْا - مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾
وہ بولے نہیں تم ہی نہ تھے ایمان لانے والے
وَمَا - كَانَ - لَنَا - عَلَيْكُمْ - مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ
اور نہ تھا ہمارا تم پر کچھ زور بلکہ
كُنْتُمْ - قَوْمًا - طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ - عَلَيْنَا
تم ہی تھے لوگ سرکشی کرنے والے پس ثابت ہوگیا ہم پر
قَوْلُ - رَبِّنَا ۖ اِنَّا - لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾
حکم رب کا تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾
وہ بولے کوئی نہیں پر تم ہی نہ تھے یقین لانے والے
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ
ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم ہی
كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا
حد سے نکل جانے والے لوگ تھے سو ہم پر ہمارے رب
قَوْلُ رَبِّنَا ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾
کی بات ثابت ہوگئی بے شک ہم کو مزا چکھنا ہے

ارشاد ہے۔ کہ زیر دستوں کے طعن و ملامت کا زبردست لوگ یہ جواب دیں گے کہ تم ہمیں کوئی الزام نہیں دے سکتے ایمان لانا نہ لانا تمہارا اپنا کام تھا۔ تم خود ہی بے ایمان تھے۔ ہم نے کیا کیا۔ ہم میں تو ایسا کوئی زور نہ تھا کہ تمہارے دل میں سے ایمان کھینچ کر باہر پھینک دیتے یا تمہارے دل کے اندر ایمان کو گھسنے ہی نہ دیتے۔ تمہارے دل پر ہمیں اختیار نہ تھا۔ کہ اس کو جدھر چاہتے موڑ دیتے۔ یہ تو تم خود ہی کچھ ایسے بد اصل اور سرکش واقع ہوئے تھے کہ ہمارے اشارے پر چل پڑے۔ نہ کچھ عقل سے کام لیا اور نہ اوتے جذبات پر قابو رکھ سکے۔

آخر دنیا میں ہمیں تو نہیں تھے۔ اچھی باتوں کے سمجھانے والے لوگ بھی موجود تھے۔ تم نے ان کا سمجھانا کیوں نہ مانا۔ اگر فرض کرو۔ ہم تمہیں زور شور سے بہکا رہے تھے۔ تو وہ بھی تو پورے خلوص اور خیر خواہی کے جذبہ سے تمہیں سیدھے راستہ کی طرف بلا رہے تھے۔ پھر کیوں تم نے ان کی نہ سنی اور ہماری سن لی صاف ظاہر ہے کہ تم خود ہی بد باطن۔ ظالم اور بے انصاف تھے۔ اگر تم خود دل سے بُرائی کی طرف مائل نہ ہوتے تو اچھوں کی سنتے اور بروں کو دھتا بتا دیتے اب ہمیں الزام دینے سے کیا فائدہ ہمارے رب نے جو اچھے اور بُروں کے لیے فیصلے کر رکھے تھے اور جزا اور سزا کے احکام جاری کر رکھے تھے آج وہ پورے ہو کر رہیں گے اور ہم میں سے ہر ایک اپنی بد کرداریوں اور بد اعمالیوں کا خوب مزا چکھے گا۔

Marfat.com

مُجرم عذاب پائیں گے

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ

پس بہکایا ہم نے تمہیں تحقیق تھے ہم بہکے ہوئے پس بیشک وہ آج کے دن

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

عذاب میں شریک ہیں تحقیق ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ

مجرموں کے ساتھ تحقیق تھے وہ ایسے کہ جب کہا جاتا ان سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے تو وہ تکبر کرتے تھے

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ

ہم نے تمہیں گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ تھے سو وہ سب اس دن

فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

عذاب میں شریک ہیں ہم گنہ گاروں کے حق میں

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ

ایسا ہی کیا کرتے ہیں وہ تو ایسے تھے کہ جب ان سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہا جاتا کہ سوا اللہ کے کسی کی بندگی نہیں تو وہ غرور کرتے

زبردست لوگ اس الزام کے جواب میں کہ تم نے ہمیں بہکایا یوں کہیں گے کہ ہمیں لعنت ملامت کیا کرتے ہو۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ آخر تمہارے پاس بھی تو عقل تھی۔ تم نے سوچا ہوتا کہ اچھے لوگوں کی باتیں چھوڑ کر آخر ان کی بات کیوں مانیں ہم نے تم سے جو کچھ کہا وہ ہمارے نزدیک ٹھیک تھا۔ ہمیں اس وقت یہ نہ سوجھا تھا کہ یہ راستہ جس پہ ہم چل رہے ہیں غلط ہے ہمارے نزدیک تو وہی درست راہ تھی جس پہ ہم چل رہے تھے۔ آج معلوم ہوا کہ وہ گمراہی تھی ہم خود گمراہ تھے اس لیے تمہیں بھی گمراہ کیا۔ آج ہم اور تم دونوں عذاب میں گھیر لیے گئے اور ہر ایک کو اس کے کرتوتوں کے مطابق پھل ملے گا۔

آگے ارشاد ہے کہ ہم گنہ گاروں اور نافرمانوں کو ایسی ہی سزائیں دیا کرتے ہیں اللہ بچائے کیا ہمیشہ ہمیشہ کی افسوسناک شرمندگی اور دل توڑنے والی مایوسی سے زیادہ کوئی مصیبت ہو سکتی ہے؟ لیکن منکر اسی سزا کے مستحق ہیں کیونکہ جب ہمارے رسول نے ان سے کہا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو تو انہیں تکبر نے یہ نہ کہنے دیا انہیں یہ خیال آیا کہ ہمارے باپ دادا اور خاندان کے لوگ اسے معزز دولت اور شان و شوکت والے ہیں اور ہم ان کے جانشین ہوتے ہوئے ایک ایسے آدمی کا کہنا مان لیں جس کے پاس نہ مال نہ زور یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

افسوس وہ یہ نہ سمجھے کہ یہی خیال تباہی کی جڑ ہے اپنے آپ کو ہی بڑا سمجھنا اور اپنے ہی نکالے ہوئے راستے کو سب سے اچھا ماننا۔ جہالت اور نادانی کی بڑی خطرناک قسم ہے۔

Marfat.com

اپنی بڑائی

وَيَقُولُونَ - أَئِنَّا - لَتَارِكُوٓا - آلِهَتِنَا
اور کہتے تھے کہ کیا ہم چھوڑنے والے ہیں اپنے معبودوں کو
لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ - جَآءَ بِالْحَقِّ
واسطے ایک شاعر دیوانہ کے کوئی نہیں وہ تو لایا ہے سچا دین
وَصَدَّقَ - الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ - لَذَآئِقُوا
اور سچا مانتا ہے سب رسولوں کو تحقیق تم البتہ چکھنے والے ہو
الْعَذَابِ - الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا - تُجْزَوْنَ
عذاب دردناک اور نہیں بدلہ دیے جاؤ گے تم
إِلَّا - مَا - كُنتُمْ - تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾
مگر اسی کا جو تھے تم کرتے

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا آلِهَتِنَا
اور کہتے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانہ شاعر کے
لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ
کہنے سے چھوڑ دیں گے کوئی نہیں وہ ایک سچا دین
وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا
لے کر آیا ہے اور سب رسولوں کو سچا مانتا ہے بیشک تم کو
الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ
دردناک عذاب چکھنا ہے اور وہی بدلہ پاؤ گے
إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾
جو تم کرتے تھے

ان لوگوں کے دل میں اپنی بڑائی اس زور سے بیٹھ گئی ہے۔ کہ دوسرے کو وقعت نہیں دیتے اگرچہ عقلی معیار کے رو سے وہ ان سے بدرجہا بہتر ہوں چنانچہ ان میں سے جو عقلمند تھے۔ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانا اور جو کچھ انہوں نے کہا سر آنکھوں پر رکھا مگر یہ مغرور لوگ یہی کہتے رہے کہ کیا ایک (نعوذ باللہ) نادان شاعر کے کہنے سے ہم اپنے ان معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں جنہیں ہمارے باپ داداؤں سے لے کر اب تک ساری قوم پوجتی چلی آئی ہے وہ آپ کو شاعر کہتے تھے۔ کیونکہ آپ کے کلام میں اثر تھا اور مجنون دیوانہ اس لیے کہتے تھے۔ کہ ان کے نزدیک دماغ اسی کا درست ہو سکتا تھا جو ان کے پشت ہا پشت کے دستور کی اندھا دھند طرفداری اور تعریف کرتا یہ خود پسندی کی انتہا ہے۔

آگے ارشاد ہے۔ کہ ان سے کہہ دو کہ تم سراسر غلطی پر ہو۔ بات وہ نہیں جو تم کہتے ہو بات یہ ہے کہ یہ ہمارا رسول درحقیقت خالص سچی اور جچی تلی بات کہتا ہے شاعروں کی طرح خیالی باتیں گھڑ گھڑ کر نہیں سناتا یہ شاعر نہیں نہ مجنوں ہے اسلیے کہ وہ ان سب رسولوں کے راستہ پر قائم ہے جنہوں نے سچی باتیں اللہ عزوجل کی طرف سے پاکر دنیا والوں کو بتائیں وہ ان کی تصدیق کرتا ہے وہ کسی کو دکھ نہیں پہنچاتا سب کا خیر خواہ اور غمخوار ہے اگر اسکی بات نہ مانی تو ایک دن تم اسکو نہ ماننے کے بدلے بڑھے دکھ دینے والے عذاب میں مبتلا ہوگے اس سے انکار اور گستاخیوں کا قیامت کے دن مزہ چکھو گے اور جو کچھ ہوگا وہ تمہارے ہی کرتوتوں کا بدلہ ہوگا۔

Marfat.com

اللہ کے پسندیدہ بندے

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ
مگر جو اللہ کے بندے چنے ہوئے ہیں وہ لوگ
لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ
جو ہیں ان کے واسطے مقرر روزی ہے میوے اور ان کی
مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ
عزت ہے نعمت کے باغوں میں تختوں پر
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ
ایک دوسرے کے سامنے لیے پھرتے ہوں گے ان کے پاس
مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾
شراب صاف کا پیالہ سفید رنگ کی پینے والوں کو مزہ دینے والی

مَعِیْن (صاف) صفت کا صیغہ ہے م-ع-ن سے معن کے معنی جاری ہونا، بہنا۔ بہتا پانی بھیڑے ہوئے پانی سے زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اس لیے معین سے خوشگوار مراد لیا گیا ہے۔

ارشاد ہے کہ ان کے مقابلے میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ عزوجل کے پسندیدہ اور منتخب بندے ہیں ان لوگوں کا حال ان سے بالکل مختلف ہوگا ان پر اللہ کا فضل و کرم ہوگا ان کو کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی جن کی کیفیت مقرر اور معلوم ہے یہ نہایت نفیس قسم کے میوے ہوں گے ان کی عزت اور خاطر داری کی جائے گی دل کو مسرور کرنے والے سرسبز باغوں کے اندر شاندار تخت بچھے ہوں گے اور وہ ان پر آرام سے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے پاکیزہ اور ستھرے خدام شراب سے بھرے ہوئے جام ہاتھوں میں لیے ان کے سامنے پھر رہے ہوں گے۔ یہ شراب ایک عجیب قسم کی ہوگی۔ بہتے ہوئے چشموں میں سے لی ہوئی سفید رنگ کی صاف شفاف چمکدار ہوگی اور وہ پینے والے جب اس کو پئیں گے تو اس میں نرا مزہ ہی مزہ ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کی ہوگی۔ اس کے رسول کو سچا مانا ہوگا۔ اور قرآن حکیم کے احکام پر عمل کیا ہوگا۔

85924

Marfat.com

سامانِ راحت

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

نہ تو اس میں سر پھرا تا ہے اور نہ وہ اس سے بہکی بہکی باتیں کریں گے

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

اور ان کے پاس ہونگی نیچی نگاہ والیاں بڑی آنکھوں والیاں

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

گویا وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے پس متوجہ ہوگا بعض ان کا

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

بعض کی طرف اور وہ آپس میں پوچھیں گے

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

نہ اس سے سر پھرتا ہے اور نہ اس کو پی کر بہکیں

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

اور ان کے پاس آئیں گی نیچی نگاہ والیاں بڑی آنکھوں والیاں

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے پھر منہ کیا ایک نے

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

دوسرے کی طرف اور لگے پوچھنے

غَوْلٌ (تباہ کرنا، ہلاک کرنا) اس کا مفہوم کسی چیز کا برباد کرنا ہے۔ یہاں اس سے مراد عقل و ہوش کا تباہ کر دینا ہے۔ يُنْزَفُوْنَ خالی دماغ والے ہوں گے مضارع مجہول ہے۔ اِنْزَاف سے جو ن۔ ز۔ ف سے بنا ہے۔ نَزَف کے معنی ہیں کنوئیں کا سارا پانی نکال دینا یہاں عقل کا نکال دینا مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ جنت میں نیک لوگوں کو جو شراب ملے گی اس میں وہ کوئی خرابی نہ ہوگی جو دنیا کے اندر خمر میں دیکھی جاتی ہے اسکی خصوصیت یہ ہوگی کہ اسکو چاہے جتنا پیو اس سے نہ سر چکرائے گا اور نہ ایسی بے ہوشی ہوگی کہ عقل ماری جائے اور آدمی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے آپس میں فقط مزا سرور اور نشاط ہوگا۔ دنیا کی شراب میں بہت سی خرابیاں ہیں جیسے بے ہوشی عقل جاتی رہنا درد سر قے پیشاب کی زیادتی بدن ٹوٹنا پاگلوں کی سی حرکتیں کرنے لگنا۔ جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی خرابی نہ ہوگی۔ اس کو پی کر کیف و سرور لذت و نشاط اور امنگ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ پھر ان کی پاک صاف بیبیاں ہوں گی جن کی شرمیلی نظریں جھکی ہوں گی بیحیائی اور دیدہ دلیری سے پاک اور صاف ہوں گی ان کا رنگ مادہ شتر مرغ کے انڈے کا سا ہوگا جسے وہ دیتے ہی پروں سے ڈھانپ لیتی ہے تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہے اس انڈے کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے اور اس جیسی خوش رنگ چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ عرب کو اس سے خوش رنگی کا اندازہ بہ آسانی ہو جاتا ہے اس لیئے جنت کی عورتوں کو بیضہ شتر مرغ سے تشبیہ دی گئی اس کے بعد ارشاد ہے کہ جنتی ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔ اس سے پہلے دوزخ والوں کی بات چیت کا بیان ہو چکا ہے۔

Marfat.com

جنتیوں کی گفتگو

قَالَ - قَآئِلٌ - مِّنْهُمْ - اِنِّیْ - كَانَ - لِیْ

کہا ایک کہنے والے نے ان میں سے تحقیق میں تھا میرا

قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ - اَئِنَّكَ - لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾

ایک ساتھی کہا کرتا تھا کیا سچ مچ تو سچا ماننے والا ہے

ءَاِذَا - مِتْنَا - وَكُنَّا - تُرَابًا - وَّعِظَامًا

کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیاں

ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

کیا سچ مچ جزا سزا دیے جائیں گے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ

ان میں ایک بولنے والا بولے گا کہ میرا ایک ساتھی

قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾

تھا جو کہا کرتا تھا کیا تو یقین کرتا ہے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

کہ جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے

ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

تو کیا ہمیں جزا ملے گی۔

مَدِیْنُوْنَ (جزا سزا دیئے جائیں گے) مَدِیْنٌ کی جمع ہے جو د-ی-ن سے اسم مفعول ہے۔ دَیْنٌ کے معنی کسی کام کا بدلہ دینا۔

جتنی آرام سے مسندوں پہ بیٹھے خوش ذائقہ شراب کے جام پہ جام چڑھا رہے ہوں گے آپس میں ہنسی خوشی باتیں کر رہے ہوں گے اتنے میں ایک شخص کو اپنا دنیا کا ایک ساتھی یاد آئے گا اور وہ اپنے اہل مجلس سے کہے گا کہ مجھے ایک شخص اس وقت یاد آیا جو دنیا میں میرا ساتھی اور ملاقاتی تھا وہ مجھ سے کہا کرتا تھا۔ کہ تم اتنے سمجھدار ہو کر ایسے نادان ہوگئے کہ آخرت پہ یقین رکھتے ہو اور مر کر جی اٹھنے اور جزا سزا کو سچی بات سمجھتے ہو۔ تمہاری عقل کو کیا ہوا تم اتنا نہیں سوچتے کہ جب آدمی مرگیا اور اس کا بدن مٹ مٹا کر مٹی میں مل گیا۔ کچھ تھوڑی سی ہڈیاں رہ گئیں پھر وہ بھی مٹی میں پڑے پڑے گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہوگئیں تو کیا وہ پھر زندہ ہو جائے گا۔ یہ نادانی کی باتیں میری سمجھ میں تو نہیں آتیں۔ خبر نہیں تم ان کو سچا کیسے مانتے ہو اور مر کر جی اٹھنے کے ساتھ ہی اس کو بھی مانتے ہو کہ ہر شخص کو اس کے بُرے اعمال کی سزا ملے گی اور وہ دوزخ میں جلے گا اور جس نے ایمان لاکر اچھے کام کئے ہوں گے وہ عیش و آرام کے ساتھ باغوں اور محلوں میں مزے کرے گا۔ غرض وہ مجھ کو احمق بنایا کرتا تھا اور میرے دینداروں کے سے کام دیکھ کر میری ہنسی اڑایا کرتا تھا۔

Marfat.com

منکروں کا حال

قَالَ - هَلْ - اَنْتُمْ - مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ

کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے پس اس نے جھانکا

فَرَاٰهُ - فِيْ - سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ - تَاللّٰهِ

تو دیکھا اسے دوزخ کی بیچ کی جگہ میں بولا اللہ کی قسم

اِنْ - كِدْتَّ - لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا - نِعْمَةُ

تحقیق نزدیک تھا کہ ضرور ہلاک کرے مجھے اور اگر نہ ہوتی مہربانی

رَبِّيْ - لَكُنْتُ - مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

میرے رب کی البتہ ہوتا میں پکڑ کر لائے جانے والوں میں

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ

کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھو گے پھر جھانکا

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ

تو اس کو بیچوں بیچ دوزخ کے دیکھا بولے اللہ کی قسم

اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ

تو مجھے گڑھے میں ڈالنے لگا تھا اور اگر میرے رب کا

رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہی میں ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے

اِنْ (بتحقیق) یہاں یہ اِنَّ کا مخفف ہے۔ لَتُرْدِيْنِ (البتہ ہلاک کر دیتا تو مجھے اصل میں لَتُرْدِيْنِيْ ہے ل البتہ تُرْدِيْ مضارع کا صیغہ ہے۔ جو اِرْدَاءٌ سے بنا ہے۔ اس کا مادہ ر - د - ی ہے۔ رَدّٰی کے معنی اونچے جگہ سے گڑھے میں گرنا اِرْدَاءٌ اس کا متعدی ہے کسی کو گڑھے میں پھینک دینا۔ مراد تباہ اور ہلاک کر دینا۔ آخر کی یے وقف کی وجہ سے گر گئی۔ جس کے معنی ہیں مجھے ۔

پھر وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا۔ بھئی ذرا جھانک کر دیکھنا تو چاہیے کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔ اس کے بعد وہ جھانکے گا تو اسے اس کا وہ دنیا کا ساتھی جو اسے اس لیے بے وقوف بناتا تھا کہ وہ آخرت پر یقین رکھتا ہے آگ کے بیچوں بیچ پڑا دکھائی دے گا۔ اس وقت اسے پورا احساس ہوگا کہ میں کتنے بڑے خطرے سے بال بال بچ گیا ہوں بے ساختہ اس کی زبان سے نکلے گا کہ کیا اچھا ہوا کہ میں تیرے بہکانے میں نہ آیا۔ ورنہ آج تو میرا بھی یہی حشر ہوتا۔ تو نے تو مجھے ہولناک گڑھے کے اندر دھکا دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی ۔

اگر تیری بات مان لیتا تو میں بھی آج تیری طرح جل رہا ہوتا اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے میرے حال پر رحم فرمایا اور مجھے تیرے پنجے سے چھڑایا۔ اگر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو میں تیری طرح گرفتار ہو کر کشاں کشاں اس دربار میں لایا جاتا اور اسی سزا کا حق دار ہوتا ۔

Marfat.com

دائمی آرام

اَفَمَا - نَحْنُ - بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا - مَوْتَتَنَا

کیا پر نہیں ہم مرنے والے مگر وہی ہمارا مرنا

الْاُوْلٰى - وَمَا - نَحْنُ - بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ

پہلا اور نہیں ہم عذاب دیے جانے والے تحقیق

هٰذَا - لَهُوَ - الْفَوْزُ - الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ

یہ البتہ یہی ہے کامیابی بڑی واسطے مثل

هٰذَا - فَلْيَعْمَلِ - الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

اس کی کہ پس چاہیے کہ کام کریں کام کرنے والے

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا

کیا اب ہم کو مرنا نہیں مگر جو پہلی بار

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ

مر چکے اور ہم کو تکلیف نہیں پہنچے گی بے شک

هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ

یہی ہے بڑی مراد ملنی ایسی چیزوں

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

کے واسطے چاہیے محنت کریں محنت کرنے والے

جنتی اپنی اور اپنے دیگر نجات یافتہ مصاحبوں کی حالت کا اپنے ان بدبخت دنیا کے ہمراہیوں کی حالت سے جو دوزخ میں جل رہے ہوں گے مقابلہ کرے گا تو اس کو ایسی خوشی ہوگی کہ جس کا اندازہ یہاں پورے طور پر نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس کی خوشی کا کچھ اندازہ ان الفاظ سے ہو سکتا ہے جو اس کی زبان سے بے ساختہ نکلیں گے۔ وہ الفاظ یہ ہوں گے۔ کیا سچ مچ اب ہمیں آئندہ کبھی مرنا ہی نہیں ہے۔ بس پہلے دنیا میں ایک بار مرنا تھا سو مر چکے ؛

اس کے بعد بس اب زندگی ہی زندگی ہے موت کا نام و نشان بھی نہیں اس کے ساتھ ہی کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم ان بدبخت لوگوں میں شامل نہیں ہیں جنہیں عذاب دیا جا رہا ہے ہم ہمیشہ کے لیے دکھ رنج کوفت اور تکلیف سے نجات حاصل کر چکے جنتی کی یہ کیفیت اسی سے ملتی جلتی ہے۔ جو دنیا میں بھی دیکھی جاتی ہے۔ کسی کی من مانی مراد مل جائے تو اسے بہت دیر میں جا کر یقین آتا ہے کہ وہ سچ مچ ایسا خوش قسمت ہے کہ کامیاب ہو گیا ؛

ایسے ہی جنتی جنت میں کہے گا کہ کیا یہ سب چیزیں مجھے اور میرے ان مصاحبوں کو حاصل ہو گئیں۔ اگر ایسا ہے تو اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہوگی، ہماری ساری مرادیں بر آئیں ہر طرف خوشی ہی خوشی ہے۔ رنج اور پریشانی کا نام تک نہیں۔ لوگو! یہ نہایت عظیم الشان کامیابی ہے جسے کوشش کرنی ہو وہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ عارضی کامیابی کوئی کامیابی نہیں، اس کے خیال میں کبھی نہ پھنسنا چاہیے ؛

Marfat.com

دوزخیوں کا حال

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾
کیا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا

إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا
بیشک ہم نے بنایا ہے اسے عذاب ظالموں کے لیے تحقیق وہ

شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾
ایک درخت ہے جو نکلتا ہے جڑ میں دوزخ کی

طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾
پھل اس کے جیسے کہ وہ سر ہیں شیطانوں کے

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾
بھلا یہ مہمانی بہتر ہے یا سہنڈ کا درخت

إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا
ہم نے اس کو ظالموں کے واسطے ایک بلا کر دیا ہے وہ ایک

شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾
درخت ہے کہ دوزخ کی جڑ میں نکلتا ہے

طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾
اس کا خوشہ جیسے شیطان کے سر

زَقُّوْمٌ: ہر چیز جس کا کھانا بلائے جان ہو جائے) یہ اسم ہے۔ ز۔ق۔م زقم کے معنی نگلنے کے ہیں۔ زَقُّوْمٌ جس کا نگلنا مشکل ہو اور نگل لیا جائے۔ تو پیٹ کو دکھ دے۔ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ (نہایت بدنما شکل) رُءُوْسٌ راس اور شیاطین شیطان کی جمع ہے اس سے مراد ناگ پھن ہے۔ جس کا سر ٹیڑھا۔ بڑنگا چوڑا چکلا ہوتا ہے ۔

اللہ کے ماننے والے اور خلوص کے ساتھ اس کی فرمانبرداری کرنے والے قیامت کے دن جس حال میں ہوں گے اس کا بیان پچھلی آیتوں میں ہوا۔ اس کے بعد ان آیتوں میں ان لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جنہوں نے دنیا میں اللہ کو نہ مانا اور برابر ہٹ دھرمی اسکی اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتے رہے۔ ارشاد ہے کہ تم نے جنتیوں کا حال سنا کہ ان کی مہمانی کسطرح کی جائے گی انکو خوش رنگ اور خوش مزہ میوے کھانے کو اور دل خوش کرنیوالے شربت پینے کو ملیں گے اب بتاؤ یہ مہمانی بہتر ہے یا وہ سلوک جو اللہ کے نافرمان لوگوں کے ساتھ کیا جائے گا وہ بہتر ہے سنو! ہم نے ان کیلیئے زقوم کا درخت تمام کھانے پینے کی چیزوں کے بدلے میں تیار کر رکھا ہے وہ ان کیلیئے ایک بڑی مصیبت کا باعث ہوگا کھائیں گے۔ اس لیے کہ بھوکے ہوں گے اور کھائیں گے تو اوّل تو نگلنا ہی مشکل ہوگا اور نگل لیا تو پیٹ میں جا کر ستائیگا اس کی جڑ تو دوزخ کی تہ میں ہوگی شاخیں ہر جگہ دوزخ میں پھیلی ہونگی اسکا پھل ایسا ہوگا جیسے ناگ پھن یہ درخت ہم نے گنہگاروں کے لیے عذاب کا باعث ٹھہرایا ہے۔ زقوم کا نام سنکر بے فکرے ہنسنے لگے۔ کہ آگ میں بھی درخت ہوگا اور پھر وہ بھی زقوم کا؟ زقوم تو نداں ملک کی زبان میں کھجور اور مکھن کو کہتے ہیں تو پھر ہمارے مزے ہیں اس لحاظ سے بھی قوم کا ذکر منکروں اور ظالموں کیلیئے دنیا ہی میں آخرت کے عذاب کا اور بھی زیادہ سبب بن گیا کیونکہ اسے سن کر وہ گستاخی کرنے لگے۔

Marfat.com

اُن کا کھانا پینا

فَاِنَّهُمْ - لَاٰكِلُوْنَ - مِنْهَا - فَمَالِـُٔوْنَ - مِنْهَا
سو تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں اسی سے پھر بھرنے والے ہیں اس سے
الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ - اِنَّ - لَهُمْ - عَلَيْهَا
پیٹ پھر تحقیق ان کے لیے اس کے اوپر
لَشَوْبًا - مِّنْ - حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ - اِنَّ - مَرْجِعَهُمْ
البتہ ملونی ہے کھولتے ہوئے پانی کی پھر تحقیق واپسی ان کی
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ - اَلْفَوْا - اٰبَآءَهُمْ
البتہ دوزخ ہی کی طرف ہے تحقیق انھوں نے پایا اپنے آباواجداد کو
ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ - يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾
راہ بھولنے والے سو وہ انہی کے نشان قدم رواں دواں ہیں

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا
سو وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ
الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا
بھریں گے پھر ان کے واسطے اس کے اوپر ملونی ہے
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
جلتے پانی کی پھر ان کو لے جانا
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ
آگ کے ڈھیر میں انھوں نے اپنے باپ دادا کو
ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾
بہکا ہوا پایا سو وہ انہی کے قدم پر دوڑتے ہیں

شَوْب: (ملونی) وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے ساتھ ملا دی جائے یعنی زقوم کھا کے اوپر سے جلتا پانی پئیں گے اور وہ اس کے ساتھ مل جائے گا۔ يُهْرَعُوْنَ (تیز چلائے جا رہے ہیں (مضارع مجہول ہے۔ ہ، ر، ع سے هَرَعٌ اور اِهْرَاعٌ دونوں کے معنی ہے بھگانا۔ تیز چلانا یعنی تعصب انہیں اسی راستہ پہ دوڑا رہا ہے ۔

ارشاد ہے کہ دوزخی اسی درخت میں سے بھوک سے مجبور ہو کر کھائیں گے اور اپنے پیٹ اسی سے بھریں گے یہ کھانا کھلا کر انہیں باہر کھولتے ہوئے چشمہ پہ پانی پلانے لے جائیں گے یہ پانی ان کے پیٹ میں جا کر زقوم کے ساتھ مل جائے گا۔ اور پیٹ کو جلا دے گا۔ غرض کھانا اور پینا سب کچھ ان کے لیے عذاب جان ہوگا اور ہر ایک میں جان نکلنے کی سی تکلیف ہوگی۔ لیکن چونکہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ اس لیئے یہی کھانا پینا پڑے گا ۔

موت سے بدتر زندگی ہوگی لیکن موت نہ آئے گی۔ اسی زندگی کو بھگتنا پڑے گا۔ جب پانی پی چکیں گے تو پھر انہیں واپس دوزخ میں لے آئیں گے یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیا میں اپنے گمراہ آباؤ اجداد کے قدم بہ قدم چلنا پسند کیا تھا اور ایک دوسرے کو انہی کے غلط راستہ پہ دوڑانے والے تھے ۔

Marfat.com

انسان کی نادانی

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

اور البتہ تحقیق بہکے ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ

اور البتہ تحقیق بھیجے ہم نے ان میں ڈرانے والے پس دیکھ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا

کیسا ہوا انجام ڈرائے گیوں کا مگر

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ع

بندے اللہ کے پسندیدہ

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

اور ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ بہک چکے ہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ

اور ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ہیں اب دیکھ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا

ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا مگر

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ ع ۳ ۵ ۶

جو اللہ کے بندے ہیں چنے ہوئے

انسان لکیر کا فقیر ہے پیچھے آنے والے پہلوں کے قائم کردہ رسم و رواج کو ہی پسند کرتے ہیں بلکہ اس پر جمے رہنا اپنے لیے باعث فخر و عزت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انسان کو تمکہ و عقل کا بہت بڑا حصہ ملا ہے اسے چاہیے کہ ہر بات کو غور سے دیکھے اور اس میں سے اچھی بات پسند کر کے اختیار کرے اور بُری بات کو چھوڑ دے اگر خود اتنا نہیں سوجھتا تو اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کی بات مانے وہ اس کی عقل کی رہنمائی کریں گے۔ لیکن انسان اتنی سی بات کو جس میں اس کا سراسر نفع ہی نفع ہے نہیں سمجھتا اور اپنے ہی آباؤ اجداد کی راہ پہ اڑا رہتا ہے۔

ارشاد ہے کہ اسی آفت میں مبتلا ہو کر ان سے پہلے اکثر لوگ سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں انہوں نے وہی راہ اختیار کی جو ان کے باپ دادا اختیار کیے ہوئے تھے اور ذرا نہ سوچا۔ کہ ان کے لیے ٹھیک راستہ کون سا ہے۔ حالانکہ ہم نے اپنے رسول ان کے پاس بھیجے جو انہی کے کنبہ قبیلہ کے تھے۔ لیکن انہوں نے ان کی ایک نہ سنی اور کہا تو یہ کہا۔ کہ تم تو معاذ اللہ بے وقوف ہو جو بنے بنائے کام کو بھگاڑ کر نئے طریقے جاری کرنا چاہتے ہو۔ بھلا یہ کوئی عقل مندی ہے۔ آخر ان کا انجام کیا ہوا ان کے حالات سنو اور ان پہ جو بیتا پڑی اسے دیکھ کر سبق سیکھو وہ سب اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے فقط وہی لوگ بلا سے محفوظ رہے۔ جن کی قسمت میں ہمیشہ کی خوشبختی لکھی تھی اور چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔

Marfat.com

پہلوں کے حالات

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور البتہ تحقیق پکارا ہمیں نوح نے پس کیا ہی خوب جواب دینے والے ہیں ہم

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

اور بچا دیا ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی بھاری مصیبت سے

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور کر دیا ہم نے اس کی اولاد کو فقط باقی رہنے والے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور باقی رکھا ہم نے اس کے لیے پچھلے لوگوں میں

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

کہ سلام ہے پر نوح جہان والوں میں

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور البتہ تحقیق پکارا ہمیں نوح نے پس کیا ہی خوب پہنچنے والے ہیں ہم پکارے

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

اور اس کو اور اس کے گھر والوں کو بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور اس کی اولاد کو باقی رہنے والا رکھا

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور پچھلے لوگوں میں اس کے لیے باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

کہ سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

ہم نیکی کرنے والوں کو یوں بدلہ دیتے ہیں

پہلے ارشاد ہوا کہ ان مکہ والوں کی طرح پہلے زمانے میں بھی بہت سے لوگ سیدھے راستہ سے الگ ہوئے اور اپنے بڑوں کے رسم و رواج پہ اڑے رہے۔ ہم نے ان کے پاس ڈرانے والے بھیجے پھر جن لوگوں نے ان کا کہنا نہ مانا وہ تباہ و برباد ہوئے اور جو خوش قسمتوں نے ان کی پیروی کی وہ بچ گئے اب کچھ پہلے لوگوں کا اور انکے ڈرانے والوں کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ رسولوں کے نافرمانوں کو کیسی سزا ملتی ہے اور رسولوں کو انکے کام کا کیا اجر ملتا ہے۔ منجملہ ان کے نوحؑ تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ تمہارے کام اکثر بُرے ہیں انہیں چھوڑ دو اور سیدھا راستہ اختیار کرو وہ ساڑھے نو سو سال تک انہیں سمجھاتے رہے مگر انہوں نے انکی ایک نہ سنی مجبور ہو کر انہوں نے اللہ کو پکارا کہ یہ میری نہیں سنتے اللہ نے انکی پکار سنی اور اس سے بہتر پکار سننے والا کون ہو سکتا ہے اور ان کو اور ان کے ماننے والوں کو ان شریر لوگوں کے شر سے نجات دی اور آخر نوحؑ کی اولاد ہی دنیا کی وارث بنی ہمارے ہاں سے لوگوں کو ایسا ہی بدلہ ملتا ہے۔ حضرت نوحؑ علیہ السلام کا ذکر خیر باقی رہا۔ اور ان پر دونوں جہاں میں لطف و کرم اور سلام کی بارش ہوتی رہے گی ؂

Marfat.com

نوحؑ اور ابراہیمؑ

اِنَّهٗ - مِنْ عِبَادِنَا - الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ - اَغْرَقْنَا
وہ ہے ہمارے بندوں ایمان والوں سے پھر غرق کر دیا ہم نے
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ - مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾
دوسروں کو اور تحقیق اسی کے گروہ میں البتہ ابراہیم بھی ہے
اِذْ - جَآءَ - رَبَّهٗ - بِقَلْبٍ - سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ - قَالَ
جب آیا وہ اپنے رب کے پاس دل لے کر بے روگ جب کہا
لِاَبِيْهِ - وَقَوْمِهٖ - مَاذَا - تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾
اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کیا ہے جو تم پوجتے ہو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
وہ ہمارے ایماندار بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾
کو ڈبو دیا اور اس کی راہ والوں میں سے ابراہیم ہے
اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ
جب آیا اپنے رب کے پاس ستھرا دل لے کر جب کہا
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾
اپنے باپ اور اپنی قوم سے تم کیا پوجتے ہو

ارشاد ہے کہ نوح علیہ السلام ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں۔ ہم نے اسے اور اس کی نیک اولاد کو بچا لیا اور پانی کا زبردست طوفان بھیج کر دیگر سارے نافرمانوں اور ضدیوں کو اس میں غرق کر دیا ایک زمانے کے بعد لوگوں نے پھر سرکشی اختیار کی اور ان کے سمجھانے کو ہمارے رسول آتے رہے۔ یہاں تک کہ نوبت ابراہیمؑ کی آئی ابراہیمؑ نوحؑ ہی کے طریقے کے پیرو تھے۔ کیونکہ وہ بھی انہی کی طرح پیغمبر تھے۔ اور سب پیغمبروں کا شروع سے آخر تک ایک ہی طریقہ رہا ہے۔ اس لیے وہ سب ایک ہی گروہ کے افراد ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خدا کی دی ہوئی عقل سے کام لیا اور بت پرستوں کے اندر پیدا ہو کر اللہ عزوجل کو اس کی نشانیاں دیکھ کر پہچانا اور دل کو بُرے عقیدوں اور گندے اخلاق سے پاک صاف کر کے اپنے رب کے سامنے حاضر ہوئے اور اپنے باپ کو اور ساری قوم کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا تو انہیں ٹوکا اور کہا۔ کہ تمہارا طرز عمل تو سراسر غلط ہے یہ تو بتاؤ کہ یہ بت کیا ہیں اور کون ہیں۔ جن کی تم پوجا کرتے ہو یہ تو پتھر کی مورتیاں ہیں جنہیں تم خود گھڑتے ہو۔ ان کے سامنے جھکنا خود اپنی عزت کو بٹہ لگانا ہے۔ انسان کے لیے مناسب نہیں کہ بے جان چیزوں، کنکروں، پتھروں کے سامنے سر جھکائے، انسان کا مرتبہ تو ان سے کہیں بڑا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابراہیمؑ کی فہمائش

اَئِفْكًا - اٰلِهَةً - دُوْنَ اللّٰهِ - تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

کیا جھوٹ گھڑے ہوئے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو

فَمَا - ظَنُّكُمْ - بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ

پس کیا گمان ہے تمہارا جہانوں کے پروردگار کی طرف پس دیکھا

نَظْرَةً - فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ - اِنِّيْ

ایک نظر تاروں میں پھر کہا تحقیق میں

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا - عَنْهُ - مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾

بیمار ہونے والا ہوں پس مڑے اس سے پیٹھ پھیر کر

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

کیا اللہ کے سوا جھوٹ بنائے ہوئے حاکموں کو چاہتے ہو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ

پس تم نے پروردگارِ عالم کو کیا خیال کیا ہے پھر نگاہ کی

نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ

ایک بار تاروں میں پھر کہا میں بیمار

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾

ہونے والا ہوں پھر وہ اس سے پیٹھ دے کر پھر گئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ اور اپنی قوم کو لعنت ملامت کر رہے ہیں کہ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ پتھر کی مورتیوں کو معبود بنا بیٹھے ہو۔ یہ تو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود گھڑی ہیں اور اپنے دل سے حسبِ خواہش ان کی صورتیں بنائی ہیں۔ کیا اللہ عزوجل کو چھوڑ کر یہ خیالی اور ہاتھ سے گھڑی ہوئی مورتیاں اس قابل ہو سکتی ہیں کہ آدمی ان کا گرویدہ ہو کر رہ جائے۔ یہ تو بے وقوفی کی انتہا ہے۔ آخر یہ تو بتاؤ کہ تم نے اس سارے جہانوں کے پالنے والے کو سمجھ کیا رکھا ہے کیا تمہیں اس کا ڈر نہیں کہ وہ تم سے اس گستاخی کا سخت انتقام لے اور تمہیں ان تمہارے بتوں کے ڈھکوسلے سمیت تہس نہس کر کے رکھ دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں بہت دنوں سمجھاتے رہے۔ لیکن ان کے کان پر جوں تک نہیں چلی اتنے میں ان کا میلہ آپہنچا۔ جس کا سب کو شہر کے باہر جا کر منانا ضروری تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کے سامنے ستاروں پر نظر ڈالی اور کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں بیمار ہونے والا ہوں وہ سمجھے کہ اس نے شاید ستاروں کی رفتار سے اپنا آئندہ کا حال معلوم کر لیا ہے۔ جب میلہ میں جانے کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے لے جانے پر زور دیا۔ اور ان کے انکار پر ان سے پیٹھ موڑ کر سارے کے سارے میلہ منانے شہر سے باہر چلے گئے۔

Marfat.com

بُت توڑنے والے

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

پھر جا گھسا ان بتوں میں پھر بولا کیا نہیں کھاتے تم

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

کیا ہوا تمھیں کہ نہیں بولتے پھر گھس پڑا ان پر

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ

مارتا ہوا دائیں ہاتھ سے پس آئے وہ اس کی طرف

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

دوڑتے بولا کیا تم پوجتے ہو جو تم خود گھڑتے ہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور اللہ نے پیدا کیا تمھیں اور جو تم بناتے ہو

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

پھر ان کے بتوں میں جا گھسا پھر بولا تم کھاتے کیوں نہیں

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

کیا ہوا تمھیں کہ نہیں بولتے پھر گھس پڑا ان پر

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ

داہنے ہاتھ سے مارتا ہوا۔ پھر لوگ آئے ان کی طرف دوڑ

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

کر گھبرائے ہوئے بولا کیا پوجتے ہو انھیں جنھیں خود تراشتے ہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور اللہ نے بنایا تمھیں اور جو تم بناتے ہو

يَزِفُّوْنَ: (دوڑتے) مضارع کا صیغہ ہے، ز۔ف۔ف سے زَفٌّ کے معنی جلدی جلدی چلنے کے ہیں بتوں کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو وہ لوگ گھبرا کر حضرت ابراہیمؑ کی طرف جھپٹے۔ تَنْحِتُوْنَ نحت سے ہے جس کے معنی گھڑنے کے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ اپنی قوم کو ان بتوں کا بالکل بے بس ہونا عملی طور پر سمجھایا جائے چنانچہ جب وہ سب شہر کے باہر میلہ منانے چلے گئے تو انہوں نے میدان خالی پا کر ان کے بت خانہ کا رخ کیا اور اندر گھس کر بتوں کی قطاروں میں ادھر اُدھر نگاہ دوڑائی ان کے سامنے بہت سے چڑھاوے اور کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تمہارے سامنے اتنے نفیس کھانے رکھے ہوئے ہیں تم کھاتے کیوں نہیں بولو جواب کیوں نہیں دیتے بولتے کیوں نہیں پھر ہتھوڑا اٹھا کر ان سب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا بڑے زور کی ضربیں لگائیں لوگ جب میلے سے واپس آئے تو بتوں کو ٹوٹا ہوا دیکھ کر گھبرا گئے سمجھے ہو نہ ہو یہ ابراہیمؑ ہی کا کام ہے سب ان کی طرف جھپٹے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ کسی نے توڑا ہو تم تو یہ بتاؤ کہ تم اپنے ہاتھ کے گھڑے ہوئے بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہو تمہیں اور تمہارے سارے کاموں اور زاروں اور ساری کام کی چیزوں کو تو اللہ عزوجل ہی نے پیدا کیا ہے۔ اسی کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔

Marfat.com

انجام کار

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ
کہنے لگے بناؤ اس کے لیے ایک بھٹی پھر ڈال دو اسے
فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
آگ کے ڈھیر میں پس ارادہ کیا انھوں نے اس کے ساتھ برائی کا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ
پس کر دیا ہم نے انہی کو پست اور کہا اس نے تحقیق میں
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ
جا رہا ہوں اپنے رب کی طرف وہ مجھے راستہ سمجھائے گا اے میرے رب عطا کر
لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾
مجھے بیٹا نیکوں میں سے

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ
بولے اس کے لیے ایک پختا بناؤ پھر اس کو آگ کے
فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
ڈھیر میں ڈال دو پھر اس پر بُرا داؤ کرنا چاہیے
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ
پھر ہم نے انہی کو نیچے ڈالا اور بولا میں
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ
اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھ کو راہ دکھائے گا اے رب
لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾
مجھے کوئی نیک بیٹا دے

بُنْيَان: (عمارت) مصدر ہے ب - ن - ی سے اور اسم مفعول کے معنی میں مستعمل ہے یعنی بناء کوئی بنا ہوا مکان۔
جَحِيْم (دھونکایا ہوا آگ کا ڈھیر) صفت کا صیغہ ہے اور اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ ج - ح - م جحم آگ جلانا جحیم بھڑکتا ہوا
آگ کا ڈھیر بت پرست سارے کے سارے حضرت ابراہیمؑ کی باتیں سنکر بغلیں جھانکنے لگے آخر ایسی صاف باتوں کا ان کے پاس جواب
ہی کیا تھا کھسیانے ہو کر بدی پر اتر آئے آپس میں کہنے لگے اس نے تو حد ہی کر دی اب اگر بتوں کی عزت بچانی ہے تو اس کو ایسی سزا دو کہ
آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے اور لوگ سمجھ جائیں کہ بتوں کے دشمن کی ایسی گت بنتی ہے ایک احاطہ کھینچ کر الاؤ بناؤ اور دہکتی آگ میں
اسے جھونک دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ انتہائی بدسلوکی کرنے کی ٹھان لی لیکن ہم نے انہی کو نیچا دکھایا۔
آگ ابراہیمؑ کا کچھ نہ بگاڑ سکی اور وہ اس میں سے صحیح سلامت نکل آئے اور وطن چھوڑنے کا ارادہ کر لیا اور کہا کہ میں تو اللہ کی
طرف جاتا ہوں۔ وہی مجھ کو کسی اچھی طرف کا راستہ سمجھا دے گا۔ چنانچہ آپ وطن چھوڑ کر نکلے اور اللہ نے آپ کو شام میں پہنچا
دیا۔ گھر بار وطن سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کیا اور دعا کی۔ کہ یا اللہ مجھے ایک نیک صالح بیٹا عطا فرما جو تیرا بول بالا
کرے اور نیکوں کا سردار ہو۔

Marfat.com

بیٹے کی قربانی

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ
پس ہم نے بشارت دی اسے ایک لڑکے بردبار کی پس جب لگا اس کے ساتھ

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ
چلنے پھرنے کہا اے میرے بچے تحقیق میں دیکھتا ہوں خواب میں

اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ
کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس دیکھ کیا رائے ہے تیری

قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ
بولا اے باپ کر ڈال جو تجھے حکم ہے پائے گا تو مجھے

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
اگر چاہا اللہ نے صبر والوں میں سے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ
پس ہم نے اسے ایک لڑکے کی خوشخبری دی جو تحمل والا ہوگا پھر جب وہ

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ
اس کے ساتھ دوڑنے لگا کہا کہ اے بیٹے میں خواب دیکھتا ہوں

اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ
کہ تجھے ذبح کرتا ہوں پھر دیکھ تو تُو کیا دیکھتا ہے

قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ
بولا اے باپ کر ڈال جو تجھے حکم ہوتا ہے اللہ نے

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
چاہا تو مجھے سہارنے والا پائے گا

ارشاد ہے کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول کی اور خوشخبری دی کہ تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے مزاج میں تحمل برداشت کی طاقت ہوگی اور صبر والا ہوگا۔ یہ ان کے پہلے فرزند حضرت اسماعیلؑ تھے۔ کیوں کہ یہی آپ کی دوا سے پیدا ہوئے تھے بعد میں حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے ان کے لیے آپ نے دوا نہیں کی تھی۔ بلکہ ان کی بیوی کو خوشخبری سن کر تعجب ہوا تھا کہ بڑھاپے میں ہمارے اولاد کیسے ہوگی ؛

ارشاد ہے کہ جب وہ اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہوگئے تو ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے اپنا خواب انہیں سنایا کہ اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں لکھا ہے کہ تین رات تک برابر یہی خواب دیکھنے کے بعد جب انہیں پکا یقین ہوگیا کہ اللہ کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے۔ تب انہوں نے بیٹے سے بیان کیا اور پوچھا کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فوراً جواب دیا کہ آپ کو جو حکم ملا ہے۔ اس کی تعمیل کیجئے اللہ نے چاہا تو میں آپ کے ہاتھ سے ذبح ہونا صبر کے ساتھ برداشت کروں گا کوئی جزع فزع نہ کروں گا۔ اللہ! اللہ!! اللہ کی اطاعت اسے کہتے ہیں جو اس باپ اور بیٹے نے کر دکھائی ؛

Marfat.com

آزمائش میں پورے اُترے

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ

پس جب کہنا مانا دونوں نے اور ڈال دیا اسے پیشانی کے بل اور پکارا ہم نے اسے

اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ

کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کر دکھایا تو نے خواب

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ

تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں اچھا کام کرنے والوں کو تحقیق

هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ

کہ البتہ یہی آزمائش ہے کھلی اور عوض میں دیا ہم نے اسے

بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾

ایک ذبیحہ بڑا

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ

پھر جب دونوں نے حکم مانا اور بچھاڑا اسے ماتھے کے بل اور ہم نے پکارا

اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ

یوں کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ

ہم نیکی کرنے والوں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں بے شک

هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ

صریح جانچنا یہی ہے اور اس کے بدلے ہم نے

بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾

اسے ایک جانور ذبح کے لیے دیا

تَلَّ (گرادیا) ماضی کا صیغہ ہے ت-ل-ل سے تَلٌّ کے معنی زمین پر گرا دینا۔ پچھاڑنا۔

جَبِيْن (پیشانی) تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ زمین پر اس طرح گرایا کہ پیشانی زمین کی طرف ہو گئی۔ تاکہ چہرہ پر نظر نہ پڑے۔

ارشاد ہے کہ جب دونوں باپ بیٹے اللہ کے حکم کی اطاعت کے لیے بخوشی تیار ہو گئے۔ تو بیٹے نے باپ سے کہا ابا جان ذبح کرتے وقت مجھے ایسا لٹایئے کہ چہرہ زمین کی طرف ہو تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ پر میرا چہرہ دیکھ کر محبت اور رحم کا غلبہ ہو جائے اور ذبح کرنے میں دل ہچکچانے لگے اور اللہ کا حکم بجا لانے میں دیر لگ جائے۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کے گلے پر چھری رکھ دی آیت میں اس کا بیان نہیں کہ اس وقت ان کے دل پر کیا گزر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کس قدر جوش میں آ رہی تھی۔ فقط ارشاد ہے کہ ہم نے ابراہیم کو آواز دی۔ کہ بس بس تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا اور ہمارے حکم کی تعمیل کر دی تجھے اس فرمانبرداری اور اخلاص کا بڑا بدلہ ملے گا ہم نیک لوگوں کی ایسی ہی کڑی آزمائش کرتے ہیں تاکہ ان کی ثابت قدمی پر انہیں انعام اور اکرام سے مالامال کریں ارشاد ہے کہ کوئی شک نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ امتحان بڑا سخت تھا۔ وہ اس میں کامیاب ہوئے اور ہم نے اسماعیل کے بدلے ایک قیمتی اور فربہ دنبے کی قربانی قبول کی۔

Marfat.com

اطاعت کا بدلہ

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ
اور باقی رکھا ہم نے اس پر پیچھے آنے والوں میں کہ سلام ہے اوپر
إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾
ابراہیم کے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم نیک لوگوں کو
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ
تحقیق وہ ہے ہمارے بندوں ایمان والوں میں اور بشارت دی ہم نے اسے
بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ
اسحٰق کی کہ نبی ہوگا نیک بختوں میں سے اور برکت نازل کی ہم نے اس پر
وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
اور اسحٰق پر اور ان دونوں کی اولاد میں نیک بھی ہیں
وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾

اور ظلم کرنے والے بھی ہیں اپنی جان پر کھلے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ
اور باقی رکھا ہم نے اس پر پیچھے آنے والوں میں کہ سلام ہے
إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾
ابراہیم پر ہم نیکی کرنے والوں کو یوں بدلہ دیتے ہیں
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ
وہ ہمارے ایماندار بندوں میں ہے اور ہم نے اسے خوشخبری
بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ
دی اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت بھیجی ہم نے
وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
اس پر اور اسحاق پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی کرنے والے ہیں
وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾

اور بدکار بھی ہیں اپنے حق میں صریح

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں بیٹے کی جان کی پروا نہ کی اور بخوشی اس کو ذبح کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور جب انہیں یقین ہوگیا کہ میرے خواب کی تعبیر یہی ہے کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں قربان کروں تو پھر تعمیل حکم میں ذرا دیر نہ کی۔ اللہ عزوجل نے ان کو فرمانبرداری کا صلہ دیا۔ چنانچہ پچھلی نسلیں آج تک انکا تعظیم و تکریم سے نام لیتی ہیں اور ان کی سنت کے مطابق مسلمان ہر سال قربانی کرتے ہیں اور ہر نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ پر درود و سلام بھیجنے کے لیئے ان کی مثال دیتے ہیں ارشاد ہے کہ ہم نیک لوگوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں دنیا میں بھی ان کا بول بالا کیا اور آخرت میں بھی وہ کامیاب ہوں گے کیونکہ وہ اللہ کے ایماندار بندوں میں سے ہیں اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو خوش خبری دی کہ انہیں ایک ہونہار نیک لڑکا اسحٰق ملے گا وہ نبی ہوگا۔ اور ان دونوں بیٹوں کی نسل سے خوب اولاد پھیلے گی حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے وہ عرب ہیں جن میں نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں بنی اسرائیل کے سارے نبی ہوئے پھر ارشاد ہے کہ ان کی ساری اولاد برابر نہیں ان میں سے بعض نیکوکار ہیں اور بعض گنہگار جو کھلم کھلا اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں ۞

Marfat.com

حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور البتہ تحقیق ہم نے انعام کیا موسیٰ پر اور ہارون

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

اور نجات دی انھیں اور ان کی قوم کو بے چینی سے بڑی

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

اور مدد کی ہم نے ان کی پس رہے وہی زبردست

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور دی ہم نے انھیں کتاب واضح

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

اور سمجھائی ہم نے دونوں کو راہ سیدھی

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

اور ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو بڑی گھبراہٹ سے بچا دیا

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہی غالب رہے

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور ہم نے انھیں واضح کتاب دی

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

اور ان کو سیدھی راہ سجھائی

اَلْمُسْتَبِيْنُ : (صاف۔ واضح) اسم فاعل ہے۔ استبانۃ سے جو ب۔ ی۔ ن سے بنا ہے اس کے معنی وہی ہیں۔ جو مُبِيْنٌ کے یعنی واضح اور کھلا ہوا۔ اَبَانَ۔ استبان۔ تبین تینوں متعدی بھی ہیں اور لازم بھی ہے

اللہ عزوجل کی طرف سے لوگوں کو بُرے کاموں کے انجام سے ڈرانے کے لیے اس کے رسول وقتاً فوقتاً آتے رہے اور اللہ کے احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے رہے ان میں حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان ہو چکا۔ اب حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے فرزند تھے۔ دو بڑے نبیوں کا بیان ہے ۔

ارشاد ہے کہ یہ مصر کے سرکش فرعون کو سمجھانے آئے کہ اپنی سرکشی سے باز آئے لیکن اس نے ان کو کچھ نہ سمجھا اور بنی اسرائیل کو اور بھی زیادہ ستانا شروع کر دیا دونوں نے اس کے ہاتھ سے بڑی تکلیفیں اٹھائیں یہاں تک کہ وہ اور ان کی قوم انتہا درجہ کی پریشانی میں مبتلا ہوئی آخرکار اللہ کی مدد آئی اور انہوں نے اپنے دشمن کو شکست دی اور وہ اور ان کی قوم مصیبتوں سے چھوٹی۔ ارشاد ہے کہ ان کو ہم نے ایک کتاب عطا کی تھی جس میں صاف صاف ہدایتیں تھیں اور واضح احکام موجود تھے۔ ان دونوں کو ہم نے سیدھا راستہ بتا دیا تھا۔ اور وہ اس پر چلتے تھے۔ لیکن لوگ ان کے کہنے پر نہ چلے آخرکار دنیا میں بھی سزائیں پائیں اور آخرت میں بھی عذاب کے مستحق ہوئے (نعوذ باللہ)

Marfat.com

رسولوں پر رحمت

وَتَرَكْنَا - عَلَيْهِمَا - فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ
اور باقی رکھا ہم نے ان دونوں پر پچھلے لوگوں میں سلام ہے
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا - كَذٰلِكَ - نَجْزِي
موسیٰ پر اور ہارون پر تحقیق ہم اس طرح بدلہ دیتے ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا - مِنْ عِبَادِنَا - الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
اچھے کام کرنے والوں کو تحقیق وہ دونوں ہیں ہمارے بندوں ایمان والوں میں
وَاِنَّ - اِلْيَاسَ - لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
اور تحقیق الیاس البتہ رسولوں میں سے ہے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ
اور باقی رکھا ہم نے ان پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے
عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
موسیٰ اور ہارون پر ہم یوں بدلہ دیتے ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
نیکی کرنے والوں کو تحقیق وہ دونوں ہمارے ایماندار بندوں میں ہیں
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
اور تحقیق الیاس البتہ رسولوں میں سے ہے

اللہ عزوجل کے رسولوں نے فی الواقع دنیا میں بڑے ضروری اور مفید کام انجام دیئے اگر رسول نہ ہوتے تو کچھ انسان درندے اور بھیڑیئے ہوتے۔ اور کچھ گائے بکری، زبردست درندوں اور بھیڑیوں کی طرح آپس میں لڑتے اور کمزوروں کو دباتے اللہ کے رسولوں نے اپنے اپنے وقت میں انسان کو باہم مل کر رہنا سکھایا انہوں نے زبردستوں سے کہا کہ کمزوروں کو ستانا ٹھیک نہیں تمہیں زیادہ طاقت اس لیے نہیں ملی کہ موقع پاتے ہی کمزوروں کا گلا دباؤ۔ بلکہ طاقت کا استعمال یہ ہے کہ کمزوروں کی مدد کرو انسان کی خاص خوبی یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرے اور سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے مصر کے قبطیوں کو یہی سمجھایا کہ بنی اسرائیل تمہارے مقابلہ میں کمزور ہیں ان پر ظلم اور زیادتی کرنا چھوڑ دو۔ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ کہ زبردست کمزوروں کو ستائیں اور ان سے جانوروں کی طرح کام لیں تم تو اور بھی گئے گزرے ہو تم جان بوجھ کر انسانوں کے ایک گروہ کو کمزور بے بس رکھنا چاہتے ہو۔ تاکہ تمہاری ٹہل کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو اس انسانی خدمت کا معاوضہ دنیا میں یہ ملا کہ وہ نیک نام ہوئے اور عقلمند انسان ان کا ذکر عزت سے کرتے ہیں۔ اور ان پر درود اور سلام بھیجتے ہیں اللہ نے فرمایا کہ ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح بدلا دیتے ہیں۔ ان کے پاس اس کے ساتھ ہی دولت ایمان بھی تھی اس لیئے انہیں آخرت میں بھی بڑے درجے ملیں گے۔ آگے حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے۔

Marfat.com

حضرت الیاس کی نصیحت

اِذْ - قَالَ - لِقَوْمِهٖٓ - اَلَا - تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ

جب کہا انھوں نے اپنی قوم سے کیا نہیں ڈرتے تم کیا پکارتے ہو

بَعْلًا - وَّتَذَرُوْنَ - اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَللّٰهَ

بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو یعنی اللہ کو

رَبَّكُمْ - وَرَبَّ - اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

رب تمھارا اور رب تمھارے باپ دادا پہلوں کا

فَكَذَّبُوْهُ - فَاِنَّهُمْ - لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا

پس جھوٹا قرار دیا اسے پس تحقیق وہ البتہ پکڑے آئیں گے مگر

عِبَادَ - اللّٰهِ - الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

وہ بندے اللہ کے جو چنے ہوئے ہیں

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم کو ڈر نہیں کیا بعل کو پکارتے

بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَللّٰهَ

ہو اور بہتر بنانے والے کو چھوڑتے ہو جو اللہ ہے

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا کا رب

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا

پھر اسے جھٹلایا سو وہ پکڑے ہوئے آنے والے ہیں مگر

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

اللہ کے چنے ہوئے بندے

بَعْل: اس کے اصل معنی سردار اور زبردست کے ہیں اس سے مراد سورج اور مشتری ہے جسے یہاں کے لوگ پوجتے تھے اور اور اس کے نام کا بڑا بت بنا رکھا تھا۔ ارشاد ہے کہ منجملہ رسولوں کے الیاسؑ بھی رسول ہیں۔ اور انہوں نے اپنے زمانہ میں لوگوں کو بڑے بڑے فائدے پہنچائے یہ حضرت ہارون کی اولاد میں ہیں اور ملک شام (لبنان) کے شہر بعلبک کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے بھیجے گئے تھے یہاں سورج کے نام کا زبردست مندر تھا۔ لوگ اسی کی پوجا کرتے تھے انہوں نے وہاں کے لوگوں کو جو انہی کی قوم کے تھے کہا لوگو! تم نے خود ایک بت گھڑ کر اس کا نام بعل رکھ لیا اور اللہ کو بھول گئے جو ساری چیزوں کا خالق ہے۔ اور تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا پروردگار ہے تم اپنے بنائے ہوئے بت کو اپنی کاریگری کا بڑا نمونہ سمجھتے ہو اس غلطی میں مت رہو بہترین بنانے والا اللہ ہے اس کے گرویدہ ہو جاؤ وہ یہی سمجھاتے رہے لیکن لوگوں نے ان کا کہنا نہ مانا اور کہنے لگے کہ (نعوذ باللہ) تو تو جھوٹ باتیں گھڑتا ہے۔ بھلا یہ عظیم الشان اور خوبصورت سورج کا بت جو سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ اور بڑے بڑے کاریگروں نے ایک مدت میں جا کر اسے تیار کیا ہے اور وہ انسان کی کاریگری کا بڑا اعلیٰ نمونہ ہے اسے ہم کیسے چھوڑ دیں اسے تو ہم پشت ہا پشت سے پوجتے چلے آرہے ہیں اس کی وجہ سے بڑے بڑے میلے لگتے ہیں۔ اور خوب چہل پہل ہوتی ہے اسی میں تو زندگی کا لطف ہے۔ ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ یہ غلطی پر تھے۔ قیامت کے دن یہ گرفتار ہو کر ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے صرف وہی لوگ ہماری پکڑ سے بچیں گے جنہوں نے رسولوں کا کہنا مانا اور وہی اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔

Marfat.com

نیکوں کا بدلہ

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ
اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الیاس پر تحقیق ہم اس طرح بدلہ دیتے ہیں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾
نیکی کرنے والوں کو بے شک وہ ہمارے بندوں ایمان والوں میں سے ہے
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
اور تحقیق لوط البتہ رسولوں میں سے ہے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ
اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الیاس پر ہم نیکی کرنے والوں کو یوں
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾
بدلہ دیتے ہیں وہ ہے ہمارے ایماندار بندوں میں
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
اور تحقیق لوط رسولوں میں سے ہے

اللہ عزوجل کے رسول دنیا میں انسان کو اس کی بہتری کے کام سمجھانے آئے اور وہ خود عقیدہ اور عمل میں بالکل سچے اور درست اور دوسروں کے لیے دنیا میں زندگی کے بہترین طریقہ کے نمونے تھے۔ جن لوگوں نے ان کا کہنا نہ مانا اور ان کے بتائے ہوئے راستہ کو ٹھکرا دیا ان کا انجام دنیا میں بھی اچھا نہ ہوا اور مرنے کے بعد بھی انہیں دکھ اور رنج ہی سے پالا پڑے گا۔ برخلاف اس کے رسولوں کو ان کی کوششوں کا بڑا اچھا نتیجہ ملے گا جو انہوں نے اللہ عزوجل کے حکم سے انسان کی درستی کے لیے کیں جس کا اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے ۞

حضرت الیاسؑ بھی رسولوں میں سے ہیں اور ان کو بھی اور رسولوں کی طرح دنیا میں یہ عوض ملے گا کہ دنیا ان کا نام عزت اور تعظیم کے ساتھ لے گی اور ان کے بعد کے زمانے کے عقلمند لوگ ان کو ہمیشہ علیہ السلام کہہ کر یاد کریں گی اس سورت میں ہر نبی کے ذکر کے بعد یہی کہا گیا ہے اور وجہ یہی بتائی گئی ہے۔ کہ وہ نیک کام کرتے تھے اور اللہ کو اپنا رب مان کر اس کی عبادت کرتے تھے یعنی اللہ کے ایمان والے بندے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ہم ایماندار نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح کا بدلہ دیتے ہیں یعنی دنیا میں نیک نامی کا ذکر خیر اور آخرت میں کامیابی اور بہتری ۞

حضرت الیاس علیہ السلام کو الیاسینؑ بھی کہتے ہیں اور ان آیتوں میں ان کا دونوں طرح کا نام لیا گیا ہے آگے لوط علیہ السلام کا بیان ہے اور ارشاد ہے کہ وہ بھی رسولوں میں سے ہیں ۞

Marfat.com

لوط علیہ السلام

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا
جب نجات دی ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں سب کو مگر
عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
ایک بڑھیا رہی پیچھے رہ جانے والوں میں پھر تہس نہس کر دیا ہم نے
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ
اوروں کو اور تحقیق تم البتہ گزرتے ہو ان کے اوپر
مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا
صبح ہوتے اور رات کو بھی کیا پس نہیں
تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
دھیان کرتے

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا
جب ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو بچا دیا مگر
عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
ایک بڑھیا جو رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر دوسروں کو ہم نے جڑ
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ
سے اکھاڑ پھینکا اور تم ان پر صبح کے وقت
مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا
گزرتے ہو اور رات کو بھی . پھر کیا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
سمجھتے نہیں

ارشاد ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا حال سنو اور ان کی اس حالت کو یاد کرو جب ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بستی سے بچا کر نکال دیا اس کے بعد اس بستی کو الٹ دیا اور تمام بدکار لوگ ہلاک ہو گئے لیکن لوط علیہ السلام کی بیوی باوجود ان کے ساتھ بستی سے باہر نکل جانے کے پھر بھی مڑ مڑ کر اپنی قوم والوں کی طرف دیکھتی رہی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے صاف طور پر منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی ایک پتھر سر پر آ لگنے کی وجہ سے وہیں ماری گئیں۔ اس بستی میں آبادی کا نام و نشان تک نہ رہا اس کی جگہ بدبودار پانی کی جھیل بن گئی جسے بحیرہ مردار کہتے ہیں ۔

آگے ارشاد ہے کہ اے مکہ والو! اس جگہ کے آثار اب بھی باقی ہیں اور تمہارے قافلے جو شام کی طرف جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت دن کو بھی اور رات کو بھی ان کے پاس سے گذرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں ان بستیوں کے آثار نظر آتے ہیں انہیں دیکھ کر ان لوگوں کا حال جو وہاں رہتے تھے۔ یاد کرنا چاہیے کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ کے رسول کی بات نہ سنی اور ان کی نصیحت کو نہ مانا آخر اپنی کرتوتوں کی وجہ سے تباہ ہوئے عقل کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آدمی اللہ کے رسول کی باتیں کان لگا کر سنے اور جو وہ کہیں وہ کرے تاکہ وہ ان نافرمانوں کی طرح اللہ کی ناراضگی مول نہ لے اور اس کے عذاب سے بچے جو لوگ اتنی بات نہیں سمجھتے ان میں یا تو عقل نہیں یا ہے تو وہ اس سے کام نہیں لیتے ۔

Marfat.com

یونس علیہ السلام

وَاِنَّ - یُوْنُسَ - لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ - اَبَقَ

اور تحقیق یونس البتہ رسولوں میں سے جب بھاگا

اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ - فَكَانَ

کشتی کو طرف جو بھری ہوئی تھی پھر قرعہ ڈلوایا پس ہوا

مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ - الْحُوْتُ - وَهُوَ

ہارنے والوں میں پس نگل لیا اسے مچھلی نے اور وہ

مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ - اَنَّهٗ - كَانَ - مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

ملامت کرنیوالا تھا پس اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کرنے والوں میں

لَلَبِثَ - فِیْ بَطْنِهٖٓ - اِلٰی یَوْمِ - یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

البتہ ٹھیرا رہتا اس کے پیٹ میں اس دن تک کہ اٹھائے جائیں گے

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ

اور تحقیق یونس رسولوں میں سے ہے جب بھاگ کر

اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ

اس بھری کشتی میں پہنچا پھر قرعہ ڈلوایا تو

مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ

خطا کار نکلا پھر لقمہ کیا اسے مچھلی نے اور وہ

مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

الزام کھایا ہوا تھا پھر اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ پاک ذات کو یاد کرتا

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

تھا تو اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک مردے زندہ ہوں

مُلِیْمٌ (ملازمت کرنے والا) اسم فاعل ہے الَامَۃٌ سے جو ل - و - م سے بنا ہے اِلَامَۃٌ کے معنی ملامت کرنا یعنی وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے اِلَامَۃٌ کے معنی قابل ملامت کام کرنا بھی ہیں۔ ارشاد ہے کہ ہمارے ان بندوں میں سے جنہیں ہم نے انتخاب کر کے انسانوں کے ڈرانے کیلئے اپنا رسول بنا کر بھیجا ایک بندہ یونسؑ بھی ہے یونس علیہ السلام موصل کے علاقہ میں شہر نینوا کے لوگوں کی درستی اور اصلاح کیلئے بھیجے گئے تھے یہ لوگ اپنے ہی گھڑے ہوئے قائدوں اور رسم و رواج کے پابند تھے۔ حضرت یونسؑ انہیں سات سال تک برابر سمجھاتے رہے۔ کہ عبادت فقط اللہ عزوجل کی کرنی چاہیے اور اسی کے مقرر کیے ہوئے قاعدوں اور قانونوں پر چلنا چاہیے انسان کو اس کا اختیار نہیں کہ اپنی مرضی کے مطابق اللہ کے قانون کے خلاف قانون بنائے لوگوں نے ان کی بات نہ سنی آخر انہوں نے لوگوں کو کہہ دیا کہ تم عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے اور یہ کہہ کر شہر سے باہر چلے گئے اور ایک کشتی میں جو سامان اور سواریوں سے بھری ہوئی تیار کھڑی تھی بیٹھ گئے بیچ دریا کے کشتی ڈوبنے لگی لوگوں نے کہا کوئی غلام اپنے آقا کی بے اجازت بھاگا ہوا اس میں سوار ہو گیا قرعہ اندازی ہوئی اور حضرت یونسؑ کا نام نکلا یہ دیکھ کر وہ دریا میں کود پڑے اور ایک بڑی مچھلی انہیں نگل گئی۔ انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا۔ اور اللہ کی تسبیح شروع کر دی اس سے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ ارشاد ہے۔ کہ اگر ایسا نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے

Marfat.com

نجات ملی

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

پس ڈالا ہم نے اسے خالی میدان میں اور وہ بیمار تھا

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾

اور اگایا ہم نے اس پر ایک درخت بیل والا

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور رسول بنایا اسے ایک لاکھ کی طرف یا اس سے بھی زیادہ

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

پس وہ ایمان لائے پس بہرہ ور کیا ہم نے انھیں ایک مدت تک

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

پھر ہم نے اسے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾

اور ہم نے اس پر ایک بیل والا درخت اگایا

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور اس کو لاکھ آدمیوں یا اس سے زیادہ پر بھیجا

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے انھیں ایک مدت تک فائدہ اٹھانے دیا

اَلْعَرَاءُ (گھاس کے بغیر) یہ اسم صفت ہے ع - ر - ی سے عری کے معنی ننگا ہونے کے ہیں اسی سے عریاں بمعنی ننگا بنا ہے۔ العراء چٹیل زمین پانی اور گھاس کے بغیر۔ يَقْطِيْنٌ (زمین پر پھیلنے والا درخت) اس کا مادہ ی - ق - ط ہے جو بیل سیدھی نہ اُگے بلکہ زمین پر پھیلے اسے یقطین کہتے ہیں۔ ان میں سے کدو بہت مشہور ہے ۔

حضرت یونسؑ کے نام کا قرعہ نکلنے کے معنی یہ تھے۔ کہ وہ اپنے آقا سے بھاگے ہوئے تھے وہ سمجھ گئے کہ بغیر اللہ کے حکم کے لوگوں سے یہ کہہ کہ تم پر عذاب آئے گا خود ہی شہر سے باہر چلے آنا قابل ملامت کام تھا۔ کشتی کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے وہ خود ہی دریا میں کود پڑے سوچا ہوگا کہ تیر کر نکل جاؤں گا لیکن اللہ کے حکم سے انہیں مچھلی نے نگل لیا مچھلی کے پیٹ میں پہنچ کر دل میں اپنے قصور پر جو اپنی غلط فہمی کی وجہ سے واقع ہوا تھا۔ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے قصور کا اقرار کر لیا اور اللہ کی تسبیح شروع کر دی دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ انہیں کنارے پر اگل دے یہ ایک خشک جگہ تھی۔ جہاں سبزہ اور درخت کا نام نہ تھا چٹیل میدان تھا اور یہ مچھلی کے پیٹ میں بند رہنے کی وجہ سے کمزور اور بیمار ہو گئے تھے۔ اللہ نے ان کی حفاظت کے لیے کدو کی بیل وہاں اُگا دی اور اس کے چوڑے چوڑے پتوں نے انہیں ڈھانک لیا ادھر ان کی قوم پر حضرت یونس علیہ السلام کے کہنے کے مطابق عذاب کی علامتیں ظاہر ہوئیں مگر انہوں نے ڈر کر اللہ سے توبہ کی اور عذاب ٹل گیا اللہ نے حضرت یونس علیہ السلام کو اسی بستی کے لیے رسول مقرر کر دیا جو ایک لاکھ یا بچے وغیرہ ملا کر اس سے زیادہ تھے بستی والے ان کے ہاتھ پر ایمان لائے اور عمر بھر آرام و راحت کی زندگی بسر کی ۔

Marfat.com

منکروں کو تنبیہ

فَاسْتَفْتِهِمْ - اَلِرَبِّكَ - الْبَنَاتُ - وَلَهُمُ

پس پوچھ تو ان سے کیا تیرے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے

الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ - خَلَقْنَا - الْمَلٰٓئِكَةَ - اِنَاثًا

بیٹے کیا بنایا ہم نے فرشتوں کو عورتیں

وَّهُمْ شَاهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَآ - اِنَّهُمْ - مِّنْ اِفْكِهِمْ

اور وہ دیکھ رہے تھے آگاہ رہو بیشک وہ جھوٹ گھڑ کر

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ - لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

البتہ کہتے ہیں کہ اولاد ہوئی اللہ کے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں

اَصْطَفَى - الْبَنَاتِ - عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾

کیا پسند کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں پر

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ

اب ان سے پوچھ کیا تیرے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ان کے لیے

الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا

بیٹے کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا

وَّهُمْ شَاهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ

اور وہ دیکھتے تھے سنتا ہے وہ طوفان باندھ کر

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور وہ بیشک جھوٹے ہیں

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾

کیا اس نے بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں پسند کیں

اِنَاثٌ (عورتیں) اُنْثٰی کی جمع ہے جس کے معنی عورت کے ہیں اُنْثٰی صفت کا صیغہ ہے ا۔ن۔ث سے اُنُوْثٌ کے معنی ڈھیلے پن اور کمزوری کے ہیں۔ اَصْطَفٰی (کیا پسند کیا اس نے) اصل میں اِصْتَفٰی ہے ہمزہ وصل کو گرا کر ہمزہ استفہام کو صاد سے ملا دیا۔ اِصْتَفٰی ماضی کا صیغہ ہے اِصْطِفَاءٌ سے جو اصل میں اِصْتِفَاءٌ ہے ص۔ف۔و سے صفو کے معنی خالص ہونا۔ اِصْتِفَاءٌ چھانٹنا۔ پسند کرنا۔ ص کے بعد تاء سے انتعال طا ہو جاتی ہے ۔

پہلے بیان ہوا کہ اللہ عزوجل نے انسان کے عقائد و اعمال درست کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رسول بھیجے جنہوں نے بتایا کہ تمہارا پیدا کرنے والا اور جز گیری کرنے والا ایک اللہ ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی پرستش مت کرو ان میں سے کچھ رسولوں کا حال سنانے کے بعد ارشاد ہے کہ ان عرب کے لوگوں سے دریافت کر کہ تم نے اللہ عزوجل کی بابت یہ کیا غلط خیال قائم کر رکھا ہے کہ فرشتے اللہ کی اولاد ہیں اور وہ سب اس کی بیٹیاں ہیں۔ یہ کیا غضب ہے کہ اول تو اس کیلئے اولاد ثابت کی اور پھر وہ بھی بیٹے نہیں بیٹیاں جنہیں وہ خود ناپسند کرتے ہیں۔ ان سے پوچھ کر کیا تم سچ مچ یہ مانتے ہو کہ اللہ کیلئے بیٹیاں ہوں اور تمہارے لئے بیٹے۔ کیا اللہ نے جب فرشتوں کو پیدا کیا تو تم دیکھ رہے تھے۔ کہ وہ مادہ ہیں نر نہیں سنو! اول تو تمہارا سرے سے یہی خیال غلط ہے کہ اللہ کی اولاد ہے۔ پھر یہ کہا اور بھی غضب ہے۔ کہ فرشتے اس کی اولاد ہیں۔ اور وہ عورتیں ہیں کہ اللہ نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں پسند کیں ۔

Marfat.com

بے تکی بات

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ ۔ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا

کیا ہوا تمھیں کیا فیصلہ کرتے ہو کیا پس نہیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ ۔ لَكُمْ ۔ سُلْطٰنٌ ۔ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾

دھیان کرتے تم یا تمھارے پاس سند ہے کھلی

فَاْتُوْا ۔ بِكِتٰبِكُمْ ۔ اِنْ ۔ كُنْتُمْ ۔ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

پس لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے

وَجَعَلُوْا ۔ بَيْنَهٗ ۔ وَبَيْنَ ۔ الْجِنَّةِ ۔ نَسَبًا ؕ

اور ٹھہرایا انھوں نے اللہ کے درمیان اور جنوں کے درمیان رشتہ

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا

کیا ہو گیا ہے تم کو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿۱۵۶﴾

دھیان نہیں کرتے یا تمھارے پاس کوئی کھلی سند ہے

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

تو لاؤ اپنی کتاب اگر تم سچے ہو

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ

اور ٹھیرایا ہے انھوں نے خدا اور جنوں میں ناتا

ارشاد ہے کہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے کہ ایسی باتیں کرتے ہو کیا عقل کو بالکل ہی جواب دے دیا ہے۔ آخر اس فیصلہ کی کہ اللہ اولاد والا ہے اور اولاد بھی بیٹیاں رکھتا ہے بنیاد کیا ہے۔ عقل تو اس کو مانتی نہیں اور نہ اس کی کوئی سند ہے اور نہ اللہ نے خود یہ فرمایا ہے پھر آخر یہ خیال پیدا ہوا تو کہاں سے؟ کیا تمہارے پاس کسی الہامی کتاب کی کوئی سند ہے۔ کیا کوئی اللہ کی کتاب تمہارے پاس ہے جس میں یہ عقیدہ سکھایا گیا ہے اگر ہے تو لاؤ ہم بھی دیکھیں کہ اس میں کیا لکھا ہے جس سے تم نے یہ مطلب نکالا ایسی بات جن تک عقل خود نہ پہنچ سکے سوا اللہ کے کوئی نہیں بتا سکتا وہی اپنے رسول بھیج کر غیب کی باتیں بتاتا ہے ۔ ایسی بات بغیر اللہ کے صاف حکم کے نہیں مانی جا سکتی جس میں انسان کی اپنی سمجھ کچھ نہ بتا سکتی ہو اللہ کے نام اور اس کی صفتیں وہی ہو سکتی ہیں جو اس نے اپنے رسول اور اپنی کتاب کی معرفت انسان کو بتا دی ہیں۔ حشر نشر فرشتے جنت دوزخ پل صراط عذاب ثواب وغیرہ ان سب کی سند کلام الٰہی اور حدیث رسولؐ ہے۔ اب اگر تم اپنی بات کو سچ سمجھتے ہو تو اللہ کا اور اس کے رسول کا کوئی فرمان۔ ان کی تائید میں پیش کرو ورنہ اس غلط عقیدہ سے توبہ کرو ۔

آگے ارشاد ہے کہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ بغیر شادی کے اللہ کے اولاد کیسے ہو گئی۔ تو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ جنوں کا داماد ہے۔ (استغفر اللہ) اس کی شادی جن عورتوں سے ہوئی اور ان سے اولاد ہوئی۔ جو بیٹیاں ہیں اور وہی فرشتے ہیں ۔

Marfat.com

جنوں کی بساط ہی کیا؟

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اور جنوں کو تو معلوم ہے کہ وہ پکڑے ہوئے آئیں گے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بتاتے ہیں مگر جو اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ

چنے ہوئے بندے ہیں سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو کسی کو

اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

اس کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اور جنوں کو تو معلوم ہے کہ وہ پکڑے ہوئے آئیں گے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بتاتے ہیں مگر جو اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ

چنے ہوئے بندے ہیں سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو کسی کو

اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

اس کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے

فاتنین (بہکانے والے، چرا کر لے جانے والے) فَاتِن کی جمع ہے جو ف۔ت۔ن سے اسم فاعل ہے فِتْنَةٌ کے معنی بہکا کر لے جانے کے بھی ہیں یہاں یہی مراد ہیں۔

عرب کے لوگ جنات کو بڑی طاقتور مخلوق مانتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ جسے چاہیں ستا سکتے ہیں اور بہکا کر راستہ سے دور ہٹا کر پریشان کر سکتے ہیں فرشتوں کو بھی جنوں کی اولاد مانتے تھے۔ لیکن وہ ستانے والے نہیں نیکی کرنے والے تھے ان ہی واہی تباہی خیالات کی بنا پر جنوں کو اللہ کے سسرال والے اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔ (نعوذ باللہ) اس آیت میں اس بے ہودگی کا رد ہے ارشاد ہے کہ جنوں کا حال تو یہ ہے کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ مجرموں کی طرح اللہ کے دربار میں پکڑے ہوئے آئیں گے اور اپنی بدی کی سزا پائیں گے اور جو کچھ تم ان کی بابت کہتے ہو وہ سراسر غلط ہے اللہ عزوجل ان سب باتوں سے جو تم اس کی طرف منسوب کرتے ہو پاک ہے۔ اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی رشتہ دار ہے سب اس کے بندے ہیں اور جو اس کی نافرمانی کرے گا گرفتار ہو کر اس کے سامنے آئے گا۔ صرف وہی لوگ بچیں گے جو اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔ ان سرکش لوگوں سے کہہ دو کہ تم اور تمہارے معبودوں میں کوئی طاقت نہیں کہ کسی اللہ کے بندے کو اس کے راستہ سے ہٹا سکیں تمام قوتوں اور طاقتوں کا مالک وہی اللہ عزوجل ہے کوئی کسی کو بھلائی یا برائی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا سب کچھ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔

Marfat.com

فرشتوں کا حال

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا
مگر اسی کو جو دوزخ میں پہنچنے والا ہے اور ہم میں
مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾
ہم میں کوئی مگر اس کے لیے ایک جگہ ہے مقرر
وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا
اور تحقیق ہم البتہ ہم ہی صف باندھنے والے ہیں اور تحقیق ہم
لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾
البتہ ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں

ارشاد ہے کہ تم اور تمہارے جھوٹے معبود کسی کو بہکا سکھا کر اللہ کے راستے سے نہیں ہٹا سکتے مگر اسی کو جو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے دوزخ میں بہر حال جانے والا ہی ہے اور اس بدبخت کی قسمت ہی میں دوزخ لکھی ہوئی ہے۔ شیطانوں کے بہکاوے میں فقط وہی شخص آوے گا جس کا مزاج ہی بگڑا ہوا ہے۔ جن یا شیطان کی مجال نہیں جو نیک طبیعت آدمی کو جسے اللہ نے اپنا بنا لیا ہے۔ راہ راست سے ہٹا سکے۔

یہ تو جنوں کا حال ہوا۔ اب رہے فرشتے تو ان کے منہ سے خود سن لو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ وحی لانے والے جبریلؑ ہیں جو بڑے مرتبہ والے فرشتے ہیں اس لیے انہی کی زبانی کہلوایا گیا ہے کہ ہم میں سے ہر فرشتہ کی ایک حد ہے جو اللہ عزوجل کی مقرر کی ہوئی ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اپنی حد سے باہر نکل سکے ہم سب اپنی اپنی جگہ صف باندھے کھڑے رہتے ہیں۔ ہر ایک اس انتظار میں رہتا ہے۔ کہ اسے جو حکم ملے فوراً پورا کرے۔ ہم سب زبان اور عمل سے اللہ کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اس کی تسبیح ہمارا ہر وقت کا کام ہے۔ ہم کوئی کام بغیر اللہ کے حکم کے نہیں کرتے۔ ہم اپنے طرف سے کسی سے کچھ نہیں کہتے۔ نہ کسی کی کچھ مدد کرتے ہیں۔ جب جن اور فرشتے سب اللہ کے سامنے عاجز ہیں۔ تو ان کا اس کی خدائی میں کیا دخل ہو سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی غلط بات نہیں کہ جن اس کے (نعوذ باللہ) رشتہ دار ہیں اور فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں۔

Marfat.com

اللہ کا لشکر جیتے گا

وَاِنْ - كَانُوْا - لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ - اَنَّ - عِنْدَنَا
اور تحقیق تھے یہ البتہ کہا کرتے تھے اگر ہوتی ہمارے پاس
ذِكْرًا - مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا - عِبَادَ - اللّٰهِ
یادداشت پہلوں کی البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا - بِهٖ - فَسَوْفَ
منتخب پس انکار کر دیا انھوں نے اس کا پس عنقریب
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ - سَبَقَتْ - كَلِمَتُنَا - لِعِبَادِنَا
جان لیں گے اور البتہ تحقیق پہلے ہو چکا ہمارا فیصلہ اپنے بندوں
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ - لَهُمُ - الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾
بھیجے ہوؤں کے لیے تحقیق وہی البتہ وہی کامیاب اور فتحمند ہوں گے
وَاِنَّ - جُنْدَنَا - لَهُمُ - الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾
اور تحقیق ہمارا لشکر البتہ وہی غالب رہتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا
اور یہ تو کہا کرتے تھے اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کا
ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ
کچھ احوال ہوتا تو ہم اللہ کے چنے ہوئے
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ
بندے ہوتے سو اس سے منکر ہو گئے اب آگے
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
جان لیں گے اور ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں جو کہ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾
رسول ہیں پہلے ہو چکا بے شک مدد انہی کو دی جاتی ہے
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾
اور ہمارا لشکر جو ہے بے شک وہی غالب ہے۔

اِنْ تحقیق میں اِنَّ کا مخفف ہے جُنْد (لشکر) کسی کے مددگاروں اور طرفداروں کے گروہ کو اس کا جند کہتے ہیں۔

اب مکہ والوں کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ جب یہود و نصاریٰ کے منہ سے پہلے نبیوں کا حال سنتے تو کہتے کاش ہمارے پاس کوئی نبی اللہ کی کتاب لے کر آیا ہوتا۔ تو ہم دنیا میں سب سے آگے بڑھ جاتے اور اللہ عزوجل کے پسندیدہ بندوں میں ہوتے ارشاد ہے۔ کہ یہ تو کہا کرتے تھے۔ کہ پہلے لوگوں کو جو اچھی باتیں نصیب ہوئیں اگر ہمیں ان کا حال معلوم ہوتا اور ہمیں بتایا جاتا کہ انہوں نے اللہ کے احکام مان کر کیا کیا انعام پائے تو ہم دنیا میں کچھ کر کے دکھاتے۔ لیکن جب ہمارے رسول اگلے لوگوں کے احوال لے کر ان کے پاس آئے تو ان کا انکار کر بیٹھے۔ اب یہ اس انکار کا نتیجہ بھگتیں گے۔ ہمارے ہاں تو رسولوں کے حق میں پہلے ہی فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ کامیاب بامراد ہوں گے اور ان کے دشمن انجام کار ہار جائیں گے اور عزت اور غلبہ انہی کو نصیب ہوگا۔ جو ہمارے لیے محنتیں اٹھائیں گے اور ہمارے فرمانبردار بن کر رہیں گے۔

Marfat.com

عذاب کی پیش گوئی

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
پس منہ موڑ لے ان سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ انھیں
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا
پس عنقریب دیکھ لیں گے پس کیا ہمارے عذاب کو
يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
جلدی مانگتے ہیں پھر جب اترے گا ان کے میدان میں
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾
تو بُری ہوگی صبح ڈرائے گیوں کی

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
سو تو ان سے پھر ایک وقت تک اور ان کو دیکھتا رہ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا
کہ وہ آگے دیکھ لیں گے کیا ہمارے عذاب کو
يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
جلدی مانگتے ہیں پھر جب ان کے میدان میں اترے گا
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾
تو بُری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤں کی۔

سَاحَةٌ: (میدان) گھروں کے بیچ کا میدان جس میں کچھ بنا ہوا نہ ہو۔ اس سے مراد ان کی بستی اور محلے ہیں۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ بات وہی ہے جو ہم نے کہہ دی ہمارا اور ہمارے رسول کا اور ہماری کتاب کا انکار کر کے ان کا انجام بُرا ہوگا۔ اے ہمارے رسول تو ان سے کچھ دن کے لیے منہ پھیر لے اور ان کا حال دیکھتا رہ اور کچھ نہ کہہ تھوڑے ہی دن میں یہ لوگ اپنی نافرمانی کا نتیجہ پالیں گے ان کی یہ اکڑفوں کچھ کام نہ آئے گی ہمارے رسول کو اور جنہوں نے ہماری فرمانبرداری پر کمر باندھی انہی کو فتح نصیب ہوگی۔ اسلام کا بول بالا ہوگا اور مخالف اول تو بچیں گے ہی نہیں اور اگر کچھ دن کے لیے بچ بھی گئے تو انجام کار یا تو اسلام قبول کریں گے یا نکال دیئے جائیں گے افسوس ایسی کھلی ڈانٹ سے بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں۔ ممکن ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے کہہ بھی دیا ہو کہ پھر عذاب میں دیر کیا ہے۔ انسان بڑا ہی غافل اور حد سے بڑھ کر مغرور ہے۔ اپنی شیخی کے سامنے کسی کو خاطر ہی میں نہیں لاتا۔

ارشاد ہے کہ کیا ہمارے عذاب اور ہماری پکڑ کے لیے جلدی مچاتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ جب تمہارے سر پہ ہمارا عذاب آپڑے گا۔ تو ان لوگوں کا بُرا حال ہوگا۔ جنہیں اس وقت ڈرایا جا رہا ہے اور وہ اس ڈرانے کو کچھ نہیں سمجھتے یہ پیش گوئی ہو بہو پوری ہوئی، پہلے بدر میں مارے گئے اس کے بعد فتح مکہ میں پورا فیصلہ ہی ہو گیا۔

Marfat.com

پھر عذاب کی پیش گوئی

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ
اور منہ موڑ لے ان سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ پس عنقریب
يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
وہ دیکھ لیں گے پاک اور برتر ہے تیرا رب عزت والا
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾
اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾
اور ساری خوبی اللہ کے لیے ہے رب سارے جہان کا

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ
اور پھر رہ ان سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے
يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
دیکھ لیں گے پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ عزت والا
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾
ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں پاک ہے اور سلام ہے رسولوں پر
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾
اور خوبی ساری اللہ کے لیے جو سارے جہان کا رب ہے

پہلے ارشاد ہوا کہ یہ لوگ اسلام کا جو انسان کے لیے اللہ کا مقرر کیا ہوا دین ہے۔ انکار کر کے اور اس سے پھر کر کچھ اچھا پھل نہ پائیں گے۔ یہ اپنے کفر اور انکار کی سزا جلدی بھگتنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تھا۔ کہ ان سے ابھی کچھ نہ کہو۔ ان کو جو چاہے کرنے دو ہم نے فیصلہ کیا ہوا ہے آخر کار ہمارے رسولوں ہی کا بول بالا رہے گا۔ انہی کو کامیابی نصیب ہوگی۔ اور ہمارے طرفدار اور فرمانبردار ہی آخر کار غالب رہیں گے۔ اگر یہ لوگ ہمارے عذاب میں جلدی کرتے ہیں تو یہ ان کی انتہائی نادانی ہے جس وقت ہمارا عذاب ان پر نازل ہوا تو ان کی بُری گت بنے گی۔

یہ دنیا کے عذاب سے متعلق تھا چنانچہ تھوڑے ہی دن بعد لڑائیاں شروع ہوئیں کفار تباہ ہوئے اور اسلام کی فتح ہوئی ان آیتوں میں دوبارہ جس سزا کا ذکر کیا گیا ہے یہ آخرت کے عذاب کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کیا بڑھ چڑھ کر باتیں بنا رہے ہیں دنیا کی تباہی ذلت اور رسوائی تو رہی الگ مرنے کے بعد بھی یہ اپنی شرارتوں کا پھل پائیں گے اور اگر بے ایمان مرے تو دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی سخت آفت میں مبتلا ہوں گے۔

آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ اللہ عزوجل کی بابت جو کچھ کہتے ہیں اس سے وہ بالکل پاک ہے۔ اس کا سلام رحمتیں اور برکتیں اس کے رسولوں پر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی ذات پاک میں ساری خوبیاں جمع ہیں وہ سارے جہانوں کا پروردگار، محافظ اور سب کی ضرورتوں کا مہیا کرنے والا ہے۔

Marfat.com

سورت والصّٰفّٰت پر ایک نظر

اس سورت میں دنیا کے انتظام کی طرف توجہ دلا کر کہا گیا ہے کہ اس نظام پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ ایک اللہ کا حکم اس کے گوشہ گوشہ میں کام کر رہا ہے انسان کو اسی کی طرف جھکنا چاہیے اور اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ اس نظام کا ایک حصّہ یہ ہے کہ اس نے انسان کی ہدایت کے لیے اپنے رسول مقرر کیے اور کتابیں دنیا میں بھیجیں۔ ان رسولوں نے جو کچھ انسان کو سمجھایا وہ حقیقت پر مبنی تھا اور ان کتابوں میں جو کچھ کہا گیا وہ سب سچ تھا کہ جس وقت اللہ کو منظور ہوگا۔ وہ انسان کی ہدایت کی تکمیل کے لیے آخری رسول اپنی کتاب دیکر بھیجے گا اور اس میں انسان کے لیے تمام مفید باتیں بتا دی جائیں گی اور اس کتاب کی حفاظت کا خاص انتظام کیا جائے گا۔

چنانچہ جب وہ وقت آیا تو فرشتے اللہ کے احکام سننے کے لیے نئے سرے سے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے انہوں نے خبیث روحوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر دور ہٹا دیا اور احکام الٰہی کے پڑھنے اور یاد کرنے میں لگ گئے تاکہ انہیں جوں کا توں آگے پہنچا دیں۔ شیطانوں کو مار مار کر دور بھگا دیا تاکہ ان حکموں میں کسی ملاوٹ کا کوئی خطرہ تک نہ رہے یقین کرو کہ تمہارا معبود ایک اللہ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ وہی آسمان و زمین کا پالنے والا ہے۔ اور مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ اسی نے دنیا کے آسمان کو تاروں سے سجایا۔ ان تاروں سے سرکش شیطانوں کے مار بھگانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اور جو شیطان چوری چھپے کوئی بات لے اڑتا ہے۔ تو اس کے پیچھے چمکتے ہوئے تارے پھینکے جاتے ہیں جو انہیں تباہ کر دیتے یا بھگا دیتے ہیں اے انسان غرور چھوڑ تیری پیدائش تو پانی کے ایک قطرہ سے ہوئی ہے اپنی حقیقت کو کیوں بھولتا ہے یاد رکھ مرنے کے بعد تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور تو اپنے کاموں کی بدولت جنت یا دوزخ میں جائے گا۔ یہ حشر کا دن تیرے لیے آفتوں کا دن ہوگا۔ بدکردار پچھتائیں گے، نیکوکار آرام و آسائش ہی پائیں گے اس کے بعد جنت کا دل لبھانے والا نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے۔ اور دوزخ کا خوفناک منظر کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ پہلے رسولوں میں سے حضرات نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ اور ہارونؑ۔ الیاسؑ۔ لوطؑ اور یونس علیہم السلام کا بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ یہ سب اللہ کی رحمت کے مستحق ہوئے اور دنیا میں ان پر ہمیشہ درود و سلام بھیجا جائے گا ان کے نافرمان اپنے کئے کی سزا پا کر رہے۔ ان کے حالات سے عبرت حاصل کرو۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور جنوں کو اس کے رشتہ دار مت بناؤ۔ یہ کیسا گستاخی ہے یہ سب تو اللہ کے بندے اور اس کے حکمبردار ہیں۔ یاد رکھو آخر میں ہمارے رسولوں کا بول بالا رہے گا اور ان کے دشمن تباہ ہوں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ سنو اللہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہ ساری خوبیوں کا مالک ہے اور اس کے سارے رسول ہمیشہ امن و امان میں رہیں گے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ صٓ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن حکیم کی اڑتیسویں سورت ہے اور یہ قیام مکہ کے درمیانی زمانے کے شروع میں نازل ہوئی اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستانے پر کفار مکہ نے کمر باندھ رکھی تھی تاکہ وہ کسی طرح اسلام کی تبلیغ کو چھوڑ دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے چچا ابوطالب کی سرپرستی میں تھے۔ آپ نے ان کو بار بار فرمایا کہ چچا تم اسلام میں داخل ہو جاؤ اور ان کافروں کا دین چھوڑ دو تاکہ مرنے کے بعد آخرت کے عذاب سے بچ سکو مگر وہ اپنی قوم کا دین چھوڑنے کے لیئے تیار نہ ہوئے ادھر کفار نے ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے بھتیجے کو بتوں کی اہانت سے روکیں یا انہیں ان کے حوالے کر دیں ۔

سورت کی پہلی آیتوں میں ان کافروں کی ہٹ دھرمی پر انہیں اللہ عزوجل کے غضب سے ڈرایا گیا ہے۔ اور ان سے کہا گیا ہے۔ کہ تم جو اسلام کے خلاف باتیں بناتے ہو یہ سراسر نادانی ہے۔ تم سے پہلے جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا وہ برباد ہو گئیں، اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ یہ نادان لوگ ہیں ان کی جہالت کی باتوں کو صبر کے ساتھ برداشت کریں اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر سنایا گیا ہے۔ اللہ نے انکی مدد کی اور ان کے مخالفوں پر انہیں فتح دی اور وہ سارے ملک کے بادشاہ ہوئے ۔

اس کے بعد ان کے فرزند سلیمان علیہ السلام بھی بادشاہ ہوئے اور اللہ کے حکموں کی تعمیل کرتے رہے۔ اللہ عزوجل نے ان کی آزمائش کی اور وہ اس میں پورے اترے اللہ نے انہیں بڑی سلطنت عطا کی اور فرمانبرداری کے بدلہ میں آخرت کی سعادت بھی انہیں نصیب ہوئی ۔

پھر حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مصیبت میں بڑے صبر سے کام لیا اور اللہ سے آس نہ توڑی۔ آخر انہیں اللہ نے نجات دی اور دنیا میں بھی خوش حالی عطا فرمائی اور آخرت میں بھی اپنی رحمت سے سرفراز کرے گا ۔

اس کے بعد دوزخیوں کا حال اور جنتیوں کی کیفیت بڑے دل پر اثر کرنے والے طریقہ سے بیان کی گئی ہے پھر آدم علیہ السلام کا حال بیان کر کے سمجھایا گیا ہے۔ کہ شیطان ان کا اور ان کی اولاد کا قیامت تک دشمن ہے اس کے ہتھکنڈوں سے بچو، رسول کی نصیحت بے غرض ہے اسے نہ سنا تو پچھتاؤ گے ۔

Marfat.com

اٰیاتھا ۸۸ (۳۸) سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ (۳۸) رُکُوْعَاتُھَا ۵

کفّار کا رویّہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ① بَلِ الَّذِیْنَ

صٓ قسم ہے اس سمجھانے والے قرآن کی بلکہ جو لوگ

کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ ② کَمْ اَھْلَکْنَا

منکر ہیں غرور اور مقابلہ میں ہیں ان سے پہلے ہم نے

مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

بہت سی جماعتیں غارت کر دیں پھر لگے پکارنے اور خلاصی

حِیْنَ مَنَاصٍ ③

کا وقت نہ رہا

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ① بَلِ الَّذِیْنَ

صٓ قسم ہے اس سمجھانے والے قرآن کی بلکہ جو لوگ

کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ ② کَمْ اَھْلَکْنَا

منکر ہیں غرور اور مقابلہ میں ہیں ان سے پہلے ہم نے

مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

بہت سی جماعتیں غارت کر دیں پھر لگے پکارنے اور خلاصی

حِیْنَ مَنَاصٍ ③

کا وقت نہ رہا

عِزَّۃٌ : (قوت۔ بڑائی) یہ لفظ سورۃ البقرہ میں گذر چکا ہے یہاں بھی اس سے وہی مراد ہے جو وہاں ہے یعنی تکبّر۔ غرور

گھمنڈ۔ شِقَاق : (مخالفت کرنا) مصدر باب مفاعلہ ہے۔ ش۔ ق۔ ق سے شَقٌّ کے معنی چیرنا۔ پھاڑنا۔ توڑنا شقاق مخالفت کرنا۔ لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ لَاتَ (نہ تھا۔ نہ رہا تھا) حرف نفی ہے لَیْسَ کے معنی ہیں اور عمل بھی لیس ہی کا کرتا ہے لیکن اس کے بعد زمانہ یا اس کا ہم معنی لفظ آتا ہے اور اکثر اس کا اسم محذوف ہوتا ہے۔ مَنَاصٌ (بچ کر بھاگنا۔ خلاصی) مصدر میمی ہے ن۔ و۔ ص سے نوص اور مناص دونوں کے معنی ہیں خطرہ سے دشمن کے نیچے سے بچ نکلنا۔

مکہ والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر سخت گھبرائے اور اپنے شرک اور کفر کے بودے گھر کو قرآن مجید کی بے پناہ کڑک سے گرتے دیکھ کر اس کی مخالفت پر اتر آئے۔ ارشاد ہے کہ قرآن مجید میں تو نری انسان کی نصیحت اور خیر خواہی کی باتیں ہیں اس میں تو بنی آدم کو وہ باتیں یاد دلائی گئی ہیں جنہیں وہ نفسانی خواہشوں کے پھندے میں پھنس کر بھول بیٹھے ہیں۔

یہ لوگ جو قرآن مجید کی بات نہیں سنتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ ہے اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کے مقابلہ میں دوسرے کی بات اونچی ہو اور انہیں اس کے آگے نیچا دیکھنا پڑے اس لیے یہ اس سے لڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں انہیں سنا دو کہ ان سے پہلے ہم نے بہت سے سرکش گروہوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ پھر جب ان کے سر پہ آ ہی بنی تو لگے دہائی دینے اور چیخ و پکار کرنے لیکن اس وقت چیخ و پکار بیکار تھی۔ عذاب سے بچ کر بھاگنے کا وقت ہی نہ رہا تھا۔

Marfat.com

دل کی اُلجھن

وَعَجِبُوْٓا - اَنْ - جَآءَهُمْ - مُّنْذِرٌ - مِّنْهُمْ ز
اور تعجب کیا کہ آیا ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے
وَقَالَ - الْكٰفِرُوْنَ - هٰذَا - سٰحِرٌ - كَذَّابٌ ۝۴ ج
اور کہنے لگے انکار کرنے والے یہ جادوگر ہے جھوٹا
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ - اِلٰهًا - وَّاحِدًا ۚ اِنَّ
کیا کر دیا سارے معبودوں کو معبود ایک تحقیق
هٰذَا - لَشَيْءٌ - عُجَابٌ ۝۵
یہ ہے البتہ ایک چیز اچنبھے کی

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز
اور اس بات پر کہ ان کے پاس ایک ڈر سنانے والا آیا انہی میں سے
وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ ج
تعجب کرنے لگے اور منکر کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ
کیا اس نے اتنوں کی بندگی کے بدلے ایک ہی کی بندگی کر دی، یہ
هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵
بھی بڑے تعجب کی بات ہے

قرآن مجید میں فی الواقع انسان کے لیے وہ ہدایتیں موجود ہیں جن میں اس کا بھلا ہی بھلا ہے ان پر چل کر دنیا کی زندگی کے سارے دلدّر دور ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی دوسرے جہان کی زندگی شروع ہو گئی قرآن کی ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے سے مرنے کے بعد زندگی بھی سنور جائے گی ورنہ بہت بُری گت بنے گی۔ ان باتوں کے سننے سے اور ان کو ماننے سے انسان کو کون سی چیز روکتی ہے پہلے ارشاد ہوا کہ وہ غرور ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ انسان دوسروں کو اپنے سے ادنیٰ سمجھے اور اگر وہ اس کے خلاف کچھ کہیں تو لڑنے اور مرنے مارنے کو تیار ہو جائے۔ کفار مکہ کو اسی بات نے دنیا اور آخرت دونوں سے کھویا ۔

ارشاد ہے کہ وہ اپنے ہی کو سب کچھ سمجھتے تھے انہوں نے رسولؐ کی بابت کہا کہ اس میں کون سا سرخاب کا پر ہے جو ہمیں ہمارے کاموں پر ٹوکتا ہے اور ڈراتا ہے کہ میرا کہنا نہ مانا تو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ ہو نہ ہو یہ (نعوذ باللہ) کوئی جادوگر ہے جس نے اپنے دل سے کچھ باتیں گھڑ لی ہیں اور اللہ کا رسول بن بیٹھا ہے بھلا غور تو کرو کہ ہمارے دیوتاؤں کے بدلے فقط ایک اللہ کے پوجنے کے لیے کہتا ہے۔ یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ سارے جہان کا انتظام اکیلے ایک اللہ کے سپرد کر دیا جائے اور ان سارے ٹھاکروں کو چھوڑ دیا جائے۔ یہی کچھ الجھن آج کل کے سمجھ کے دعویداروں کے بھی ہیں اگرچہ ان بندوں میں چند ایسے بھی ہیں کہ اللہ کا نام برائے نام لیتے ہیں مگر وہ بھی چلاتے اپنے ہی ہیں ۔

Marfat.com

بے رُخی

وَانْطَلَقَ - الْمَلَأُ - مِنْهُمْ - اَنِ - امْشُوْا
اور چل دیے سردار ان میں کے کہ چلو
وَاصْبِرُوْا - عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ - هٰذَا - لَشَيْءٌ
اور جمے رہو اپنے معبودوں پر تحقیق یہ البتہ ایک چیز ہے
يُّرَادُ ۚ ۶ مَا سَمِعْنَا - بِهٰذَا - فِي الْمِلَّةِ
ٹھانی ہوئی نہیں سنا ہم نے یہ اس دین
الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ - هٰذَآ - اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚ ۷
پچھلے میں نہیں یہ مگر ایک من گھڑت بات

وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا
اور ان میں سے کئی نیچ چل کھڑے ہوئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر
وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
جمے رہو بے شک اس بات میں کوئی غرض
يُّرَادُ ۚ ۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ
ہے یہ ہم نے اس پچھلے دین میں نہیں سنا
الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚ ۷
اور کچھ نہیں بنائی ہوئی بات ہے

ان آیتوں کے نازل ہونے سے پہلے یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ کہ ابو طالب کی بیماری میں قریش کے سردار ابوجہل وغیرہ ان کے پاس آکر کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اور ہمارے معبودوں کی توہین کرتا ہے۔ اسے سمجھاؤ کہ یہ اپنی ان باتوں سے باز آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا میں تو ان سے یہی کہتا ہوں کہ یہ ایک کلمہ کہہ لیں اور اس کے مطابق کام کریں سارا عرب ان کو ماننے لگے گا اور دنیا بھر میں ان کا ڈنکا بج جائے گا۔ یہ سن کر وہ بڑے خوش ہوئے اور بولے ایسا ہو جائے تو کیا کہنا بتاؤ وہ کونسا کلمہ ہے ہم ایک کیا دس کلمے کہنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ ایسا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ سن کر ناک بھوں چڑھا کر کھڑے ہوئے بس جی بس۔ رہنے دو ہم اپنے سارے جانے بوجھے پرانے معبود چھوڑ کر تمہارے کہنے سے ایک خدا کو مان لیں یہ کوئی عقل کی بات ہے ظاہر ہے کہ تم اپنی سلطنت ہماری مدد سے قائم کرنے کے درپے ہو۔

اس کے بعد ان کے بڑے ایک دوسرے سے کہنے لگے جیسا کہ اس آیت میں بیان ہے کہ چلو بھئی چلو یہ تو اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔ تم اپنے معبودوں کی حمایت میں ڈٹ جاؤ یہ تو ہم سب پر اپنا حکم چلانا چاہتا ہے اور ہم سب کا بڑا بن کر بیٹھنا چاہتا ہے جو بات یہ کہتا ہے پہلے دینوں میں ہو تو ہو ہمارے باپ دادا کے دین میں جو سب سے آخری دین ہے یہ بات ہم نے نہ سنی نہ دیکھی یہ اس نے اپنے دل سے ایک بے اصل بات گھڑ لی ہے جو بالکل انوکھی ہے۔

Marfat.com

اظہارِ حقیقت

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ؕ بَلْ
کیا اتارا گیا اسی پر کلام الٰہی ہمارے درمیان بات کچھ نہیں
هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا
وہ شک میں ہیں میری کلام کی بابت بات کچھ نہیں ابھی تک نہیں چکھا
عَذَابِ ۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ
میرا عذاب کیا ان کے پاس ہیں خزانے رحمت کے
رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۹
تیرے رب کے جو زبردست ہے سب کچھ دینے والا

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ؕ بَلْ
کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت اتری کوئی
هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا
نہیں ان کو میری نصیحت میں دھوکا ہے کوئی نہیں ابھی انھوں
عَذَابِ ۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ
نے میری مار چکھی نہیں کیا ان کے پاس تیرے رب کی رحمت کے
رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۹
خزانے ہیں جو زبردست ہے حکمت والا

عَذَابِ (میرا عذاب) اصل میں عذابی ہے۔ آخر میں یائے متکلم ہے جس کے معنی میرے ہیں وقف کی وجہ سے ی گر گئی بڑے سردار آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں بھلا بتاؤ اس کی من گھڑت بات ہم کیسے مان لیں۔ خیر اگر فرض بھی کر لیں کہ یہ جو کچھ ہمیں سنا رہا ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے تو کیا اس کے نازل ہونے کے لیے بس یہی ایک شخص رہ گیا تھا۔ اوّل تو اس کے کلام کی شان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ اسے کوئی انوکھا قاصد ہمارے پاس لے کر اترتا جیسا کہ بادشاہوں کا پیغام اس کے دربار کے خاص ایلچی لے کر پہنچتے ہیں اس سب سے بڑے بادشاہ کا پیغام اس کا کوئی مقرب فرشتہ لاتا۔ اور اگر آدمی ہی کو لانا تھا۔ تو کم سے کم وہ ایک شاندار صاحب دولت و عزت مشہور رئیس ہوتا۔ کیا اللہ کو اور کوئی بڑا آدمی ہم سے نہ ملتا تھا جو اس کو نبی بنا کر بھیجا ؟ (معاذ اللہ)

اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ یہ سب ان کی فضول باتیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کا انہیں یقین ہی نہیں جو یہ قرآن انہیں سکھانا چاہتا ہے۔ یہ اعمال کی جزا سزا کے قائل نہیں۔ اس دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں کہ ہونا ہوانا کچھ بھی نہیں اس دھوکے کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک انہوں نے میری مار نہیں دیکھی انہوں نے اس عذاب کو ابھی نہیں چکھا جو میں نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ بھلا ان سے پوچھو کہ اس زبردست فیاض اللہ کی رحمت کے خزانے کیا تمہارے قبضے اور اختیار میں ہیں۔ کہ جیسے تم چاہو ویسے خرچ ہوں ؟

Marfat.com

مٹنے کے لچھن

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
کیا ان کا ہے ملک آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان
بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا
دونوں کے بیچ میں ہے پس چڑھ جائیں اسباب میں ایک گروہ ہے
هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ
یہاں ہارا ہوا ان گروہوں میں سے جھٹلایا
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور عاد نے اور فرعون نے
ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ
میخوں والے نے اور ثمود نے اور لوط کی قوم نے اور ایکہ والوں
لْئَيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾
نے وہی طاقتور گروہ

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
کیا آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اس
بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا
میں ان کی حکومت ہے تو انھیں چاہیے کہ رسیاں تان کر چڑھ جائیں ان سب
هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ
لشکروں میں ایک لشکر یہ بھی یہاں تباہ ہوا ان سے پہلے
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
جھٹلا چکے ہیں قوم نوح اور عاد اور میخوں والا
ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ
فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ
لْئَيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾
کے لوگ وہ بڑے بڑے لشکر

اَسباب: (وسیلے، ذریعے) سَبَبٌ کی جمع ہے سبب کے معنی ہیں کوئی چیز جس کے ذریعہ یا جس میں سے ہو کر کسی اور چیز یا جگہ کی طرف پہنچا جائے اس میں رسی مکان کے دروازے سواری وغیرہ سب آگئے۔ مراد یہ ہے کہ اوپر پہنچنے کے سامان سارے اکٹھے کر لو اَلْاَوْتَاد (قوت کے سامان میخ وَتَدٌ کی جمع ہے۔ وَتَدٌ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو مضبوطی اور قوت حاصل ہو ذُوالْاَوْتَاد سے وہ شخص مراد ہے جس کے پاس قوت اور دبدبے کے سارے اسباب مہیا ہوں اصحب الایکۃ (ایکہ والے) حضرت شعیب کی قوم کا لقب ہے سورہ الشعرآ میں گزر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ کیا زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں پر ان کی بادشاہی ہے اچھا تو پھر اوپر پہنچنے کے سامان اکٹھے کریں اور وہاں پہنچ کر جیسے چاہیں عالم کا انتظام کریں کچھ نہیں کچھ لوگوں کا جتھا ہے۔ جو پٹا اور ہارا ہوا ہے اور انہیں جتھوں میں سے ایک ہے جو ان سے پہلے ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ بڑے طاقتور اور مغرور جتھے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم عاد متکبر اور طاقتور فرعون ثمود، لوطؑ کی قوم شعیبؑ کی قوم یہ اپنے اپنے زمانوں میں کیا کچھ نہ تھے۔ پھر آج وہ کہاں ہیں اور ان کا انجام کیا ہوا۔

Marfat.com

کفر کا انجام

اِنْ - كُلٌّ - اِلَّا - كَذَّبَ الرُّسُلَ - فَحَقَّ

نہیں کوئی ان میں مگر جھٹلایا اس نے رسولوں کو پس آ پڑا

عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا - يَنْظُرُ - هٰٓؤُلَآءِ - اِلَّا - صَيْحَةً

میرا عذاب اور نہیں راہ دیکھتے یہ لوگ مگر چنگھاڑ

وَّاحِدَةً - مَّا لَهَا - مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا - رَبَّنَا

ایک کی نہیں جس کے لیے وقفہ اور کہا انھوں نے اے رب ہمارے

عَجِّلْ - لَّنَا - قِطَّنَا - قَبْلَ - يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

جلدی دے ہمیں ہمارا حصہ پہلے حساب کے دن کے

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

یہ جتنے تھے سب نے یہی کیا کہ رسولوں کو جھٹلایا پس میری طرف

عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً ع ۱۰

سے سزا ثابت ہوئی اور یہ لوگ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چنگھاڑ کی

وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا

جو بیچ میں دم نہ لے گی اور کہتے ہیں اے رب

عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

جلد دیدے ہمیں ہمارا چٹھا حساب کے دن سے پہلے

عِقَابِ : میرا عذاب اصل میں عقابی ہے وقف کی وجہ سے یائے متکلم گر گئی عقاب کا مادہ ع - ق - ب ہے عقب کے معنی پیچھے کے ہیں عَقِب ایڑی کو کہتے ہیں عقاب گناہ کی سزا کو کہتے ہیں اور عَاقِبَةٌ جزائے عمل کے معنی میں مستعمل ہے مادہ کے معنی پیچھے آنا دونوں میں موجود ہیں۔

فَوَاق (وہ وقفہ) جو دودھ نکالتے وقت دو دھاروں کے بیچ میں ہوتا ہے کیونکہ دودھ ایک دم نہیں نکلتا تھوڑا تھوڑا تھن نچوڑ کر نکالا جاتا ہے مراد یہ ہے کہ وہ چیخ لگاتار جاری رہیگی بیچ میں وقفہ نہ ہوگا۔ ارشاد ہے کہ ان پہلے گروہوں نے جن کا ذکر کیا گیا۔ اپنے غرور اور گمان میں پھنس کر سب کے سب نے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا انہیں اپنی شان و شوکت کے سامنے کچھ نہ سوجھا اور سرکشی کی راہ اختیار کی نتیجہ یہ ہوا کہ سزا کے مستحق ٹھہرے اللہ فرماتا ہے کہ میں نے ان کی سرکشی کی سزا میں انہیں پکڑا اے رسول یہ جو تیرا کہنا نہیں سنتے ان کی تو ان کے سامنے کچھ حقیقت ہی نہیں۔ جب وہ اتنے قوی اور زور آور ہو کر میرے عذاب سے نہ بچ سکے تو ان کی تو کیا مجال ہے کہ اس سے بچ کر بھاگ جائیں انہیں ایک زور کی ڈانٹ کا انتظار ہے وہ ایک ہی کڑک ہوگی جس سے صور کی آواز مراد ہے یہ آواز بڑے زور کی ہوگی اور ایک سماں جاری ہوگی بیچ میں وقفہ نہ ہوگا۔

آگے ارشاد ہے کہ جب انہیں حساب کے دن یعنی قیامت سے ڈرایا جاتا ہے۔ تو مسخرے پن سے کہتے ہیں کہ اے رب ہمیں تو ہمارا اعمالنامہ ابھی دے دیجیے تاکہ ابھی سارا قصہ چک جائے آگے کے اوپر بات کیوں ڈالی جائے ابھی کیوں نہ سب کچھ ہو جائے اللہ! اللہ! اس قدر ہٹ دھرمی ہے اس سے زیادہ سخت دلی کیا ہو سکتی ہے کیا اس کی سزا ہمیشہ کا عذاب کچھ زیادہ ہے۔ اللہ ہی رحم کرے۔

Marfat.com

صبر کی تلقین

اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا
صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور یاد کر ہمارے بندے
دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا
داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا تحقیق ہم نے لگا دیا تھا
الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾
پہاڑوں کو اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے شام کے وقت اور صبح کے وقت
وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾
اور پرندوں کو اکٹھے کیے ہوئے سب اس کیلیے جھکے رہتے

اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا
تو تحمل کرتا رہ اس پر جو وہ کہتے ہیں اور یاد کر ہمارے بندے
دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا
داؤد قوت والے کو وہ تھا رجوع کرنے والا ہم نے تابع کیے
الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾
پہاڑ اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے شام کو اور صبح کو
وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾
اور اڑتے جانور جمع ہو کر سب اس کے آگے رجوع کیے رہتے

اَیْد (قوت) اسم مصدر ہے۔ یہاں اس سے مراد قوت اور پکا ارادہ ہے جس سے وہ اللہ کی عبادت میں جی لگاتے تھے۔ اور تکان نہ محسوس کرتے تھے یا اس سے مراد بادشاہت اور حکومت ہے یہ دونوں قسم کی قوتیں انہیں حاصل تھیں۔

اَوَّاب (رجوع کرنیوالا) مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ا۔و۔ب سے اَوْبٌ کے معنی لوٹنا دہیں آنا۔ اَوّاب وہ جو ہر حالت میں اللہ کی طرف رجوع کرے مراد یہ ہے کہ وہ ہر حالت میں اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ دوسری جگہ اَوّاب پرندوں کے لیے آیا ہے یعنی وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرف منہ کئے رہتے تھے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ ان کافروں کی گستاخی اور سرکشی حد سے بڑھ گئی ہے ان کی ایذا رسانی کے مقابلہ میں تم صبر سے کام لو صبر و تحمل سے مصیبتیں جھیلنے والوں کا انجام بہت اچھا ہوتا ہے۔ خاص کر جب وہ اللہ سے لو لگائے رہیں۔ اس کی مثال داؤدؑ کے قصہ میں ہے وہ مصیبت میں صبر و تحمل سے کام لیتے تھے اور صرف اللہ سے دھیان لگائے رہتے آخر اللہ عزوجل نے ان کی مدد کی ثبوت عطا فرمائی اور ان کی آواز میں ایسا اثر بخشا کہ صبح و شام جب باہر میدان میں جاکر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا اور تسبیح بلند آواز سے کرنے لگتے تو ان کے ساتھ پہاڑ بھی تسبیح کرنے لگتے تھے۔ پرندے اڑتے اڑتے ٹھہر جاتے تھے اور پرے باندھ کر اکٹھے ہو جاتے اور سب آپ کی طرف منہ کر کے آپ کی تسبیح کی نقل کرتے یہ ابتدا میں صبر کے ساتھ سختیاں جھیلنے کا اثر تھا۔ اللہ عزوجل نے انہیں دنیا ہی میں یہ بدلہ دیا۔

Marfat.com

قوت اللہ ہی کی ہے

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

اور مضبوط کی ہم نے اس کی سلطنت اور بخشی اسے دانائی اور فیصلہ کی بات کا اور کیا آئی تجھ تک خبر دعوے والوں کی جب دیوار پھاند آئے محراب میں جب گھس آئے اوپر داؤد کے پس گھبرایا ان سے بولے مت گھبرا

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

اور ہم نے اس کی سلطنت کو قوت دی اور دی اسے تدبیر اور فیصلہ کی بات کا اور کیا پہنچی ہے تجھ کو خبر جھگڑنے والوں کی جب دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آئے جب داؤد کے پاس گھس آئے تو وہ ان سے گھبرایا وہ بولے مت گھبرا

فَصْلُ الْخِطَابِ (بات کھول کر بیان کرنا) فصل کے معنی الگ کر دینا خطاب دوسرے سے بات کرنا۔ مطلب یہ کہ وہ دوسرے کو ہر بات الگ الگ کر کے سمجھا دیتے تھے۔ خَصْمٌ (جھگڑنے والا) عربی میں یہ لفظ مفرد تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لیے اسی ایک شکل میں مستعمل ہے۔ اس میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں آ گئے۔ ارشاد ہے کہ ہم نے حضرت داؤد کو بہت مضبوط اور طاقتور سلطنت عطا کی تھی۔ ہر طرف ان کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی اور سب پر ان کا حکم چلتا تھا۔ ان کے پاس بہت بڑی فوج تھی۔ پھر ہم نے انہیں ذاتی خوبیاں بھی بہت سی عطا کی تھیں وہ ہر ایک چیز کی حقیقت کو سمجھتے اور بات کی تہ کو آسانی سے پہنچ جاتے تھے۔ پھر آدمی کو بات اس طرح کھول کر سمجھا دیتے کہ اس کے دل میں مطلب کی طرف سے کوئی شبہ نہ رہتا۔ مقدمہ کا فیصلہ خوب سوچ سمجھ کر کرتے تھے ملک کا انتظام اور سلطنت کی تدبیر بڑی دانائی اور ہوشیاری سے کرتے تھے۔ ہر طرف زبردست چوکیاں اور پہرے لگے رہتے تھے۔ اور آپ بڑے اطمینان کے ساتھ ایک محفوظ خلوت خانہ میں اللہ کی یاد اور عبادت میں مصروف رہتے آگے ایک ایسے واقعہ کا بیان ہے جس میں حضرت داؤد علیہ السلام کو سمجھایا گیا ہے کہ اس کا خیال بھی تمہارے دل میں نہ گذرنا چاہیئے تم بڑی شوکت اور عزت والے ہو اور یہ سب انتظام تمہارے بل بوتے پر چل رہا ہے شاید کوئی ہلکا سا وہم ان کے دل میں گزرا ہو اس کو ہمیشہ کے لیئے دور کرنے کی خاطر یہ واقعہ پیش آیا۔ ارشاد ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم نے دو جھگڑا کرنے والوں کا ذکر سنا وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر گھس آئے اور بے خوف و خطر ان کے حجرہ میں داخل ہو گئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام گھبرائے کہ یہ کیا بلا آئی۔ وہ بولے کہ آپ گھبرائیں نہ ۔

Marfat.com

بیان دعوے

خَصْمٰنِ - بَغٰى - بَعْضُنَا - عَلٰى بَعْضٍ - فَاحْكُمْ

ہم دو مدمقابل ہیں زیادتی کی ہم میں سے ایک نے دوسرے پر پس فیصلہ کر

بَيْنَنَا - بِالْحَقِّ - وَلَا تُشْطِطْ - وَاهْدِنَآ

ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک اور نہ ٹال مٹول کر اور راہ دکھا ہمیں

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ - هٰذَآ - اَخِىْ قف

طرف سیدھے راستے کی بات یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے

لَهٗ - تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً - وَّلِىَ

اس کے ہاں ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے ہاں

نَعْجَةٌ - وَّاحِدَةٌ قف

دنبی ہے ایک

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ

ہم دو جھگڑنے والے ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ

سو ہم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور بات کو دور نہ ڈال اور

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ قف

ہمیں سیدھی راہ بتلا دے یہ جو ہے میرا بھائی ہے

لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ

اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف

ایک دنبی ہے

لَا تُشْطِطْ (انصاف کو ہاتھ سے نہ دے نہی کا صیغہ ہے۔ اِشْطَاطٌ سے جو ش - ط - ط سے بنا ہے شَطٌّ کے معنی بے انصافی کرنا۔ کوئی ایسی بات جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے مثلاً مقدمہ کو طول دینا، خواہ مخواہ دیر لگانا، ٹال مٹول کرنا غرض کوئی بات جس سے فریقین دقت ہوں۔

کہنے لگے ہم تیرے پاس فیصلہ کرانے آئے ہیں ہم دو فریق ہیں ایک فریق دوسرے پر کھلم کھلا زیادتی کر رہا ہے۔ لیکن اس طریقہ سے بات کرتا ہے لوگ باوجود اس کی زیادتی کے اسی کے طرفدار ہو جاتے ہیں اور دوسرے فریق کو دباتے ہیں کہ تجھے اس کا کہنا ماننا پڑے گا ہم تیرے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تو کسی کا خواہ مخواہ کہنا نہ مانے گا اور ہم میں سے کسی پر ظلم و ستم نہ ہونے دے گا۔ مہربانی کر کے ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور ہمیں سیدھی راہ سمجھا دے۔

اس کے بعد مدعی بولا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے اس کے اس دلیرانہ بیان دعوے سے حضرت داود علیہ السلام کو اور بھی تعجب ہوا ہو گا اوّل تو یہ گستاخی کیا کم تھی کہ دیوار پھاند کر بے اجازت اندر آ گئے اور بجائے اس کے کہ سزا سے ڈر کر الٹا بڑی سختی اور دلیری کے ساتھ انصاف کرنے کی نصیحت کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ ایک بارعب شان و شوکت والے بادشاہ کو ان کے رویہ سے کس قدر تعجب ہوا ہو گا حیران رہ گئے ہوں گے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

Marfat.com

فیصلہ

فَقَالَ - اَكْفِلْنِيْهَا - وَعَزَّنِيْ - فِي الْخِطَابِ (۲۳)

پھر کہتا ہے دے ڈال مجھے یہ اور دباتا ہے مجھے گفتگو میں

قَالَ - لَقَدْ - ظَلَمَكَ - بِسُؤَالِ - نَعْجَتِكَ

کہا البتہ تحقیق ظلم کرتا ہے وہ تجھ پر مانگ کر تیری دنبی

اِلٰى - نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ - كَثِيْرًا - مِّنَ الْخُلَطَآءِ

اپنی دنبیوں میں ملانے کو اور تحقیق بہت سے شریکوں میں سے

لَيَبْغِيْ - بَعْضُهُمْ - عَلٰى بَعْضٍ - اِلَّا

البتہ زیادتی کرتا ہے بعض ان کا بعض پر مگر

الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ جو ایمان لائے اور انھوں نے کام اچھے کیے

وَقَلِيْلٌ - مَّا - هُمْ ط

اور تھوڑے لوگ ہیں وہ

فَقَالَ - اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ (۲۳)

پھر کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ - نَعْجَتِكَ

بولا وہ تجھ سے بے انصافی کرتا ہے کہ تجھ سے تیری دنبی

اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ

اپنی دنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر

لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا

زیادتی کرتے ہیں مگر جو یقین لائے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور کام بھی انھوں نے نیک کیے

وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط

اور تھوڑے لوگ ہیں ایسے

مدعی بیان کر رہا ہے کہ یہ میرا بھائی ننانوے دنبیوں کا مالک ہوتے بھی مجھ سے کہتا ہے کہ ارے یہ تو ایک دنبی رکھ کر کیا کرے گا تیرے کس کام آئے گی اسے تو تُو مجھے ہی دے ڈال۔ ایک دنبی والے کو تو لوگ مفلس قلاش سمجھتے ہیں۔ اس سے تیرا شمار مالداروں میں نہیں ہو سکتا۔ مجھے تو اپنی دنبی دے گا۔ تو میری قدر اور بڑھ جائے گی۔ لوگ کہیں گے کہ یہ تو رئیس آدمی ہے اس کے پاس سنو! دنبیاں ہیں۔ یاد رکھ اگر تو نے ویسے ہی نہ دی تو میں تجھ سے زبردستی لے سکتا ہوں شہر میں میری ساکھ ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے سن کر مدعا علیہ سے جواب طلب کیا اور اس نے دعوٰی کا اعتراف کر لیا ہوگا۔ اس کے بعد فیصلہ فرمایا کہ مدعا علیہ کا فعل صاف صاف بے انصاف ہے ایک جگہ رہنے والے اکثر ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں زور والا کمزور کو دباتا ہے۔ اور مالدار مفلسوں کو کھائے جاتے ہیں۔ انصاف کا خیال نہیں کرتے البتہ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی خاطر نیک کام کرتے ہیں وہ دوسروں پر ظلم و ستم کرنے سے بچتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ دنیا میں تھوڑے ہوتے ہیں خاطر جمع رکھ ہم تجھ پر ظلم نہیں ہونے دیں گے۔

Marfat.com

حضرت داؤد سمجھ گئے!

وَظَنَّ - دَاوٗدُ - اَنَّمَا - فَتَنّٰهُ - فَاسْتَغْفَرَ

اور خیال کیا داؤد نے کہ ہو نہ ہو ہم نے اسے آزمایا پس معافی مانگنے لگا

رَبَّهٗ - وَخَرَّ - رَاكِعًا - وَّاَنَابَ (۲۴) السجدہ

اپنے رب سے اور گر پڑا جھک کر اور رجوع لگائی

فَغَفَرْنَا - لَهٗ - ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ - لَهٗ

پس بخش دیا ہم نے اس کے لیے وہ قصور اور تحقیق اس کے لیے

عِنْدَنَا - لَزُلْفٰى - وَحُسْنَ - مَاٰبٍ (۲۵)

ہمارے پاس البتہ درجہ ہے اور اچھائی ٹھکانے کی

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ

اور داؤد کے خیال میں آیا کہ ہم نے اسے جانچا پھر اپنے رب سے

رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (۲۴)

گناہ بخشوانے لگا اور جھک کر گر پڑا اور راجع ہوا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ

پھر ہم نے اس کی وہ خطا معاف کر دی اور اس کے لیے ہمارے

عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۲۵)

پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا

اجنبی لوگوں کا اس قدر سخت پہرے چوکی ہوتے ہوئے بے باکانہ دیوار پھاند کر خاص حضرت داؤدؑ کے عبادت خانے میں گھس آنا ان سے اس دلیرانہ طریقہ سے گفتگو کرنا اور اس عظیم الشان بادشاہ سے کہنا کہ ہمارا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرنا اور اس میں خواہ مخواہ تحقیقات کے نام سے دن مت گنوانا وغیرہ وغیرہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے باعثِ حیرت تھا۔ باوجود اس کے آپ نے ان کا فیصلہ خاطر خواہ توجہ اور انصاف سے کیا اور اس میں ذرا دیر نہ لگائی ۔

جب فریقین اپنے مقدمہ کا فیصلہ سن کر چلے گئے تو آپ نے سوچنا شروع کیا کہ یہ بات کیا ہوئی اور کیوں ہوئی آخر یہ بات خیال میں آئی کہ مجھے شاید اپنی شان و شوکت، انتظام کی قابلیت، نگہبانوں اور پہرے والوں، فوج اور لشکر پر کچھ گھمنڈ ہو گیا تھا۔ اور اس پر بھی شاید ناز کیا ہو کہ باوجود سلطنت کے مشاغل کے اللہ کی عبادت دل جمی کے ساتھ ایسی خلوت میں کرتا ہوں اللہ عزوجل نے مجھے دکھا دیا۔ کہ نہ میرا انتظام کسی کام کا ہے نہ عبادت میں جی لگانا میرے بس کا ہے نہ ایسی خلوت قائم رکھ سکتا ہوں۔ یہ سب کچھ اسی کے فضل سے ہو رہا ہے ۔

یہ خیال آتے ہی عاجزی کے ساتھ جھک کر زمین پر گر پڑے اور اپنے قصور کی معافی مانگی اور نگہبان، چوکیدار، لاؤ لشکر سب کی طرف سے خیال ہٹا کر اللہ کی طرف رجوع کیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی توبہ قبول کی اور ارشاد ہے کہ اس کے لیے ہمارے پاس بڑا درجہ ہے اور آخرت میں اس کا ٹھکانا اچھا ہے۔ یہ آیت سجدہ ہے ۔

Marfat.com

حضرت داؤد علیہ السلام کو نصیحت

يٰدَاوٗدُ - اِنَّا - جَعَلْنٰكَ - خَلِيْفَةً - فِي الْاَرْضِ
اے داؤد ہم نے بنایا تجھے نائب ملک میں
فَاحْكُمْ - بَيْنَ النَّاسِ - بِالْحَقِّ - وَلَا تَتَّبِعِ
پس حکومت کر لوگوں کے درمیان انصاف سے اور نہ پیروی کر
الْهَوٰى - فَيُضِلَّكَ - عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اپنی خواہش کی کہ وہ تجھے گمراہ کردے اللہ کی راہ سے تحقیق
الَّذِيْنَ - يَضِلُّوْنَ - عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - لَهُمْ
جو لوگ بھٹک گئے اللہ کی راہ سے ان کے لیے
عَذَابٌ - شَدِيْدٌ ۢ - بِمَا نَسُوْا - يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ
اے داؤد ہم نے تجھے ملک میں خلیفہ بنایا
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ
سو تو لوگوں میں انصاف سے حکومت کر اور مت چل جی کی
الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
خواہش پر پھر وہ تجھ کو اللہ کی راہ سے بچلا دے بیشک جو
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ
لوگ اللہ کی راہ سے بچلتے ہیں ان کے لیے
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع ۱۲/۱۱
سخت عذاب ہے اس بات پر کہ انھوں نے حساب کا دن بھلا دیا

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کو ان کی تھوڑی سی غفلت پر بھی فوراً سمجھایا جاتا ہے۔ اور وہ اس سے وہ کچھ سمجھ جاتے ہیں کہ عام آدمی کے خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ فریادیوں کا اپنی فریاد لے کر دلیرانہ گھر میں اور وہ بھی خاص عبادت کے حجرہ میں گھس آنا۔ حضرت داود علیہ السلام کے دل سے اپنی قوت اور لیاقت کے سارے خیالات مٹا دینے کے لیے کافی تھا۔ التجا کی کہ یا الٰہی میں سچ مچ بے بس ہوں۔ میری توبہ قبول فرما۔ میری خطائیں معاف کر۔

ارشاد ہوا ہم نے تجھے معاف کیا۔ اتنا یاد رکھ کہ تجھے جو کچھ ملا ہے وہ اس لیے ملا ہے کہ تجھے ہم نے اپنا نائب مقرر کیا ہے۔ اس لئے ہماری عطا کی ہوئی قوت اس طرح استعمال کر جس طرح ہم چاہتے ہیں۔ رعایا کے باہمی معاملات عدل و انصاف کے ساتھ چکا۔ حکومت بڑا بن کر دوسروں کو اپنا خادم بنانے کے لیے نہیں ہوتی۔ اس میں اپنی خواہشوں کو مٹانا پڑتا ہے۔ جو حاکم اپنی خواہشوں کا بندہ بن گیا۔ وہ کہیں کا نہ رہا بالکل گیا گذرا ہوا وہ اللہ کے راہ سے ہٹ گیا اور اس کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ظاہر ہے۔ کہ جنہوں نے دنیا میں اللہ کے احکام سے منہ موڑا وہ یقیناً آخرت کو بھول گئے۔ انہیں اس کا خیال بالکل نہ رہا کہ قیامت میں رتی رتی کا حساب اللہ کو دینا ہوگا اس بھول کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

Marfat.com

خوابِ غفلت سے چونکو

قرآن مجید میں پچھلے انبیاء کے قصے سنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جاتی ہے کہ پچھلے لوگوں نے انبیاء کی مخالفت کر کے کچھ پھل نہ پایا۔ ہر نبی کو اپنے اپنے زمانے میں ان لوگوں کے ہاتھ سے طرح طرح کی تکلیفیں پہنچیں جنہوں نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا تھا۔ ان کے خیال میں یہ آتا ہی نہ تھا کہ مرنے کے بعد ان سب باتوں کا حساب دینا پڑے گا جو وہ دنیا میں کر رہے ہیں ہر نبی نے انہیں یہ بات سمجھانی چاہی لیکن انسان اپنی غفلت کی نیند سے نہ جاگا کفار مکہ کی بھی حالت یہی تھی وہ اللہ کا نام تو لیتے تھے۔ لیکن پوجا باتوں کی کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو اللہ نے مجھے قرآن مجید عطا کر کے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی مت کرو ورنہ قیامت کے دن بڑی آفت میں پھنسو گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم تمہیں رسول نہیں مانتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہے اور اگر نہیں ہے تو ہم اس سے کہتے ہیں کہ ہم پہ ابھی عذاب بھیج دے۔ اللہ! اللہ!! یہ جواب کس قدر دل توڑنے والا ہے۔ اور آپ کو اس سے کس قدر صدمہ پہنچا ہو گا۔ ان آیتوں میں سمجھایا جا رہا ہے کہ ان کی گستاخی پر صبر کرو یہ اپنی حقیقت کو بھول گئے ہیں۔ ہم تمہیں داود علیہ السلام کا قصہ سناتے ہیں۔ اس سے تمہیں معلوم ہو گا کہ انسان کی حقیقت کیا ہے وہ دنیا میں صرف اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اللہ کے حکموں کی تعمیل کرے اور اپنے آپ کو اس کا بندہ اور خادم سمجھے اگر اس نے اپنی طرف دیکھا اور اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں لگ گیا تو یقیناً اس نے وہ راستہ چھوڑ دیا جو اللہ نے اس کے لیے مقرر کیا تھا۔ اب وہ احکم الحاکمین قیامت کے دن اس سے حساب طلب کرے گا۔ کہ بتاؤ تم نے ہمارے حکموں کی تعمیل اسی طرح کی جس طرح ہم نے بتایا تھا یا نہیں حضرت داود علیہ السلام بڑے مرتبہ والے تھے ان سے ذرا سی بھول ہوئی پھر انہیں سمجھایا گیا تو فوراً اللہ کے آگے جھک گئے اور خطا کا اقرار کیا کہ میں اپنی حقیقت بھول گیا تھا۔ میرا قصور معاف کر دیجیے، ارشاد ہوا، کہ ہم نے معاف کیا۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم نے تمہیں دنیا میں بڑا درجہ دیا ہے۔ تمہارا عہدہ ہمارے نائب کا ہے پس اپنے عہدہ کے مطابق اپنے فرائض انجام دو تمہیں حکومت اس لیے ملی ہے کہ لوگوں میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرو۔ اپنی خواہش کو دخل نہ دو ورنہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے راستہ سے دور جا پڑو گے اللہ کا راستہ چھوڑ دینے والوں کو بڑا عذاب ہو گا۔ ہمیں اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے۔ کہ ہر انسان کو لازم ہے کہ اپنے اپنے عہدہ کے مطابق اللہ کے احکام بجا لائے ورنہ عذاب میں مبتلا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ کہ ہر شخص اپنے دائرہ کے اندر حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا کہ تم نے حکومت کیسے کی؟ یہ اس سارے قصہ کا خلاصہ ہے۔

Marfat.com

زندگی کا ایک نتیجہ ہے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے
بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ
بیکار یہ گمان ہے ان کا جو انکار کر بیٹھے پس خرابی ہے
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ
ان کے لیے جو کافر ہوئے آگ سے کیا کر دیں گے ہم
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ان کو جو ایمان لائے اور کیے انھوں نے کام اچھے
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ اَمْ نَجْعَلُ
مانند فساد پھیلانے والوں کے زمین میں کیا کر دیں گے ہم
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾
متقیوں کو فاجروں جیسا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
اور ہم نے آسمان اور زمین کو جو ان کے بیچ میں ہے
بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ
نکما نہیں بنایا یہ ان کا خیال ہے جو منکر ہیں سو منکروں کے
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ
لیے خرابی ہے آگ سے کیا ہم ایمان والوں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
کو جو نیکیاں کرتے ہیں ان کے برابر کر دیں گے جو
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ اَمْ نَجْعَلُ
ملک میں خرابی ڈالیں کیا ہم ڈرنے والوں کو ڈھیٹھ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾
لوگوں کے برابر کر دیں گے

جو لوگ دنیا میں کسی کی نہیں سنتے اور چاہتے ہیں کہ اپنی خواہشوں کے اشاروں پر ہی ناچتے پھریں انہیں چاہیے کہ ان آیتوں کو کان کھول کر سنیں۔ ارشاد ہے ... کہ ہم نے آسمان زمین اور ان کے درمیان کی مخلوق کو یونہی اوٹ پٹانگ نہیں بنا دیا یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کی رائے ہے جو اللہ کو نہیں مانتے اور ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کر بیٹھے ہیں۔ ایک دن ان لوگوں کی بڑی شامت آئے گی ان کے لیے آگ کا عذاب تیار ہے۔ جو ان کو سخت آفت اور تباہی میں مبتلا کر کے رہیگا ۔ بھلا خیال تو کرو کیا ہم ایمان والے نیکو کار لوگوں کو شریروں اور فسادیوں کے برابر کر دیں گے یا پرہیزگاروں کو بدکار لوگوں کے مانند قرار دیں گے نہیں بلکہ اس دنیا کی زندگی میں جس نے جو کیا ہوگا۔ آخرت میں وہ اس کے آگے آئے گا۔ اور اسے اس کا پھل ملے گا۔ اور بلکہ اس دنیا میں بھی اسے عملوں کی جزا سزا کا نمونہ دکھایا جائے گا اور حد سے بڑھ جانے والے شریروں کو کڑی سزا ملے گی۔ اور نیک کردار لوگوں کی اور عزت بڑھائی جائے گی۔ تاکہ انسان آخرت کو سمجھ جائے ۔

Marfat.com

ہدایت نامہ

كِتٰبٌ - اَنْزَلْنٰهُ - اِلَيْكَ - مُبٰرَكٌ
کتاب نازل کیا ہم نے اس کو تیری طرف برکت والی
لِّيَدَّبَّرُوْٓا - اٰيٰتِهٖ - وَلِيَتَذَكَّرَ
تاکہ سوچیں لوگ اس کی باتوں کو اور تاکہ سمجھیں
اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۹)
عقل والے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ
ایک کتاب ہے برکت کی جو ہم نے تیری طرف اتاری
لِّيَدَّبَّرُوْٓا - اٰيٰتِهٖ - وَلِيَتَذَكَّرَ
تاکہ لوگ اس کی باتوں کا دھیان کریں اور تاکہ
اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۹)
عقل والے سمجھیں

پہلے ارشاد ہوا کہ دنیا میں اچھے برے سبھی قسم کے لوگ ہیں۔ کچھ اللہ عزوجل پر ایمان لا کر اس کے احکام ماننے کو بہ آسانی تیار ہو جاتے ہیں۔ بعض کو لاکھ سمجھاؤ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے وہ بچھوؤں کی طرح کودتے پھرتے ہیں نہ کسی قانون کو مانتے ہیں نہ اچھے لوگوں کے سمجھاؤ سے کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو انہیں دن رات شرارت سے کام ہے۔ توڑ پھوڑ دنگا فساد ان کی گھٹی میں پڑا ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ دونوں کو برابر مان لیا جائے۔ نہ اچھوں کو ان کی اچھائی کا پھل ملے اور نہ بُروں کو اُن کی برائی کی سزا ملے۔ لہٰذا لازم آیا کہ ایک دن حساب کتاب کا مقرر ہو اور اچھوں کو ان کے نیک کاموں کی بدولت بُروں سے الگ کر دیا جائے گا۔ کیونکہ دنیا میں تو بہت سے اچھے لوگ بُروں کے ہاتھوں روتے ہی رہے اور بُرے مونچھوں پر تاؤ دے کر مزے سے اکڑتے پھرے اسی لیے دنیا کے بعد آخرت کی دوسری زندگی ضروری ٹھیری تاکہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا قرار واقعی بدلہ ملے نیز انسان کو دنیا میں سمجھا بھی دیا جائے کہ دیکھو اچھے کام یہ ہیں۔ جو انہیں اختیار کرے گا اسے مرنے کے بعد آرام نصیب ہوگا اور بُرے کام یہ ہیں جو ان میں پھنسا رہے گا آخرت میں دکھ پائے گا۔

سنو! یہ کتاب واقعی قرآن مجید انہی باتوں کے سمجھانے کے لیے نازل کی گئی ہے۔ یہ نصیحت اور ہدایت کا خزانہ ہے اور برکت والا ہے یعنی اس کی ہدایت رہتی دنیا تک اس کے اندر سے ابلتی رہے گی۔ اس کی نصیحت کا ذخیرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گا۔ فقط ضرورت اس کی ہے کہ اس کی آیتوں میں غور کیا جائے یہ اتارہ ہی اس لیے گیا ہے۔ کہ لوگ اسے سمجھیں اور عقل والے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

Marfat.com

سلیمانؑ کا ذکر

وَوَهَبْنَا - لِدَاوٗدَ - سُلَيْمٰنَ - نِعْمَ الْعَبْدُ ط
اور عطا کیا ہم نے داؤد کو سلیمان خوب بندہ ہے وہ
اِنَّهٗ - اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ - عُرِضَ - عَلَيْهِ - بِالْعَشِيِّ
تحقیق وہ متوجہ ہونے والا ہے جب پیش کیے گئے اس کے سامنے شام کے وقت
الصّٰفِنٰتُ - الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ - اِنِّيْ
گھوڑے اصیل بڑھیا تو کہنے لگا تحقیق میں نے
اَحْبَبْتُ - حُبَّ الْخَيْرِ - عَنْ - ذِكْرِ - رَبِّيْ ج
دوست رکھا مال کی محبت کو یاد سے اپنے رب کی

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط
اور داؤد کو ہم نے سلیمان دیا وہ بہت خوب بندہ ہے
اِنَّهٗ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ
اور ہماری طرف رجوع کرنے والا جب شام کو اس کے سامنے پیش
الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ - اِنِّيْ
اچھے گھوڑے دکھانے کو لائے تو بولا میں نے مال کی
اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ج
محبت کو دوست رکھا اپنے رب کی یاد سے

صَافِنَات (تین پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہونیوالے گھوڑے) صافن کی جمع ہے۔ یہ اچھے گھوڑے کی پہچان ہے کہ وہ ایک پاؤں کو کس قدر اٹھائے رکھتا ہے اور تین پر زور دیتا ہے۔ جِيَاد (عمدہ نسل کے) جَيِّد کی جمع ہے جو ج - د - د سے صفت کا صیغہ ہے۔

شروع میں مکہ کے کافروں کو ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی پر سرزنش کی گئی کہ تم رسول کا کہنا نہیں مانتے اللہ کی توحید کا اقرار نہیں کرتے رسول کی بابت کہتے ہو کہ اس نے قرآن مجید خود گھڑ لیا ہے۔ اللہ کی بابت کہتے ہو کہ وہ ایک کیسے ہو سکتا ہے۔ دنیا کا بندوبست بہت سے دیوتا مل کر کرتے ہیں۔ ان باتوں کو چھوڑو انہی علاقوں کی سلامت سے بہت سی طاقتور قوموں کو اللہ عزوجل ہلاک کر چکا ہے تم ان سے زیادہ طاقتور نہیں ہو۔ طاقت اور قوت اللہ کے پاس ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے دیکھو داؤد علیہ السلام کیسے طاقتور بادشاہ تھے۔ اللہ نے ان سے کہا کہ ہم نے تمہیں دنیا میں اپنا ایک کام سپرد کیا ہے اسے ہمارے حکم کے مطابق انجام دو اس کے بعد انسان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ ہم نے یہ جہان کوئی کھیل نہیں بنایا ہے۔ اس کا آخر میں ایک نتیجہ نکلے گا جو یہ بات سمجھتے ہیں۔ وہ ہم سے کبھی سرکشی نہیں کرتے دیکھو داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند سلیمانؑ بادشاہ ہوئے اور باوجود زور اور طاقت کے ہمارے سامنے جھکے رہے۔ وہ ہمیشہ ہماری دی ہوئی دولت کو ہمارا حکم بجالانے میں صرف کرتے تھے ایک دفعہ ان کے سامنے ان کے خوبصورت اصیل اور عمدہ نسل کے گھوڑے شام کے وقت پیش کئے گئے وہ خوش ہوئے اور کہا کہ میں انہیں اس لیے پسند کرتا ہوں کہ انہیں دیکھ کر مجھے اپنا رب یاد آتا ہے۔ بعض مفسروں نے یوں بھی لکھا ہے کہ گھوڑوں کی جانب زیادہ توجہ میں سورج چھپ گیا تھا اور نماز کا وقت جاتا رہا۔

Marfat.com

سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے

حَتّٰی - تَوَارَتْ - بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا - عَلَیَّ ۖ

یہاں تک کہ چھپ گیا آڑ میں واپس لاؤ انہیں میری طرف

فَطَفِقَ - مَسْحًا ۢ - بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

پس لگا جھاڑنے ان کی پنڈلیاں اور گردنیں اور البتہ تحقیق

فَتَنَّا - سُلَیْمٰنَ - وَاَلْقَیْنَا - عَلٰی كُرْسِیِّهٖ

آزمایا ہم نے سلیمان کو اور ڈالا ہم نے اس کی کرسی پر

جَسَدًا - ثُمَّ - اَنَابَ ﴿۳۴﴾

ایک دھڑ پھر وہ لوٹا

حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَیَّ

یہاں تک کہ سورج چھپ گیا اوٹ میں پھر لاؤ انہیں میرے

فَطَفِقَ مَسْحًا ۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

پاس پھر لگا جھاڑنے ان کی پنڈلیاں اور گردنیں اور ہم نے

فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ

سلیمان کو جانچا اور اس کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا

جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

پھر اس نے رجوع کیا

تَوَارَتْ (چھپ گیا) ماضی مونث ہے۔ د - ر - ی سے اس کا فاعل ھِیَ مستتر ضمیر راجع الی الشمس ہے۔ جو العشی سے جو پہلے مذکور ہوا سمجھا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک ضمیر مستتر کا مرجع الصافنات الجیاد ہے کیونکہ جمع کے لیے ضمیر مؤنث آسکتی ہے۔

مَسْحٌ (ہاتھ پھیرنا) مَسَحَ بہ (ہاتھ پھیرا اس پر) سُوْق - پنڈلیاں) ساق کی جمع ہے۔ جَسَد : (بدن)

كُرْسِیّ : تخت۔ بیٹھنے کی جمی ہوئی چوکی وغیرہ، اس کا مادہ (ک - ر - س) کرس کے معنی ایک جگہ جمع کرنے جما دینے کے ہیں اسی سے كُرَّاسَة ہے، یعنی کاغذوں کا چھوٹا سا مجموعہ کاپی۔

جس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے گھوڑوں کی پریڈ ہوئی تو ان کے دیکھنے میں ان کا خوب جی لگا وہ دل میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے جاتے تھے کہ اس نے انہیں ایسے گھوڑے دیئے جس سے وہ دنیا میں سے فساد مٹانے کے لیئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس میں اتنی دیر لگ گئی۔ کہ سورج چھپ گیا اور اس وقت کی نماز ادا کرنی رہ گئی اگرچہ وہ ایک نیک کام میں ہی لگے رہے مگر وقت کی نماز ایسی ضروری چیز تھی کہ اس کے رہ جانے کا انہیں سخت صدمہ ہوا اور حکم دیا کہ انہیں پھر واپس میرے پاس لاؤ اور تلوار لے کر گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنی شروع کر دیں اس لیئے کہ جو چیز اللہ کے ذکر سے غافل کر دے اس کا مٹا دینا ہی بہتر ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے کہ ہم نے سلیمان علیہ السلام کو اپنے ذکر سے دم بھر کیلیئے غافل ہو جانے پر جس کا ذکر آگے کے سبق میں ہے آزمائش میں مبتلا کیا اور انکے تخت پر ایک ادھورے بچے کا دھڑ لاکر ڈال دیا جس کی تشریح آگے کے سبق میں ہے اس سے انہیں اپنا قصور یاد آیا اور صدق دل سے توبہ کی۔

Marfat.com

سلیمانؑ کی دُعا

قَالَ - رَبِّ - اغْفِرْ لِیْ - وَهَبْ لِیْ - مُلْكًا

ہا اے میرے رب مغفرت کر میرے لیے اور بخش دے مجھے ایسی بادشاہی

لَّا یَنۢبَغِیْ - لِاَحَدٍ - مِّنْۢ بَعْدِیْ - اِنَّكَ

لہ نہ لائق ہو کسی کے میرے پیچھے تحقیق تو

اَنْتَ - الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

ہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا

بولا اے میرے رب مجھے بخش دے اور وہ بادشاہی عطا کر

لَّا یَنۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّكَ

نہ مناسب ہو میرے پیچھے کسی کے بے شک تو سب کچھ

اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

دینے والا ہے

بڑے مرتبہ والوں کی چھوٹی سی بھول بھی بڑی ہوتی ہے۔ اور اللہ عزوجل کی طرف سے اسے درست کرنے کے لیے فوراً کہا جاتا ہے

حضرت داؤد علیہ السلام کو ذرا سا خیال آیا ہی تھا۔ کہ میں بڑے انتظام اور دبدبے والا ہوں کہ ان کے پاس دو جھگڑنے والے اپنا فیصلہ

کرانے کی غرض سے دیوار پھاند کر ان کے خاص خلوت خانے میں گھس آئے اس وقت انہوں نے اپنی بیچارگی کو پوری طرح محسوس کیا اور

سمجھے کہ ہر بات اللہ ہی کی مدد اور نصرت سے ہوتی ہے فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا اور توبہ کی اور ان کا قصور معاف کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ

گناہ دو مرتبہ ہم نے تجھے اس لیے دیا ہے کہ اپنی خواہشوں سے الگ ہو کر ہمارے بندوں میں عدل و انصاف قائم کرے ۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام سے صرف اتنی بھول ہوئی کہ زبان سے انشاءاللہ نہ کہا لکھا ہے کہ انہوں نے یقین کے ساتھ کہہ دیا

میرے سو کے قریب لڑکے ہوں گے (ان کی بی بیاں بھی تقریباً اتنی ہی تھیں) دل میں اللہ پر بھروسہ تھا لیکن زبان سے انشاءاللہ کہنا رہ گیا اسی

کا گرفت ہوئی اور کسی بی بی کے کوئی بچہ نہ ہوا صرف ایک نے ادھورا بچہ جنا۔ دایہ نے اسے لاکر تخت پر ڈال دیا یہ فقط گوشت کا ایک لوتھڑا

تھا۔ جیسا کہ پہلی آیت میں بیان ہوا اس پر وہ سمجھ گئے کہ بے شک یہ میری ذرا سی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اگر زبان سے بھی انشاءاللہ کہہ لیتا

تو اللہ میری مراد پوری کر دیتا۔ انہوں نے فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا اور توبہ کی اس آیت میں ہے کہ جب ان کی یہ مراد پوری نہ ہوئی

تو اللہ کی دین کی خدمت کے لیے جو بیٹوں کی تمنا سے ان کا اصل مقصد تھا۔ انہوں نے یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اپنی عنایت سے

ایسی بادشاہی عطا کر جو سب بادشاہوں سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور میرے بعد کوئی ایسا نہ ہو کہ میری جیسی سلطنت کا مالک ہو اللہ تعالیٰ

نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی چنانچہ ان کی قوت اور حکومت ایسی بڑھی کہ سو کیا ہزار بیڑے بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ ہوا اور جن تک ان

کے فرمانبردار ہو گئے اور انہوں نے ان سے اللہ کا نام بلند کرنے کا کام لیا اس کا کچھ بیان سورۂ سبا میں گزرا اور کچھ بیان آگے کی آیتوں میں ہے ۔

Marfat.com

ملک سلیمانی

فَسَخَّرْنَا - لَهُ - الرِّيحَ - تَجْرِي - بِأَمْرِهِ - رُخَاءً
پس مسخر کیا ہم نے اس کے ہوا کو چلتی تھی اس کے حکم پر ہلکی ہلکی
حَيْثُ - أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ - كُلَّ بَنَّاءٍ
جہاں وہ پہنچے اور دیووں کو ہر ایک معمار
وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّآخَرِينَ - مُقَرَّنِينَ - فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾
اور غوطہ خور اور دوسرے ملا کر جکڑے ہوئے بیڑیوں میں
هَٰذَا - عَطَاؤُنَا - فَامْنُنْ - أَوْ - أَمْسِكْ - بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾
یہ دین ہے ہماری پس لٹا یا روک رکھ بغیر حساب کے
وَإِنَّ - لَهُ - عِنْدَنَا - لَزُلْفَىٰ - وَحُسْنَ - مَآبٍ ﴿۴۰﴾
اور تحقیق اس کے لیے ہمارے پاس البتہ قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً
پھر ہم نے ہوا کو اس کے تابع کر دیا چلتی تھی اس کے حکم سے نرم نرم
حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ
جہاں پہنچنا چاہتا اور تابع کر دیے شیطان سارے عمارت
وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾
بنانیوالے اور غوطہ لگانیوالے اور بہت سے اور جو باہم بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں
هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾
یہ ہے ہماری بخشش اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ اپنے پاس کچھ حساب نہ ہوگا
وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ ع ۳ ۱۴ ۱۲
اور اس کا ہمارے پاس مرتبہ اور اچھا ٹھکانا ہے

رُخَاءً (ہلکی ہوا) اسم ہے ر - خ - و سے جس کے معنی ڈھیلا پن نرمی اور آہستگی کے ہیں۔ رُخَاءً آہستہ چلنے والی ہوا۔
اَصْفَاد (زنجیریں۔ بیڑیاں) صَفْد کی جمع ہے لوہے کے کڑے زنجیریں پڑے ہوئے جن سے ہاتھ پاؤں جکڑے جاتے ہیں بیڑیاں۔

اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا قبول کی۔ ہوا کو حکم دیا کہ ان کا کہنا مانے۔ چنانچہ وہ تخت پر بیٹھ کر ہوا کو حکم دیتے اور وہ ہولے ہولے چل کر جہاں انہیں پہنچنا ہوتا پہنچا دیتی۔ اس کے علاوہ ہٹے کٹے دیووں کو ان کے تابع فرمان کر دیا۔ ان میں سے بعض مزدور بھاری بوجھ اٹھانے میں کمال رکھتے تھے اور بعض سمندر اور دریاؤں میں غوطہ لگا کر موتی اور جواہر نکال کر لانے والے تھے یہ ان کے لیے عمارتیں وغیرہ بناتے اور سمندر سے نفیس موتی اور جواہر نکالتے اور بہت سے ایسے سرکش تھے جو سوا دنگا کرنے کے کسی کام کے نہ تھے۔ ان کو آپ زنجیروں اور بیڑیوں میں باہم جکڑ کے ڈال دیتے۔ اللہ نے ان سے کہا کہ ہماری دی ہوئی دولت کو بانٹ یا جمع کر تجھ سے کچھ حساب نہ لیا جائے گا۔ ارشاد ہے کہ آخرت میں وہ ہمارے مقبول اور چنے ہوئے بندوں میں ہوں گے۔ واقعی ایسی ظاہری بادشاہت کسی اور کو نہیں ملی۔

Marfat.com

ایوب علیہ السلام

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ
اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اس نے
رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ
اپنے رب کو کہ پہنچایا مجھے شیطان نے دکھ
وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا
اور آزار مار زمین پر اپنا پاؤں یہ ہے
مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾
نہانے کو ٹھنڈا (چشمہ) اور پینے کو

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ
اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کر جب اس نے اپنے رب کو
رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ
پکارا کہ لگا دی مجھے شیطان نے بیماری
وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا
اور تکلیف اپنے پاؤں سے لات مار یہ
مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾
ٹھنڈا چشمہ نکل آیا نہانے اور پینے کے لیے

ارْكُضْ (ہلا کر زور سے مارنا) امر کا صیغہ ہے۔ ر۔ک۔ض سے رَكْضٌ کے معنی ایڑ لگانا۔ زور سے زمین پر دے مارنا مُغْتَسَلٌ نہانے کا پانی، بہت سا پانی جس میں اتر کر نہایا جائے، اس کا مادہ غ۔س۔ل ہے غسل اور غسل کے معنی دھونا یہاں مغتسل سے مراد چشمہ ہے نُصْبٌ بیماری اور بلا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے بہت دکھ پہنچایا آپ کی تسلی کے لیے پہلے نبیوں کے حالات قرآن حکیم میں موقعہ بہ موقعہ بار بار سنائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں اذیتیں جھیلیں لیکن ہر حالت میں صبر سے کام کیا اور سوا اللہ کے کسی سے مدد طلب نہ کی اس آیت میں حضرت ایوبؑ کے قصہ کی طرف دوبارہ توجہ دلائی جا رہی ہے۔ انہیں طرح طرح کی مصیبتوں سے پالا پڑا مالدار تھے مفلس ہو گئے گھر گر پڑا سوا ایک بیوی کے سب گھر والے دب کر مر گئے۔ صحت جواب دے گئی۔ ایک نہایت خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے آخر اللہ کو پکارا کہ شیطان میرا پیچھا نہیں چھوڑتا مجھے مصیبت میں پھنسا دیکھ کر میرے ایمان کے خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لوگوں کو بہکاتا ہے کہ وہ میری بابت بُرے خیال پھیلائیں مجھے گنہگار اور اللہ کا نافرمان سمجھیں۔ اے میرے رب مجھے شیطان کے حملوں سے نجات دے اور شفا عطا کر۔ ان کی دعا سورۃ الانبیاء میں گزر چکی ہے۔ آخر اللہ عزوجل نے رحمت فرمائی۔ ارشاد ہوا کہ پاؤں زمین پر مار۔ پاؤں مارتے ہی اللہ کی قدرت سے ایک چشمہ نکل آیا۔ ارشاد ہوا۔ کہ اس ٹھنڈے چشمے میں غسل کرتا رہ اور اسی کا پانی پیتا رہ۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور بدن کی بیماری جڑ سے جاتی رہی تندرست ہو گئے۔

Marfat.com

پھر سب کچھ مل گیا!

وَوَهَبْنَا - لَهٗٓ - اَهْلَهٗ - وَمِثْلَهُمْ - مَّعَهُمْ

اور عطا کیے ہم نے اسے اس کے گھر والے اور اتنے ہی اور ان کے ساتھ

رَحْمَةً - مِّنَّا - وَذِكْرٰى - لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

مہربانی اپنی سے اور یادگار عقل والوں کے لیے

وَخُذْ - بِيَدِكَ - ضِغْثًا - فَاضْرِبْ - بِّهٖ

اور پکڑ اپنے ہاتھ میں مٹھا پس مار اس سے

وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا - وَجَدْنٰهُ - صَابِرًا ؕ

اور قسم مت توڑ تحقیق ہم نے پایا اسے سہارنے والا

نِعْمَ - الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ - اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

کیا ہی اچھا بندہ ہے تحقیق وہ ہے متوجہ رہنے والا

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

اور ہم نے اسے اس کے گھر والے بخشے اور ان کے ساتھ ان کے

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

برابر اور اپنی مہربانی سے اور عقلمندوں کے یاد دلانے کو

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ

اور اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لے پھر اس سے مار اور

وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ

قسم میں جھوٹا نہ ہو ہم نے اسے جھیلنے والا پایا بہت خوب

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

بندہ ہے تحقیق وہ رجوع کرنے والا ہے

ضِغْثٌ (مٹھا) اس کے مادہ ض-غ-ث کے معنی اکٹھا کر کے باندھنے کے ہیں ضِغْثٌ تیلیوں یا سینکوں کو اکٹھا کر کے باندھا ہوا مٹھا لَا تَحْنَثْ (قسم توڑ مت) نہی کا صیغہ ہے ح-ن-ث سے حنث کے معنی قسم توڑ ڈالنے کے ہیں یعنی قسم کھا کر اسے پورا نہ کرنا۔

ارشاد ہے کہ جب اس نے ہماری طرف رجوع کیا ہم نے اسے شفا دینے کے ساتھ ہی اس کے گھر کے لوگ جو دب کر مر گئے تھے اتنے ہی عطا کیے اور اپنی مہربانی سے ان کے برابر اور دیئے اور اس کا گھر پہلے سے دگنے لوگوں سے بھر گیا اور خوب چہل پہل ہو گئی۔

حضرت ایوبؑ نے بیماری کی حالت میں کسی بات پر خفا ہو کر قسم کھائی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اپنی بیوی کو سو لکڑیاں ماروں گا۔ وہ بیوی بیماری میں اکیلی ان کی خدمت کرتی تھی اور کچھ ایسا قصور بھی نہ تھا۔ اللہ نے شفا بخشی تو اب قسم کا پورا کرنا لازم آیا۔ اللہ نے بیوی کے حال پر رحم کھایا۔ اور ایوب علیہ السلام کو قسم پورا کرنے کی صورت یہ بتائی۔ کہ سو سینکوں کی جھاڑو ہاتھ میں لے کر ایک بار اس سے اپنی بیوی کو مار قسم پوری ہو جائے گی یہ رعایت خاص ان کے ساتھ ہی تھی اوروں کے لیے یہ حکم نہیں ہے ارشاد ہے کہ ہم نے اسے صبر والا پایا وہ لائق تحسین و آفرین بندہ تھا۔ ہر حالت میں ہماری طرف رجوع کرتا تھا۔ اور ہر وقت ہماری طرف متوجہ رہتا تھا۔ ایسے بندوں پر جو اللہ سے لو لگائے رہتے ہیں۔ اللہ کی خاص رحمت ہوا کرتی ہے اور ان کو وہ ہر مصیبت سے نجات دیتا ہے۔

Marfat.com

دیگر منتخب لوگ

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ
اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق
وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾
اور یعقوب ہاتھوں والے اور آنکھوں والے
اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
تحقیق ہم نے ممتاز کیا انھیں ایک خالص بات کے ساتھ جو آخرت کی یاد ہے
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک انتخاب کیے ہوئے
الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾
بڑے نیک لوگ ہیں

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ
اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق
وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾
اور یعقوب کو یاد کر ہاتھوں والے اور آنکھوں والے
اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾
ہم نے انھیں ایک چنی ہوئی بات کا امتیاز دیا یاد اس گھر کی
وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
اور وہ سب ہمارے نزدیک چنے ہوئے نیک
الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾
لوگوں میں ہیں

خَالِصَةٌ (چنی ہوئی - ملاوٹ سے پاک مصطفین (انتخاب کئے ہوئے) مصطفی کی جمع ہے جو اِصْطَفَا سے اسم مفعول ہے۔ اسی سے ماضی اِصْطَفَيْنَا سورت فاطر میں گزر چکی ہے اصل میں مُصْطَفِوْنَ ہے واو تعلیل سے گر گئی۔ اَلْاَخْيَار (بڑے نیک لوگ) خَيِّرٌ کی جمع ہے جو صفت کا صیغہ ہے خ۔ی۔ر سے وہ شے جس میں بھلائی بہت سی ہو اُولِي الْاَيْدِيْ (ہاتھوں والے یعنی خوب نیک کام کرنیوالے ذُوالْيَدُ کی جمع ہے۔ الابصار یعنی اولی الابصار (آنکھوں والے) یعنی مخلوق کو دیکھ کر خالق کو پہچاننے والے ذوالبصر کی جمع ہے۔

ارشاد ہے کہ پچھلے پیغمبروں میں سے ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو یاد کرو ان کے حالات پڑھنے سے دل کی قوت بڑھتی ہے ان لوگوں نے مشکلات کے اندر پھنس کر اللہ کو نہیں بھلایا اور اپنی جسمانی طاقت کو اس کے حکموں پر عمل کرنے میں پورے طور پر لگا دیا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کی قدرت کی نشانیاں زمین اور آسمان میں پھیلی ہوئی دیکھیں اور اپنے یقین کو مضبوط کیا ہم نے ان کو ایک خاص بات یہ عطا کی تھی کہ دنیا کے اندر پھنس کر آخرت کو نہ بھولیں یہی وہ گُر ہے جس سے انسان امن و امان کی زندگی دنیا میں بسر کر سکتا ہے۔ اور ہر طرح کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ لوگ ہمارے بندوں میں سے ہیں۔ اور ان کا طریقہ بہترین طریقہ ہے۔

Marfat.com

فرمانبرداروں کا انعام

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ
اور یاد کر اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو
وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ
اور ہر ایک خوبی والا تھا یہ ایک مذکور ہو چکا اور تحقیق
لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ
پرہیزگاروں کے لیے البتہ اچھا ٹھکانا ہے باغات ہمیشہ رہنے کے
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا
کھلے ہوئے ان کے لیے دروازے تکیہ لگائے ہوئے اس میں
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
منگائیں گے اس میں میوہ بہت سا اور پینے کی چیز
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾
اور پاس ان کے نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی

ارشاد ہے کہ پہلے نبیوں میں سے اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کو بھی یاد کرو ان میں سے ہر ایک کا شمار بڑی خوبیوں والوں میں ہے۔ اسماعیلؑ اور الیسعؑ کا ذکر سورۃ الانعام میں گزر چکا ہے اور ذوالکفلؑ کا سورۃ الانبیاء میں ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ یہ حالات تو یاد رکھو۔ یہ تو سب نبی تھے اور یقیناً ان کے حالات کے یاد رکھنے سے نیک صفتیں اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہیں۔ اور اچھی طرح باتوں کے اختیار کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ آگے ان کا حال سنو جو نبیوں کی پیروی کر کے اللہ کے آگے جھکے اور اس کے عذاب سے ڈر کر بری باتوں سے بچتے رہے یہ اللہ کے غضب سے ڈر کر بُرے کاموں سے بچنے والے لوگ جنہیں متقی کہتے ہیں ان کے لیے بڑے اچھے مکانات رہنے کے لیے تیار ہیں جو باغوں کے اندر بنے ہوئے محل ہیں جن کے دروازے ان کے لیے آخرت میں کھول دیئے جائیں گے اور وہ اپنے اپنے مکان پہچان کر بلا روک ٹوک اندر چلے جائیں گے مسندوں پر تکیے لگائے تیار ہوں گے ان پہ آرام سے بیٹھ جائیں گے اور میووں اور پینے کی چیزوں کی فرمائش کریں گے جو فوراً حاضر کی جائیں گی ان کے پاس ایک ہی عمر کی جوان اور نیچی نظریں رکھنے والی عورتیں بھی ہوں گی۔

Marfat.com

نافرمانوں کا حشر

هٰذَا - مَا - تُوعَدُونَ - لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

یہ ہے جو وعدہ کیا گیا تم سے حساب کے دن کے لیے

هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

یہ وہ ہے جو تم سے حساب کے دن پر وعدہ کیا گیا ہے

اِنَّ - هٰذَا - لَرِزْقُنَا - مَا - لَهٗ - مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

تحقیق یہ البتہ ہماری دی ہوئی روزی ہے نہیں اس کے لیے ٹوٹنا

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

یہ ہے ہماری دی ہوئی روزی اس کو ٹوٹنا نہیں

هٰذَا ۭ وَاِنَّ - لِلطّٰغِيْنَ - لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾

یہ تو ہوا اور تحقیق سرکشوں کے لیے البتہ برا ٹھکانا ہے

هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾

یہ سن چکے اور تحقیق شریروں کے واسطے برا ٹھکانا ہے

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

یعنی دوزخ داخل ہوں گے اس میں پس بری جگہ ہے وہ

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

دوزخ ہے جس میں انھیں ڈالیں سو کیا بری جگہ ہے

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ - حَمِيْمٌ - وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾

یہ ہے پس چکھیں اسے ابلتا ہوا پانی اور پیپ

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾

یہ ہے گرم پانی اور پیپ اب اس کو چکھیں

وَّاٰخَرُ - مِنْ شَكْلِهٖٓ - اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

اور دیگر اسی کی شکل کی طرح طرح کی چیزیں

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

اور کچھ اور اسی شکل کی طرح طرح کی چیزیں

مِهَاد (بستر) آرام گاہ کو کہتے ہیں یعنی لیٹنے کی جگہ اسی سے مہد بھی ہے۔ جس کے معنی پنگورے کے ہیں۔ حَمِيم گرم بہت تیز گرم کھولتے ہوئے پانی کو کہتے ہیں۔ غَسَّاق ٹھنڈا۔ سڑا ہوا بدبودار ٹھنڈی بہنے والی چیز کو غساق کہتے ہیں پیپ میں یہ دونوں باتیں جمع ہیں (انواع و اقسام) زوج کی جمع ہے۔ ایک چیز سے ملتی ہوئی دوسری چیز کو زوج کہتے ہیں ۔

پہلے ارشاد ہوا کہ اللہ سے ڈر کر بری باتوں سے بچنے والے آخر کار آرام کے ساتھ باغوں میں رہیں گے اور جو چاہیں گے انہیں ملیگا ان کے لیے طرح طرح کے انعام تیار ہیں اس آیت میں ارشاد ہے کہ سارا انعام انہیں حساب کے وقت یعنی قیامت کے دن ملے گا۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ اور یہ نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔ اتنا سننے کے بعد اب نافرمانوں کا حال بھی سن لو ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے یہ جہنم میں داخل ہوں گے اور وہاں گرمی کے مارے ان کا برا حال ہوگا۔ درحقیقت میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ ہی بری ہے۔ بھوک پیاس سے بڑا حال ہوگا تو کھولتا ہوا پانی یا سڑی ہوئی ٹھنڈی بدن سے نکلی ہوئی پیپ وغیرہ اور اسی قسم کی مختلف چیزیں انہیں کھانے پینے کو ملیں گی ۔

Marfat.com

دوزخیوں کی جھڑپ

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا
یہ اور ایک فوج گھستی چلی آرہی ہے تمہارے ساتھ نہ ہو فراخی

بِهِمْ ۘ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ
ان کے لیے تحقیق یہ گھسنے والے ہیں آگ میں وہ کہیں گے بلکہ

اَنْتُمْ ۛ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ
تم ہی ہو فراخی نہ ہو تمہارے لیے تم ہی آگے لائے یہ بلا

لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ
ہمارے پس کیا بُرا ٹھکانا ہے یہ کہیں گے اے رب ہمارے جو آگے لایا

لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾
ہمارے یہ آفت پس زیادہ کر اس کے لیے عذاب دگنا آگ میں

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا
یہ ایک فوج ہے تمہارے ساتھ دھنستی چلی آرہی

بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ
ہے یہ ہیں آگ میں گھسنے والے بولے تم ہی

اَنْتُمْ ۛ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ
ہو خدا کی مار تم پر تم ہی ہمارے اوپر یہ

لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ
بلا لائے سو کیا بُری قرارگاہ ہے وہ بولے اے ہمارے رب

لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾
جو کوئی ہمارے پاس یہ لایا سو بڑھا اس کے لیے عذاب دگنا آگ میں

مُقْتَحِمٌ : دھنس آنے والا) اسم فاعل ہے۔ اِقْتِحَامٌ سے جس کا مادہ ق۔ ح۔ م قحمٌ کے معنی کسی بات میں بے سوچے سمجھے دخل دینا اِقْتِحَام کسی چیز میں گھس پڑنا بیچ میں آدھمکنا۔ مَرْحَبًا بِكَ (خوش آمدید) آنے والے کے لیے نیک دعا لَا مَرْحَبًا بِكَ (دور ہو) ناراضی اور بددعا کا کلمہ ہے ؛

پہلے بیان ہوا کہ ان لوگوں کے لیے جو دنیا میں اللہ کا انکار اور اس کے حکم سے سرکشی کرتے رہے آخرت میں بُرا ٹھکانا ہے جس کا نام جہنم ہے یہ سب کے سب ٹولیاں بنا کر اس کی طرف ہنکائے جائیں گے اور ایک کے بعد دوسرے آتے جائیں گے اور دوزخ کے کنارے پر اکھٹے ہوتے جائیں گے ان کے اندر باہم گفتگو ہوگی جس کا اس آیت میں ذکر ہے پہلے بڑے بڑے لوگوں کا گروہ پہنچے گا اس کے بعد اس کے ماننے والے آنے شروع ہوں گے پہلے آنے والے پیچھے آنے والوں کو دیکھ کر کہیں گے لو یہ ایک بھیڑ تمہارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے کے لیئے آپہنچی خدا ان کا ناس کرے اور ہر جگہ انہیں دھکے ملیں یہ بھی یہیں آدھمکے وہ سن کر وہ کہیں گے ناس نہمارا ہو تمہیں نے تو ہمیں دنیا میں ورغلایا یا اللہ جنہوں نے ہمیں اس آفت میں پھنسایا انہیں تو اس آگ میں دگنا عذاب دے ؛

Marfat.com

غلطی کا احساس

وَقَالُوْا - مَالَنَا - لَا نَرٰى - رِجَالًا - كُنَّا
اور وہ کہیں گے کیا ہوا ہمیں نہیں دیکھتے ہم ان لوگوں کو کہ تھے ہم
نَعُدُّهُمْ - مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ - سِخْرِيًّا
گنتے انہیں شریروں میں کیا ہم اڑاتے تھے ان کی ہنسی غلط
اَمْ - زَاغَتْ - عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ - ذٰلِكَ
یا مڑ گئیں ان سے آنکھیں تحقیق یہ
لَحَقٌّ - تَخَاصُمُ - اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾
البتہ حق ہے جھگڑا کرنا آپس میں دوزخ والوں کا

وَقَالُوْا مَالَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا
اور کہیں گے کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں
نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے کیا ہم نے انہیں یونہی ٹھٹھے میں
اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ
پکڑا تھا یا ان سے ہماری آنکھیں چوک گئیں یہ بات ٹھیک
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ ع ۴ ۲۴ ۱۳
ہونی ہے، دوزخیوں کا آپس میں جھگڑا کرنا

سِخْرِيٌّ (جس کی ناحق ہنسی اڑائی جائے) اسم نسبت ہے سخر کی طرف سخر اور سُخر دونوں کے معنی ہیں کسی سے ناحق زبردستی کام لینا۔ سِخْرِيٌّ اور سُخْرِيٌّ دونوں کے معنی ہیں وہ شخص جس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا گیا ہو جس کا وہ سزاوار نہیں مثلاً بیجا ہنسی اڑائی گئی ہو یا بیگار میں پکڑ کر کام لیا گیا ہو، اور اجرت کچھ نہ دی گئی ہو۔ زَاغَتْ (چوک گئیں) ماضی مؤنث ہے ز-ی-غ سے زَيْغٌ کے معنی کجی ٹیڑھا ہو جانا یہ لفظ سورۃ آل عمران میں گزر چکا ہے ✦

یہ کہتے کہتے ان دوزخیوں کو ایک دم خیال آئے گا کہ ہیں وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے تھے گناہوں سے دور بھاگتے تھے۔ اور دوسروں سے اس لیے خفا رہتے تھے کہ وہ دنیا کی ناپاک خواہشوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں یہاں کی ساری چیزیں تو آنی جانی ہیں آج مرے کل دوسرا دن ان کے لیے آپس میں کیوں لڑتے ہو ہم انہیں کہا کرتے تھے کہ اصل فسادی تو تم ہو جو لوگوں کی آزادی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہو اور انہیں دنیا میں مزے اڑانے سے روکتے ہو ؛

آج وہ لوگ یہاں نظر نہیں آتے کیا سچ مچ ہم ان کی غلط ہنسی اڑاتے تھے۔ اور ان کو شریر کہتے تھے۔ حالانکہ وہ اس لقب کے لائق نہ تھے پھر آنکھیں مل کر ادھر ادھر نظر دوڑائیں گے کہ وہ یہیں کہیں نظر سے چھپے ہوئے ہوں گے ورنہ یہ تو بڑا غضب ہوگا اگر وہ سچ مچ اپنے ایمان کی بدولت جنت میں مزے کر رہے ہوں اور یہاں ہم اپنے لکھے کو رو رہے ہوں۔ آگے ارشاد ہے کہ دوزخیوں کا یہ آپس کا جھگڑا ہو کر رہے گا۔ اس میں ذرا بھر شبہ نہیں ؛

Marfat.com

ذرا سوچو

قُلْ - اِنَّمَآ - اَنَا - مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا - مِنْ اِلٰهٍ

کہدے بات یہی ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں اور نہیں کوئی حکومت والا

اِلَّا - اللّٰهُ - الْوَاحِدُ - الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

مگر اللہ اکیلا دبدبے والا پالن ہار آسمان

وَالْاَرْضِ - وَمَا بَيْنَهُمَا - الْعَزِيْزُ - الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے زور والا گناہ بخشنے والا

قُلْ - هُوَ - نَبَؤٌا - عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ - عَنْهُ

کہدے وہ ایک خبر ہے بڑی تم جس سے

مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

منہ پھیرنے والے ہو

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ

تو کہہ میں تو فقط ڈر سنانے والا ہوں اور حاکم کوئی نہیں

اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانوں کا

وَالْاَرْضِ - وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں زبردست گناہ بخشنے والا

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ

تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہے کہ تم اس کو دھیان

مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

میں نہیں لاتے

اوپر بتادیا گیا کہ بے ایمان بدکردار فاسق لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور ایماندار خوش اعمال فرمانبردار پرہیزگار جنت میں جائیں گے - جہنم تپش بے چینی مصیبت اور دکھ کا گھر ہے اور جنت ٹھنڈک آرام سکون راحت اور آسائش کا خزانہ ہے انسان کو لازم ہے کہ ایمان لاکر نیک کاموں میں زندگی بسر کرے ورنہ قیامت کے دن پچتائے گا اور سر پکڑ کر نصیبوں کو روئے گا ۔

آگے ارشاد ہے کہ یہ سب کچھ انہیں سنانے کے بعد اے ہمارے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے کہہ دے کہ میں تو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا تمہیں بُرے انجام سے ڈرانے آیا ہوں بس یہی میرا کام ہے میرے پاس نہ حکومت نہ زور نہ زر یہ سب کچھ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی سے آخر تمہیں واسطہ پڑے گا - وہی اکیلا حاکم اور معبود ہے اور وہی زور، دباؤ اور رعب والا ہے - یہ آسمان یہ زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزیں جو تم دیکھ رہے ہو یا جو تمہاری آنکھوں سے پرے ہے ان سب کا پالنے والا وہی ایک وحدہٗ لاشریک ہے وہ رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے بندہ سے اگر کوئی گناہ ہو جائے اور اس کے آگے سچے دل سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے تو وہ اس کا گناہ بخش دیتا ہے پھر کہہ دے کہ میں جو تمہیں جزا سزا سے متعلق خبر سنا رہا ہوں یہ بڑی ضروری اور وزنی خبر ہے - اس کو معمولی سمجھ کر منہ مت پھیرو اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرو اسی پر تمہاری خیر و عافیت منحصر ہے ۔

Marfat.com

انسان کی پیدائش

مَا - كَانَ - لِيَ - مِنْ عِلْمٍ - بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ
نہ تھا میرے پاس کچھ علم عالم بالا کا

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ
مجھے اوپر کی مجلس کی کچھ خبر نہ تھی جب وہ آپس میں

إِذْ - يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِنْ - يُوحَىٰ - إِلَيَّ - إِلَّا - أَنَّمَا
جب وہ آپس میں بحث کرتے ہیں نہیں وحی کی گئی میری طرف مگر فقط یہ کہ

إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا
تکرار کرتے ہیں مجھے تو یہی حکم ملتا ہے کہ اور کچھ

أَنَا - نَذِيرٌ - مُبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ - قَالَ - رَبُّكَ
میں ڈرانے والا ہوں صاف صاف جب کہا تیرے رب نے

أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ
نہیں میں کھول کر ڈر سنانے والا ہوں جب تیرے رب نے فرشتوں

لِلْمَلَائِكَةِ - إِنِّي - خَالِقٌ - بَشَرًا - مِنْ طِينٍ ﴿٧١﴾
فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں ایک انسان مٹی کے گارے سے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ﴿٧١﴾
سے کہا کہ میں مٹی کے گارے سے ایک انسان بناتا ہوں

مَلَإِ الْأَعْلَىٰ اوپر کی مجلس جس میں مقرب فرشتے اور روحیں اکٹھی ہو کر اللہ کے حکم سنتی ہیں اور انہیں بار بار دہراتی ہیں ۔

پہلے ارشاد ہو رہا ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں جو تم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ مر کر دوبارہ جینا ہوگا قیامت قائم ہوگی عملوں کا حساب ہوگا نافرمانوں کو جہنم میں اور فرمانبرداروں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اس سے مقصد یہ جتلانا ہے کہ اس روز کافروں کا افسوس اور شرمندگی کے مارے بُرا حال ہوگا۔ اس مصیبت سے اگر بچنا چاہتے ہو تو آج میرے ڈرانے کو معمولی بات نہ سمجھو۔ مجھ کو وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ مجھے تمہارے ڈرانے ہی کے لیے خاص طور پر دنیا میں بھیجا گیا ہے ۔

ارشاد ہے کہ ان سے کہہ دے کہ یہ کوئی گپ نہیں ہے بڑی ضروری خبر ہے کہ قیامت دنیا کے سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ جو انسان کی دنیا کی ختم ہونے والی زندگی کو آخرت کی ہمیشہ کی زندگی سے جوڑتی ہے۔ اس ختم ہونے والی زندگی کو ہمیشہ رہنے والی زندگی سے جوڑنے کی بابت اللہ کی مقرب ارواح کی مجلس میں جو بحث اور گفتگو ہوتی ہے مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی۔ کیونکہ یہ بغیر وحی کے معلوم نہیں ہو سکتی اب میں جو کچھ تم سے کہہ رہا ہوں یہ مجھے وحی کے ذریعے معلوم ہوا ہے ان میں سے ایک بات بھی میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی سب سے ضروری بات جو مجھے وحی کے ذریعے بتائی گئی ہے یہ ہے کہ میری زندگی کا مقصد تمہیں آخرت کے عذاب سے ڈرانا ہے اب کچھ اس نظام کی بابت بھی سن لو جس کا تعلق انسان کی نجات اور کامیابی سے ہے اس نظام کے بارے میں ملا اعلیٰ کے اندر گفتگو ہوتی ہے۔ ان باتوں کی کیفیت انسان کی سمجھ کے مطابق تفصیل کے ساتھ سورۃ بقرہ اور الاعراف میں بیان ہو چکی ہے یہاں اس کی طرف مختصر اشارے کئے گئے ہیں ارشاد ہے کہ ابتدا میں اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں انسان کو گندھی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں ۔

Marfat.com

چوکنّا رہنے کی ضرورت

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ

پس جب درست کرچکوں میں اسے اور پھونک دوں اس میں ایک اپنی روح پس گر پڑو اس کے لیے سجدہ کرتے پس سجدہ کیا

الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

فرشتوں نے سب نے اکٹھے مگر ابلیس نے تکبر کیا اس نے اور تھا وہ کہنا نہ ماننے والوں میں

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

پھر جب ٹھیک بنا چکوں اسے اور اس میں اپنی ایک جان

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ

پھونک دوں تو گر پڑو تم اس کے آگے سجدہ میں پھر سب فرشتوں

الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

نے اکٹھے ہو کر سجدہ کیا مگر ابلیس نے غرور کیا اور وہ منکروں میں سے تھا

اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں اسے نک سک سے درست کرچکوں اور اس کے جوڑ توڑ ٹھیک بٹھا کر اس کا ڈھانچہ مکمل کر دوں اور اسے حکم دے دوں کہ زندہ ہو جا اور وہ زندہ ہو جائے تو تم جھک کر اس کے آگے سر ٹیک دینا جو اس بات کا اقرار ہو گا کہ ہم اللہ کے حکم سے تیری بہتری کے لیے تیرے مددگار رہیں گے چنانچہ جب وہ وقت آیا اور آدم جیتے جاگتے بشر بن گئے تو فرشتوں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور پروردگار کی پوری اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت دیا سارے فرشتے جو اس کائنات کے انتظام اور کام پر مقرر ہیں آدم کے سامنے سجدے میں گر پڑے فقط ابلیس اپنی جگہ پر تنہا کھڑا رہا اور آدم کو سجدہ نہ کیا اس کی جسمانی بناوٹ کو نظر کے سامنے رکھا اور وہ مٹی کے گندھے ہوئے گارے کی تھی ۔

اس نے سوچا کہ میرا جسم تو آگ سے بنا ہے جو ایک نہایت شاندار چیز ہے میں اور اس مٹی کے ڈھانچے کے سامنے سر جھکاؤں یہ مجھ سے نہ ہو گا ۔ دراصل یہ فرشتہ تھا بھی نہیں اللہ کی عبادت بہ کثرت کرنے کرتے اسے فرشتوں کے اندر جگہ مل گئی تھی اس نے یہ نہ سمجھا ۔ کہ فرشتے جو مجھ سے افضل ہیں اور نور سے بنے ہیں جب وہ آدم علیہ السلام کے سامنے سارے کے سارے جھک گئے تو آگ کی بنی ہوئی مخلوق کو دم مارنے کی گنجائش کہاں رہی یہ نہ سوچا کہ اس مٹی کے تودہ میں بڑی شاندار روح رکھی ہے ۔

اس نے سجدہ نہ کر کے بتلا دیا کہ وہ اللہ کے حکم پر اعتراض کرنے والا ہے اور بے عذر ماننے والا نہیں ۔

Marfat.com

فتنے کی جڑ

قَالَ - يٰۤاِبْلِيْسُ - مَا - مَنَعَكَ - اَنْ - تَسْجُدَ
فرمایا اے ابلیس کس نے منع کیا تجھے یہ کہ سجدہ کرے تو
لِمَا - خَلَقْتُ - بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ - اَمْ - كُنْتَ
اسے جسے میں نے پیدا کیا اپنے دونوں ہاتھ سے کیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو
مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ - اَنَا - خَيْرٌ - مِّنْهُ ؕ
اونچے درجہ والوں میں سے بولا میں بہتر ہوں اس سے

قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ
فرمایا اے ابلیس کس چیز نے روکا تجھے سجدہ کرنے سے اس کو
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ
جسے میں نے دونوں ہاتھ سے بنایا یہ تو نے غرور کیا یا تو درجے
مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ - اَنَا - خَيْرٌ - مِّنْهُ ؕ
میں بڑا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں

خَلَقْتَنِيْ - مِنْ نَّارٍ - وَّ خَلَقْتَهٗ - مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾
پیدا کیا مجھے تو نے آگ سے اور پیدا کیا اسے مٹی سے
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾
مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا

اَسْتَكْبَرْتَ: (کیا تو نے تکبر کیا) اصل میں اَاِسْتَكْبَرْتَ ہے ہمزہ استفہام کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا ؛

جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو جھک کر سجدہ نہ کیا اور سیدھا اکڑا کھڑا رہا تو اللہ عزوجل نے اس سے پوچھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا یہ تو ظاہر اور باطن دونوں لحاظ سے میری قدرت کا نمونہ ہے اس کے بدن اور اس کی روح دونوں سے میری قدرت کا کمال ظاہر ہے اسی لیے فرشتوں کو میں نے حکم دیا کہ اسے سجدہ کریں تجھے کیا ہوا کہ فرشتوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی تو ان کے عمل میں شریک نہ ہوا کیا تو جانتا بوجھتا ہو کر زبردستی بڑا بننا چاہتا ہے یا تو سچ مچ اپنا مرتبہ ہی اس سے اونچا سمجھتا ہے ؛

ابلیس نے جواب دیا کہ کیا میں سچ مچ اس سے بڑا نہیں ہوں مجھے آپ نے آگ سے بنایا اور اسے مٹی کے گارے سے کیا آگ مٹی سے بہتر نہیں ہے۔ پھر میں اس کے آگے کیوں جھکوں یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے صاف حکم کے سامنے اپنی عقل دوڑانا کم بختی کی نشانی ہے جب آقا نے کہہ دیا کہ یہ کام کرو پھر بندہ کے لیے حجت کی گنجائش کہاں رہی اب اگر بندہ اس کے حکم کی فوراً تعمیل نہ کرے تو وہ یقیناً نافرمان ہے۔ اس کا یہ بہانہ نہ سنا جائے گا کہ آپ کا حکم میری سمجھ میں نہیں آیا میری عقل میں تو یہ آنا ہے۔ کہ اس کے برعکس ہونا چاہیے تھا۔ اس کی ٹال مٹول یا تو جہالت کی وجہ سے یا نری بے جا اکڑفوں ہے ؛

Marfat.com

نافرمانی کی سزا

قَالَ - فَاخْرُجْ - مِنْهَا - فَإِنَّكَ - رَجِيمٌ ﴿۷۷﴾

(اللہ) نے فرمایا پس نکل تو یہاں سے کیونکہ تو مردود ہے

وَّإِنَّ - عَلَيْكَ - لَعْنَتِيْ - إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾

اور تحقیق تجھ پر لعنت میری ہے روز جزا تک

قَالَ - رَبِّ - فَأَنْظِرْنِيْ - إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

بولا اے میرے رب پس چھوڑ دے مجھے اس دن تک جب اٹھائے جائیں گے

قَالَ - فَإِنَّكَ - مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ إِلٰى يَوْمِ

فرمایا پس تحقیق تو مہلت دیے گیوں سے ہے اس دن تک

الْوَقْتِ - الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

جس کا وقت مقرر ہے

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾

فرمایا تو تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا

وَّإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾

اور تجھ پر اس جزا کے دن تک میری پھٹکار ہے

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

بولا اے رب مجھے مہلت دے اس دن تک جب مردے جی اٹھیں

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ إِلٰى يَوْمِ

فرمایا اچھا تجھے ڈھیل ہے اس معلوم

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

وقت کے دن تک

اَنْظِرْ (مہلت دے) اسم فاعل ہے۔ اِنْظَار سے یہ لفظ سورۃ الاعراف میں گزر چکا ہے۔ اس کے معنی مہلت دینے اور چھوڑے رکھنے کے ہیں اَلْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (مقرر وقت) یعنی اس وقت تک جب کہ پہلا صور پھونکا جائے گا اور دنیا فنا ہو جائیگی۔

ابلیس فرشتوں کی طرح حکم کے ساتھ سجدہ میں نہ گرا بلکہ حکم پر ہی اعتراض کرنے لگا اور کہنے لگا کہ جب تک میری سمجھ میں نہ آئے کیسے مانوں بس اس بات پر وہ نافرمان قرار دیا گیا۔ ارشاد ہے کہ جب اس نے سجدہ نہ کرنے کی وجہ بتائی اسی وقت اسے مردود قرار دے دیا گیا اس کے کیا معنی کہ بندہ اپنے مالک سے حجت کرے فرمایا دور ہو یہاں سے تو ہماری درگاہ سے نکال دیا گیا اور قیامت کے دن تک تو ہماری درگاہ سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اس کے بعد تیرا ٹھکانا جہنم ہے ابلیس نے ناامید ہو کر کہا۔ اے میرے رب آپ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے کر چھوڑ دیجیے فرمایا۔ جا تجھے اس وقت تک مہلت دی گئی۔ جب کہ دنیا پہلا صور پھونکا جانے سے فنا ہو جائے گی ابلیس کی درخواست یہ تھی کہ دوسرے صور تک جب کہ مردے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے اسے آزاد چھوڑ دیا جائے اور گرفتار کر کے عذاب میں مبتلا نہ کیا جائے۔ لیکن اس سے کہا گیا کہ دنیا کے فنا ہونے تک تجھے مہلت ہے اس کے بعد تجھے مہلت نہ دی جائے گی اور تیرے لیے سوا عذاب کے کچھ نہیں۔

Marfat.com

شیطان کی شرارت

قَالَ - فَبِعِزَّتِكَ - لَأُغْوِيَنَّهُمْ - أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

بولا پس قسم تیری عزت کی البتہ بہکاؤں گا ان کو سب کو

إِلَّا - عِبَادَكَ - مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ

مگر تیرے بندے ان میں سے جو چنے ہوئے ہیں فرمایا

فَالْحَقُّ - وَالْحَقَّ - أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ

پھر سچ یہ ہے اور سچ ہی میں کہتا ہوں البتہ بھروں گا

جَهَنَّمَ - مِنْكَ - وَمِمَّنْ - تَبِعَكَ - مِنْهُمْ

دوزخ تجھ سے اور ان سے جو تیرے پیچھے چلیں ان میں سے

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

سب سے

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾

بولا تو قسم ہے تیری عزت کی میں ان سب کو گمراہ کروں گا

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ

مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو

فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ

ٹھیک بات یہ ہے اور میں ٹھیک ہی کہتا ہوں مجھے دوزخ

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

کو بھرنا ہے تجھ سے اور ان سب سے جو تیری

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

راہ پر چلے

ابلیس کو جب دنیا کے فنا ہونے تک مہلت مل گئی تو اس نے کہا کہ مجھے قسم ہے تیری عزت کی میں اس آدم کی اولاد کو سب کو بہکا کر چھوڑوں گا اور جہاں تک میرا بس چلے گا۔ کسی کو اس راستہ پر نہ چلنے دوں گا جو تو نے ان کے لیے مقرر کیا ہے میرے حملے سے کوئی نہیں بچے گا سوا ان لوگوں کے جو آپ کے چنے ہوئے منتخب بندے ہیں۔ وہ البتہ میرے داؤ میں نہ آئیں گے۔ اللہ عزوجل نے اس کا یہ پکا ارادہ جسے اس نے ایسے زور والے الفاظ میں ادا کیا سن کر فرمایا۔ تو پھر اس کا نتیجہ بھی سن لے کہ کیا ہوگا۔ یہ بالکل حقیقت ہے اور میں جو کہتا ہو۔ وہ سچ ہی ہوا کرتا ہے۔ میری بات کبھی غلط اور بنا دٹی نہیں ہوتی کہ قیامت کے دن میں تجھ سے اور تیرے بہکانے میں آکر سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے لوگوں سے دوزخ کو بھر دوں گا اور ان میں سے ایک بھی میری پکڑ سے بچ کر نکل نہ سکے گا یہ واقعہ آدمؑ کی اولاد سے ابلیس کی دشمنی کا سبب بنا اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنے رسول بھیج کر ڈرایا کہ ابلیس کی سازش سے بچ کر رہے۔ ورنہ اگر اس کے بہکانے میں آگیا تو ابلیس کے ساتھ اس کا ٹھکانا بھی جہنم ہوگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان سے کہہ دے کہ یہ سب کچھ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے اور سوا وحی کے اس کے معلوم ہونے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ۔

Marfat.com

پیغامِ حق

قُلْ - مَآ - اَسْئَلُكُمْ - عَلَيْهِ - مِنْ اَجْرٍ

کہہ دے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کچھ اجر

وَّمَآ - اَنَا - مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ - هُوَ

اور نہیں میں بناوٹ کرنے والوں میں نہیں وہ

اِلَّا - ذِكْرٌ - لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ

مگر یاددہانی جہان والوں کے لیے اور البتہ جان لوگے

نَبَاَهٗ - بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

حال اس کا تھوڑے دن بعد

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

تو کہہ میں تم سے اس پر کچھ بدلہ نہیں مانگتا

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ

اور میں نہیں اپنے آپ کو بہ تکلف بنانے والا یہ تو ایک

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ

فہمائش ہے سارے جہان والوں کے لیے اور تھوڑی ہی

نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

مدت کے بعد اس کا احوال معلوم کر لوگے

پہلے اچھی طرح کھول کر جنت والوں اور دوزخ والو کا حال بتا دیا، اور کہہ دیا کہ جنتیوں کی بڑی تپاک آؤ بھگت ہوگی اور ان کو جو مانگیں گے وہ ملے گا اور دوزخی ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرتے ہوئے جہنم رسید ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا۔ کہ تمھیں اپنا رسول مقرر کر کے دنیا والوں کو دوزخ کے ہولناک عذاب سے ڈرانے کے لئے بھیجا ہے، ان سے کہہ دو کہ میں جو خبریں تمھیں دے رہا ہوں۔ یہ سب مجھے اس وحی سے جو اللہ کی طرف سے آتی ہے معلوم ہوتی ہیں ورنہ مجھے آسمان کی باتیں کیا معلوم۔ سنو شیطان (ابلیس) انسان کا پیدائشی دشمن ہے۔ اس نے قسم کھا رکھی ہے کہ آدم کی اولاد کو سیدھی راہ سے ہٹا کر چھوڑوں گا۔ اور اللہ کے مقبول بندوں کے سوا کوئی میرے ہتھکنڈوں سے بچ کر نہ نکل سکے گا۔

آخر میں ارشاد ہے کہ کہہ دے اللہ عزوجل نے شیطان اور اس کے تابع فرمان لوگوں کے لئے جہنم جگہ مقرر کر دی ہے۔ میں تمھیں یہی بتانے آیا ہوں اور یہ اتنی بڑی خیر خواہی ہے کہ جس کی بڑائی کا اندازہ مشکل ہے۔ مگر میں تم سے اس کام کا کچھ بدلہ نہیں مانگتا اور نہ مجھے گھڑ گھڑ کر باتیں بنانی آتی ہیں۔ جیسے شاعر اور قصہ گو بنایا کرتے ہیں۔

سنو! یہ جو میں قرآن تمھیں سنا رہا ہوں، یہ تمام جہان والوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔ آگے چل کر تمھیں خود معلوم ہوگا کہ جو کچھ قرآن نے کہا وہ سراسر سچ ہے۔

Marfat.com

سورۃ صٓ پر ایک نظر

اس سورت میں انسان سے کہا گیا ہے کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانو اور اس قرآن کو نصیحت اور ذکر کا خزانہ سمجھو، اس کی باتوں کی طرف دھیان نہ کرنا اور اس سے منہ موڑ کر چل دینا کم بختی کی نشانی ہے، دیکھو پہلے لوگوں نے اپنے رسولوں کا کہنا نہ مانا۔ تو وہ دنیا میں بُری طرح تباہ و برباد ہوئے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان لوگوں کے برتاؤ پر جس سے تمھیں رنج پہنچتا ہے صبر کرو اور پہلے نبیوں کے طور طریقہ پر غور کرو۔ وہ ہر حال میں اللہ سے دھیان لگائے رکھتے تھے، ذرا سی بھی بھولے چوکے غفلت ہوتی تھی تو انھیں فوراً بتا دیا جاتا تھا اور وہ فوراً اللہ کی طرف جھکتے تھے، داؤد علیہ السلام نے ابتدا میں تکلیفیں برداشت کیں۔ آخر اللہ نے انھیں سلطنت عطا کی اور کہا کہ تمھیں ہم زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں اللہ کے بندوں میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرو اور اللہ کے حکم پر چلو، اپنی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ خواہش کی پیروی اللہ کی راہ سے بھٹکانے والی ہے۔ خواہشوں کی پیروی عموماً اس لئے ہوتی ہے کہ انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کو سارے کاموں کا حساب دینا ہوگا۔ اور یہی بھول اس بات کی علامت ہے کہ انسان اللہ کی راہ سے بھٹک گیا۔

سلیمان علیہ السلام سے ذرا سی بھول ہوئی کہ زبان سے انشاء اللہ نہ کہا، اس لئے ان کا ارادہ پورا نہ ہو سکا جب انھیں سمجھایا گیا تو انھوں نے اللہ سے معافی مانگی اور ان کی درخواست پر انھیں ایسی سلطنت عطا کی گئی جو ظاہر میں پورے طور پر کسی اور کو نہ ملی۔ ایوب علیہ السلام فراخی کے بعد تنگی میں مبتلا ہوئے۔ صحت جواب دے گئی۔ آخر اللہ کے حضور میں دعا کی اور اللہ نے ان کی ساری شکایتیں دور کر دیں۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اللہ کی فرمانبرداری میں کوشش کرتے رہے۔ اور آخرت کے خیال میں لگ کر دنیا میں ایسی زندگی بسر کی جس سے آخرت درست ہو۔ اسمٰعیلؑ، الیسعؑ اور ذوالکفل اللہ کی رضا کے طالب رہے اور اللہ نے انھیں اپنے مقبول بندوں میں داخل کیا۔ اس کے بعد انسان کو بتایا گیا ہے کہ اس کی کامیابی اسی میں ہے کہ بُری باتوں سے بچے اور پرہیزگاروں کی زندگی بسر کرے ورنہ طرح طرح کی روحانی اور جسمانی مصیبتوں میں مبتلا ہوگا۔ اس کو آدم علیہ السلام کے قصہ کی طرف توجہ دلائی کہ شیطان نے شروع ہی سے ان کی اولاد سے دشمنی کرنے کی ٹھان لی ہے، اس کے ہتھکنڈوں سے بچنے کی یہی صورت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

Marfat.com

سُورَۃُ الزُّمَر

ترتیب کے لحاظ سے یہ سورت قرآن مجید کی انتالیسویں سورت ہے۔ اور اس میں آٹھ رکوع ہیں یہ سورت مکہ کے درمیانی زمانے میں نازل ہوئی۔ اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام کے ذریعے انسان کو سکھایا جا رہا ہے کہ ہر طرف سے منہ موڑ کر اللہ عزوجل کی طرف جھکو اور خالص اسی کی بندگی کرو۔ زمین و آسمان کی پیدائش، دن رات کا باقاعدہ ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہنا، سورج اور چاند کی باقاعدہ گردش، حیوانات اور انسان کی پیدائش اور اس کا طریقہ یہ سب اللہ کی قدرت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ پھر اس کو نہ ماننے کے کیا معنے۔

اس نے انسان کی ہدایت کے لئے قرآن نازل کیا۔ اگر خود نہیں سوجھتا۔ تو اس قرآن کے بتانے ہی سے اللہ کو مانو اور اس کو ایک جانو ——— سنو وہ بڑا قوت والا اور بڑا دانا و بینا ہے۔ اس لئے اس کا کلام یعنی یہ قرآن زور و قوت اور علم و حکمت کا خزانہ ہے۔ اس کے ماننے والے سب سے زبردست رہیں گے۔ اور علم و عقل سے بھی وہی مالا مال ہوں گے۔ انسان کی بھلائی صرف اسی میں ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کرے اور دنیا میں پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے، اللہ کی اطاعت میں ہر وقت سرگرم رہے۔

نیک لوگوں کا انجام دنیا اور آخرت دونوں میں اچھا ہوگا۔ اور صبر کے ساتھ اللہ کی بندگی اور اطاعت میں لگے رہنے والے لوگ بے شمار انعامات کے مستحق ہوں گے اور ان کو یقیناً جنت میں بڑے آرام کی زندگی نصیب ہوگی لیکن اللہ سے منہ موڑنے والے دوزخ کے اندر آگ میں جلیں گے، انسان کو تبلایا گیا ہے کہ اللہ کو ماننا اور اس کا فرماں بردار بن کر دنیا میں رہنا کچھ ایسا مشکل کام تو نہیں جس سے وہ کتراتا ہے۔ اسلام کی باتیں جب سمجھ میں آنے لگیں گی تو ان میں ایسا جی لگے گا کہ چھوڑنے کو جی نہ چاہے گا۔

قرآن مجید کا دل پر اثر ہو جائے گا۔ تو سارے جھگڑوں سے نجات مل جائے گی۔ موت کا آنا ضروری ہے پھر دنیا میں پھنس کر رہ جانے کے کیا معنی؟ اللہ کی رحمت سے نا یوس نہ ہو۔ اللہ کی طرف رجوع کر کے تو دیکھو! کیسا سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی رحمت وسیع ہے وہ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ نیک لوگ جنت میں اور بدکار جہنم میں جائیں گے۔

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۷۵ (۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّة (۵۹) رُكُوْعَاتُهَا ۸

خوشی کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَنْزِيْلُ - الْكِتٰبِ - مِنَ اللّٰهِ - الْعَزِيْزِ - الْحَكِيْمِ ①

اتارنا کتاب کا اللہ کی جانب سے زبردست حکمت والا

اِنَّآ - اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ - الْكِتٰبَ - بِالْحَقِّ

تحقیق ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچائی کے ساتھ

فَاعْبُدِ اللّٰهَ - مُخْلِصًا - لَّهُ الدِّيْنَ ②

پس بندگی کر اللہ کی خالص کر کے اس کے لیے بندگی

اَلَا - لِلّٰهِ - الدِّيْنُ - الْخَالِصُ ؕ

آگاہ رہ اللہ کی بندگی وہ ہے جو خالص ہو

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

اسی کتاب کا اترنا زبردست حکمتوں والے اللہ کی طرف سے ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

ہم نے تیری طرف اتاری ہے کتاب ٹھیک ٹھیک

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ②

سو اللہ کی بندگی کر خالص کر کے بندگی اسی کے واسطے

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ

سنتا ہے اللہ ہی کے لیے ہے بندگی خالص

الدّین: (فرمانبرداری) یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے اور اس کے بہت سے معنی ہیں یہاں اس سے مراد اطاعت اور فرمانبرداری ہے اس سورت کی ابتدا اس فرمان کی سی ہے۔ جو بادشاہ ماتحت کام کرنے والے کے نام جاری کرتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ یہ تحریری فرمان اس عالیشان بادشاہ یعنی اللہ کی طرف سے نازل کیا جا رہا ہے جو سب سے زبردست ہے۔ اور پوری قوت رکھنے والا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر چیز کی حقیقت سے واقف ہے ظاہر ہے کہ ہر حکم کی قدر اور حیثیت اس کے جاری کرنے والے کے مرتبہ اور اس کی بڑائی اور بزرگی کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے حکم کے شروع ہی میں بھیجنے والا اپنا نام حیثیت اور مرتبہ ظاہر کر دیتا ہے ۔

آگے ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول یہ لکھا ہوا حکم نامہ جو ہم تیری طرف بھیج رہے ہیں اس میں ساری کی ساری درست اور سچی باتیں درج ہیں کیونکہ جب بھیجنے والا اللہ ہے جو سب پر غالب ہے اور ہر چیز کی جڑ تک سے واقف ہے تو ظاہر بات ہے۔ کہ وہ جو لکھے گا وہ بالکل درست اور ٹھیک ہوگا اس لیے ہر شخص کو اس کے حکم پر عمل کرنے کے لیے دل و جان سے حاضر ہو جانا چاہیے اور ضروری ہے کہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر کھوٹ اور نقصان سے پاک ہو اور وہ اچھی طرح سمجھ لے اور دوسروں کو سمجھا دے کہ اللہ کے ہاں اسی بندگی عبادت اور اطاعت کی قدر ہے جس میں شرک دکھاوے اور محض رسم کی پابندی نہ ہو بلکہ خالص اللہ کے لیے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہو ۔

Marfat.com

ہدایت کی ضرورت

ان آیتوں پر غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ انسان کو اپنی دنیا کی زندگی بسر کرنے کے لیے ہدایت کی ضرورت ہے اگر اس کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو اس کے سیدھے راہ سے گمراہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس کے اردگرد کی چیزیں بہ ظاہر دیکھنے میں بہت اچھی اور دل لبھانے والی ہیں لیکن درحقیقت وہ اس کے لیے نقصان پہنچانے والی ہیں شیطان جیسا دشمن اس کے پیچھے لگا ہوا ہے اور اس کا کام یہی ہے کہ انسان کی نظر میں انہی چیزوں کو خوبصورت بنا کر دکھائے جو اس کو تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں ۔

پچھلی سورت میں بیان کیا جا چکا ہے کہ شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور جب اس سے جواب طلبی کی گئی۔ تو بہانہ پیش کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوا۔ تو اس نے مہلت مانگی اور اسے دنیا کے فنا ہونے تک مہلت دے دی گئی تب اس نے آدم کی اولاد کو گمراہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ۔

رب العلمین نے اپنے رسولوں اور کتابوں کے ذریعے انسان کو اصل معاملے سے آگاہ کر دیا اور انجام کار اپنے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن حکیم دے کر بھیجا جس میں وہ ساری اچھی باتیں جمع ہیں۔ جو پہلے رسول اپنی قوموں کو سکھلاتے رہے تھے۔ قرآن حکیم نے انسان کو صاف صاف لفظوں میں بتا دیا۔ کہ دنیا میں وہ کیسے زندگی گزارے۔ اس نے کہہ دیا کہ اے انسان تو ہر طرف سے خطروں میں گھرا ہوا ہے۔ خبردار تیری بہتری اس میں ہے کہ ہمارے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدم بہ قدم چلے۔

ادھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان سے کہہ دو کہ یہ بڑی شان والی کتاب اس قوت اور علم والے اللہ نے نازل فرمائی ہے جو ہر چھوٹی اور بڑی بات کا جاننے والا ہے اور اس کی ہر بات سچی اور کھری ہے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانو اور اس کی فرمانبرداری اور بزرگی میں کسی اور کو شریک نہ کرو عبادت اسی کے لیے خاص ہے اور کسی کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر نہ جھکاؤ۔ نہ کسی اور کو اس کے برابر کا قدرت والا اور حاجت پوری کرنے والا ..... مان کر اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو اس کی بندگی کرنی ہے۔ تو خالص بندگی کرو۔ اگر تم نے بندگی میں اخلاص سے کام نہ لیا تو یہ تمہاری بندگی اللہ کے ہاں قبول نہ ہو گی۔ وہ تمہارے دلوں کے بھید سے واقف ہے اور ہر ایک سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ۔

Marfat.com

شرک کا بہانہ

وَالَّذِیْنَ - اتَّخَذُوْا - مِنْ دُوْنِہٖٓ - اَوْلِیَآءَ ۘ
اور وہ جو پکڑے ہوئے ہیں اللہ کے سامنے حمایتی
مَا - نَعْبُدُھُمْ - اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ - اِلَی اللّٰہِ
نہیں پوجتے ہم انھیں مگر تاکہ قریب کردیں ہمیں اللہ کی طرف
زُلْفٰی ؕ اِنَّ - اللّٰہَ - یَحْکُمُ - بَیْنَھُمْ - فِیْ مَا ۔
مرتبہ میں تحقیق اللہ فیصلہ کردے گا ان کے درمیان اس کا
ھُمْ - فِیْہِ - یَخْتَلِفُوْنَ ؕ
کہ وہ جس میں اختلاف کر رہے ہیں

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ۘ
اور جنھوں نے اس سے ورے حمایتی پکڑ رکھے ہیں کہ ہم تو
مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ
انھیں اس لیے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کی طرف قریب کے
زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا
درجے میں پہنچا دیں بیشک اللہ ان میں فیصلہ کردے گا
ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ
جس چیز میں وہ جھگڑا کر رہے ہیں۔

زُلْفٰی: (مرتبہ) سورۃ سبا اور سورۃ صٓ میں گزر چکا ہے اسی مادہ سے اور ایک لفظ سورہ ہود کے آخری رکوع میں گزرا۔ یہاں اس سے مراد درجہ اور مرتبہ ہے ؕ

اکثر انسان اس غلط خیال میں پھنس جاتے ہیں۔ کہ اللہ تو بہت ہی عالی مرتبہ اور بڑا ہی قوت والا ہے۔ اس تک کم درجہ والوں کی پہنچ کیسے ہوسکتی ہے۔ انہیں یہ غلط فہمی دنیا والوں کا حال دیکھ کر پیدا ہوتی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ہر ایک بڑا بادشاہ اپنی شان و شوکت میں گھر کر رعایا سے دور ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ ہر ایک کی پہنچ اس تک نہیں ہوتی۔ کچھ تھوڑے سے نزدیک والے لوگ ہی اس تک پہنچ سکتے ہیں اور عام لوگوں کی آواز اس تک انہی نزدیک والے لوگوں کے ذریعے پہنچ سکتی ہے چنانچہ وہ ان خاص لوگوں کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کے آگے ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں کہ ہمیں بھی بادشاہ تک پہنچا دو ارشاد ہو رہا ہے کہ اس غلط خیال کو چھوڑ دو اللہ سب سے قریب ہے اور وہ ہر ایک کی بات خود ہی سنتا ہے۔ بیچ میں کسی پہنچانے والے کی ضرورت نہیں اب جو اس سے غافل ہو کر دوسروں کی خوشامد اور منت سماجت میں لگ جاتے ہیں۔ وہ گویا اللہ پر پوری طرح ایمان نہیں لائے انہوں نے اس کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا یار اور مددگار بنایا حالانکہ وہ ان کی ذرا بھی مدد بغیر اللہ کی اجازت کے نہیں کرسکتے ان کا کہنا کہ ہم بتوں کو اور بڑے لوگوں کو اس لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے دربار میں بڑا مرتبہ دلوا دیں گے اور ہمیں ان کے نزدیک پہنچا دیں گے قرآن حکیم کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے سنو! تمہارے ان بے بنیاد اور غلط خیالات کا فیصلہ آگے چل کر اللہ عزوجل کے دربار میں ہو جائے گا ؕ

Marfat.com

شرک کی ایک صورت

اِنَّ - اللّٰهَ - لَا يَهْدِیْ - مَنْ - هُوَ - كٰذِبٌ
تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اسے کہ ہو وہ جھوٹا
كَفَّارٌ ③ لَوْ - اَرَادَ - اللّٰهُ - اَنْ - يَّتَّخِذَ
حق کا منکر اگر چاہتا اللہ کہ اختیار کرے
وَلَدًا - لَّاصْطَفٰى - مِمَّا - يَخْلُقُ - مَا يَشَآءُ
اولاد البتہ چن لیتا اس میں سے جو اس نے بنایا جسے چاہتا
سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ - اللّٰهُ - الْوَاحِدُ - الْقَهَّارُ ④
پاک ہے وہ وہ تو اللہ ہے ایک زور آور

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ
البتہ اللہ راہ نہیں سمجھاتا اس کو جو جھوٹا ہو اور حق کو نہ
كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ
مانے اگر اللہ اولاد بنانا چاہتا تو اپنی خلق
وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ
میں سے جسے چاہتا چن لیتا وہ تو
سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④
پاک ہے وہی ہے اللہ اکیلا زور آور

قرآن حکیم میں ساری باتیں سچی اور پکی بنیاد والی ہیں ظاہر بات ہے کہ جو اس کے خلاف چلے گا وہ جھوٹ کی پیروی کرنے والا ہے اور اس نے سچی بات کو نہ ماننے کی ٹھان لی ہے پھر اسے کامیابی اور بہتری کا راستہ ملے تو کیسے ملے چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہے کہ جو شخص جھوٹ ہی پہ اڑ جائے اور سمجھانے پر بھی سچی باتوں کا انکار ہی کئے چلا جائے اس کے لیے اللہ کے ہاں قاعدہ مقرر ہو چکا ہے کہ اسے سیدھی راہ کبھی نہ سوجھے گی۔ سیدھے راستہ پر تو اس شخص کے چلنے کی امید ہو سکتی ہے جو کسی بات پہ بے جا اڑ کر نہ بیٹھ جائے اور سمجھانے والوں کی بات سننے کے لیے تیار ہو۔ ضدی اور ہٹ دھرمی شخص کا صحیح باتوں سے محروم رہنا یقینی ہے اور یہ قاعدہ اللہ عزوجل کا مقرر کیا ہوا ہے ۔

آگے ارشاد ہے اس سے زیادہ بے پر بات کیا ہو سکتی ہے کہ قرآن حکیم سے خالص توحید کا سبق سیکھنے کی بجائے اپنے دل سے گھڑ لیا۔ کہ اس کی خدائی میں اور بھی حصہ دار ہیں بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ اولاد والا ہے ان سے پوچھو کہ ساری خلقت تو اس کی اپنی بنائی ہوئی ہے پھر اس میں سے کوئی چیز اس کے برابر کی کیسی ہو سکتی ہے۔ یہ مخلوق وہ خالق دونوں کا مرتبہ برابر کیسے ہو سکتا ہے۔ اولاد تو باپ کے برابر مرتبہ کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ اس سے بڑھ بھی جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ کے مرتبہ کا کوئی نہیں توبہ کرو اللہ ان سب فضول باتوں سے جو تم بناتے ہو پاک ہے اس کے برابر کوئی نہیں۔ وہ ایک ہی ہے اور سب اس کے بندے ہیں اس کی قوت سب پہ غالب ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ۔

Marfat.com

اللہ کی قوّت کی نشانیاں

خَلَقَ - السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضَ - بِالْحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ
پیدا کیا اس نے آسمانوں کو اور زمین کو مطابق حقیقت لپیٹتا ہے
الَّیْلَ - عَلَی النَّهَارِ - وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ - عَلَی الَّیْلِ
رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ - وَالْقَمَرَ ؕ کُلٌّ - یَّجْرِیْ
اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا - هُوَ - الْعَزِیْزُ
مطابق مدت مقررہ کے آگاہ رہو وہ زبردست
الْغَفَّارُ ۝۵
خطا بخش ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ
اس نے آسمان اور زمین کو ٹھیک بنایا رات کو
الَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی الَّیْلِ
دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجْرِیْ
اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک ٹھہرے
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ
ہوئے وقت پر چلتا ہے سنتا ہے وہی ہے زبردست
الْغَفَّارُ ۝۵
گناہ بخشنے والا

ارشاد ہے کہ اس کی قوت اسی سے ظاہر ہے کہ اس نے آسمان اور زمین بنائے اور بنائے بھی خوب سوچے سمجھے ہوئے نقشے اور مناسب صورت شکل کے مطابق اٹکل پچو یونہی کھیل کے طور پر نہیں پھر اس نے وقت کو دن اور رات میں تقسیم کیا رات آہستہ آہستہ دن کی پھیلی ہوئی روشنی کو لپیٹ کر تہ کرتی اور اس پر اپنا اندھیرا بچھاتی چلی آتی ہے صبح کو اسی طرح دن رات کی تاریکی کو آہستہ آہستہ لپیٹتا ہوا اور اپنی روشنی کو اس پر پھیلاتا ہوا چلا آتا ہے ۔

سورج اور چاند کے لیے الگ الگ وقت مقرر کر دیئے اور وہ ان وقتوں کے مطابق اپنے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں ۔ اس انتظام سے اس کی قوت اور حکومت ظاہر ہے کوئی چیز اس طریقہ کو نہیں بدل سکتی جو اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور جو قاعدے اس کے لیے مقرر کر دیئے گئے ہیں ۔ انہیں کی حد کے اندر اندر اپنے کام میں مشغول ہے ۔ ان عظیم الشان چیزوں کے بنانے اور ان کو اپنے حکم کے نیچے رکھنے ہی سے اس کی شان اور بڑائی ظاہر ہے انسان کا علم اگر کچھ ہے تو وہ انہی اللہ کے مقرر کئے ہوئے قاعدوں اور قانون کو دریافت کرنے تک ہی چل سکتا ہے کائنات کے انتظام کے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی نئے قاعدے بنا سکتا ہے اور نہ اس کے بنائے ہوئے قاعدوں کو بدل سکتا ہے ۔ پھر کیوں نہیں مانتے کہ وہی زبردست حاکم ہے اور وہی انسان کی غلطیوں اور بھول چوک کو معاف کرنے والا ہے ۔

Marfat.com

انسان کی پیدائش اور پرورش

خَلَقَكُمْ - مِّنْ نَّفْسٍ - وَّاحِدَةٍ - ثُمَّ	خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ
پیدا کیا تم کو ایک تن واحد سے پھر	بنایا تمھیں ایک جی سے پھر اسی سے اس
جَعَلَ - مِنْهَا - زَوْجَهَا - وَاَنْزَلَ - لَكُمْ	جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ
بنایا اسی میں سے اس کا جوڑا اور اتارے تمھارے لیے	کا جوڑا بنایا اور اتارے تمھارے واسطے
مِّنَ الْاَنْعَامِ - ثَمٰنِيَةَ - اَزْوَاجٍ - يَخْلُقُكُمْ	مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ
چوپایوں میں سے آٹھ نر مادہ بناتا ہے تمھیں	چوپایوں میں سے آٹھ نر مادہ بناتا ہے تمھیں
فِيْ بُطُوْنِ - اُمَّهٰتِكُمْ - خَلْقًا - مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ	فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ
پیٹوں میں تمھاری ماؤں کے ایک طرح دوسری طرح کے بعد	ماں کے پیٹ میں ایک طرح دوسری طرح کے بعد
فِيْ ظُلُمٰتٍ - ثَلٰثٍ ؕ	فِيْ ظُلُمٰتٍ - ثَلٰثٍ ؕ
تاریکیوں میں تین	تین اندھیروں کے بیچ

پہلے ارشاد ہوا کہ آسمان، زمین، سورج اور چاند اللہ ہی نے بنائے دن رات کا آنا جانا ان ہی کی گردش کا نتیجہ ہے۔ انتظام کا دیکھنے والا اور اس پر غور کرنے والا اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ واقعی بڑا زبردست اور قوت والا ہے اور جو اس کی طرف سے غافل ہیں وہ اپنی جان کا نقصان کر رہے ہیں پھر بھی اگر وہ اس بے پروائی سے باز آئیں تو اللہ ان کے پچھلے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے کہ خود تمہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے پہلے آدم کو بنایا پھر ان کا جوڑا حوّا انہی میں سے نکالا پھر اس جوڑے سے انسان کی نسل دنیا میں پھیلی، پھر اس کے لیے چار قسم کے چوپائے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، اپنی حکمت سے بنائے اور ہر قسم میں نر اور مادہ کا جوڑا برقرار رکھا تاکہ تمہارے فائدے کے لیے ان کی نسل پھیلے ان کی پیدائش اور رکھ رکھاؤ چونکہ آسمان کے مالک کی طرف سے ہوتا ہے اس لیے گویا یہ وہیں سے نازل ہوئے آگے ان کی اور تمہاری پیدائش کا یہ طریقہ مقرر کیا کہ پہلے نر کی پیٹھ کے اندر نطفہ بنے پھر وہ مادہ کے پیٹ میں ٹھہرے پھر ایک جھلی کے اندر پلتا رہے بچہ ان ہی تین اندھیرے کی جگہوں میں مختلف طریقوں سے بنتا ہے پہلے گوشت کا لوتھڑا پھر ہڈیوں کا ڈھانچہ اور پھر ہڈیوں کے اوپر گوشت لپٹا ہوا یہ پیدائش کی تین منزلیں ہیں جو ماں کے بدن کے اندر چھپی ہوئی اندھیری جگہوں میں پوری ہوتی ہیں

Marfat.com

اللہ تمہارا رب ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ
وہی ہے اللہ تمہارا پروردگار اسی کا ہے راج نہیں
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶
کوئی معبود مگر وہ پس کہاں پھرے چلے جا رہے ہو

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ
وہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کا راج ہے اس کے
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶
سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ
اگر تم انکار کرو تم پس تحقیق اللہ بے پروا ہے تم سے
وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ
اور وہ پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کے لیے کفر

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ
اگر تم منکر ہو گے تو اللہ تمہاری پروا نہیں رکھتا
وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ
اور اپنے بندوں کا منکر ہونا وہ پسند نہیں کرتا۔

جب تم نے آسمان، زمین، سورج، چاند، دن، رات کو دیکھ لیا اور ان کو جس انتظام اور قانون کے ساتھ چلایا جا رہا ہے ان کا بھی مطالعہ کر لیا انسان کی پیدائش اور حیوانات کا اس کے فائدے کے لیے بنائے جانے پر بھی غور کر لیا تو اب اس نتیجہ پر پہنچنے میں کیا دیر ہے۔ کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت کے کارنامے ہیں اسی نے ان سب چیزوں کو بنایا اور پھر انسان کو بنا کر ان سب کو اس کے لیے کام پر لگا دیا اور ساتھ ہی مویشیوں کی بھی چار قسمیں بنا دیں اور انسان کی طرح ان میں بھی نر مادہ کے جوڑے بنا دیئے تاکہ انسان کے ساتھ ساتھ ہی ان کی بھی نسل قائم رہے اور یہ انسان کی ضروریات میں کام آتے رہیں۔

اب کان کھول کر سنو! کہ یہی اللہ ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور جو سب کی دیکھ بھال اور پرورش کرتا ہے اور۔ اے انسانوں یہی تمہارا پروردگار اور پالنے والا ہے حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے آگے دم کوئی نہیں مار سکتا ہر چیز اس کی فرمانبردار ہے اور اس نے جو راستہ جس کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ وہ اسی پر قائم ہے خوب سمجھ لو کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ انسان کی انتہائی نادانی ہے کہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف جھکے تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ دیکھو! اگر اللہ کو نہ مانو گے تو اسے تمہاری پروا نہیں۔ لیکن وہ اسے بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے اسے چھوڑ کر دوسروں کی طرف جھکیں۔ تمہارا بھلا اسی میں ہے۔ کہ تم اسے ناراض نہ کرو۔

Marfat.com

اللہ کی رضامندی

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۚ وَلَا تَزِرُ
اور اگر تم شکر کرو گے تو پسند کرے گا اسے تمہارے لیے اور نہ اٹھائے گا
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر تمہارے رب کی
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ
لوٹنا ہے تمہارا پس جتلا دے گا تمہیں جو تم تھے کرتے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷
تحقیق وہ جانتا ہے سینوں کے اندر کے بھید

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۚ وَلَا تَزِرُ
اور اس کا حق مانو گے تو اسے تمہارے لیے پسند کرے گا اور کوئی
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تم کو اپنے رب کی
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ
طرف پھر جانا ہے تو وہ جتلا دے گا جو تم کرتے تھے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷
یقیناً اسے خبر ہے دلوں کی بات کی

يَرْضَهُ (راضی ہوگا اس سے) اَرْضٰى اصل میں يَرْضَوُا ہے، یہاں چونکہ ان کی جزا ہے۔ اس لئے واؤ گر گئی مضارع کا صیغہ ہے ر۔ض۔ وہ سے جس کا مصدر رضوان اور رِضًا ہے۔ اور حاصل مصدر رِضَا سے يَرْضَ کے ساتھ هُ ضمیر غائب ہے جس کا مرجع شکر ہے جو تَشْكُرُوْا سے صاف سمجھ میں آتا ہے۔ ذَاتِ الصُّدُوْرِ سینہ میں چھپی ہوئی باتیں یہ لفظ سورت ہود کے شروع میں گزر چکا ہے۔ لفظی ترجمہ سینہ والی باتیں، مراد دل سے پوشیدہ خیالات۔

ارشاد ہے کہ اللہ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ اسے کوئی مانے یا نہ مانے لیکن انسان کا بھلا اسی میں ہے کہ اللہ کو اپنا رب اور معبود مانے اس کی رحمت کا تقاضا ہے کہ اپنے فرمانبردار بندوں کو جو اس کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں جھکتے اس کے احکام بجالاتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔ اپنی عنایت سے سرفراز فرمائے اور اس کے اس کام کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے کیونکہ ان کا بھلا اسی میں ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ جو ناشکری کرے گا اس کی سزا خود اسے ملے گی یہ نہ ہوگا کہ اس کا بوجھ کوئی اور اٹھالے۔ ہر شخص اپنے اپنے کام کا ذمہ دار ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ عزوجل کے روبرو پیش کیا جائے گا اور وہ اس دن صاف صاف بتا دے گا کہ کون شخص کیا کام کرتا رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک کے کاموں سے خوب واقف ہے بلکہ وہ سب کے دلوں تک کے بھید اچھی طرح جانتا ہے۔

Marfat.com

انسان کی ہٹ دھرمی

وَاِذَا - مَسَّ - الْاِنْسَانَ - ضُرٌّ - دَعَا - رَبَّهٗ
اور جب چھو جائے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو

مُنِيْبًا - اِلَيْهِ - ثُمَّ - اِذَا - خَوَّلَهٗ - نِعْمَةً
رجوع کر کے اس کی طرف پھر جب دے اللہ اسے نعمت

مِّنْهُ - نَسِيَ - مَا - كَانَ - يَدْعُوْٓا - اِلَيْهِ
اپنی طرف سے بھول جائے وہ کہ تھا پکارتا جس کے لیے

مِنْ قَبْلُ - وَجَعَلَ - لِلّٰهِ - اَنْدَادًا - لِّيُضِلَّ
اس سے پہلے اور کردے اللہ کے لیے شریک تاکہ گمراہ کرے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ - تَمَتَّعْ - بِكُفْرِكَ - قَلِيْلًا ۖ
اس کی راہ سے کہدے نہال ہولے اپنے کفر سے کچھ دن

اِنَّكَ - مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨
تحقیق تو آگ والوں میں سے ہے

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ
اور جب انسان پر کوئی سختی آپڑتی ہے تو اپنے رب کو

مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً
پکارتا ہے اس کی طرف متوجہ ہو کر پھر جب اللہ اسے اپنی

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ
طرف سے نعمت بخشتا ہے تو وہ اس حالت کو جس کے لیے پہلے

مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ
پکار رہا تھا بھول جاتا ہے اور اللہ کے برابر اوروں کو ٹھہرانے لگتا

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ
ہے تاکہ اس کی راہ سے بہکائے تو کہہ برت لے اپنے منکر ہونے کے

اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨
باوجود تھوڑے دن تو ہے دوزخ والوں میں سے

انسان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو اللہ کو پکارنے لگتا ہے پھر جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو اپنے بُرے دن ایسے بھول جاتا ہے کہ گویا کبھی آئے ہی نہ تھے۔ سختی کے وقت ہوش اڑ جاتے ہیں کچھ یاد نہیں رہتا۔ اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے وظیفے پڑھنے لگتا ہے کھانے پینے کا ہوش نہیں رہتا پھر جب وہ سختی ٹل جاتی ہے تو پھر بدستور رنگ رلیاں منانے لگتا ہے اور بھول کر بھی اللہ کو یاد نہیں کرتا اسے چھوڑ کر بالکل اوروں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمی دوسروں کی گمراہی کا باعث بن جاتے ہیں خود تو ڈوبے ہی تھے۔ دوسروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں ایسے آدمی کے لیے ارشاد ہے کہ اس سے کہہ دو اللہ کا انکار کر کے تو کامیاب نہیں ہو سکتا کچھ دن مزے اڑا لے اس کے بعد تیرے لیے کچھ نہیں رکھا یہ تیرے لچھن بُرے ہیں مرنے کے بعد تجھے معلوم ہو جائے گا اپنی طرح کان کھول کر سن لے کہ تو دوزخی ہے اور اپنے کفر اور شرک کے بدلے نہ جانے کب تک آگ میں جلتا رہے گا یہ آیت انسان کو غفلت سے جگانے کے لیے سخت کوڑا ہے۔

Marfat.com

سمجھ دار انسان

اَمَّنْ - هُوَ - قَانِتٌ - اٰنَآءَ الَّيْلِ - سَاجِدًا
کیا جو شخص کہ وہ بندگی کر رہا ہے گھڑیوں میں رات کی جھکتا ہوا
وَّقَآئِمًا - يَّحْذَرُ - الْاٰخِرَةَ - وَيَرْجُوْا
اور کھڑا ہوا ڈر رکھتا ہے آخرت کا اور آسرا رکھتا ہے
رَحْمَةَ - رَبِّهٖ ط قُلْ - هَلْ - يَسْتَوِى
رحمت کا اپنے رب کی کہہ دے کیا برابر ہوتے ہیں
الَّذِيْنَ - يَعْلَمُوْنَ - وَالَّذِيْنَ - لَا يَعْلَمُوْنَ ط
وہ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے
اِنَّمَا - يَتَذَكَّرُ - اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾
بات یہی ہے کہ سوچتے ہیں عقل والے

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا
بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہوتا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدہ
وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا
کرتا ہوا اور کھڑا ہوا آخرت کا خطرہ رکھتا ہے اور اپنے رب
رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى
کی مہربانی کی امید رکھتا ہے تو کہہ کیا کوئی سمجھ والے
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط
اور بے سمجھ برابر ہوتے ہیں
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾
سوچتے وہی ہیں جو عقل رکھتے ہیں

خود غرض مطلب کے یار فقط ایسی مصیبت کے وقت اللہ کو پکارتے ہیں جس میں ہوش گم ہو جائے اور سب طرف سے آس ٹوٹ جائے۔ اللہ عزوجل بے بسوں کی پکار سنتا ہے بے کسوں کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور ہر شخص کی جو اسے پکارے مدد کو پہنچتا ہے وہ اپنی رحمت سے اس پکارنے والے کو اس جان لیوا مصیبت سے جس میں وہ مبتلا تھا۔ نجات دیتا ہے۔ پھر جب اس کی جان میں جان آتی ہے۔ تو وہ خوشی سے بغلیں بجانے لگتا ہے اور بجائے اس کے اپنے مولےٰ کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اور اس کی اطاعت میں پورے جوش کے ساتھ لگ جائے مونچھوں پر تاؤ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں جگہ نیاز مانی تھی اور پھول چڑھائے تھے فلاں مقام پہ نک گھسنی کی تھی اس سے میرا بیڑا پار ہوا۔

کوئی اللہ کا بندہ جس کا اس آیت میں ذکر ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کے آگے جھکتا ہے۔ اور ماتھا ٹیکتا ہے۔ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں آخرت کا کھٹکا لگا ہوتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا آسرا ڈھونڈتا ہے مصیبت میں اسی کو پکارتا ہے راحت میں اس کا شکر ادا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ یہ اچھا ہے یا وہ پہلا احسان فراموش شخص توبہ کر دہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوتے۔ بات عقل والے ہی سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

خوش خبری

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
کہہ دے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو ڈرتے رہو
رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ
اپنے رب سے ان کے لیے جو اچھے کام کرتے ہیں اس
الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ؕ
دنیا میں اچھائی ہے اور زمین اللہ کی فراخ ہے
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ
بات یہی ہے کہ دیے جاتے ہیں صبر کرنے والے اپنا اجر
بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾
بے حساب

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
تو کہہ اے میرے یقین لانے والے بندو اپنے رب سے
رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ
ڈرو جنھوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لیے
الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ؕ
بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ
بے شمار ثواب تو فقط صبر کرنے والوں کو ہی
بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾
ملا کرتا ہے

پہلے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں انسان ایک طریقہ پر قائم نہیں بعض دنیا کے عیش و آرام میں پھنس کر اللہ سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں مگر جب کسی بڑی آفت میں پھنس جاتے ہیں تو پھر اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور اس کے سوا اس وقت انہیں اور کوئی بھی یاد نہیں آتا لیکن مصیبت ٹلتے ہی پھر اللہ کو بھول جاتے ہیں بعض لوگ ہر حال میں اللہ ہی کو یاد رکھتے ہیں اور اس کی عبادت اور شکر گزاری میں اپنی راتیں گزارتے ہیں ان دونوں کا انجام یکساں نہیں ہوگا پہلے لوگ مر کر دوزخ میں جلیں گے اور دوسرے راحت و آرام میں بسر کریں گے اس آیت میں ان شکر گزار بندوں کے لیے ارشاد ہے کہ اے رسول ایمان والوں سے کہہ دے کہ تم اپنے رب کے ڈر سے گناہوں سے بچتے رہو اور اس کی بندگی میں مصروف رہو اور اطمینان رکھو کہ جو اس دنیا میں اچھے کام کریں گے ان کی حالت دنیا اور آخرت میں اچھی رہے گی اگر تمہیں تمہارے وطن والے نیکی کا راستہ اختیار کرنے سے روکیں تو اللہ کی زمین بہت بڑی ہے۔ دوسری جگہ چلے جاؤ اور اس تبدیلی میں جو تکلیفیں اٹھانی پڑیں انہیں صبر اور استقلال کے ساتھ جھیلو! اس صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوگا۔ دنیا میں جو اللہ کی اطاعت میں صبر کے ساتھ لگے رہیں گے وہی آخرت میں بے شمار انعام و اکرام پائیں گے اس انعام و اکرام کے مقابلہ میں تھوڑے دن کی زندگی میں اللہ کی فرمانبرداری کے اندر تکلیفیں جھیلنا کوئی چیز نہیں۔

Marfat.com

فرماں برداری کا طریقہ

قُلْ - اِنِّیْٓ - اُمِرْتُ - اَنْ - اَعْبُدَ - اللّٰهَ
کہہ تحقیق میں حکم دیا گیا ہوں کہ عبادت کروں اللہ کی
مُخْلِصًا - لَّهُ - الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ
نرا کرکے اس کے لیے دین اور حکم دیا گیا ہوں
لِاَنْ - اَكُوْنَ - اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ
اس کا کہ میں ہوں پہلا فرمانبرداروں میں کہہ
اِنِّیْٓ - اَخَافُ - اِنْ - عَصَیْتُ - رَبِّیْ
تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی
عَذَابَ - یَوْمٍ - عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾
عذاب سے ایک دن بڑے کے

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ
تو کہہ مجھے حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اس کے لیے بندگی
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ
خالص کرکے اور حکم ہے کہ میں
لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ
سب سے پہلے حکم بردار بنوں تو کہہ
اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
اگر میں اپنے رب کا حکم نہ مانوں تو میں ڈرتا ہوں
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾
ایک بڑے دن کے عذاب سے

ارشاد ہے کہ میں فقط تمہیں ہی زبانی پیغام پہنچانے نہیں آیا ہوں بلکہ وہ پیغام خود میرے لیے بھی حکم کی صورت رکھتا ہے اور مجھ سے صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ میں بھی فقط اللہ ہی کی عبادت کروں اور اللہ کی بندگی کو ملاوٹ سے پاک رکھوں یعنی اس کے سوا کسی کے آگے نہ جھکوں اور نہ کسی سے یہ سمجھ کر کچھ مانگوں کہ اس میں مجھے دینے کی قدرت ہے۔ مجھے صاف حکم ہے کہ سب سے پہلے میں خود اسلام کے احکام کا پابند ہو جاؤں اور دوسروں کے لیے اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ بن کر دکھاؤں میں اس لئے نہیں آیا ہوں کہ آرام سے بیٹھ کر تم پر حکم چلاؤں اور خود کچھ نہ کروں بلکہ اس لیے کہ میں خود محنت اور صبر کے ساتھ اللہ کے حکموں پہ قائم رہوں اور سب سے پہلے خود اپنی جان اور مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں قربان کرنے کے لیے تیار رہوں۔

اللہ تعالےٰ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اللہ کا حکم ماننے میں ذرہ بھر بھی کمی نہ کروں اور تم سے بھی یہی کہہ دوں اور اگر خدانخواستہ میں اس کے حکم کی نافرمانی کر بیٹھوں تو مجھے خود اس بڑے قیامت کے دن اللہ کے عذاب اور اس کی پکڑ کا ڈر لگتا ہے۔

اللہ کی پیغمبری دنیا میں آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لیے نہیں ہوتی۔ یہ تو اس کی راہ میں دل و جان سے محنت کرنے اور مشقت اٹھانے کے لیے ہوتی ہے۔

Marfat.com

اعلانِ عام

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ
تو کہہ اللہ ہی کو میں پوجتا ہوں خالص کرکے اس کے لیے
دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ
اپنی بندگی پس پوجا کرو تم جسے تم چاہو
مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
سوا اس کے کہہ دے تحقیق ٹوٹے میں وہ ہیں
الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ
جو کھو بیٹھے اپنی جانیں اور اپنے گھر والے
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ
قیامت کے دن

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ
تو کہہ میں تو اللہ کو پوجتا ہوں اپنی بندگی اسی کے واسطے
دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ
خالص کرکے اب تم اس کے سوا جس کو چاہو
مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
پوجو تو کہہ بڑے ہارنے والے وہ جو
الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ
اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ
دن ہار بیٹھے

ارشاد ہے کہ ان سے کہہ دے کہ میرا اللہ کے حکم کے مطابق سب سے پہلا کام یہ ہے کہ فقط اللہ ہی کی عبادت کروں اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری میں کسی اور کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں، خالص اس کی بندگی کروں اس کے آگے جھکوں جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگوں تمہیں میرے طریقہ پر چلنا ہے تو تم بھی وہی کرو جو میں کرتا ہوں اور اگر تم میری نہیں سنتے اور میرے عمل کے مطابق عمل نہیں کرتے تو تم جانو اور تمہارا کام جس کے آگے چاہو ہاتھ جوڑتے پھرو میں تمہیں زبردستی تو راہِ راست پہ لانے سے رہا مجھے تو یہی حکم ملا ہے۔ کہ تجھے قرآن مجید پڑھ کر سنا دوں۔ اس کے معنی پہ تمہیں غور کرنے کی نصیحت کر دوں اور اپنی زندگی اس کی ہدایتوں کے مطابق دنیا میں بسر کرکے دکھا دوں تاکہ انسان کے لیے عمل اور عقیدہ دونوں کا ایک نمونہ ہو جائے۔ اور یہی سنت ہمیشہ کے لیے جاری رہے۔ اپنے بعد تمہارے پاس یہی دو چیزیں چھوڑ جاؤں گا یعنی قرآن و سنت یاد رکھو کہ جس نے ان دونوں پر عمل نہ کیا اس کا انجام بُرا ہوگا۔

دنیا کے نفع نقصان کو کیا دیکھتے ہو اصل نقصان میں تو وہ لوگ رہیں گے جو قرآن و سنت کو چھوڑ بیٹھیں گے اور قیامت کے دن اپنی جان کے لیے بھی اور اپنے گھر والوں کے لیے بھی آفت مول لیں گے یاد رکھو قیامت کا نقصان سب سے زیادہ زبردست نقصان ہے۔

Marfat.com

نقصان بھی کیسا؟

اَلَا - ذٰلِكَ - هُوَ - الْخُسْرَانُ - الْمُبِيْنُ ⑮
آگاہ ہو یہ یہی ہے خسارہ ظاہر

لَهُمْ - مِّنْ فَوْقِهِمْ - ظُلَلٌ - مِّنَ النَّارِ
ان کے لیے ان کے اوپر سے سائبان ہوں گے آگ کے

وَمِنْ تَحْتِهِمْ - ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ
اور ان کے نیچے چادریں آگ کی یہ ہے

يُخَوِّفُ اللّٰهُ - بِهٖ - عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ
کہ ڈراتا ہے اللہ اس سے اپنے بندوں کو اے میرے بندو

فَاتَّقُوْنِ ⑯
پس مجھ سے ڈرو

اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑮
سنتا ہے یہی ہے صریح ٹوٹا

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ
ان کے واسطے اوپر سے بادل ہیں آگ کے

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ
اور نیچے بادل اللہ اپنے بندوں

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ
کو اسی چیز سے ڈراتا ہے اے میرے بندو

فَاتَّقُوْنِ ⑯
مجھ ہی سے ڈرو

ظُلَلٌ : (سائبان) آگ کی پھیلی ہوئی چادریں ظُلَّةٌ کی جمع ہے۔ سورۃ شعراء میں گزر چکا ہے۔ يٰعِبَادِ اصل میں يٰعِبَادِيْ ہے اور اتَّقُوْنِ اصل میں اِتَّقُوْنِيْ ہے وقف کی وجہ سے دونوں جگہ یے گر گئی۔

ارشاد ہے کہ کیا انہیں دکھائی نہیں دیتا کہ یہ نقصان سب سے زیادہ کھلا خسارہ ہے انہیں بتلا دیا جاتا ہے کہ اللہ سے منہ موڑ کر دوسروں کی طرف جھکنے والوں کے لیئے سر کے اوپر آگ کی تہہ بہ تہہ چادریں بادلوں کی طرح چھائی ہوئی ہوں گی اور ان کے نیچے آگ کی تہ بہ تہ چادریں بچھی ہوئی ہوں گی۔ غرض ہر طرف سے ان کو آگ کی چادریں گھیرے ہوں گی۔

اللہ عزوجل نے جو اتنا بندوبست کیا کہ اپنے رسول بھیجے اور ان پر اپنی کتابیں نازل کیں پھر ان کو یہ تاکید کر دی کہ اس کتاب کو ان کے سامنے پڑھ کر اس کا مطلب سمجھا دیں پھر آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب کتابوں کا خلاصہ قرآن مجید دے کر بھیجا یہ سارا بندوبست اس لیے ہے کہ وہ اپنے بندوں کو نافرمانی کے انجام سے ڈرا دے اور وہ انجام ایسا ڈراؤنا انجام ہے جس کا نقشہ اوپر کی آیت میں کھینچ دیا گیا ہے۔ سو اے میرے بندو! میرے غضب سے ڈرو کفر اور شرک سے بچو اللہ کو مانو اور خالص اس کی عبادت کرو۔

Marfat.com

خوش خبری

وَالَّذِیْنَ - اجْتَنَبُوا - الطَّاغُوْتَ - اَنْ

اور جو بچتے رہے سرکش شیطان سے کہ

یَّعْبُدُوْهَا - وَاَنَابُوْٓا - اِلَى اللّٰهِ - لَهُمُ - الْبُشْرٰى ۚ

پوجا کریں اس کی اور پھرے اللہ کی طرف ان کے لیے بشارت ہے

فَبَشِّرْ - عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ - یَسْتَمِعُوْنَ - الْقَوْلَ

پس بشارت دے میرے بندوں کو جو کان لگا کر سنتے ہیں بات

فَیَتَّبِعُوْنَ - اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ - الَّذِیْنَ - هَدٰىهُمُ

پھر پیروی کرتے ہیں اس میں سے سب سے اچھی کی وہی ہیں کہ ہدایت کی انھیں

اللّٰهُ - وَاُولٰٓئِكَ - هُمْ - اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ

اللہ نے اور وہی ہیں وہی دانشمند کیا پس وہ کہ

حَقَّ - عَلَيْهِ - كَلِمَةُ - الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ

واقع ہوگیا اس پر حکم عذاب کا کیا پس تو

تُنْقِذُ - مَنْ - فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾

چھڑا لے گا اسے جو آگ میں گر گیا

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ

اور جو لوگ شیطانوں سے بچے کہ ان کو

یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ

پوجیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہوئے ان کے لیے خوشخبری ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

سو تو میرے ان بندوں کو خوشی سنا دے جو بات سنتے ہیں

فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ

پھر جو اس میں نیک ہیں اس پر چلتے ہیں وہی ہیں جنھیں اللہ نے راہ

اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ

بتا دیا اور وہی ہیں عقل والے بھلا جس پر

حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ

عذاب کا حکم ٹھیک ہو چکا بھلا تو اسے خلاص کر

تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾

سکے گا جو عذاب میں پڑ چکا

پہلے ارشاد ہوا کہ اللہ کی عبادت کے ساتھ اور کسی کی عبادت کو نہ ملاؤ۔ جو لوگ اوروں کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اپنا اور ساتھ ہی اپنے گھر والوں کا ناس کر لیا اس سے بڑا نقصان اور کیا ہوگا ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ جو لوگ شیطانوں سے بچے اور ان کی عبادت سے اپنا پیچھا چھڑا لیا اور خالص اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے خوشخبری ہے اے رسول تم ان لوگوں کو خوشخبری سنا دو جو سب کچھ سنتے ہیں مگر عمل اسی پر کرتے ہیں۔ جو سب سے اچھا کلام ہے یعنی قرآن شریف پر یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے ٹھیک راستہ بتا دیا اور درحقیقت عقل والے بھی وہی ہیں۔ آگے ارشاد ہے کہ جن لوگوں پر ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے عذاب کا حکم لگ چکا ہے۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکتے ان کا کیا کرایا برباد ہو چکا جو لوگ اپنے عملوں کی وجہ سے آگ میں جھونک دیئے گئے ان کو تو وہاں سے کیسے نکالے گا وہ تو گئے گذرے ہوئے ؂

Marfat.com

قُدرت کے کرشمے

لٰكِنِ - الَّذِيْنَ - اتَّقَوْا - رَبَّهُمْ - لَهُمْ - غُرَفٌ

لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے لیے چوبارے ہیں

مِّنْ فَوْقِهَا - غُرَفٌ - مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ - مِنْ تَحْتِهَا

ان کے اوپر اور چوبارے بنے بنائے جاری ہیں ان کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ - اللّٰهُ - الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

نہریں وعدہ کرتا ہے اللہ خلاف نہیں کرتا اللہ وعدہ کے

اَلَمْ - تَرَ - اَنَّ - اللّٰهَ - اَنْزَلَ - مِنَ السَّمَآءِ - مَآءً

کیا نہیں دیکھا تونے کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی

فَسَلَكَهٗ - يَنَابِيْعَ - فِي الْاَرْضِ - ثُمَّ - يُخْرِجُ

پھر بہایا اسے چشموں کی شکل میں زمین میں پھر نکالتا ہے

بِهٖ - زَرْعًا - مُّخْتَلِفًا - اَلْوَانُهٗ

اس کے ذریعے کھیتی بدلنے والے اس کے رنگ

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے واسطے ہیں جھروکے

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ان کے اوپر اور جھروکے بنے ہوئے ان کے نیچے ندیاں بہتی

الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

ہیں اللہ کا وعدہ ہو چکا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا

اَلَمْ تَرَ - اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

تونے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمانوں سے پانی اتارا

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ

پھر وہ پانی زمین میں چشموں کی صورت میں چلایا اور پھر اس

بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ

سے کئی کئی رنگ بدلنے والی کھیتی نکالتا ہے

يَنَابِيْعَ (چشمے - سوتیں) ینبوع کی جمع ہے سورۃ بنی اسرائیل میں گزرا ہے۔ غُرَفٌ (چوبارے) غُرْفَةٌ کی جمع ہے اوپر کی منزل کو کہتے ہیں ارشاد ہوا کہ جو لوگ دنیا کے دکھاوے کی چیزوں میں پھنس کر اللہ عزوجل کی نافرمانیاں کرتے ہیں ان کے کرتوت انہیں آگ میں لے جا کر جھونک دیں گے ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ یہ مت سمجھنا کہ اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو جو دنیا میں اللہ کے حکم پر اپنی خواہشیں قربان کر چکے ہیں اپنی اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کا کوئی پھل نہ ملے گا سنو ان کیلئے اونچے اونچے مکان بنے بنائے تیار ہیں جن کی منزلوں پر منزلیں چلی جا رہی ہیں وہ ان میں آرام سے بیٹھے نیچے دیکھ رہے ہوں گے نیچے صاف شفاف نہریں بہہ رہی ہوں گی اللہ ان سے اس کا وعدہ کر چکا اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ دنیا کے حالات پر غور کرو گے تو تم پر حقیقت کھل جائے گی۔ دیکھو اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے وہ پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ پھر چشموں کی شکل میں نکل کر بہتا ہے زمین اس سے سیراب ہوتی ہے پھر اس سے رنگ برنگ اور قسم قسم کی کھیتی نکلتی ہے اس کھیتی کے حالات پر غور کرو۔

Marfat.com

حالات کا بدلنا

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
پھر وہ پک جاتی ہے پس دیکھے تو اسے زرد پھر کر دیتا ہے اسے
حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي
چورا چورا تحقیق اس کے اندر البتہ یاددہانی ہے عقلمندوں
الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
کے لیے کیا پس جو کھول دیا اللہ نے سینہ اس کا اسلام کے لیے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
پھر آئے تیاری پر تو تو اس کا رنگ زرد دیکھے پھر اسے چورا چورا
حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي
کر ڈالتا ہے بیشک اس میں عقل والوں کے واسطے نصیحت
الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ع ۲ ۱۲ ۱۶
ہے بھلا جس کا سینہ اللہ نے دین اسلام کے لیے کھول دیا

فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
پس وہ روشنی میں ہے اپنے رب کی طرف سے پس خرابی ہے ان کی کہ سخت ہو گئے انکے دل
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾
اللہ کے ذکر کی طرف سے وہ لوگ گمراہی میں ہیں ظاہر

فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سو وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے سو خرابی ہے ان کے لیے جن کے دل
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾
اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہیں، وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکتے صریح

يَهِيْجُ پک جاتی ہے مضارع کا صیغہ ہے۔ ہ ی ج سے ھِیْجٌ کے معنی کھیتی کا پک کر خشک ہو جانا جب کھیتی تیار ہو جاتی ہے تو وہ سوکھ جاتی ہے الْقٰسِيَةِ (الَّذِيْنَ قَسَتْ) وہ کہ سخت ہو گئے، ال الَّذِيْنَ کے معنی میں ہے، قَاسِيَةٌ اسم فاعل مؤنث ہے۔ قَسَاوَةٌ سے (سختی)

کھیتی رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے۔ جب بڑھ چکتی ہے تو خشک ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا رنگ زرد نظر آنے لگتا ہے پھر اس کو کاٹ کر ڈال دیتے ہیں پھر اسے پاؤں کے نیچے روند کر چورا چورا کر لیتے ہیں غلہ الگ نکل آتا ہے اور بھوسہ الگ ہو جاتا ہے کھیتی کی حالت میں ان تبدیلیوں پر غور کر کے عقلمند بڑے بڑے نتیجے نکالتے ہیں ایک دن یہ دنیا بھی جو خوب ترقی کر رہی ہے۔ اسی طرح زیادہ عمر کی ہو کر خشک اور پرانی ہو جائے گی پھر اس کے اجزا الگ الگ کر کے ہر ایک کو اس کی مناسب جگہ پہنچا دیا جائے گا آدمی کچھ دوزخ میں چلے جائیں گے کچھ جنت میں اسلام انسان کو جنت میں جانے کی تیاری کرنا سکھاتا ہے جنہوں نے صدقِ دل سے اسلام قبول کر لیا ان کے برابر وہ نہیں ہو سکتے جن کے دل اللہ کی یاد سے غافل ہو گئے۔ اسلام والوں کو اللہ کی روشنی مل گئی ادھر اللہ سے غافل ہونے والوں کی گمراہی بھی صاف ظاہر ہو گئی۔ اس میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

Marfat.com

قرآن کا اثر

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا
اللہ نے اتارا بہترین کلام ایک کتاب باہم ملتی جلتی
مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
دہرائے ہوئے مضمونوں کی کھڑے ہوتے ہیں اس سے بدن کے رونگٹے ان کے جو ڈرتے ہیں
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى
اپنے رب سے پھر نرم پڑ جاتے ہیں ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے
ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
ذکر کی طرف یہ ہدایت ہے اللہ کی راہ دکھاتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۲۳)
اور جسے راہ بھلا دے اللہ پس نہیں اس کے لیے کوئی رہبر

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کیا پس وہ جو روکتا ہے اپنے منہ پر برا عذاب قیامت کے دن
وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ (۲۴)
اور کہا جائے گا ظالموں سے مزا چکھو اس کا جو تھے تم کمائی کرتے

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا
اللہ نے بہترین بات اتاری ایک کتاب آپس میں ملتی جلتی دہرائے ہوئے
مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
مضمونوں کی بال کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے ان لوگوں کے بدن پر جو
رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى
اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر جھکتے ہیں
ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
اللہ کی یاد کی طرف یہ ہے اللہ کا راستہ دکھانا اس طرح وہ راہ بتاتا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۲۳)
جس کو چاہے اور جس کو اللہ راہ بھلا دے اس کو کوئی راہ سجھانے والا نہیں

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کیا وہ شخص جو اپنے منہ پر روکتا ہے برا عذاب قیامت کے دن
وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ (۲۴)
اور بے انصافوں سے کہہ دیا جائے گا کہ چکھو تم جو تم کماتے تھے۔

دنیا کے حالات میں باقاعدہ تبدیلیاں اللہ عزوجل کی قدرت پہچاننے کے لیے کافی ہیں جب اس کو پہچان لیا تو اب سنو کہ اس نے انسان کی ہدایت کے لیے ایک کتاب نازل کی ہے جس میں سب سے اچھی باتیں جمع ہیں وہ ایسی بے جوڑ نہیں جن میں لگاؤ نہ ہو اس میں ساری کام کی باتوں کو مختلف طریقوں سے بار بار دہرایا گیا ہے جو اللہ کو اپنا رب مان چکے ہیں وہ جب اس کلام کو سنتے ہیں تو اس کی ہیبت سے ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان کا بدن اور دل اس کے اثر سے اللہ کی یاد اور ذکر کی طرف جھک جاتا ہے اس طرح اللہ سعادت مندوں کو ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے جو بدقسمت لوگ راہ سے بھٹک گئے ان کو بجز اللہ کے کوئی راہِ راست پہ نہیں لا سکتا یہ بدقسمت لوگ قیامت کا عذاب اپنے منہ پہ جھیلیں گے اور بے ایمانوں سے کہا جائیگا کہ آج اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھو یہ ہے انتہائی بدبختی۔

Marfat.com

منکر ہمیشہ نقصان ہی میں رہے!

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
جھٹلایا لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے پس آپہنچا ان پر عذاب

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ
اس جگہ سے کہ ان کے سان گمان میں بھی نہ تھا پس چکھائی اللہ نے انہیں ذلت

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوْا
دنیا کی زندگانی میں اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اگر وہ ہوتے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
سمجھتے اور البتہ تحقیق بیان کی ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا
ہر قسم کی بات شاید وہ نصیحت حاصل کریں قرآن

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾
عربی کجی نہ رکھنے والا تاکہ وہ بچ کر نکلیں

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
ان سے اگلے جھٹلا چکے ہیں پھر ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا کہ ان کو

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ
خیال بھی نہ تھا پھر ان کو اللہ نے دنیا کی زندگی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوْا
میں رسوائی چکھائی اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے اگر انہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
سمجھ ہوتی اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے واسطے

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا
سب چیز کی مثل بیان کی تاکہ وہ دھیان کریں قرآن عربی

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾
زبان کا جس میں کجی نہیں تاکہ وہ بچ کر چلیں

ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو جو ہمارے رسول کو جھٹلا رہے ہیں اور ہماری بھیجی ہوئی کتاب کو خاطر میں نہیں لا رہے ان کو پہلے زمانے کے لوگوں کے حالات سے سبق حاصل کرنا چاہیے ان سے پہلے ایسے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کے رسول کا کہنا نہ مانا اور سمجھے کہ ہم اپنی ڈھٹائی پر قائم رہ کر مزے سے زندگی بسر کرتے رہیں گے افسوس یہ ان کا خیال غلط تھا اور وہ اسی غلط خیال میں رہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچے رہیں گے۔ لیکن ہمارے عذاب نے اچانک انہیں آپکڑا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ کا عذاب اس طرح بھی آسکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ مول لیا اگر ان لوگوں میں جو اس وقت ہمارے رسول اور ہماری کتاب کو جھٹلا رہے ہیں سمجھ ہوتی تو یہ پہلے لوگوں کے حالات سے سبق حاصل کرتے اور نتیجہ پر نظر کرتے اس قرآن میں ہم نے ہر بات خوب واضح طور پر بیان کر دی ہے اور یہ ہے بھی عربی زبان میں تھوڑا سا بھی غور کریں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی پیچ کی یا ٹیڑھی بات نہیں اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ کسی طرح لوگ سمجھ لیں اور اللہ کا خوف کر کے بری باتوں سے بچ کر اپنا انجام درست کر لیں۔

Marfat.com

مشرک اور موحد کی مثال

ضَرَبَ - اللّٰهُ - مَثَلًا - رَّجُلًا - فِيْهِ - شُرَكَآءُ - مُتَشٰكِسُوْنَ
بیان کی اللہ نے ایک کہاوت ایک آدمی جس میں کئی شریک ہیں جھگڑالو
وَرَجُلًا - سَلَمًا - لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ - يَسْتَوِيٰنِ - مَثَلًا ؕ
اور ایک آدمی پورا ایک شخص کا کیا برابر ہیں یہ دونوں حالت کے لحاظ سے
اَلْحَمْدُ - لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ - لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ
سب خوبی اللہ کی ہے لیکن ان کے اکثر سمجھتے نہیں تحقیق تو
مَيِّتٌ - وَّاِنَّهُمْ - مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ - اِنَّكُمْ - يَوْمَ
مرنے والا ہے اور تحقیق وہ سب مریں گے پھر البتہ تم دن
الْقِيٰمَةِ - عِنْدَ رَبِّكُمْ - تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
قیامت کے اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ
اللہ نے ایک مثل بیان کی ایک مرد ہے، اس میں کئی ضدی شریک
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ
ہیں اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کیا دونوں برابر ہیں حالت میں
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ
سب خوبی اللہ کے لیے ہے پر اکثر ان میں سمجھ نہیں رکھتے بیشک
مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ
تجھے بھی مرنا ہے اور وہ بھی مریں گے پھر البتہ تم قیامت کے
الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع
دن اپنے رب کے آگے جھگڑو گے

مُتَشٰكِسُوْنَ (سخت طبیعت والے جنہیں مشکل سے راضی کیا جا سکے اسم فاعل مُتَشَاكِسٌ کی جمع ہے جو تَشَاكُس سے بنا ہے اس کا مادہ ش - ک - س ہے تَشَكُّسٌ اور شَكَاسَةٌ کے معنی ہیں بدخلق بخیل اور جھگڑالو ہونا تَشَاكُس آپس میں لڑتے جھگڑتے رہنا مُتَشٰكِسُوْنَ وہ لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں۔ سَلَمٌ (جو ایک ہی کا ہو) صفت کا صیغہ ہے س - ل - م سے وہ چیز یا شخص جو بالکل ایک ہی کا ہو ایک کے سوا کسی کا اس پر دعوی نہ ہو۔

مَيِّتٌ (مرنے والا) ہر زندہ آدمی جو مرنے والا ہے زندگی ہی میں مَيِّت کہلاتا ہے اور جب جان نکل چکے گی تو عربی کے محاورہ میں وہ مَيِّت کہلائے گا۔ اس آیت میں توحید اور شرک کی حالت واضح کی گئی ہے ارشاد ہے کہ ایک شخص بہت سے بدخلق آقاؤں کا غلام ہے اور ایک شخص کا فقط ایک آقا ہے ظاہر ہے کہ ان دونوں غلاموں کی حالت یکساں نہیں ہو سکتی پہلا اس جھگڑے میں پڑ جائے گا کہ کس کس کو اور کیسے راضی کروں پھر کوئی مالک اس کی خبر گیری بھی نہ کرے گا کیونکہ وہ کہے گا کہ اور مالک اس کی دیکھ بھال کریں گے میں کیوں کروں دوسرا غلام آرام سے ہوگا کیونکہ اسے ایک ہی مالک کو خوش کرنا ہے۔ اور وہی اس کی خبر گیری کرے گا۔ سچ ہے ساری خوبی اللہ کے لیے ہے دیکھو اس نے کیسی آسانی سے بات واضح کر دی لیکن اکثر ان میں ناسمجھ ہیں۔ بہر حال قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے پیش ہوگے اور وہیں تمہارے سارے جھگڑے چکا دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

ماننے اور نہ ماننے والے

فَمَنْ - اَظْلَمُ - مِمَّنْ - كَذَبَ - عَلَى اللّٰهِ -
پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے جھوٹ بولا اللہ پر
وَكَذَّبَ - بِالصِّدْقِ - اِذْ جَآءَهٗ - اَلَيْسَ - فِيْ جَهَنَّمَ
اور جھٹلایا سچی بات کو جب آئی وہ اس کے پاس کیا نہیں جہنم میں
مَثْوًى - لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ - جَآءَ - بِالصِّدْقِ
ٹھکانا انکار کرنے والوں کا اور وہ جو آیا سچی بات لے کر
وَصَدَّقَ بِهٖٓ - اُولٰٓئِكَ - هُمُ - الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾
اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ ہیں وہی ڈرنے والے
لَهُمْ - مَّا - يَشَآءُوْنَ - عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ
ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں ان کے رب کے پاس یہ ہے
جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ج صلے
بدلہ نیکی کرنے والوں کا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ
پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا
وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ - اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
اور سچی بات کو جھٹلایا جب اس کے پاس پہنچی کیا منکروں
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
کا ٹھکانہ دوزخ نہیں اور جو سچی بات لے کر آیا
وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾
اور جس نے اسے سچ مانا وہی لوگ ہیں ڈرنے والے
لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ
ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہے جو وہ چاہیں - یہ ہے
جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ج صلے
نیکی کرنے والوں کا بدلہ

اسلام کی تعلیم ہے کہ اللہ کو ایک مانو اور اسی کو اپنا خالق مالک اور رب جانو اور اس پروردگار کو اسی طرح سمجھنے کی کوشش کرو جس طرح اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اللہ کو اپنے خیال کے مطابق ماننا انسان کی نجات کے لیے کافی نہیں اس کی سچی باتیں اور صفتیں وہی ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیں - اس کی اولاد ماننا اس کا کسی کو شریک ٹھہرانا - اس کی خدائی میں دوسروں کا حصہ ماننا یہ سب اس کی بابت جھوٹ گھڑنا اور اس پر بہتان لگانا ہے قرآن کریم میں جو اللہ کی صفتیں آئی ہیں اور رسول نے جو کچھ اس کی عبادت اور اس کے ادب کے طریقے بتائے ہیں وہ سراسر سچائی پر مبنی ہیں جو لوگ ان کو نہیں مانتے وہ سچائی کو نہ ماننے والے اور منکر ہیں ان سے زیادہ کوئی بے انصاف اور ظالم نہیں اور یقیناً ان کا ٹھکانا جہنم ہے اس سچائی کو انسان تک پہنچانے والے رسول اور سچائی کو تسلیم کرنے والے انسان ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے واقعی ڈرنے والے اور اس کے ڈر سے بُرے کام چھوڑنے والے اور متقی کہلانے کے لائق ہیں - یہی لوگ نیک ہیں اور ان ہی کو اللہ کے ہاں وہ سب کچھ ملے گا - جو یہ چاہیں گے - ان کے سارے ارمان اس کی رحمت سے پورے کیے جائیں گے ۔

Marfat.com

اللہ اپنے بندے کو کافی ہے

لِيُكَفِّرَ - اللّٰهُ - عَنْهُمْ - اَسْوَاَ - الَّذِيْ - عَمِلُوْا
تاکہ دور کردے اللہ ان سے برے کام جو انھوں نے کیے
وَيَجْزِيَهُمْ - اَجْرَهُمْ - بِاَحْسَنِ - الَّذِيْ - كَانُوْا
اور دے انھیں ان کا اجر بدلے میں اچھے کاموں کے جو تھے وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ - اللّٰهُ - بِكَافٍ - عَبْدَهٗ ؕ
کرتے کیا نہیں اللہ کافی اپنے بندہ کو
وَيُخَوِّفُوْنَكَ - بِالَّذِيْنَ - مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ
اور ڈراتے ہیں تجھے ان سے جو اور اس کے سوا ہیں اور جسے
يُّضْلِلِ - اللّٰهُ - فَمَا لَهٗ - مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾
راہ بھلائے اللہ پس نہیں اس کے لیے کوئی راہ سمجھانے والا

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
تاکہ اللہ ان پر سے برے کام جو انھوں نے کیے تھے
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا
اتار دے اور بدلے میں ان کو بہتر کاموں کا جو وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
کرتے تھے ثواب دے کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں
وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ
اور تجھ کو اس کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں اور جس کو
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾
اللہ راہ بھلائے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

ارشاد ہے کہ جنہوں نے سچی باتوں کو قبول کیا اور جھوٹ سے منہ موڑا وہی اللہ کے سچے بندے ہیں اور وہی اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سچے دل سے کریں گے۔ ان کے لیے اللہ کے ہاں وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں ان کا انجام یہ ہوگا کہ ان کے سارے قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور آدمی ہونے کی وجہ سے جو ان سے بھول چوک ہوئی وہ بھی معاف کر دی جائے گی اور ان کے اچھے کاموں کا انہیں دل کھول کر بدلہ ملے گا۔ افسوس ان باتوں کو نادان لوگ نہیں سمجھتے ان کی نافرمانی اتنی بڑھ گئی ہے کہ یہ اللہ کے ساتھ گستاخیاں کرنے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھمکاتے تھے کہ اگر تم نے ہمارے بتوں کو برا کہنا نہ چھوڑا تو ان سے کہہ کر ہم تمہیں سزا دلوا دیں گے اور وہ (معاذ اللہ) تمہارے ہوش و حواس ہی چھین لیں گے۔

ارشاد ہے کہ کیا خوب گویا اللہ اپنے بندوں کی حفاظت کے لیے کافی نہیں اللہ کے مقابلے میں اپنے بتوں اور دیوتاؤں کو کھڑا کرتے ہیں اور دھمکاتے ہیں کہ اپنی باتوں سے باز آؤ ورنہ یہ تمہیں بڑی سزا دلوائیں گے۔ سچ ہے اللہ ہی ٹھیک چلائے تو چلائے ورنہ جسے اس نے گمراہی میں چھوڑ دیا اسے کوئی سیدھا راستہ سمجھانے والا نہیں۔

Marfat.com

اختیار اللہ ہی کو ہے!

وَمَنْ - يَّهْدِ - اللّٰهُ - فَمَا - لَهٗ - مِنْ مُّضِلٍّ ؕ
اور جسے ہدایت کرے اللہ بس نہیں اس کو کوئی گمراہ کرنے والا
اَلَيْسَ - اللّٰهُ - بِعَزِيْزٍ - ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ
کیا نہیں اللہ قوت والا بدلہ لینے والا اور البتہ اگر
سَاَلْتَهُمْ - مَّنْ - خَلَقَ - السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضَ
پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیے آسمان اور زمین
لَيَقُوْلُنَّ - اللّٰهُ ؕ
البتہ کہیں وہ اللہ نے

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ
اور جس کو اللہ راہ سمجھائے تو اسے کوئی بھلانے والا نہیں
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ
کیا اللہ نہیں ہے زبردست بدلہ لینے والا اور اگر تو
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
ان سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ
تو کہیں اللہ نے

ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو اللہ کی قدرت اور شوکت کا اندازہ نہیں اپنے دیوتاؤں ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور اے رسول تجھے ان کے غضب سے ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بتوں اور دیوتاؤں کو برا کہنا چھوڑ دے ورنہ وہ تجھے اس کی سخت سزا دیں گے۔ ان کی عقل کو کیا ہو گیا ہے یہ ان کے بت تو سرے سے کچھ ہیں ہی نہیں۔ آدمی تو آدمی یہ تو مکھی مچھر جیسی حقیر چیزوں کے آگے بھی بے بس ہیں ان کی اللہ کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ ان لوگوں پر تو اللہ کی پھٹکار ہے ؕ

اللہ نے ان کی کرتوتوں کی وجہ سے ان کو سیدھے راستہ سے دور ہٹا دیا ہے اور جس کو اللہ ہی راستہ سے ہٹا دے تو کون ہے جو اسے سیدھے راستہ پر ڈال دے ہاں اللہ اچھے اور نیک بخت لوگوں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دیتا ہے اور جسے اس نے سیدھے راستہ پر ڈال دیا۔ اسے کوئی راستہ سے نہیں ہٹا سکتا یہ سمجھیں یا نہ سمجھیں حقیقت یہ ہے کہ قوت کا مالک اللہ ہی ہے اس کے سامنے کیا مجال کہ کوئی دم مار سکے وہ ضرور نافرمانوں کو ان کی نافرمانی کی سزا دے گا ؕ

ارشاد ہے کہ حق بات ان کافروں کی زبان پر بھی جاری ہو کر رہتی ہے جب تو ان سے پوچھے کہ بتاؤ یہ آسمان اور زمین کس نے بنائے۔ تو فوراً بول اٹھیں گے کہ اللہ نے اب ان سے کہو کہ پھر ایسے قادر مطلق کو چھوڑ کر ان ناچیز بتوں اور جھوٹے معبودوں کی طرف کیوں جھکتے ہو ؕ

Marfat.com

سیدھی بات

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو کہہ بھلا دیکھو تو جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
اگر ارادہ کرے مجھے اللہ ضرر پہنچانے کا کیا وہ
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ
کھولنے والے ہیں اس کا ضرر یا چاہے مجھ پر اپنی رحمت کرنا
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ
کیا وہ روکنے والے ہیں اس کی رحمت کہہ دے کافی ہے مجھے
اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾
اللہ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو کہہ بھلا دیکھو تو تم جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
مجھے تکلیف دینی چاہے تو وہ ایسے ہیں جو اس کی تکلیف
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ
کھول دیں یا وہ مجھ پر مہربانی کرنی چاہے تو وہ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ
ایسے ہیں کہ اس کی مہربانی کو روک لیں تو کہہ مجھے
اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾
اللہ بس ہے اسی پر بھروسہ رکھنے والے بھروسہ رکھتے ہیں

ارشاد ہے کہ جب وہ اس کا اقرار کر لیں کہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اللہ ہے تو ان سے کہہ کہ پھر تم غیر اللہ کیطرف کیوں جھکتے ہو۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان میں سے کسی کے اندر عالم کے انتظام میں دخل دینے کی کچھ طاقت ہے ان میں سے کوئی اس قابل ہے کہ اگر اللہ عزوجل مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچانی چاہیے تو یہ اس تکلیف کو دور کر دیں یا یہ ایسا کر سکتے ہیں کہ اگر اللہ اپنی رحمت سے مجھے کچھ راحت پہنچانی چاہے تو وہ اس کی رحمت کو روک دیں۔ نادانو! جس نے اپنی قدرت سے عالم کی یہ عظیم الشان چیزیں بنا کھڑی کیں اس کے سامنے یہ پتھر مٹی کی بے جان مورتیں کیا کر سکتی ہیں۔ یہ تو نہ ملیں نہ جلیں نہ دیکھیں نہ سنیں یہ ایک مکھی کو تو اپنے اوپر سے اڑا نہیں سکتے یہ کسی کی تکلیف کیا دور کریں گے یہ تو کیا بڑی بڑی شان و شوکت والے اللہ کے آگے سوا اس کے کہ اس کے سامنے عاجزی سے جھکیں اور اس کی رحمت کے طلب گار ہوں اور کچھ نہیں کر سکتے تو اب بتاؤ کہ میں ایسے قادر و توانا رحیم و کریم اللہ کو چھوڑ کر ان ضعیف اور ناتواں مورتوں کے سامنے کیسے جھکوں مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میرے لیے اللہ بالکل کافی ہے۔ وہی میرے سب کام اپنی رحمت سے بنائے گا کوئی بھروسہ کرے تو اس پر کرے اور کسی پر بھروسہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہر حالت میں اللہ ہی مددگار ہو سکتا ہے۔ دوسرے کس گنتی میں ہیں ۔

Marfat.com

آخر کیا کیا جائے

قُلْ - يٰقَوْمِ - اعْمَلُوْا - عَلٰى مَكَانَتِكُمْ - اِنِّيْ
کہہ دے اے میری قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر میں بھی
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ - تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ
کام کرتا ہوں پس عنقریب جان لوگے کون ہے کہ آتا ہے اس پر
عَذَابٌ - يُّخْزِيْهِ - وَيَحِلُّ - عَلَيْهِ - عَذَابٌ
عذاب جو اسے رسوا کرے اور اترتا ہے اس پر عذاب
مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ - اَنْزَلْنَا - عَلَيْكَ - الْكِتٰبَ
دائمی تحقیق ہم نے اتاری تجھ پر کتاب
لِلنَّاسِ - بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ - اهْتَدٰى - فَلِنَفْسِهٖ ۚ
لوگوں کے لیے سچائی کے ساتھ پس جو راہ پر آیا سو اپنے ہی نفع کے لیے
وَمَنْ - ضَلَّ - فَاِنَّمَا - يَضِلُّ - عَلَيْهَا ۚ وَمَآ
اور جو بہکا تو پس یہی ہے کہ وہ بہکتا ہے اپنی ہی ضرر کے لیے اور نہیں
اَنْتَ - عَلَيْهِمْ - بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع
تو ان پر مسلط کیا گیا

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ
تو کہہ اے قوم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ میں بھی کام کرتا
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ
ہوں اب آگے جان لوگے کس پر آفت آتی
عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
ہے کہ اسے رسوا کرے اور کس پر اترتا ہے سدا رہنے والا
مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ - اَنْزَلْنَا - عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
عذاب ہم نے اتاری ہے کتاب تجھ پر لوگوں کے لیے
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ
سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو
وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ
اور جو بہکا تو بات یہی ہے کہ اپنے بُرے کو بہکا اور
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع
تو ان کا ذمہ دار نہیں

ع ۴

ارشاد ہے کہ مثالوں اور دلیلوں سے اشاروں اور کنایوں اور صاف صاف بیانات سے ہر طرح تمہیں بتا دیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی کسی کا اصلی معنی میں نہ یار ہو سکتا ہے۔ نہ مددگار اس لیے خالص اسی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اب بھی اگر تم نہیں مانتے تو تم جانو جو چاہو کرو میں تو اسی راستہ پر قائم رہوں گا جو اللہ عزوجل نے میرے لیے مقرر کر دیا ہے ابھی تھوڑے دن میں تمہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کس کی شامت آنے والی ہے اور کون دنیا ہی میں آفتوں کے اندر پھنس کر ذلیل و خوار اور آخرت میں ہمیشہ کے عذاب کا مستحق ہونے والا ہے اے رسول ہم نے تمہارے اوپر اصلی اور سچی باتوں سے بھری ہوئی کتاب اتاری ہے اب اگر کوئی اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیگا تو اس کا اپنا ہی دونوں جہانوں میں بھلا ہوگا اور جو اس راستہ سے بہک گیا تو اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ تمہیں ان کے اوپر کوتوال یا داروغہ بنا کر نہیں بٹھایا گیا کہ تم مار مار کر انہیں سیدھا کرو تمہارا کام فقط سمجھا دینا ہے ۞

Marfat.com

اللہ کی پہچان کا ایک اور ذریعہ

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ
اللہ کھینچ لیتا ہے روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جو
لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ
نہیں مریں انھیں ان کی نیند میں پھر روک لیتا ہے انہیں کہ
قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى
فیصلہ کیا جن کے لیے موت کا اور بھیج دیتا ہے اوروں کو
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ایک مدت مقرر تک تحقیق اس کے اندر نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
ان لوگوں کے لیے جو سوچیں

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ
اللہ جانیں کھینچ لیتا ہے جب ان کے مرنے کا وقت ہو اور جو
لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ
نہیں مریں ان کو ان کی نیند میں کھینچ لیتا ہے پھر جن کے
قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى
لیے مرنا ٹھہرا دیا ہے انھیں رکھ چھوڑتا ہے اور اوروں کو
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ایک مقرر وعدہ تک بھیج دیتا ہے ان باتوں میں ان لوگوں کے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
لیے پتے ہیں جو دھیان کریں

دنیا کی ہر چیز اللہ عزوجل کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے جدھر دیکھو ہر جگہ اسکی کوئی نشانی نظر آتی ہے۔ سوچنے والے ہر واقعہ میں اللہ کی معرفت کی نشانی دیکھتے ہیں انہی میں سے ایک بڑا واقعہ انسان کا سونا اور جاگنا ہے کیا کبھی تم نے سوچا کہ نیند کیا ہے جاگنا کیا ہے۔ ارشاد ہے کہ سو جانے اور پھر جاگ جانے کے واقعہ سے مرنے اور دوبارہ جینے کا مسئلہ صاف طور پر سمجھ میں آجاتا ہے اور قرآن حکیم میں جو اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ کہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کیا جائے گا اس کا سچ ہونا بالکل ظاہر ہو جاتا ہے دیکھو بدن میں زندگی کے پورے آثار تب ظاہر ہوتے ہیں۔ جب اس کا روح سے تعلق رہے۔ سوتے میں بدن بالکل بے کار ہو جاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ نیند کے وقت اللہ بدن سے روح کو الگ کر دیتا ہے۔ صرف اتنا اثر اس کا باقی رہتا ہے کہ سانس چلتا رہے اب اللہ کے اختیار میں ہے کہ روح کو بدن میں واپس بھیجے یا نہ بھیجے اگر واپس بھیج دیا تو آدمی جاگ اٹھتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ ابھی اسے دنیا میں کچھ دن اور رہنا ہے اور اگر واپس نہ بھیجا اور اپنے پاس ہی روک رکھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی مر گیا یعنی روح کا بدن پہ اتنا اثر بھی نہ رہا کہ آدمی کا سانس چلتا رہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے اختیار میں ہے کہ بدن میں جب چاہے روح داخل کر دے اور جب چاہے اسے بدن سے جدا کر دے جدائی اگر پوری ہے تو اس کا نام بدن کی موت ہے اور اگر ادھوری ہے تو اس کا نام نیند ہے دونوں حالتوں میں اللہ بدن اور روح کا تعلق جب چاہے دوبارہ قائم کر سکتا ہے۔

Marfat.com

پھر بھی نہ پہچانا

اَمِ - اتَّخَذُوْا - مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - شُفَعَآءَ ؕ قُلْ
کیا بنا لیے انھوں نے اللہ کے سوا کوئی سفارش کرنے والے تو کہہ
اَوَلَوْ - كَانُوْا - لَا يَمْلِكُوْنَ - شَيْـًٔا - وَّلَا -
اور اگرچہ ہوں وہ کہ مالک نہیں کسی چیز کے اور نہ
يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ - لِّلّٰهِ - الشَّفَاعَةُ
سمجھ رکھتے ہوں کہہ دے اللہ ہی کی ہے سفارش
جَمِيْعًا ؕ لَهٗ - مُلْكُ السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ ؕ
ساری اسی کی بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی
ثُمَّ - اِلَيْهِ - تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾
پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ
کیا انھوں نے اللہ کے سوا کوئی سفارش والے پکڑے ہیں تو کہہ
اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا
اگرچہ کسی چیز کا اختیار ان کو نہ ہو اور نہ
يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
سمجھ تو کہہ ساری سفارش اللہ کے
جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اختیار میں ہے اسی کا راج ہے آسمان میں اور زمین میں
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾
پھر اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے

جب زندگی اور موت سب کچھ اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کسی اور کو دنیا جہاں کی پیدائش اور اس کے قائم رکھنے میں کوئی دخل نہیں تو یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کی طرف کیوں جھکتے ہیں یا تو ان کی عقل ہی میں کمی ہے یا یہ عقل سے ٹھیک طور پر کام لینا نہیں جانتے بت پرستوں کا یہ دعویٰ کہ یہ بت اللہ کی درگاہ میں ہماری سفارش کرتے ہیں اور انہیں کی سفارش سے ہمارے سارے کام بنتے ہیں کیسے درست ہو سکتا ہے کیا بے جان پتھر کی مورتیاں جو کسی چیز کی بھی مالک نہیں اور جو سمجھ اور سوجھ بوجھ سے بالکل بے بہرہ ہیں کسی کی سفارش کر سکتی ہیں تم اے رسول ان کی غلطی سے انہیں آگاہ کر دو اور کہہ دو کہ اور چیزوں کی طرح سفارش اور شفاعت کا معاملہ بھی پورے طور پر اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے شفاعت وہ کر سکتا ہے جسے اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دے اور وہ سفارش انہی کی کر سکتا ہے جو اللہ کے نزدیک سفارش کے لائق ہوں ان بتوں کے پاس نہ اللہ کا اجازت نامہ ہے کہ وہ سفارش کر سکتے ہیں اور نہ یہ سفارش چاہنے والے اللہ کے نافرمان بندے اس قابل ہیں کہ ان کی سفارش کی جائے آسمانوں میں اور زمین پر ہر جگہ اللہ ہی کا حکم چلتا ہے اور پھر سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جب وہی شہنشاہ مطلق ہے تو اور کسی کو کیا اختیار ہے کہ اپنا حکم چلائے اور اس کے احکام کو ٹھکرا دے ۞

Marfat.com

مشرکوں کا طریقہ

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
اور جب ذکر کیا جائے اللہ کا فقط رک جاتے ہیں دل
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ
ان لوگوں کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر اور جب ذکر کیا جائے ان کا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
جو اس کے سوا ہیں تبھی وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں کہہ تو اے اللہ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
ایجاد کرنے والے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
فیصلہ فرمائے گا درمیان اپنے بندوں کے اس چیز میں کہ تھے وہ اس میں جھگڑتے

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
اور جب خالص ایک اللہ کا نام لیجیے تو ان کے دل رک جاتے ہیں
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ
جو پچھلے گھر کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
نام لیجیے تب وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں تو کہہ اے اللہ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
تو ہی اپنے بندوں کے اندر فیصلہ کرے گا جس چیز میں وہ جھگڑتے تھے

اِشْمَاَزَّتْ (سکڑ جاتے ہیں، بھنچ جاتے ہیں) ماضی مونث کا صیغہ ہے۔ اِشْمِئْزَاز سے جس کے معنی ہیں سکڑ جانا۔

پچھلی آیتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ کی پوری پوری پہچان اس وقت ہوگی جب اس کی صفتوں کو بھی اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے گی اللہ کو ماننا ہے تو اس طرح ماننا کہ وہ سب کا پیدا کرنے والا اور سب کی ضرورتیں پوری کرنے والا اور سب کی پرورش کرنے والا ہے اور آخری فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے معلوم ہوا کہ جو آخرت کو نہیں مانتے انہوں نے اللہ کو پورے طور پر نہیں مانا آخرت پر ایمان لائے بغیر اللہ کی حکومت اور قدرت کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ فقط ایک اللہ کو دنیا کا حاکم نہیں مانتے بلکہ اس کے ساتھ کسی اور کو بھی اختیار میں شریک سمجھتے ہیں وہ توحید سے بالکل ناواقف ہیں جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں کہ کچھ کر سکے تو ان کے دل بھنچ کر سکڑ جاتے ہیں اور جب کہا جائے کہ ہاں اور بھی کچھ کر سکتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ اسی کے معنی شرک کے ہیں آگے ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول تم ان کو ان کا کام کرنے دو۔ تم تو یہ دعا کرو کہ اے اللہ یہ آسمان اور زمین تو نے ہی بنائے ہیں تو ہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے ان لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ تو ہی کرے گا۔ یہاں تو یہ اپنے سوا کسی کی نہیں سنتے۔

Marfat.com

آخرت کا حال

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
اور اگر ہو ان لوگوں کے پاس جنھوں نے ظلم کیا جو کچھ زمین میں ہے
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ
سب کا سب اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ تو البتہ دے ڈالیں اسے اپنے چھڑانے میں
مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ
برے عذاب سے قیامت کے دن اور ظاہر ہو ان کے لیے
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
اللہ کی جانب سے جو نہ تھے وہ گمان کرتے
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ
اور ظاہر ہوں ان کے لیے برے کام جو وہ کماتے تھے اور گھیر لے
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾
انھیں تھے وہ جس کا ٹھٹھا کرتے

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
اور اگر گنہگاروں کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ
سارا ہو اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ تو سب دے ڈالیں
مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ
قیامت کے دن بری طرح کے عذاب سے اپنے چھڑانے میں اور اللہ
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
کی طرف سے انھیں نظر آئے جو وہ خیال بھی نہ کرتے تھے
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ
اور ان کو اپنے برے کام جو وہ کماتے تھے نظر آجائیں اور الٹ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾
پڑے ان پر وہ چیز جس کا وہ ٹھٹھا کرتے تھے۔

ارشاد ہے کہ جو قیامت کے دن کا یقین نہیں کرتے وہ اچھی طرح کان کھول کر اس کا کچھ حال سن لیں وہ ایسا ہولناک ہوگا۔ کہ ظالم لوگوں کے اسے دیکھ کر ہوش و حواس گم ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھ دنیا بھر کی دولت آجائے بلکہ اس کے ساتھ اتنی ہی اور بھی مل جائے تو اپنی جان کو سخت عذاب سے چھڑانے کے لیے قیامت کے دن وہ سب کی سب دے ڈالیں اس دن اللہ کی طرف سے ان پر وہ آفتیں نازل ہوں گی جو کبھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ گزری ہوں گی جو بدمعاشیاں انہوں نے دنیا میں دل کھول کر کی تھیں اور جو برائیاں انہوں نے کمائی تھیں وہ ساری کی ساری ان کی آنکھوں کے آگے آجائیں گی اور دنیا میں رسول کی زبانی نصیحت اور ڈراوے کی باتیں جو وہ سنتے تھے۔ اور جن کی ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ سب سچی اور اصلی ثابت ہوں گی اور اس عذاب کی ساری شکلیں اور مصیبتوں کی ساری قسمیں سچ مچ اکٹھی ہو کر ان کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ اللہ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچائے۔ آمین۔

Marfat.com

انسان کی جہالت

فَاِذَا - مَسَّ - الْاِنْسَانَ - ضُرٌّ - دَعَانَا ۚ ثُمَّ
پھر جب آپڑتی ہے انسان پر کوئی آفت پکارتا ہے ہمیں پھر
اِذَا - خَوَّلْنٰهُ - نِعْمَةً - مِّنَّا ۙ قَالَ - اِنَّمَآ
جب اسے عطا کرتے ہیں ہم کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے یہ تو
اُوْتِيْتُهٗ - عَلٰى عِلْمٍ - بَلْ - هِىَ - فِتْنَةٌ - وَّلٰكِنَّ
ملا ہے مجھے علم پر نہیں بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن
اَكْثَرَهُمْ - لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ ۚ قَالَهَا - الَّذِيْنَ
اکثر ان میں سے جانتے نہیں کہہ چکے ہیں یہ بات وہ لوگ جو
مِنْ قَبْلِهِمْ - فَمَآ - اَغْنٰى - عَنْهُمْ - مَّا
ان سے پہلے تھے پس نہ فائدہ دیا انہیں اس نے جو
كَانُوْا - يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾
تھے وہ کماتے

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ
سو جب آدمی کو کوئی تکلیف آلگتی ہے ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر
اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ
جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت بخشیں کہتا ہے یہ تو مجھے
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ
ملی کہ پہلے سے معلوم تھی کوئی نہیں یہ جانچ ہے پر بہت
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ
سے ان کے نہیں سمجھتے یہ بات ان سے اگلے کہہ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا
چکے ہیں پھر کچھ کام نہ آیا ان کے جو
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾
وہ کماتے تھے

خَوَّلْنٰهُ: (عطا کرتے ہیں ہم) اسے ماضی کا صیغہ ہے تخویل سے اس کا مادہ خ - و - ل ہے خَوَل خوش حالی - تخویل خوشحالی عطا کرنا ۔

پہلی آیتوں سے معلوم ہوا کہ دنیا میں پھنسا ہوا انسان اللہ کا نام لینے سے کتراتا ہے اور اور چیزوں سے خوش ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آخرت کو نہیں مانتا اس آیت میں اس کی ڈھٹائی کا ذکر ہے تنگی اور مصیبت آپڑتی ہے تو سب کچھ بھول کر وہ صرف اللہ کو پکارتا ہے پھر جب اللہ اسے اپنے فضل سے خوشحال کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو معلوم تھا کہ یہ خوشحالی مجھے ملنے والی ہے کیونکہ میں ہنرمند اور صاحب تدبیر ہوں مجھے خوشحالی نہ ملتی تو کسے ملتی ارشاد ہے کہ اے انسان ہوش میں آ یہ تو اللہ نے تیری آزمائش کی ہے کہ تجھے خوشحالی عطا کی مگر افسوس کہ ان میں سے اکثر جانتے نہیں یا جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں یہی باتیں ان سے پہلے لوگوں نے بھی کہی تھیں لیکن ان سے ان کا کچھ بھلا نہ ہوا جب اللہ کے غضب نے انہیں آپکڑا تو کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑا خوشحالی بھی گئی اور خود بھی تباہ ہوئے ۔ انہیں میں سے ایک شخص قارون تھا جس کا حال سورۃ القصص میں بیان ہو چکا ہے وہ یہی کہتا تھا کہ یہ دولت میں نے اپنی لیاقت سے کمائی ہے آخر تباہ ہوا ۔

Marfat.com

بُرے کاموں کا نتیجہ

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۚ وَالَّذِيْنَ
پس پہنچیں تھیں برائیاں اس کی جو انھوں نے کمایا اور جن لوگوں نے
ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
ظلم کیا ان میں سے جلدی پہنچیں گی انہیں برائیاں
مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ
اس کی جو کمایا انھوں نے اور نہیں وہ عاجز کر دینے والے اور کیا نہیں
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
جانا انھوں نے کہ اللہ فراخ کرتا ہے رزق جس کے لیے
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
چاہتا ہے اور ماپتا ہے تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع
ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ
پس پڑ گئیں ان پر برائیاں جو کمائی تھیں اور ان میں سے
ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
جو گنہ گار ہیں ان پر بھی اب پڑنی ہیں برائیاں جو
مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ
انھوں نے کمائی ہیں اور وہ تھکانے والے نہیں اور کیا
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
جان نہیں چکے کہ اللہ جس کے واسطے چاہے روزی فراخ
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
کرتا ہے اور ناپ کر دیتا ہے البتہ ان لوگوں کے لیے جو مانتے
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع
ہیں اس میں پتے کی باتیں ہیں

ع ۵ ۱۱ ۲

ارشاد ہے کہ پہلے لوگوں نے جو بُرے کام کیے ان کے نتیجے انہیں بھگتنے پڑے اور ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان پر بڑی بڑی آفتیں آئیں وہ سمجھتے رہے کہ ہم چاہے جو کچھ کریں ہمارا کوئی کچھ نہیں کر سکتا کسی کی مجال نہیں کہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے اور ایسا تو کون ہے جو ہماری گوشمالی کرے۔ اے رسول ان میں جو شریر اور سرکش ہیں ان سے کہہ دو کہ یہ ان کا خیال خام ہے کہ ان سے باز پرس نہ ہوگی۔ ان کی شرارتیں اور بداعمالیاں رنگ لائیں اور پھر لائیں۔ یہ اللہ عزوجل کی قدرت کا انکار نہیں کر سکتے۔ ان کی کیا مجال کہ اپنے فریب اور چھل بٹوں سے یا ڈرا دھمکا کر اسے عاجز کر دیں اگر ان کی دل کی آنکھیں بالکل پٹ نہیں ہو گئیں تو انہوں نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے لوگ باوجود کوشش کے روٹی کو ترستے رہ جاتے ہیں اور بہت سے کچھ کیے بغیر ڈھیروں مال اور دولت پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں صاف ظاہر ہے۔ کہ روزی کی تنگی اور زیادتی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ایمان والوں کے لیے تو اس میں اللہ کو پہچاننے کی بڑی نشانیاں موجود ہیں ۔

Marfat.com

رحمت کی امید

قُلْ - يَا - عِبَادِ - يَ - الَّذِيْنَ - اَسْرَفُوْا

کہہ دے اے بندو میرے جنھوں نے زیادتی کی ہے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ - لَا تَقْنَطُوْا - مِنْ - رَّحْمَةِ

اپنی جانوں پر مت مایوس ہو سے مہربانی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ - اللّٰهَ - يَغْفِرُ - الذُّنُوْبَ - جَمِيْعًا ؕ

اللہ کی تحقیق اللہ بخش دیتا ہے گناہ سارے

اِنَّ - هٗ - هُوَ - الْغَفُوْرُ - الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا

تحقیق وہ وہی ہے بخشنے والا مہربان اور رجوع کرتے رہو

اِلٰى رَبِّكُمْ - وَاَسْلِمُوْا - لَهٗ - مِنْ قَبْلِ - اَنْ

اپنے رب کی طرف اور اطاعت کرو اس کی اس سے پہلے کہ

يَّاْتِيَكُمُ - الْعَذَابُ - ثُمَّ - لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

آئے تم پر عذاب پھر نہ مدد کیے جاؤ گے تم

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا

کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

اللہ کی مہربانی سے آس مت توڑو بے شک

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ

اللہ سب گناہ بخشتا ہے وہ جو

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا

ہے وہی ہے گناہ معاف کرنیوالا مہربان اور اپنے رب کی

اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

طرف رجوع کرو اور اس کی حکمبرداری کرو اس سے پہلے کہ

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

تم پر عذاب آئے پھر کوئی تمھاری مدد کو نہ آئے گا

انسان کی فطرت میں ڈر اور امید دو باتیں بڑی زبردست ہیں اور اس کے سارے کام انہی دو کے اوپر چکر کاٹتے رہتے ہیں ان میں سے کوئی ایک اگر دوسرے کو بالکل دبا دے تو انسان کسی کام کا نہیں رہتا یا کم سے کم کوئی مفید کام نہیں کر سکتا انسان اگر ہر چیز سے ڈرتا ہی رہے تو بھی پریشان رہے گا اور اگر ہر چیز سے امید لگا بیٹھے تو بھی ناکامی سے دوچار ہوگا اسلام سکھاتا ہے کہ اللہ کے سوا سب کا خوف دور کر دو اور امید بھی اس کے سوا کسی سے نہ رکھو اس کے غضب سے ڈرو ضرور لیکن اس سے امید بھی مت توڑو پہلی آیتوں میں اس کے غضب اور انتقام سے ڈرایا گیا۔ اب ان آیتوں میں سکھایا جا رہا ہے کہ اس سے امید بھی مت توڑو وہ توبہ کرنے والوں کی خطائیں سب معاف کر دیتا ہے ارشاد ہے کہ اس کی رحمت سے مایوس مت ہو وہ ہر گناہ توبہ کرنے پر بخش دیتا ہے اور معاف کرنے والا مہربان ہے فقط اس کی طرف رجوع کرنے کی اور اس کے حکم بجا لانے کی دیر ہے لیکن یہ سب اس کا عذاب آنے سے پہلے کرنا چاہیے۔ ورنہ جب عذاب آ گیا۔ تو پھر اس سے بچانے والا کوئی نہیں اس آیت میں انسان کے لیے بڑی خوشخبری ہے جب بھی توبہ کرو گے اور اسلام کے احکام ماننے لگو گے اسی وقت وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

Marfat.com

موقعہ ہاتھ سے نہ دو

وَاتَّبِعُوْٓا - اَحْسَنَ - مَآ - اُنْزِلَ - اِلَيْكُمْ
اور پیروی کرو بہتر بات کی جو اتاری گئی طرف تمہارے
مِّنْ رَّبِّكُمْ - مِّنْ - قَبْلِ - اَنْ - يَّاْتِيَ - كُمُ
طرف سے رب کی تمہارے پہلے اس کے کہ آئے تم پر
الْعَذَابُ - بَغْتَةً - وَّاَنْتُمْ - لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
عذاب اچانک اور تمہیں خبر بھی نہ ہو
اَنْ - تَقُوْلَ - نَفْسٌ - يّٰحَسْرَتٰى - عَلٰى - مَا
کہ کہے کوئی جی ہائے افسوس اوپر اس کے کہ
فَرَّطْتُّ - فِيْ جَنْۢبِ - اللّٰهِ - وَاِنْ - كُنْتُ
کمی کی میں نے بیچ درگاہ اللہ کے اور تحقیق رہا میں
لَمِنَ - السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
البتہ ہنسی اڑانے والوں میں سے

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
اور چلو بہتر بات پر جو تمہاری طرف تمہارے رب کی
مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
طرف سے اتری اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
آپہنچے اور تم کو خبر بھی نہ ہو
اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا
کبھی کوئی شخص کہنے لگے ہائے افسوس اس پر کہ میں اللہ
فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ
کے حق میں کوتاہی کرتا رہا اور میں تو
لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
ہنستا ہی رہا

فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ (اللہ کی جناب میں) جنب پہلو کو کہتے ہیں۔ جناب اور جانب کے بھی یہی معنی ہیں اس سے مراد اللہ کے احکام کی بجاآوری ہے۔ السّٰخِرِيْنَ ہنسی اڑانے والے ساخر کی جمع ہے۔ جو س - خ - ر سے بنا ہے سَخَرَ کے معنی اِستہزاء کے ہیں ہنسی اڑانا۔

ارشاد ہے کہ اللہ کے انکار کرنے اور برے کاموں کے اندر پھنسے رہنے کا انجام آخرکار عذاب ہے وہ گنہگاروں کو اچانک آکر دبالے گا جبکہ وہ رنگ رلیاں منانے میں مصروف ہوں گے اور اس کا خیال بھی نہ ہوگا کوئی عنقریب بری گرتا بننے والی ہے اگر اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اس قرآن میں جو اچھی باتیں بتائی گئی ہیں انہیں سیکھو اور ان پر عمل کرو یہ تمہیں پہلے ہی اس لیے بتادیا جاتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب آنے پر پچتانا پڑے اور ہر گنہگار کے منہ سے حسرت بھرے الفاظ نکلنے لگیں کہ افسوس صد افسوس میں اللہ کے ماننے اور اس کے احکام کے بجالانے میں قصوروار رہا دنیا کے مزوں ہی کو سب کچھ سمجھتا رہا۔ اللہ کے رسولوں کی اور ان کی نصیحت کی اور انکے ڈراوے دینے کی ہنسی اڑاتا رہا۔ افسوس کہ میں نے ان کی بات نہ مانی اور ان کے ساتھ میرا برتاؤ مسخرہ پن کا رہا۔

Marfat.com

ندامت اور پچھتاوا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ
یا کہے وہ اگر یہ ہوتا کہ اللہ راہ دکھاتا مجھے البتہ ہوتا میں
مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى
ڈرنے والوں میں سے یا کہے وہ جس وقت دیکھے
الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ
عذاب کاش ہوتا میرے لیے لوٹ جانا پس ہوتا میں
مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
نیکی کرنے والوں میں سے ہاں ہاں تحقیق آچکیں تجھ تک
اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
آیتیں میری پس جھٹلایا تو نے انھیں اور تکبر کیا تو نے
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾
اور تھا تو کافروں میں سے

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ
یا کہنے لگے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں
مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى
ڈرنے والوں میں سے ہوتا یا جب عذاب کو دیکھے کہنے
الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ
لگے کسی طرح مجھے پھر جانا ملے تو میں
مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاؤں کیوں نہیں تیرے پاس
اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
میرے حکم پہنچ چکے تھے، پھر تو نے انھیں جھٹلایا اور غرور
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾
کیا اور تو منکروں میں سے تھا

ارشاد ہو رہا ہے کہ تمہیں یہ سب کچھ اس لیے بتایا جا رہا ہے کہ موقع نکل جانے کے بعد پچھتانا نہ پڑے کبھی کوئی کہنے لگے کہ افسوس میں دنیا میں پھنس کر اللہ کو بھول گیا ورنہ آج یہ گت نہ بنتی۔ کچھ لوگ ایسے گھبرائے کہ اپنا پ شناپ بکنے لگے کہ اللہ نے دنیا میں ہمیں ہدایت ہی نہ کی ورنہ ہم ضرور برائیوں سے بچتے اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے کوئی کہنے لگے کہ کسی طرح پھر واپس دنیا میں پہنچ جاؤں تو خوب نیک کام کروں نیکوں میں نام لکھواؤں اور اچھے لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔

ارشاد ہے کہ آدمی کی یہ حسرت ندامت اور بیکار تمنائیں کچھ کام نہ آئیں گی اللہ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ تیرے پاس تو میری آیتیں پہنچ چکی تھیں تو یہ غلط کہتا ہے کہ اللہ نے تیری ہدایت کا دنیا میں کچھ سامان نہ کیا۔ کان کھول کر سن میری آیتیں تیرے پاس آئیں تو نے انہیں جھٹلایا اور بڑائیاں مارنے لگا کہ مجھے کوئی کیا سکھائے گا۔ میں خود خوب سمجھتا ہوں۔ اس غلط خیال میں پھنس کر اللہ کا انکار کر بیٹھا اور اصل منکروں کا ساتھ دیا۔

Marfat.com

مغرور اور متقی کا مقابلہ

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
اور دن قیامت کے دیکھے تو انھیں جنھوں نے جھوٹ بولا تھا
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ
اوپر اللہ کے کہ چہرے ان کے کالے سیاہ ہیں کیا نہیں
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي
بیچ جہنم کے ٹھکانا متکبروں کا اور نجات دے گا
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ
اللہ انھیں جو ڈرے ساتھ کامیابی ان کی کے نہ چھوئے انھیں
السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾
برائی اور نہ وہ غمگین ہوں گے

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
اور قیامت کے دن تو ان کو جو اللہ پر جھوٹ بولتے
عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ
ہیں دیکھے گا کہ ان کے منہ سیاہ ہیں کیا غرور والوں
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي
کا ٹھکانا دوزخ نہیں اور اللہ ان
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ
کو جو ڈرتے رہے ان کو بچاؤ کی جگہ پہنچائے گا ان کو برائی
السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾
نہ لگے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے

مَفَازَةٌ (فلاح) مصدر میمی ہے یا اسم مکان ف۔ و۔ ز سے فوز کے معنی فلاح کامیابی اور سعادت کے ہیں بِمَفَازَتِهِمْ یعنی چونکہ وہ سعادت مند ہیں یا ان کی پناہ کی جگہ مقرر ہے دنیا میں زیادہ تر دو ہی قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو اپنے آپ ہی کو سب سے بڑا سمجھتے ہیں رسولوں کے سمجھانے بجھانے کو خاطر میں نہیں لاتے دوسرے وہ جو اپنی کمزوری اور گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے سے بڑوں کا کہنا ماننے کے لیئے تیار رہتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کی باتوں کو (نعوذ باللہ) جھوٹا کہتے ہیں اور اس نے اپنے رسولوں کی معرفت جو حکم بھیجے ہیں۔ ان کو نہیں مانتے دنیا میں تو شاید ان کی اکڑفوں کچھ دن چل بھی جائے لیکن قیامت کے دن ان کا برا حال ہوگا۔ یہ ان کا اللہ کی باتوں کو جھٹلانا سیاہی بن کر ان کے چہروں پر چھا جائے گا۔ دیکھنے والوں کو ان کے منہ کالے سیاہ نظر آئیں گے کیا اس میں کسی کو شک ہے کہ متکبر اور مغرور لوگ جو اپنے آگے کسی کو کچھ نہیں سمجھتے دوزخ میں پڑیں گے ۔

یہ بالکل یقینی بات ہے کہ تکبر والوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ ہاں جنھوں نے اللہ کے ڈر سے بُرے کام چھوڑے وہ نیک بخت ہیں اور ان کی یہ نیک بختی ان کی نجات کا باعث ہوگی اور اللہ ان کو اس کی بدولت امن و امان کی جگہ پہنچا دے گا انھیں نہ کوئی دکھ پہنچے گا۔ اور نہ وہ غمگین اور اداس ہوں گے ۔

Marfat.com

اللہ کو پہچانو!

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ
اللہ بنانے والا ہے ہر چیز کا اور وہ اوپر ہر
شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
چیز کے نگہبان ہے واسطے اس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اور زمین کی اور جنھوں نے انکار کیا ساتھ آیتوں
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾
اللہ کے وہ لوگ وہی نقصان اٹھانے والے ہیں

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ
اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ ہر چیز کا
شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
ذمہ لیتا ہے آسمانوں کی اور زمین کی
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور جو اللہ کی باتوں سے
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾
منکر ہوئے وہی لوگ ہیں جو ٹوٹے میں پڑے

پچھلی آیتوں میں بیان ہوا کہ جو شخص اللہ کی طرف جھکے اور گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اس لیے اللہ کا عذاب آنے سے پہلے ہی اللہ کی طرف جھکو ورنہ پچھتاؤ گے اور اس وقت کا پچھتانا کچھ کام نہ آئے گا یاد رکھو جس نے دنیا میں اللہ کی باتوں کو جھوٹا سمجھا وہ قیامت کے دن کالے چہرے والا ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے قیامت میں تو وہی نیک بخت لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ کے حکموں کو سر آنکھوں پر رکھا تھا اور اس کی فرمانبرداری کرتے رہے تھے۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ یہ سب قاعدے اور قانون انسان کے لیے اللہ نے مقرر کئے ہیں اور اسے ایسا کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر چیز کی خبر گیری اور دیکھ بھال اسی کے ذمہ ہے اس نے انسان کو بھی پیدا کیا۔ اسلیئے انسان کے لیے زندگی کے قاعدے اور قانون بنانے بھی اسی نے اپنے ذمہ لیے چنانچہ انسان کے لیے اس نے یہ قانون بنایا ہے کہ جو انسان اللہ کا مطیع اور فرمانبردار رہے گا اسے مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے راحت و آرام نصیب ہوگا۔ اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور عذاب میں پکڑا جائے گا آسمانوں کی اور زمین کی تمام کنجیاں اسی کے پاس ہیں ہر چیز کا وہ مالک اور مختار ہے اس لیے اس کو چھوڑنے والے کے لیے کہیں ٹھکانا نہیں۔ جس نے دنیا میں اسے نہ پہچانا اور اس کی آیتوں کو جھٹلایا اس نے سب کچھ کھو دیا۔

دنیا کی خوشحالی کوئی چیز نہیں منکر لوگ اس سے دھوکا نہ کھائیں آخرت میں یہی لوگ ہیں جو نقصان میں رہیں گے۔

Marfat.com

اب کیا کہتے ہو

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ
کہہ دے کیا پس سوا اللہ کے کہتے ہو تم مجھے کہ پوجوں میں
اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ
اے نادانو اور البتہ تحقیق وحی کی گئی
اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ
طرف تیری اور طرف ان کی جو پہلے تھے تجھ سے البتہ اگر
اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ
شرک کیا تو نے البتہ اکارت ہوئے بالضرور کام تیرے اور
لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ
البتہ ہوا تو بالضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے بلکہ اللہ ہی کی
فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
پس عبادت کر اور ہو شکرگزاروں میں سے

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ
تو کہہ اب اللہ کے سوا کسی کو بتاتے ہو کہ پوجوں
اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ
اے نادانو اور تجھ کو اور تجھ سے
اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ
پہلوں کو حکم ہو چکا ہے کہ اگر تو نے
اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ
شریک مان لیا تو تیرے عمل اکارت ہو
لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ
جائیں گے اور تو ٹوٹے میں پڑا ہوگا نہیں بلکہ
فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
اللہ ہی کو پوج اور حق ماننے والوں میں رہ

تم نے سن لیا کہ حکومت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ نافرمانوں کو سزا دے گا اور فرمانبرداروں کو اپنی رحمت سے مالا مال کر دے گا۔ اس کی رحمت بہت بڑی ہے کسی گنہگار کو اس سے مایوس نہ ہونا چاہیے کوئی لاکھ گنہگار ہو اللہ کی طرف جس وقت بھی جھکے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا پھر ایسے رحیم و کریم قدرت والے اور زبردست کو چھوڑنا اور اوروں کو بے طاقت کمزور بے بس ہوتے ہوئے بھی معبود بنانا پرلے درجے کی بے عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہ سب کچھ سن سنا کر بھی تم میں سے ہر ایک یہی رٹ لگائے جائے گا کہ میں دوسروں کی پوجا کروں۔ یہ تو بڑی نادانی کی بات ہے عقلمند لوگ یہ تمہاری ضد دیکھ کر سوا اس کے کہ تمہیں جاہل کہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ آگے ارشاد ہے کہ اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے نبیوں سے وحی کے ذریعے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ عام لوگوں کا تو کیا ذکر اگر تم نے بھی خدانخواستہ شرک کیا تو تمہارا بھی سارا کیا کرایا برباد ہو جائے گا اور سوا نقصان کے اور کچھ پلے نہ پڑے گا اس لئے سب کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کرو اور اس کی شکرگزاری میں لگے رہو۔

Marfat.com

اللہ کو ٹھیک نہیں پہچانا

وَمَا - قَدَرُوا - اللّٰهَ - حَقَّ - قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ

اور نہیں قدر کی انھوں نے اللہ کی ٹھیک قدر اس کی اور زمین

جَمِيْعًا - قَبْضَتُهٗ - يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - وَالسَّمٰوٰتُ

ساری مٹھی میں ہے اس کی دن قیامت کے اور سارے آسمان

مَطْوِيّٰتٌ - بِ - يَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ - وَ

لپٹے ہوئے ہوں گے ہیچ دائیں ہاتھ کے اس کے پاک ہے وہ

وَتَعٰلٰى - عَمَّا - يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ - نُفِخَ

اور بلند و برتر اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں اور پھونکا ماری جائے گی

فِي الصُّوْرِ - فَصَعِقَ - مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ - وَ

صور میں پس بے ہوش ہو جائے گا جو کوئی ہے آسمانوں اور

مَنْ فِي الْاَرْضِ - اِلَّا - مَنْ - شَاۗءَ - اللّٰهُ ۭ

زمین میں مگر جسے چاہے اللہ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ

اور اللہ کو سمجھے نہیں جتنا کچھ وہ ہے اور ساری زمین

جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

اس کی ایک مٹھی میں ہے قیامت کے دن اور آسمان

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں پاک ہے وہ

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ

اور بہت اوپر ہے اس سے جسے وہ شریک بتاتے ہیں اور صور

فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

میں پھونکا جائے گا پھر بے ہوش ہو جائے گا جو آسمانوں میں

مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ

ہے اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف بھٹکتے ہیں اور ان کو اپنا حاجتیں پوری کرنیوالا سمجھتے ہیں حقیقت میں انہوں نے اللہ کو جیسا چاہیے پہچانا ہی نہیں ورنہ اللہ کے سامنے کسی کی کیا ہستی ہے جو کسی کو کچھ دے سکے یا کسی سے چھین سکے شرک جو سب سے بڑا گناہ سمجھا گیا ہے۔ اور جس کی معافی ہی نہیں اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس سے سچائی اور راستی کی بالکل جڑ کٹ جاتی ہے اس لیئے جھوٹ کی سچ پہ بڑائی ثابت کرنے کی یہ کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی ۔

ارشاد ہے کہ ان جاہلوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہیے نہیں کی اس کی قدرت کا اس سے اندازہ کرو کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں اور سارے آسمان لپٹے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہوں گے بھلا اس سے مشرکوں کے ان گھڑے ہوئے معبودوں کو کیا نسبت وہ ان سے پاک اور بلند و برتر ہے۔ انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔ اور اس کی ہیبت نکل آواز سے زمین اور آسمان میں جتنے جاندار ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کے اثر سے کوئی نہ بچے گا۔ مگر وہی جسے اللہ اپنی رحمت سے بچائے ۔

Marfat.com

دوبارہ جینا

ثُمَّ - نُفِخَ - فِيْهِ - اُخْرٰى - فَاِذَا - هُمْ - قِيَامٌ
پھر پھونک ماری جائے گی اس میں دوسری دفعہ پس اچانک وہ کھڑے ہو جائیں گے

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ - بِ - نُوْرِ
دیکھتے ہوئے اور چمک اٹھے گی زمین ساتھ نور

رَبِّ - هَا - وَ - وُضِعَ - الْكِتٰبُ - وَجِايْٓءَ -
رب اپنے کے اور لا رکھی جائے گی کتاب اور آیا جائے گا

بِ - النَّبِيّٖنَ - وَالشُّهَدَآءِ - وَ - قُضِيَ - بَيْنَهُمْ
ساتھ نبیوں کے اور گواہوں کے اور فیصلہ چکایا جائے گا انکے درمیان

بِ - الْحَقِّ - وَ - هُمْ - لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ - كُلُّ
ساتھ حق کے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے اور پورا دیا جائے گا ہر

نَفْسٍ - مَّا - عَمِلَتْ - وَهُوَ - اَعْلَمُ - بِمَا - يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع
شخص کو جو کیا اس نے اور وہ خبردار ہے ساتھ اس کے جو وہ کرتے ہیں

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ
پھر اس میں پھونکا جائے گا دوسری بار پس وہ کھڑے ہو جائیں گے

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ
ہر طرف دیکھتے اور چمکے گی زمین اپنے رب کے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ
نور سے اور لا دھریں دفتر اور حاضر آئیں

بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
پیغمبر اور گواہ اور ان میں انصاف سے

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ
فیصلہ ہو اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جی کو

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع
پورا ملے گا جو اس نے کیا اور اس کو خوب خبر ہے جو کچھ کرتے ہیں

جِيْٓءَ قرآنی رسم خط میں اسے جِایٔ لکھتے ہیں۔ مگر پڑھا جِیْٓءَ ہی جاتا ہے اس کے معنی ہیں آیا جائیگا جِیْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ کے لفظی معنی آیا جائے گا ساتھ نبیوں کے لیکن اس کا مطلب ہے لایا جائے گا نبیوں کو جِیْٓءَ۔ جَاءَ کی مجہول شکل ہے جو بے کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے ۔

ارشاد ہے کہ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں گے پھر میدان حشر میں اللہ رب العزت کا جلوہ ظاہر ہوگا اور ساری زمین اللہ کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور سب کے اعمال ناموں کا دفتر سامنے لاکر رکھ دیا جائے گا انبیاء علیہم السلام اور دوسرے گواہ دربار میں حاضر ہوں گے ہر ایک کے معاملہ کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور انکے عملوں کا ٹھیک ٹھیک اجر دیا جائے گا کسی پر ظلم نہ ہوگا نہ زیادتی جو جس نے دنیا میں کیا اس کا بھرپور بدلہ پائے گا اللہ کو ہر ایک کے عملوں کا ذرہ ذرہ پتہ ہے ہر ایک کا پورا پورا حال اس پر ظاہر ہے وہ ہر ایک کا حساب چکا دے گا اور جو جس جگہ کے لائق ہوگا وہاں پہنچ جائے گا ۔

Marfat.com

دوزخ کی طرف

وَسِيْقَ - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْٓا - اِلٰى - جَهَنَّمَ - زُمَرًا ؕ
اور ہانکے جائیں گے وہ جنھوں نے کفر کیا طرف، دوزخ کے ٹولی ٹولی

حَتّٰٓى - اِذَا - جَآءُوْهَا - فُتِحَتْ - اَبْوَابُهَا - وَ
یہاں تک کہ جب آئیں گے وہ اس کے پاس کھول دیے جائیں گے دروازے اسکے اور

قَالَ - لَهُمْ - خَزَنَتُهَآ - اَلَمْ - يَاْتِكُمْ - رُسُلٌ
کہیں گے ان سے رکھوالے اس کے کیا نہ آئے تھے تمھارے پاس پیغامبر

مِّنْكُمْ - يَتْلُوْنَ - عَلَيْكُمْ - اٰيٰتِ - رَبِّكُمْ - وَ
تم سے پڑھتے تھے اوپر تمھارے آیتیں رب تمھارے کی

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ - لِقَآءَ - يَوْمِكُمْ - هٰذَا ؕ
اور ڈراتے تھے تمھیں ملاقات سے دن تمھارے اس کے

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ
اور جو منکر تھے دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ

حَتّٰٓى - اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ
یہاں تک کہ جب اس پر پہنچ جائیں گے اس کے دروازے کھول دیے

قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ
جائیں گے اس کے داروغہ کہنے لگیں گے کیا تمھارے پاس تم میں کے

مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
رسول نہ پہنچے جو پڑھتے تھے تم پر تمھارے رب کی آیتیں اور

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ
تم کو تمھارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے

زُمَرٌ (گروہ۔ ٹولیاں) زُمْرَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی گروہ۔ جماعت۔ ٹولی کے ہیں۔ یہی لفظ اس سورت کا نام ہے

خَزَنَةٌ نگہبان۔ رکھوالے خَازِنٌ کی جمع ہے جو خ۔ ز۔ ن سے بنا ہے خَزْنٌ کے معنی جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے ہیں اسی سے خَزَانَةٌ بنا ہے یعنی جمع کرنے کی جگہ۔ خازن۔ محافظ۔ دربان۔

ارشاد ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں کفر کیا تھا یعنی اللہ کو نہ مانا تھا ان کی ٹولیاں بنا کر انہیں دوزخ کی طرف چلتا کر دیا جائے گا جس وقت وہ دوزخ کے پاس پہنچیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے دربان ان سے کہیں گے تم یہاں کیسے آ مرے یہ تو مصیبتوں دکھ اور درد کی جگہ ہے اس میں جو داخل ہوا وہ چین اور آرام سے ہاتھ دھو بیٹھا یہاں نہ مرنا ہے اور نہ اصل معنی میں جینا۔ دن رات سوا کراہنے اور تکلیف اٹھانے کے کچھ نہیں۔ کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول نہ آئے تھے۔ جو تم کو قیامت کے آنے سے ڈراتے اور سمجھاتے کہ اللہ تعالیٰ کے انکار کی سزا تو دوزخ ہے

Marfat.com

حسرت بھرا جواب

قَالُوْا - بَلٰى - وَلٰكِنْ - حَقَّتْ - كَلِمَةُ - الْعَذَابِ
کہیں گے ہاں آئے تھے اور لیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ - ادْخُلُوْا - اَبْوَابَ
اوپر منکروں کے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ تم دروازوں میں
جَهَنَّمَ - خٰلِدِيْنَ - فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ - مَثْوَى
دوزخ کے سدا رہنے کو اسی میں پس بُرا ہے ٹھکانا
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾
مغرور لوگوں کا

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
بولیں گے کیوں نہیں پر منکروں پر عذاب
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ
کا حکم ثابت ہوا حکم ہوگا کہ داخل ہو جاؤ دوزخ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
کے دروازوں میں اس میں سدا رہنے کو سو کیا بُری رہنے
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾
کی جگہ ہے غرور والوں کی۔

پہلے ارشاد ہوا کہ اللہ کا انکار کرنے والے دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے اور دوزخ کے پاسبان ان سے حیران ہو کر پوچھیں گے کہ یہ تم انسان ہو کر یہاں کیسے پہنچے انسان کو تو اللہ نے اپنے رسول بھیج کر خبردار کر دیا تھا کہ قیامت کا دن آنے والا ہے۔ اس دن اللہ کے نہ ماننے والوں کی سزا یہ ہوگی کہ وہ دوزخ میں داخل کیے جائیں گے کیا تم نے ان کا یہ اعلان نہیں سنا تھا۔ جو دوزخ سے بچنے کی تیاری کرتے اور آج دوزخ کے کنارے نظر نہ آتے۔

ارشاد ہے کہ وہ انتہائی حسرت و افسوس کے ساتھ جواب دیں گے کہ ہماری کم بختی آئی اور شامتِ اعمال نے دھکا دیا کہ ہم غفلت میں پڑے رہے اور جہالت نے ہمارے ہوش بگاڑ دیئے۔ اللہ کے رسول ہمارے پاس ضرور آئے اور انہوں نے سمجھانے کا حق ادا کر دیا۔ لیکن ہماری نظر دور تک نہ پہنچ سکی ہم قریب ہی کی چیزوں کو دیکھ کر ان پر لٹو ہو گئے اور دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے اور اللہ کا انکار کر دیا اس کے رسولوں کی بات نہ سنی اور ان کی نصیحت کو اس کان سنا اور اس کان اڑا دیا۔ آخر کافروں کے لیے اللہ نے جو سزا مقرر کی تھی اس کے حقدار ہوئے اور وہ سزا بھگتنے کے لیے یہاں بھیج دیئے گئے جب وہ اپنا رونا رو چکیں گے ہر طرف سے دُر دُر پھٹ پھٹ کی آواز ان کے خلاف بلند ہوگی حکم ہوگا جاؤ جہنم میں تمہارے لیے اس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ جاؤ اور ہمیشہ وہیں رہو۔ سرکش مغروروں کا ٹھکانا یہی ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

(معاذ اللہ)

Marfat.com

جنت کی طرف

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ

اور لے جائے جائیں گے وہ جو ڈرتے تھے رب اپنے سے طرف جنت کی ٹولی ٹولی یہاں تک کہ جب آئیں وہ اس کے پاس اور کھول دیے جائیں دروازے

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہتے تھے گروہ گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳

اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم پاکیزہ لوگ ہو سو داخل ہو اس میں سدا رہنے کے لیے

جو لوگ دنیا میں اللہ کو نہیں مانتے۔ اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس کے حکموں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ ان کا قیامت میں جو حشر ہوگا۔ اس کو اس سے پہلے بیان کیا گیا۔ وہ لوگ دوزخ کی طرف ہانک دیئے جائیں گے اور اپنے اپنے عقیدوں اور عملوں کے مطابق ان کی ٹولیاں بنا دی جائیں گی۔

ان آیتوں میں اللہ کے ماننے والوں اور اس کے فرمانبردار بندوں کا ذکر ہے ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کو مان کر اس کے عذاب سے ڈرتے تھے اور ڈر کر بُرے کاموں سے بچتے تھے۔ ان کی بھی ان کے ایمان اور عملوں کے درجوں کے لحاظ سے ٹولیاں بن جائیں گی اور پھر ان سب کو فرشتے جنت کی طرف لے جائیں گے۔

جب وہ جنت کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دربان ان کو مبارک باد دیں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو تم پاکیزہ لوگ ہو۔ تم گناہوں کی گندگی سے بچتے رہے اور اللہ عزوجل کے خوف سے بُرے کاموں کو چھوڑا اور صاف اور ستھری زندگی دنیا میں بسر کی نہ لالچ میں پھنسے اور نہ دنیا والوں کی رئیس کر کے ایک دوسرے سے دنیا کے مال و متاع کے لیے چھین جھپٹ کی نہ عزت اور مرتبہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی کوشش کے اندر اپنا قیمتی وقت ضائع کیا۔ بلکہ اس کی جگہ پر اللہ کی عبادت اور اس کے احکام بجا لانے میں دل و جان سے لگے رہے۔ آج تمہارے لیے جنت ہے اس کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اس کے اندر داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہو۔

Marfat.com

شکرِ نعمت

وَقَالُوا - اَلْحَمْدُ - لِ - اللّٰهِ - الَّذِیْ - صَدَقَ - نَا

اور کہیں گے سب شکر ہے واسطے اللہ کے جس نے سچ کر دکھایا ہم سے

وَعْدَهٗ - وَ - اَوْرَثَ - نَا - الْاَرْضَ - نَتَبَوَّاُ - مِنَ

وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمیں اس سرزمین کا ٹھکانا بناتے ہیں ہم

الْجَنَّةِ - حَيْثُ - نَشَآءُ ج فَنِعْمَ - اَجْرُ - الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

جنت میں سے جہاں چاہیں پس خوب ہے بدلہ کام کرنے والوں کا

وَتَرَى - الْمَلٰٓئِكَةَ - حَآفِّيْنَ - مِنْ - حَوْلِ

اور تو دیکھے فرشتوں کو گھیرا ڈالے ہوئے سے گرداگرد

الْعَرْشِ - يُسَبِّحُوْنَ - بِحَمْدِ - رَبِّ - هِمْ ۚ وَقُضِيَ

عرش کے پاکی بیان کرتے ہوئے ساتھ خوبی رب اپنے کی اور فیصلہ کیا گیا

بَيْنَ - هُمْ - بِ - الْحَقِّ - وَقِيْلَ - الْحَمْدُ

درمیان ان کے ساتھ حق کے اور کہہ دیا گیا ساری خوبی

لِ - اللّٰهِ - رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

واسطے اللہ کے پروردگار سارے جہانوں کا

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا

اور وہ بولیں گے شکر اللہ کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا

وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ

کیا اور اس زمین کا وارث کیا گھر لیں جنت میں

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ج فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

جہاں چاہیں سو کیا خوب بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ

اور تو دیکھے فرشتوں کو گھیرے ڈالے ہوئے عرش کے گرد

الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ

پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اور فیصلہ

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ

ہوتا ہے ان میں انصاف کا اور یہی کہتے ہیں کہ سب خوبی

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۵

اللہ کی ہے جو رب ہے سارے جہان کا

اللہ کے نیک بندے جب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور آرام سکون اور راحت کی فضا انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گی تو بے ساختہ ان کے منہ سے نکلے گا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے اپنے رسولوں اور نبیوں کی معرفت جو وعدے کیے تھے وہ سب پورے کر دیئے اور ہمیں اس ساری زمین کا مالک بنا دیا جہاں جی چاہے گھر بنائیں آئیں جائیں اور رہیں سہیں اس کی راہ میں محنت کرنیوالوں کا صلہ کیسا اچھا ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ اس دن اللہ عزوجل کے دربار میں جب ہر ایک کی بابت فیصلے سنائے جا رہے ہوں گے فرشتے عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوں گے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کر رہے ہوں گے ہر ایک کو اس کے لائق خدمت سپرد کر دی جائے گی کسی پر ظلم نہ ہوگا اور نہ زیادتی ہر طرف سے شور اٹھے گا کہ بیشک اللہ ہی ساری خوبیوں کا مالک اور تمام حمد و ثنا کا حقدار ہے ۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الزُّمَر کی تعلیم

اللہ کے بندو! یہ کتاب مقدس یعنی قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی بھیجی ہوئی ہے وہ سب سے زیادہ طاقتور اور قوت والا ہے اور ہر چیز کی حقیقت سے واقف اور ہر مصلحت اور بہتری کا جاننے والا ہے اسی کے آگے عاجزی سے جھکو اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو خالص اسی کی اطاعت کرو اس کے ہاں کسی کا زور اور سفارش نہیں چلتی اسکا اپنے ہر بندے سے براہ راست تعلق ہے اوروں کی طرف نظر رکھنے والے اس کے ناشکر گزار بندے ہیں وہ انہیں سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔

وہ اکیلا سب پر غالب ہے اسی نے اپنی قدرت سے سارے آسمان اور زمین بنائے سورج اور چاند کو اپنے اپنے کام میں لگایا انسان کو ایک ہی اصل سے مرد اور عورت کی شکل میں پیدا کیا اور اس کے فائدے کے لیے آٹھ قسم کے جانوروں کے جوڑے بنائے وہ اپنے شکر گزار بندوں سے راضی ہے اور منکروں سے بیزار ہے۔ انسان کی عجیب حالت ہے کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف جھکتا ہے اور جب بھلے دن آتے ہیں تو اس کو بھول کر دوسروں کو اپنا مولیٰ قرار دیتا ہے اس سچ کو نہ پہچاننے کی سزا جہنم کی آگ ہوگی بندہ وہی ہے۔ جو دن رات اس کی عبادت میں لگا رہے۔ اور آخرت کا خوف دل میں رکھے۔ یہ وہی کرے گا جو اصل حقیقت سے واقف ہے۔ جاہل اس سے کوسوں دور ہے نصیحت سے صرف عقلمند ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

لوگو! اللہ سے ڈرو بُرے کاموں سے بچو شیطان کے بہکاوے میں مت آؤ خوشخبری ہے ان کے لیے جو ساری باتیں سن سنا کر ان میں سے سب سے اچھی بات اختیار کرتے ہیں اللہ کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں اس کی قدرت کی نشانیاں عالم میں ہر طرف پھیلی پڑی ہیں انسان ذرا توجہ کرے تو اللہ کو فوراً پہچان لے سب سے کھلی نشانی یہ قرآن مجید ہے جس کی آیتیں سن کر اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں اور وہ دل وجان سے اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

دیکھو سچی بات کی پیروی کرو اللہ کے سر جھوٹی باتیں مت لگاؤ اللہ ہی کے ہو رہو اور چیزوں سے دل مت لگاؤ مرنے کے بعد اسی کے پاس جاؤ گے وہی سب کو ان کے اعمال کے مطابق جزا سزا دیگا وہی کریم سب کا کارساز ہے۔ کسی کی اس کے آگے نہیں چلتی اسی پر بھروسہ کرو۔ جو کچھ دیتا ہے وہی دیتا ہے قیامت میں اس کی قدرت سب پر ظاہر ہوگی اور سب کی زبان پر اسی کی حمد و ثناء ہوگی۔ ہر ایک انصاف کے ساتھ اپنا اپنا حق پائے گا۔

Marfat.com

سُورۃ المؤمن

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن شریف کی چالیسویں سورت ہے اور ان سات سورتوں میں سے پہلی ہے جو حا۔ میم سے شروع ہوتی ہے۔ یہ ساتوں ایک ہی جگہ ایک دوسری کے بعد آتی ہیں اور ان میں مختصر طور پر انسان کے لیے صحیح عقائد نیک کام اور بُرے بیان کئے گئے ہیں ۔

سورۃ المومن قیامِ مکہ کے درمیانی زمانہ کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے اس کا نام غافر بھی ہے شروع میں اللہ عزوجل کے شاندار نام بتا کر کہا گیا ہے کہ یہ قرآن اسی اللہ نے نازل کیا ہے جس کے نام یہ ہیں۔ اس میں وہی لوگ شک کر سکتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے ان منکروں کو دنیا میں بیخیشیں کرتے دیکھ کر دھوکا نہ کھانا چاہیے۔ اللہ نے ان کو مہلت دی ہوئی ہے ورنہ ان کی کیا ہستی ہے۔ جو اس کا مقابلہ کریں ان سے پہلے بہت سے سرکش اللہ کو نہ مانتے تھے۔ اس کے رسولوں کو کچھ نہ گردانتے تھے کچھ دن تو فساد مچایا آخر تباہ ہوئے ۔

اللہ کے ایماندار نیک بندوں کے لیے اس کے مقرب فرشتے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ بدکاروں کو قیامت کے دن ان کے بُرے عملوں کی سزا ملے گی ان کے عمل اللہ کے پاس سب محفوظ ہیں اور قیامت میں ان کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اسوقت وہ اپنی کرتوتوں پر شرمندہ ہوں گے اور افسوس کریں گے۔ وہ دنیا میں دوبارہ آنا چاہیں گے مگر ان کی تمنا پوری نہ ہو گی ۔

اس کے بعد مصر کے سرکش بادشاہ فرعون اور اس کے ساتھیوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا مگر وہ نہ مانے پھر انہی میں سے ایک آدمی نے جو خفیہ طور پر ایمان لا چکا تھا فرعون کو اور ساتھ ہی اس کی ساری قوم کو جو اس کی اپنی قوم بھی تھی ہر طرح خوب سمجھایا اور سمجھانے کا حق ادا کیا۔ لیکن وہ نہ مانے اللہ نے اسے ان کے شر سے بچا لیا اور ان سب کو دنیا ہی میں تباہ کر دیا اور آخرت میں وہ دوزخ کے اندر جھونک دیئے جائیں گے اور عذاب سے پناہ کی کوئی صورت نہ ہو گی پھر فرمایا ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی دونوں جہان میں مدد کرتے ہیں اور بے ایمان ظالموں کو دیر یا سویر سخت سزائیں دیتے ہیں انسان کو چاہیے کہ اللہ کے آگے جھکے غرور اور تکبر چھوڑے ورنہ اس کی نادانی رنگ لا کر رہے گی ۔

ارشاد ہے کہ لوگ اللہ کو کیوں نہیں مانتے اس کی قدرت تو دنیا جہان کی پیدائش اور خود انسان ہی کی پیدائش ہی سے بالکل ظاہر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت ہے کہ کافروں کے ستانے پر صبر کریں ان لوگوں کا انجام بُرا ہو گا ہمارا عذاب دیکھ کر ایمان لانا کسی کام کا نہ ہو گا۔ ان کو چاہیے پہلے ہی سمجھ جائیں ورنہ ان کی خیر نہیں۔ معاذ اللہ ۔

Marfat.com

اٰیَاتُھَا ۸۵ (۴۰) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن مَکِّیَّۃ (۶۰) رُکُوْعَاتُھَا ۹

اللہ کے شاندار نام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ

حٰمٓ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتری ہے

الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ② غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ

جو زبردست خبردار ہے گناہ بخشنے والا اور توبہ

التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ لا ذِی الطَّوْلِ ط

قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا مقدور والا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ③

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کی طرف پھر جانا ہے

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ

حٰمٓ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتری ہے

الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ② غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ

زبردست علم والا بخشنے والا گناہ اور قبول کرنیوالا ہے

التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ لا ذِی الطَّوْلِ ط

توبہ سخت عذاب والا صاحب مقدور

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ③

نہیں کوئی معبود مگر وہ اسی کی طرف لوٹ جانا ہے

ذِی الطَّوْلِ (یعنی قدرت والا) ذِی ذو کی دوسری شکل ہے جس کے معنی "والا" کے ہیں طَوْلٌ قوت۔ قدرت ذُوالطَّوْل وہ جو ہر طرح دوسروں کو ہر چیز دینے پر قادر ہے اس آیت میں اللہ عزوجل کی شاندار صفتیں گنوائی گئی ہیں اور یہ آیت الکرسی کی طرح اس کا صحیح تصور حاصل کرنے میں مدد گار ہے ۔

ارشاد ہے کہ جب اللہ کے قدیم ارادے کے مطابق عالم پر وہ غیب سے ظاہر ہوا اور انسان کی ہدایت کا سامان کر دینا دنیا میں ضروری ہو گیا تو قرآن حکیم نازل کیا گیا۔ اس کا نازل کرنے والا اللہ ہے جو شوکت اور قوت میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور ہر چیز کو خوب جانتا ہے وہ اپنے بندوں کی غلطیاں خطائیں اور گناہ معاف کرنے والا ہے اور ان کی توبہ قبول کرتا ہے لیکن سرکشوں کو سزا بھی سخت دیتا ہے۔ اس کے پاس ہر چیز موجود ہے۔ اور وہ اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو سب کچھ دیتا ہے اس کے سوا کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ وہی اکیلا معبود ہے اور آخر کار اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے

آیت الکرسی اور اس سورت کی یہ شروع کی آیت سورہ الحدید کی ابتدائی اور سورۃ الحشر کی آخری آیتیں اور سورت الاخلاص، اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرنے کیلئے خاص طور پر بہترین ذریعہ ہیں اسلام چاہتا ہے کہ اللہ کو انہی کے مطابق مانا جائے ۔

Marfat.com

قرآن کے منکر

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
نہیں کج بحثی کرتے بیچ آیتوں اللہ کے مگر وہی لوگ
كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ
جو انکار کر بیٹھے پس نہ دھوکا دے تجھے چلنا پھرنا ان کا
فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
بیچ شہروں کے جھٹلایا پہلے ان سے قوم
نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۖ
نوح نے اور دوسرے فرقوں نے پیچھے ان کے

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اللہ کی باتوں میں وہی جھگڑتے ہیں جو
كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ
منکر ہیں سو تجھ کو یہ بات دھوکا نہ دے کہ وہ
فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
شہروں میں چلتے پھرتے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم
نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۖ
اور کتنے فرقے ان سے پیچھے جھٹلا چکے ہیں

جب واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید کو ایسے بزرگ و برتر اور شاندار صفتیں رکھنے والے اللہ نے اتارا ہے۔ تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کوئی عقلمند اس کے ماننے میں ذرا دیر نہ لگائے۔ لیکن افسوس کہ کچھ لوگ اس کے ماننے میں شک و شبہ کرتے ہیں سو اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ لوگ وہی ہیں جنہوں نے اللہ کو نہیں پہچانا۔

ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نازل کی ہوئی آیتوں میں جھگڑے کوئی نہیں نکالتا اور نہ ان کی سچائی میں شک و شبہ کرتا ہے مگر ہاں جو لوگ اللہ ہی کو نہیں مانتے وہ اس کی آیتوں کو کیا مانیں گے وہ تو ان میں طرح طرح کے شک اور شبہے پیدا کریں گے اور سینکڑوں جھگڑے نکالیں گے اور کسی طرح ماننے کا نام ہی نہ لیں گے سوائے ہمارے رسول جب تم ایسے آدمیوں کو دیکھو جو اللہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کی آیتوں کی قدر گھٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور پھر بھی دنیا میں مزے سے دندناتے پھر رہے ہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں جاتے ہیں اور بے فکری سے کھاتے کماتے ہیں تو یہ مت سمجھ لینا کہ انہیں ان کے انکار کا نتیجہ نہ بھگتنا پڑے گا۔ تم ان کی خوشحالی اور فارغ البالی سے دھوکا نہ کھاؤ ایک نہ ایک دن انہیں پکڑ کر سخت سزا دی جائے گی۔ دیکھو ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے اور اس کے بعد اور بہت سی قوموں نے ہمارے رسولوں کی بات نہ مانی اور ان کو جھوٹا ٹھہرایا اور نادانی سے یہ سمجھے کہ ہم ہمیشہ یہی لَلّے تَلّے اڑاتے رہیں گے۔

Marfat.com

منکروں کی کرتوت

وَ - هَمَّتْ - كُلُّ - اُمَّةٍ - بِ - رَسُوْلِ - هِمْ - لِ - يَاْخُذُوْهُ

اور قصد کیا ہر امت نے ساتھ رسول اپنے کے تاکہ پکڑلیں اسے

وَجَادَلُوْا - بِ - الْبَاطِلِ - لِ - يُدْحِضُوْا - بِ - هِ - الْحَقَّ

اور جھگڑیں ساتھ جھوٹ کے تاکہ پھسلادیں ساتھ اس کے سچ کو

فَ - اَخَذْتُهُمْ فَ - كَيْفَ - كَانَ - عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ

پس پکڑا میں نے انہیں پس کیسا ہوا میرا پکڑنا اور

كَ - ذٰلِكَ - حَقَّتْ - كَلِمَتُ - رَبِّ - كَ - عَلَى

اسی طرح ثابت ہوا حکم رب تیرے کا اوپر

الَّذِيْنَ - كَفَرُوْٓا - اَنَّهُمْ - اَصْحٰبُ - النَّارِ ﴿۶﴾

ان کے جنھوں نے کفر کیا کہ وہ ساتھی ہیں آگ کے

وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ

اور ہر امت نے اپنے رسول کے ساتھ ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لیں

وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

اور جھوٹے جھوٹے جھگڑے اٹھانے لگے کہ ان سے سچے دین کو

فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ

ٹرگا دیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا کہو پھر کیسا ہوا میرا سزا دینا اور

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

اسی طرح تیرے رب کی بات منکروں کے حق میں ثابت ہو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾

چکی ہے کہ وہ ہیں دوزخ والے

آج کل جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اور اس کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں انہیں پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اُن لوگوں نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ جو یہ لوگ کر رہے ہیں انہوں نے رسول کے کہنے کی پروا نہ کی ان کی نصیحتوں کو ٹھکرا دیا۔ اور اسی پر بس نہیں کی بلکہ ان شہروں اور مفسدوں نے انہیں ستانا شروع کر دیا اور پھر اتنے بڑھے کہ قتل تک سے نہ چوکے اپنے دل سے گھڑی ہوئی بے بنیاد جھوٹی باتوں کے سامنے رسولوں کی بتائی ہوئی سچی باتوں کو نہ مانا اور بولے کہ جو ہم کہتے ہیں یہی ٹھیک ہے اور رسولوں کا کہنا اس کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتا آخر اس کا انجام کیا ہوا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے انہیں پکڑا اور سخت سزا دی وہ بُری طرح تباہ و برباد ہوئے ان کے بچے کھچے نشانات آج تک بتا رہے ہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہوتا ہے اسی طرح ان لوگوں کے لیے بھی جو اس وقت ہمارے رسول کو جھٹلا رہے ہیں اور قرآن مجید کو نہیں مانتے قاعدہ مقرر ہو چکا ہے کہ یہ لوگ دنیا کی سزا کے علاوہ دوزخ کی سزا بھی بھگتیں گے۔

Marfat.com

ایمان والوں کا حال

اَلَّذِیْنَ - یَحْمِلُوْنَ - الْعَرْشَ - وَمَنْ - حَوْلَهٗ

وہ جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے گرد ہیں

یُسَبِّحُوْنَ - بِ - حَمْدِ - رَبِّ - هِمْ - وَ - یُؤْمِنُوْنَ

پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ خوبی رب اپنے کی اور ایمان لاتے ہیں

بِ - هٖ - وَ - یَسْتَغْفِرُوْنَ - لِ - الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا ج

ساتھ اس کے اور مغفرت مانگتے ہیں واسطے ان کے جو ایمان لائے

رَبَّنَا - وَسِعْتَ - کُلَّ - شَیْءٍ - رَّحْمَةً - وَّ - عِلْمًا

اے رب ہمارے گھیر رکھا ہے تو نے ہر شے کو رحمت اور علم سے

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ

جو لوگ عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں،

یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ

پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی خوبیوں کے ساتھ اور اس پر

بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج

یقین رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے گناہ بخشواتے ہیں

رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا

اے ہمارے پروردگار ہر چیز تیری بخشش اور علم میں سمائی ہوئی ہے

وَسِعْتَ (گھیر رکھا ہے تو نے) ماضی کا صیغہ ہے و - س - ع سے یہ لفظ سورۃ البقرہ - آیۃ الکرسی میں گزر چکا ہے وَسْعٌ کے معنی گھیر لینا احاطہ کر لینا۔

جن لوگوں نے اللہ عزوجل کو پہلے زمانے میں نہ مانا ان کا حال پہلے بیان ہو چکا اور یہ بھی فیصلہ سنا دیا گیا کہ آج کل جو لوگ اللہ کے انکار پہ تلے ہوئے ہیں ان کا بھی عنقریب یہی حال ہوگا اور مرنے کے بعد دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو اللہ عزوجل پہ ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ عرش کے اٹھانے والے اور عرش کے گرد جمع رہنے والے فرشتے جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ہر وقت زبان اور دل سے یہی کہتے رہتے ہیں کہ اللہ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے اور وہ ساری خوبیوں کا مالک ہے۔ ان کا اللہ پہ پختہ ایمان ہے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد ان کا ایک اور شغل یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کے لیے جو دنیا میں اللہ پہ ایمان لا کر اس کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور یوں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے اور خبر گیری کرنے والے رب! تو ہر چیز کی ذرا ذرا سی بات سے پورے طور پہ واقف ہے کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہیں۔ تیری رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ تیری بخشش اور فیض ہر مخلوق پہ ہر لحظہ ہوتا رہتا ہے کوئی چیز اس سے محروم نہیں۔

Marfat.com

فرشتوں کی دُعا

فَاغْفِرْ - لِ - الَّذِيْنَ - تَابُوْا - وَاتَّبَعُوْا - سَبِيْلَ - كَ
پس بخش دے ان کو جنھوں نے توبہ کی اور پیروی کی راہ کی تیری
وَقِهِمْ - عَذَابَ - الْجَحِيْمِ ۷ رَبَّنَا - وَ
اور بچالے انھیں عذاب دوزخ سے اے رب ہمارے اور
اَدْخِلْ - هُمْ - جَنّٰتِ - عَدْنِ - نِ الَّتِيْ - وَعَدْتَّ - هُمْ
داخل کردے انھیں باغوں میں ہمیشگی کے جن کا وعدہ کیا ان سے
وَمَنْ - صَلَحَ - مِنْ اٰبَآئِ - هِمْ - وَ
اور انھیں جو صالح ہیں ان کے باپوں سے اور
اَزْوَاجِ - هِمْ - وَذُرِّيّٰتِ - هِمْ ؕ اِنَّ - كَ
ان کی بیویوں سے اور ان کی اولاد سے تحقیق تو
اَنْتَ - الْعَزِيْزُ - الْحَكِيْمُ ۸
تو ہی غالب اور حکمت والا ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ
سو معاف کر انھیں جو توبہ کریں اور تیری راہ پر چلیں
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۷ رَبَّنَا وَ
اور انھیں آگ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب اور
اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ
انھیں سدا بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
ان سے وعدہ کیا اور جو نیک ہوں ان کے باپوں میں اور
اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ
عورتوں میں اور اولاد میں بے شک تو ہی
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۸
زبردست حکمت والا ہے

اس لیے ہماری عرض ہے کہ جو لوگ تیری طرف جھکیں اور توبہ کریں اور بہ رضا و رغبت اسی راستہ پر چلیں جو تو نے انسان کے لیے مقرر کر دیا ہے ان کی غلطیاں اور خطائیں معاف فرما اور انھیں ہرے بھرے باغوں میں داخل کر جن میں داخل ہونے کے بعد کوئی نکالا نہیں جا سکتا جن کی خاصیت ہی یہ ہے کہ جس کو ان میں کوئی ٹھکانا مل گیا بس وہ ہمیشہ اسی کا ہو گیا اب کوئی اسے اس میں سے نکال دینے والا نہیں۔ اے رب دنیا میں یہ تیرے فرمانبردار بندے ہمیشہ تیری ہی طرف دیکھتے رہے اور تجھی سے لو لگائے رہے۔ اس لیے ان کو آخرت میں دوزخ کے عذاب سے بچالے اور اس سے بچا کر انھیں جنت میں داخل کر اور ان کے ساتھ ان کے نیک اور صالح باپ دادا ان کی نیک بیویوں اور ان کی نیک چلن اولاد کو بھی ان کے ساتھ ہی جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دے تو ہی اصلی شوکت اور قوت کا مالک ہے اور تو نے ہی ہر چیز کو جس طرح چاہا بنایا ہے تو ہر چیز کی جڑ تک سے واقف ہے۔

Marfat.com

کافروں کی گت

وَ۔قِ۔ هِمُ۔ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ۔مَنْ۔تَقِ۔ السَّيِّاٰتِ
اور بچا انہیں برائیوں سے اور جسے بچالیا تو نے برائیوں سے
يَوْمَئِذٍ۔ فَقَدْ۔ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ۔ هُوَ۔ الْفَوْزُ
اس دن جب یہ ہوگا پس تحقیق رحم کیا تو نے اس پر اور وہ وہی ہے کامیابی
الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ۔ الَّذِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ يُنَادَوْنَ
بڑی تحقیق جو لوگ کافر ہوئے پکارے جائیں گے
لَ۔مَقْتُ۔ اللّٰهِ۔ اَكْبَرُ۔ مِنْ۔ مَّقْتِ۔ كُمْ۔ اَنْفُسَكُمْ
البتہ بیزاری اللہ کی بڑی تھی تمہاری بیزاری سے اپنے آپ سے
اِذْ۔ تُدْعَوْنَ۔ اِلَى۔ الْاِيْمَانِ۔ فَ۔ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰
جب بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پھر کفر کرتے تھے تم

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
اور انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو اس دن برائیوں
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
سے بچائے اس پر تو نے مہربانی کی اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی
الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ ع ۱
کامیابی جو لوگ منکر ہیں ان سے پکار کر کہیں گے
لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ
اللہ تم سے زیادہ بیزار ہوتا تھا اس سے کہ تم اپنے جی سے
اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰
بیزار ہوئے ہو جس وقت تمہیں یقین لانے کو بلاتے تھے پھر تم انکار کرتے تھے۔

مَقْتٌ کے معنی سخت دشمنی اور بیزاری کے ہیں شروع میں اس آیت کا بقیہ حصہ ہے جو فرشتے اپنی دعائیں کہتے ہیں اور اس کے آخری الفاظ ہیں وہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اے اللہ اپنے ایمان والے بندوں اور ان کے باپوں بیویوں اور اولاد کی خطاؤں کو معاف کر کے انہیں جنت میں داخل کر اور انہیں دنیا میں ہدایت کر کہ برے اعمال سے بچیں تاکہ آخرت میں تمام بدکاریوں کی سزا نہ بھگتنی پڑے جسے تو نے برے عملوں سے بچالیا اس پر واقعی بڑی رحمت فرمائی اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

آگے ارشاد ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کو دنیا میں نہ مانا اس سے آخرت میں پکار کر کہا جائے گا کہ آج جو تم عذاب دیکھ کر اپنے آپ کو کوس رہے ہو اور گالیاں دے رہے ہو۔ اور جان سے بیزار ہو یقین جانو کہ اللہ اسی طرح تم پر لعنت کرتا تھا۔ اور تم سے بیزار ہوتا تھا۔ جب تمہیں دنیا میں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا۔ اور تم ایک نہ سنتے تھے۔ بلکہ آج تمہاری اپنے آپ سے بیزاری اس بیزاری کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ جو تمہیں کفر کرتے دیکھ کر اللہ کو تم سے ہوتی تھی۔

Marfat.com

کافروں کی آنکھیں کھل جائیں گی

قَالُوْا - رَبَّ - نَآ - اَمَتَّ - نَا - اثْنَتَيْنِ - وَاَحْيَيْتَ - نَا

کہیں گے اے رب ہمارے موت دی تو نے ہمیں دو بار اور جلایا تو نے ہمیں

اثْنَتَيْنِ - فَاعْتَرَفْ - نَا - بِ - ذُنُوْبِ - نَا - فَ - هَلْ

دو بار پس اقرار کیا ہم نے ساتھ گناہوں اپنے کے پس کیا

اِلٰى خُرُوْجٍ - مِّنْ - سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ

نکلنے کا ہے کوئی راستہ یہ تم پر

بِ - اَنَّ - هٗٓ - اِذَا - دُعِيَ - اللّٰهُ - وَحْدَهٗ

اس وجہ سے ہے کہ بات یہ تھی کہ جب پکارا جاتا اللہ کو تنہا

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ - يُّشْرَكْ - بِهٖ - تُؤْمِنُوْا ۭ

کفر کرتے تم اور اگر شریک کیا جاتا ساتھ اس کے ایمان لاتے تم

فَالْحُكْمُ - لِلّٰهِ - الْعَلِيِّ - الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

پس فیصلہ اللہ ہی کا ہے جو بلند ہے اور بڑا

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا

بولیں گے اے ہمارے رب تو ہم کو موت دے چکا دو بار اور زندگی

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ

دے چکا دو بار اب ہم اپنے گناہوں کے قائل ہوئے پھر اب

اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ

بھی نکلنے کی کوئی راہ ہے یہ تم پر

بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اس واسطے ہے کہ جب کوئی پکارتا اللہ کو اکیلا تو تم

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ

منکر ہوتے اور جب اس کے ساتھ شریک کو پکارتے تو تم

فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

یقین لانے لگتے اب حکم وہی ہے جو اللہ کرے جو سب سے اوپر اور بڑا ہے۔

قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ تم اللہ کے عذاب کو دیکھ کر جتنے آج اپنی جان سے بیزار ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تم سے اس وقت بیزار تھا جب تمہیں دنیا میں ایمان لانے کے لیے کہا جاتا تھا۔ اور تم کہتے تھے کہ ہم تو ایمان نہیں لاتے اس وقت کافروں پر اصل حقیقت واضح ہو چکی ہوگی۔ ارشاد ہے کہ وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے رب پیدائش سے پہلے ہم مردہ تھے آپ نے ہمیں زندہ کیا پھر دنیا میں عمر ختم ہوئی تو آپ نے ہمیں موت دی اور آج قیامت کے دن پھر زندہ کر دیا ہم نے آپ کی قدرت دیکھ لی کہ دوبارہ آپ نے ہمیں مارا اور دوبارہ جلایا ایسے قدرت والے کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جب بظاہر یہاں سے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو آپ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دیں اب ہم خوب سمجھ گئے اور سوا اس کے کہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں کوئی چارہ نہیں جواب میں ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم کافی مدت رہے اور سوا اس کے کچھ نہ کیا کہ جب کسی نے فقط اللہ کو پکارا تو تم انکار پہ تل گئے اور جب شرک ہونے لگا تو تم جھٹ اس کے لیے تیار ہو گئے اب پھر دنیا میں جانا نہیں ہو سکتا۔ آج تو اللہ بزرگ و برتر اسی کا فیصلہ سنائے گا۔ جو تم دنیا میں کر کے آئے ہو۔

Marfat.com

سمجھنا ہے تو اب بھی سمجھ لو

هُوَ - الَّذِیْ - یُرِیْ - کُمْ - اٰیٰتِ - هٖ - وَ - یُنَزِّلُ

وہ وہی ہے جو دکھاتا ہے تمہیں نشانیاں اپنی اور اتارتا ہے

لَ - کُمْ - مِّنَ - السَّمَآءِ - رِزْقًا ؕ وَ - مَا - یَتَذَکَّرُ

تمہارے لیے آسمان سے روزی اور نہیں نصیحت مانتا

اِلَّا - مَنْ - یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَ - ادْعُوا - اللّٰهَ - مُخْلِصِیْنَ

مگر جو توجہ کرے پس پکارو اللہ کو خالص کرتے ہوئے

لَ - هُ - الدِّیْنَ - وَ - لَوْ - کَرِهَ - الْکٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

واسطے اس کے بندگی اور اگرچہ برا مانیں کفر کرنے والے

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ

وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے واسطے

لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَکَّرُ

آسمان سے روزی اتارتا ہے اور نصیحت وہی سنتا ہے

اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ

جو اللہ کی طرف رجوع کیے رہتا ہے سو اللہ کو پکارو اس کے

لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

واسطے بندگی کو خالص کر کے اگرچہ منکر پڑے برا مانیں

ارشاد ہے کہ دنیا میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔ اگر سمجھ بوجھ سے کام لو تو اللہ کا پہچان لینا کچھ مشکل نہیں وہ ہر گھڑی اور ہر پل تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے۔ ایک کھلی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہاری روزی کا سامان کرتا ہے آسمان سے پانی برساتا ہے۔ جس کی بدولت زمین سے قسم قسم کے غلّے ترکاریاں میوے پھل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور گھاس پھوس اگتے ہیں جن سے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے غذا میسّر ہوتی ہے۔

آخر یہ سوچنا چاہیے کہ یہ سب کچھ کون کرتا ہے ذرا سے فکر سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کی رحمت کا ظہور ہے لیکن یہ بات تو وہی معلوم کر سکتا ہے جو ادھر توجہ کرے غافلوں کو سوا محرومی کے اور کیا نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ تو دنیا کے دھندوں میں اس قدر پھنسے رہتے ہیں کہ سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا وہ اسی پر جم جاتے ہیں کہ سب کچھ آپ ہی آپ ہوتا چلا جا رہا ہے آدمی کو اپنی کوشش سے ہر چیز مل جاتی ہے۔ بس اس سے زیادہ انہیں سوچنے کی فرصت ہی نہیں لیکن اے عقل سے کام لینے والے انسانو تمہیں تو لازم ہے کہ فقط اللہ ہی کو پکارو خالص اس کا کہا مانو فقط اس کی اطاعت کرو اسی کی رضامندی کی تلاش میں رہو اگرچہ وہ لوگ جو اللہ کو نہیں مانتے۔ تمہاری اس بات کو پسند نہ کریں بلکہ حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھیں تم اس کی پروا نہ کرو۔

Marfat.com

اللہ کی صفتیں

رَفِيْعُ - الدَّرَجٰتِ - ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي - الرُّوْحَ
بلند درجوں والا مالک عرش کا ڈالتا ہے بھید کی بات
مِنْ اَمْرِهٖ - عَلٰى - مَنْ - يَّشَآءُ - مِنْ عِبَادِهٖ -
اپنے حکم سے اوپر جس کے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
لِ - يُنْذِرَ - يَوْمَ - التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ - هُمْ
تاکہ ڈرائے وہ باہم ملنے کے دن سے جس دن وہ
بَارِزُوْنَ ۚ لَا - يَخْفٰى - عَلَى اللّٰهِ - مِنْهُمْ
نکل پڑیں گے نہ چھپی رہے گی اللہ پر ان کی
شَيْءٌ ۭ لِمَنِ - الْمُلْكُ - الْيَوْمَ ۭ

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ
وہی ہے اونچے درجوں والا عرش کا مالک بھید کی بات
مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
اتارتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ
چاہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے جس دن وہ لوگ
بَارِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ
نکل کھڑے ہوں گے اللہ پر ان کی کوئی چیز چھپی نہ رہے گی
شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ
کس کا راج ہے اس دن

رُوح (اندرونی بات - بھید) یہ لفظ سورۃ بنی اسرائیل میں گزر چکا ہے - اس کے معنی کسی چیز کے اندر کی چھپی ہوئی حقیقت کے ہیں یہاں اس سے وحی مراد ہے اَلتَّلَاقِ (باہم ملنا) ل - ق - ی سے لِقَاء کے معنی ملنا اَلتَّلَاقِ ایک دوسرے سے ملنا ہی بولنے میں گر جاتی ہے ۔

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل بڑے بلند اور اونچے درجوں والا ہے وہ عرش کا مالک ہے وہ انسان کی طرف اصل بات بتانے کے لیئے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے اور یہ وحی اس کے منتخب اور چنے ہوئے رسولوں کی معرفت ہوتی ہے جو ہر زمانے میں آتے رہے اور جن میں سے آخری رسول یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی طرف وحی سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجی ہے اور اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ انسان کو خبردار کر دیں اور ڈرائیں کہ تم سب کو اللہ کے دربار میں ایک دن حاضر ہونا ہے - جہاں آدمی اپنے عملوں اور ان کے نتیجوں کو پالے گا اس دن تمام انسان دوبارہ زندہ ہو کر اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں اکھٹے ہوں گے جہاں ان کیلیئے چھپنے کی کوئی چیز نہ ہو گی جس کی آڑ پکڑ سکیں ان کی کوئی چیز اور حالت اللہ سے چھپی ہوئی نہ ہو گی وہ ان کے ذرہ ذرہ حالات سے واقف ہو گا - تمام عارضی زور جاتے رہیں گے اور شان و شوکت ملیامیٹ ہو جائے گی اور صاف ظاہر ہو جائے گا کہ آج سلطنت کسی کی نہیں - دنیا کے بڑے بڑے سرکش عاجز نظر آئیں گے - اس وقت پوچھا جائے گا کہ کہو آج کس کی حکومت ہے ۔

Marfat.com

اللہ کا دربار

لِ - اللّٰهِ - الْوَاحِدِ - الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ - تُجْزٰى
واسطے اللہ کے جو یکتا بڑے زور والا ہے آج کے دن دیا جائے گا

كُلُّ - نَفْسٍ - بِ - مَا - كَسَبَتْ ؕ لَا - ظُلْمَ - الْيَوْمَ ؕ
ہر شخص کو بدلہ اس کا جو وہ کمایا کرتا تھا نہیں ظلم آج کے دن

اِنَّ - اللّٰهَ - سَرِيْعُ - الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ
بے شک اللہ جلد لینے والا ہے حساب اور ڈرا دے انہیں

يَوْمَ - الْاٰزِفَةِ - اِذِ - الْقُلُوْبُ - لَدَى
دن سے قریب آنے والے کے جب کہ دل ہوں گے قریب

الْحَنَاجِرِ - كَاظِمِيْنَ ؕ
گلے کے اور وہ دباتے ہوں گے

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ - تُجْزٰى
اللہ کا راج جو اکیلا ہے دبا ؤ والا آج ہر جی کو بدلا ملے گا

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ
جیسا اس نے کمایا آج ظلم بالکل نہیں

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ
بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور ان کو

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
اس نزدیک آنے والے دن کی خبر سنا دے جس وقت دل

الْحَنَاجِرِ - كَاظِمِيْنَ ؕ
گلوں کو پہنچیں گے تو وہ دبا رہے ہوں گے۔

حَنَاجِرَ (گلے) حنجور کی جمع ہے جس کے معنی گلے کے ہیں اور دوسرا لفظ اس کے لیے حلقوم ہے اٰزِفَةٌ (قریب آجانے والی گھڑی) اسم فاعل مؤنث ہے - ا - ز - ف سے اَ - زَ - فٌ قریب آجانا - اَلْاٰزِفَةُ قیامت کا نام ہے ۔

ارشاد ہو رہا ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ عزوجل کا دربار منعقد ہوگا تو سب اس کے آگے سر ڈالے کھڑے ہوں گے بڑے بڑے سرکش جو دنیا میں اپنے آگے کسی کو سمجھتے ہی نہ تھے عاجز و لاچار نظر آئیں گے کسی کی نہ بادشاہت ہی رہے گی نہ سرداری ہر شخص کی طاقت ختم ہو چکی ہوگی ان سے پوچھا جائے گا کہو آج کس کی بادشاہی ہے ہر طرف سے آواز آئے گی کہ آج فقط اللہ کا راج ہے جو یکتا ہے اور زور میں سب پر غالب ہے کوئی دنیا میں کیسا ہی دبنگ رہا ہو آج مجال نہیں جو اس کے آگے چوں بھی کر سکے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا پھل ملیگا آج ظلم اور زیادتی کا کام نہیں اللہ ذرا سی دیر میں سب کا حساب لے لے گا وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے آگے ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو اس دن سے اچھی طرح سے ڈرا دے جو قریب ہی آلگا ہے ۔ اس کے آنے میں زیادہ دیر نہیں وہ ایسا ہولناک دن ہوگا کہ خوف کے مارے سینہ میں دل دھڑک رہے ہوں گے اور اچھل کر گلے تک پہنچ جائیں گے لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ دونوں ہاتھوں سے دل کو دبائیں گے کہ کہیں خوف کے مارے اچھل کر سچ مچ باہر ہی نہ نکل پڑے ۔

Marfat.com

اللہ کے آگے سب بے بس ہیں

مَا - لِ - الظّٰلِمِيْنَ - مِنْ - حَمِيْمٍ - وَّ - لَا -

نہیں واسطے ظالموں کے کوئی دوست اور نہ

شَفِيْعٍ - يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ - خَآئِنَةَ - الْاَعْيُنِ

سفارشی جس کی بات مانی جائے اللہ جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھیں

وَمَا - تُخْفِي - الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ - يَقْضِيْ

اور وہ جو چھپائے ہوئے ہیں سینے اور اللہ فیصلہ کرتا ہے

بِالْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ - يَدْعُوْنَ - مِنْ دُوْنِهٖ

ساتھ حق کے اور جنہیں وہ پکارتے ہیں اس کے سوا

لَا - يَقْضُوْنَ - بِ شَيْءٍ ط اِنَّ - اللّٰهَ - هُوَ

نہیں فیصلہ کرتے کچھ بھی تحقیق اللہ وہی ہے

السَّمِيْعُ - الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع

سننے والا دیکھنے والا

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا

کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست اور نہ سفارشی

شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ

کہ جس کی بات مانی جائے اللہ جانتا ہے چوری کی نگاہ

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ

اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے اور اللہ انصاف سے

بِالْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

فیصلہ کرتا ہے اور جن کو اس کے سوا پکارتے ہیں

لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کرتے بیشک، اللہ ہی ہے

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع

سننے والا اور دیکھنے والا

حَمِيْم (قریبی دوست) خَائِنَةٌ (چوری کرنے والی) اسم فاعل مونث ہے خ - و - ن سے خِيَانَةٌ اس سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں کام جیسے کرنا چاہیے تھا۔ ویسے نہ کرنا دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ غلط نگاہ ڈالنے والی آنکھ يُطَاعُ (بات مانی جائے اس کی) مضارع مجہول ہے۔ ط - و - ع سے یعنی جس کی اطاعت کی جائے ۔

ارشاد ہے کہ جنہوں نے دنیا میں غلط کام اختیار کیئے ان کا قیامت کے دن نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی سفارش ضروری مانی جائے کیونکہ سب اختیار تو اس احکم الحاکمین کے ہاتھ میں ہوگا جسے لوگوں سے بچا کر نگاہ ڈالنے والی آنکھ تک کا حال معلوم ہے اور جو سینوں میں چھپے ہوئے بھید تک جانتا ہے۔ یاد رکھو انصاف کے ساتھ فیصلہ اللہ عزوجل ہی کر سکتا ہے۔ اور جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے پھرتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں تو کچھ بھی معلوم نہیں یہ نہ سنیں نہ دیکھیں پھر انہیں کسی بات کا علم کیا ہو اور جسے کسی بات کا علم ہی نہ ہو وہ کیا خاک فیصلہ کرے گا۔ دیکھو اس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں کہ اصل سننے والا اور دیکھنے والا اللہ ہی ہے۔ وہ سب کی ہلکی ہلکی آواز سن لیتا ہے اور چھپی کھلی سب چیزوں کو دیکھ لیتا ہے ۔

Marfat.com

آنکھیں کھولو

اَ - وَ - لَمْ - یَسِیْرُوْا - فِی الْاَرْضِ - فَ - یَنْظُرُوْا
کیا اور نہیں سیر کی انھوں نے بیچ زمین کے پس دیکھتے وہ
کَیْفَ - کَانَ - عَاقِبَۃُ - الَّذِیْنَ - کَانُوْا
کیسا ہوا انجام ان کا جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَانُوْا - هُمْ - اَشَدَّ - مِنْهُمْ
ان سے پہلے تھے وہ زیادہ سخت ان سے
قُوَّةً - وَّ اٰثَارًا - فِی الْاَرْضِ - فَ - اَخَذَهُمُ
زور میں اور نشانیوں میں بیچ زمین کے پس پکڑا انھیں
اللّٰهُ - بِ - ذُنُوْبِ - هِمْ ؕ وَمَا - کَانَ - لَهُمْ
اللہ نے بسبب گناہوں کے ان کے اور نہ ہوا ان کے لیے
مِّنَ اللّٰهِ - مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾
اللہ سے کوئی بچانے والا

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا
کیا وہ ملک میں پھرے نہیں کہ دیکھتے کیسا انجام
کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ کَانُوْا
ہوا ان کا جو ان سے پہلے
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ
تھے وہ زور میں ان سے زیادہ سخت
قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ
تھے اور زیادہ نشانیوں والے تھے جو وہ چھوڑ گئے
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا کَانَ لَهُمْ
زمین میں پھر ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر پکڑا اور
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾
کوئی انھیں اللہ سے بچانے والا نہ ہوا۔

وَاقٍ (بچانے والا) اسم فاعل ہے و - ق - ی سے اصل میں واقی ہے وقف کی وجہ سے یے گر گئی ۔

اگر انسان سوچ سے ٹھیک کام لے تو اسے اللہ عزوجل کا اقرار کئے بغیر چارہ نہیں اس کا فکر اکثر یہیں آکر ٹھہر جاتا ہے کہ آندھی آئی تو خاک اڑنے لگی بادل آیا تو مینہ برس گیا دوسروں کو لوٹا تو دولت مند ہو گئے شادی کی تو بچے پیدا ہو گئے موت آئی تو مر گئے ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ دیکھ بھال کرنے والے دنیا کے واقعات سے اور یہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہم سے پہلے بھی لوگ بستے تھے۔ ان کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مال اور طاقت میں ہم سے زیادہ تھے آخر ان کا انجام کیا ہوا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اپنے زور پہ مغرور ہو گئے کمزوروں پر ظلم وستم کیے۔ اچھی باتوں کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گناہ کرنے پر تل گئے۔ آخر اللہ عزوجل نے ان کی شرارتوں کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا کوئی ایسا نہ ہوا جو اللہ کے عذاب سے انہیں بچاتا۔ بھلا کس کی مجال ہے کہ اللہ کی گرفت سے کسی کو بچالے۔ اللہ ہی رحم کرے تو کام بنے ۔

Marfat.com

کیوں پکڑے گئے؟

ذٰلِكَ - بِ - اَنَّ - هُمْ - كَانَتْ - تَّاْتِيْهِمْ - رُسُلُهُمْ

یہ بوجہ اس کے کہ وہ تھے آتے تھے انکے پاس رسول انکے

بِ - الْبَيِّنٰتِ - فَ - كَفَرُوْا - فَ - اَخَذَ - هُمُ

ساتھ کھلی نشانیوں کے پس نہ مانا انھوں نے پس پکڑا ان کو

اللّٰهُ ؕ اِنَّ - هٗ - قَوِيٌّ - شَدِيْدُ - الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

اللہ نے تحقیق وہ قوت والا سخت عذاب والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر

بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ

آتے تھے پھر وہ منکر ہوگئے تو اللہ نے انھیں پکڑا

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ - قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

بے شک وہ زور آور ہے سخت عذاب دینے والا

وَ - لَ - قَدْ - اَرْسَلْنَا - مُوْسٰى - بِ - اٰيٰتِ - نَا

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں

وَسُلْطٰنٍ - مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى - فِرْعَوْنَ - وَهَامٰنَ

اور سند کھلی کے طرف فرعون اور ہامان

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

کھلی سند دے کر فرعون اور ہامان اور قارون

وَقَارُوْنَ - فَ - قَالُوْا - سٰحِرٌ - كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

اور قارون کے پس کہا انھوں نے جادوگر ہے جھوٹا

وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

کے پاس بھیجا تو وہ کہنے لگے جادوگر ہے جھوٹا

ارشاد ہے کہ پچھلے لوگ عذاب میں اس لیے مبتلا ہوئے کہ انہوں نے سیدھا راستہ چھوڑ کر ٹیڑھے راستوں پر چلنا اختیار کیا۔ ان کے حالات پڑھ کر اور ان کے رہنے کی جگہوں میں ان کی بربادی کی نشانیاں آنکھوں سے دیکھ کر انسان کو سمجھ لینا چاہیے کہ جو لوگ اللہ کے مقرر کئے ہوئے قاعدوں کے خلاف چلیں گے ان کا یہی حشر ہوگا جو ان سے پہلوں کا ہوا ان کے پاس اللہ کے رسول آئے اور ایسی کھلی کھلی نشانیاں اور روشن دلیلیں پیش کیں کہ جن کو دیکھ کر ان کے اللہ کے رسول ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر ان سرکش لوگوں نے ان کی باتوں کو جھوٹا کہا اور ماننے سے انکار کر دیا اللہ نے انہیں اس کی سزا دی کیونکہ وہ قوت والا ہے اور اسکا عذاب سخت ہوتا ہے۔ اور اس کی سزا بہت کڑی ہوتی ہے۔ ان اگلے زمانے کے سرکش لوگوں میں سے بعض کا حال سنو ان میں سے کچھ تو اپنی قوت اور سلطنت پر پھولے ہوئے تھے۔ جیسے فرعون بعض اپنے انتظام اور تدبیر پر فخر کرتے تھے جیسے ہامان بعض کو دولت کی کثرت پر گھمنڈ تھا۔ جیسے قارون ان کے پاس حضرت موسیٰؑ آئے تو انہوں نے انہیں جادوگر اور جھوٹا قرار دیکر ٹال دیا حالانکہ حضرت موسیٰؑ نے ایسی صاف نشانیاں پیش کی تھیں جس میں شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ اور اپنی دلیلوں سے بھی انہیں خاموش کر دیا تھا۔ پھر بھی اپنی قوت عقل اور دولت کے گھمنڈ میں انہوں نے کسی بات نہ مانی۔

Marfat.com

حق کا مقابلہ

ن - لَمَّا - جَآءَ - هُمْ - بِ - الْحَقِّ - مِنْ عِنْدِ نَا

پس جب آیا اس کے پاس ساتھ حق کے پاس سے ہمارے

قَالُوا - اقْتُلُوْا - اَبْنَآءَ - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - مَعَهٗ

کہنے لگے مار ڈالو بیٹوں کو ان کے جو ایمان لائے ساتھ اس کے

وَاسْتَحْيُوْا - نِسَآءَ - هُمْ ؕ وَمَا - كَيْدُ - الْكٰفِرِيْنَ

اور زندہ رہنے دو عورتوں کو ان کی اور نہیں داؤ کافروں کا

اِلَّا - فِيْ - ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ - فِرْعَوْنُ - ذَرُوْنِيْٓ

مگر بیچ غلطی کے اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھے

اَقْتُلْ - مُوْسٰى - وَلْيَدْعُ - رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ - اَخَافُ - اَنْ

مار ڈالوں موسیٰ کو اور پکارے دوا سے اپنے رب کو تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ

يُّبَدِّلَ - دِيْنَكُمْ - اَوْ - اَنْ - يُّظْهِرَ - فِي الْاَرْضِ - الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

بدل دے طریقہ تمہارا یا یہ کہ ظاہر کر دے بیچ زمین کے فساد

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا

پھر جب ان کے پاس ہمارے پاس سے سچی بات لے کر پہنچا

قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

بولے مار ڈالو ان کے بیٹوں کو جو اس کے ساتھ یقین لائے

وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

ہیں اور زندہ چھوڑو ان کی عورتیں اور منکروں کا جو داؤ

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ

بھی ہے غلط ہے اور فرعون بولا چھوڑو مجھے کہ

اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ

موسیٰ کو مار ڈالوں اور اپنے رب کو پکارے میں ڈرتا ہوں کہ

يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

تمہارا دین بگاڑ دے ملک میں خرابی پھیلا دے

انسان کو بگاڑنے والی چیز یا قوت ہوتی ہے یا قابلیت پر گھمنڈ یا دولت کی زیادتی اور اگر ان تینوں کا گٹھ جوڑ ہو جائے یعنی تینوں ایک آدمی میں جمع ہو جائیں یا تینوں میں سے ایک ایک کے مالک آپس میں ایکا کر لیں اور اس کے ساتھ اللہ کا خوف نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ انسان تیزی سے تباہی کی طرف بھاگا جا رہا ہے ان تینوں کی ملی بھگت اپنے آگے کسی کی نہیں چلنے دیتی حضرت موسیٰؑ ان کے ہاتھوں بڑی مشکل میں پھنسے ارشاد ہے کہ جب اس جتھے کے پاس موسیٰؑ سچی بات لے کر آئے جو اللہ کی بھیجی ہوئی تھی تو یہ اکڑ گئے اور ملکر فیصلہ کیا کہ اس کی قوم یعنی بنی اسرائیل کو ذلیل کرو ان کے بیٹوں کو جان سے مار دو اور عورتوں کو زندہ رہنے دو تاکہ یہ سمجھ جائیں کہ یہ بلا ان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے نازل ہوئی اور ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔ ارشاد ہے کہ اللہ کا انکار کرنے والے اس کے خلاف جو کام بھی کریں گے ناکامی کا منہ دیکھیں گے فرعون نے غصہ سے اپنے ساتھیوں سے کہا اور یہ نری دھمکی تھی کہ تم مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰؑ ہی کو جان سے مار دوں کیونکہ اس کے پاس ایسی باتیں ہیں۔ کہ عجب نہیں انہیں دیکھ کر لوگ اسی کی کہنے لگیں۔ اس کے بعد یا تو تمہارا قائم کیا ہوا طریقہ ملیامیٹ ہو جائے گا اور یا پھر آپس میں دنگا فساد برپا ہو جائے گا ؂

Marfat.com

سمجھ داروں کا طریقہ

وَ قَالَ - مُوْسٰٓی - اِنِّیْ - عُذْتُ - بِ - رَبِّیْ - وَ
اور کہا موسیٰ نے تحقیق میں نے پناہ مانگی ساتھ رب اپنے کے اور
رَبِّکُمْ - مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ - لَّا - یُؤْمِنُ - بِ - یَوْمِ
رب تمہارے کے ہر مغرور سے جو نہیں ایمان لاتا ساتھ دن
الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَ - قَالَ - رَجُلٌ - مُّؤْمِنٌ - مِّنْ
حساب کے اور کہا ایک مرد ایمان دار نے

وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ
اور موسیٰؑ نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے
رَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ
چکا ہوں ہر غرور والے سے جو حساب کے دن کا یقین
الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ
نہ کرے اور ایک ایماندار مرد فرعون کے

اٰلِ - فِرْعَوْنَ - یَکْتُمُ - اِیْمَانَہٗٓ - اَ - تَقْتُلُوْنَ
رشتہ دار، فرعون کے جو چھپاتا تھا ایمان اپنا کیا قتل کرتے ہو تم
رَجُلًا - اَنْ - یَّقُوْلَ - رَبِّیَ - اللّٰہُ - وَ - قَدْ
ایک آدمی کو اس پر کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور تحقیق
جَآءَکُمْ - بِ - الْبَیِّنٰتِ - مِنْ رَّبِّکُمْ ؕ
آیا وہ تمہارے پاس ساتھ کھلی نشانیوں کے تمہارے رب کے پاس سے

اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَہٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
لوگوں میں جو اپنا ایمان چھپاتا تھا بولا کیا ایک مرد
رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ
کو اس بات پر قتل کرتے ہو کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے
جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ ؕ
اور تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی نشانیاں لایا ہے

حضرت موسیٰؑ نے فرعون کی دھمکیاں سنکر اپنے لوگوں سے کہا کہ میں اس کی باتوں سے ذرا بھی نہیں ڈرتا وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور وہ تو کیا اگر دنیا کے سارے سر پھرے مل کر بھی دھمکانے لگیں تو بھی مجھے کچھ پرواہ نہیں میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ پہلے ہی لے چکا ہوں وہ مجھ سے وعدہ فرما چکا ہے کہ وہ میرے ساتھ ہے فرعون کی مجال نہیں کہ میرا بال بیکا کر سکے جو لوگ یقین نہیں کرتے کہ ایک دن اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اعمال کا حساب دینا پڑے گا وہ جو جی چاہتا ہے کر بیٹھتے ہیں دنیا میں شرارت کرنے والے یہی لوگ ہوتے ہیں یہ اپنے آگے کسی کو نہیں سمجھتے وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں۔ سچ ہے جس کو یقین نہ ہو کہ ایک دن اس سے باز پرس ہو گی وہ کیا نہیں کرے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ کے نہ ماننے والے اور اس کی پکڑ سے نہ ڈرنے والے ہی ہیں جو دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں میں ان سے رب العالمین کی پناہ مانگتا ہوں ادھر فرعون کے اپنے آدمیوں میں سے ایک آدمی جو خفیہ طور پر ایمان لا چکا تھا فرعون کی دھمکی سن کر بولا کیا ایک آدمی کو اس لیے مار ڈالو گے کہ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے اور اپنی سچائی کی کھلی نشانیاں جو اللہ نے اسے عطا کی ہیں تمہیں دکھا چکا ہے ۔

Marfat.com

حق بات

وَ۔اِنْ۔یَّكُ۔كَاذِبًا۔فَ۔عَلَيْهِ۔كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
اور اگر ہوا وہ جھوٹا پس اس کے اوپر جھوٹ اس کا اور اگر
یَّكُ۔صَادِقًا۔يُّصِبْكُمْ۔بَعْضُ۔الَّذِیْ۔یَعِدُكُمْ ؕ
ہوا وہ سچا پہنچ کر رہے گا تمہیں کچھ اس کا جو وہ وعدہ کرتا ہے تم سے
اِنَّ۔اللّٰهَ۔لَا۔یَهْدِیْ۔مَنْ۔هُوَ۔مُسْرِفٌ
تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اسے کہ وہ حد سے گزرنے والا
كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ یٰقَوْمِ۔لَكُمُ۔الْمُلْكُ۔الْیَوْمَ
جھوٹا ہے اے میری قوم واسطے تمہارے بادشاہت ہے آج
ظٰهِرِیْنَ۔فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا۔مِنْ
غالب آرہے ہو زمین میں پس کون مدد کرے گا ہماری سے
بَاْسِ اللّٰهِ۔اِنْ۔جَآءَنَا ؕ
اللہ کے عذاب جب آگیا وہ ہم پر

وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس پر اس کا جھوٹ پڑے گا اور
یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ
اگر سچا ہوگا تو پڑے گا تم پر کوئی نہ کوئی وعدہ جو تم سے کرتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
بیشک اللہ اس کو جو بے لحاظ اور جھوٹا ہو راہ نہیں
كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ
دکھاتا اے میری قوم آج تمہارا راج ہے
ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْ
چڑھ رہے ہو ملک میں پھر کون ہمیں بچائے گا اللہ
بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ
کے عذاب سے اگر آ پڑا ہم پر

فرعون کا قریبی رشتہ دار فرعون کو اور اس کے ساتھیوں کو سمجھا رہا ہے کہ اوّل تو کسی شخص کا محض اس لیے قتل کرنا کہ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ کسی طرح ٹھیک نہیں ہو سکتا خاص کر جب کہ وہ صاف صاف نشانیاں بھی پیش کر رہا ہو کہ وہ تم سب کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑھ کر رہے گا جھوٹ کے پاؤں کہاں جھوٹی بات چلا نہیں کرتی تھوڑے دن میں وہ آپ ہی بیٹھ رہے گا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر یقین جانو کہ تم پر ان آفتوں میں سے کوئی نہ کوئی آفت آکر رہے گی جن سے وہ تمہیں ڈرا رہا ہے ذرا سمجھو تو سہی کہ وہ اللہ کا نام لے رہا ہے اس سے اس کی بہت بڑی دلیری اور جرأت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اسے قادر اور علیم بھی کہتا ہے پھر سب کچھ جانتے ہوئے اور قدرت رکھتے ہوئے وہ ایسے گستاخ اور جھوٹ گھڑنے والے کو کیسے کامیاب ہونے دے گا۔ پھر اس نے کہا کہ مانا تمہارے ہاتھ میں اس وقت حکومت ہے اور تم ملک بھر میں سب پر غالب ہو لیکن یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اس کے کہنے کے مطابق اگر اللہ نے تم پر سچ مچ عذاب بھیج دیا تو پھر تمہیں اس سے بچانے والا کون ہے ذرا ہوش سے کام لو۔

Marfat.com

فرعون کی ہٹ

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى
کہا فرعون نے نہیں سمجھاتا ہوں تم کو مگر جو مجھے سوجھتا ہے
وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾
اور نہیں راہ دکھاتا ہوں تمہیں مگر راہ بھلائی کی
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اور کہا اس نے جو ایمان والا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں
عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ
تم پر مانند دن فرقوں کے جیسا حال ہوا
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ
قوم نوح اور عاد اور ثمود کا اور ان کا جو پیچھے تھے ان کے
وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾
اور نہیں اللہ چاہتا ظلم واسطے بندوں کے

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى
فرعون بولا میں تو تمہیں وہی بات سجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی
وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾
اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اور اس ایمان والے نے کہا اے میری قوم میں ڈرتا ہوں
عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ
کہ تم پر اگلے فرقوں کا سا وقت آپڑے جیسے قوم نوح
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ
اور عاد اور ثمود کا اور ان لوگوں کا جو ان سے پیچھے
وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾
ہوئے حال ہوا اور اللہ بندوں کے لیے بے انصافی نہیں چاہتا

فرعون نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ تم کیا کہہ رہے ہو میں تو تمہیں وہی بتا رہا ہوں جو مجھے اس وقت مناسب معلوم ہو رہا ہے یقیناً موسیٰؑ کی حالت دیکھتے ہوئے اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہ شخص خطرناک ہے اسے کوئی ایسا ہنر آتا ہے کہ جسے دکھا کر یہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے اسے اگر چھوڑ دیا گیا تو یہ یقیناً ہمارے انتظام میں خرابی پیدا کر کے رہے گا عجب نہیں کہ لوگ اسی کی سی کہنے لگیں اور ہم نے جو انتظام مدتوں سے قائم رکھا ہے وہ دیکھتے دیکھتے برباد ہو جائے اس کا علاج بس یہی ہے کہ موسیٰ کو ختم کر دیا جائے۔ خوب سمجھ لو ٹھیک راستہ یہی ہے جو میں تمہیں سمجھا رہا ہوں اگر میری نہ مانی تو آگے چل کر بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اس ایماندار آدمی نے فرعون کی بات کی طرف توجہ نہ کی اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اے میری قوم مجھے تو یہی نظر آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ہی کی مدد کرے گا اور اس کے ستانے والوں کو سخت سزا دے گا کہیں تم پر ویسا ہی وقت نہ آپڑے جیسا پہلے سرکش لوگوں پر پڑا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری وہی گت بنے جو نوح علیہ السلام کی قوم اور ثمود کی بنی۔ اگر ایسا ہوا تو وہ تمہاری گستاخیوں کا ٹھیک بدلہ ہوگا۔ اللہ تو ایسا نہیں کہ بندوں پر ظلم کرے اور بلاوجہ سزا دے ۔

Marfat.com

پہلے بھی غلطی ہوئی

وَ۔یَا۔قَوْمِ۔اِنِّیْ۔اَخَافُ۔عَلَیْکُمْ۔یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾
اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں تم پر چیخ پکار کے دن سے

وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾
اور اے میری قوم میں ڈرتا ہوں کہ تم پر چیخ و پکار کا دن آئے

یَوْمَ۔تُوَلُّوْنَ۔مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا۔لَکُمْ۔مِّنَ اللّٰہِ
جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے پیٹھ پھیر کر نہیں تمہارے لیے اللہ سے

یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ
جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے کوئی نہیں تم کو اللہ سے

مِنْ۔عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ۔یُّضْلِلِ اللّٰہُ۔فَمَا لَہٗ
کوئی بچانے والا اور جسے بھٹکائے اللہ پس نہیں اسکے

مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ
بچانے والا اور جس کو اللہ غلطی میں ڈالے اسے کوئی

مِنْ۔ھَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ۔لَ۔قَدْ۔جَآءَکُمْ۔یُوْسُفُ
کوئی راہ دکھانے والا اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف

مِنْ ھَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ
سمجھانے والا نہیں اور اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف

مِنْ۔قَبْلُ۔بِ۔الْبَیِّنٰتِ۔فَ۔مَا۔زِلْتُمْ
اس سے پہلے ساتھ کھلی نشانیوں کے پس نہیں ٹلے تم

مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ
کھلی باتیں لے کر آچکا ہے۔ پھر تم ان چیزوں سے جو وہ

فِیْ۔شَکٍّ۔مِّمَّا۔جَآءَکُمْ۔بِہٖ ؕ
شک میں سے اس میں کہ آیا تمہارے پاس ساتھ اس کے

فِیْ شَکٍّ مِّمَّا جَآءَکُمْ بِہٖ ؕ
تمہارے پاس لے کر آیا دھوکے ہی میں رہے

وہ ایمان والا شخص اپنی قوم کو سمجھائے جا رہا ہے کہ دیکھو ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ تم بڑی مصیبت میں پھنسو گے ہر طرف چیخ پکار ہائے واویلا کے سوا کچھ نہ سنائی دے گا تم پیٹھ پھیر کر مصیبت میں سے بھاگ کر نکلنے کی کوشش کرو گے مگر نکل نہ سکو گے یاد رکھو اللہ کے عذاب سے تمہیں بچانے والا کوئی نہیں میں تو تمہیں ہر طرح سمجھا چکا اب اگر تم نہیں مانتے تو یقین جانو تم پہ اللہ کی پھٹکار ہے اگر وہ کسی کو غلط راستہ پر چلنے سے نہ بچائے تو اس شخص کی سمجھ الٹی ہو جاتی ہے۔ پھر کوئی نہیں جو ایسے شخص کو سیدھی بات سمجھائے یا سیدھا راستہ بتائے اے میری قوم کے لوگو تم پہلے بھی ایک بڑی غلطی کر چکے ہو دیکھو تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام آئے اور انہوں نے ایسی صاف نشانیاں دکھائیں کہ اگر تم عقل سے کام لیتے تو سمجھ جاتے کہ یہ ضرور اللہ کے رسول ہیں لیکن تم ان کی باتوں میں شک کرنے لگے اور یہ تمہارا شک و شبہ تمہارے دل میں ایسا جما کہ نکلنے کا نام ہی نہ لیا ایسا نہ ہونا چاہیے تھا آدمی میں آخر اتنا ہوش تو ہونا چاہیے کہ سچے جھوٹے میں نشانیاں دیکھ کر فرق کر سکے۔

Marfat.com

یوسف علیہ السلام سے بزناؤ

حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
یہاں تک جب انتقال کرگیا وہ کہا تم نے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ
مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ
اس کے بعد کوئی رسول مانند اس کے بھٹکاتا ہے اللہ اسے
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
کہ ہو وہ حد سے نکل جانیوالا شکی وہ جو جھگڑتے ہیں
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا
بیچ آیتوں اللہ کے بغیر کسی سند کے کہ آئی ان کے پاس بڑی ہے بیزاری
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ
نزدیک اللہ کے اور نزدیک ان کے جو ایمان لائے مانند اس کے مہر کرتا ہے
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾
اللہ اوپر ہر دل کے مغرور سرکش کے

حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی کہنے لگے اللہ اس کے بعد
مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ
ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا اللہ اسی طرح بھٹکاتا ہے
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
اسے جو بیباک شک کرنے والا ہو وہ جو کہ اللہ کی باتوں میں
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا
جھگڑتے ہیں بغیر سند کے جو انہیں پہنچی ہو اللہ کے ہاں اور
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ
ایمانداروں کے ہاں اس جھگڑے سے بڑی بیزاری ہے اسی طرح
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾
اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر غرور کرنے والے سرکش کے دل پر

فرعون کے لوگوں میں سے ایک ایماندار شخص جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا۔ فرعون کو اور اپنی ساری قوم کو سمجھا رہا ہے کہ دیکھو تم پہلے یوسفؑ کے ساتھ زیادتی کر چکے ہو اب کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسی طرح کی زیادتی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کر بیٹھو یوسفؑ کی زندگی میں تم نے انہیں رسول نہ مانا اور ان کی باتوں میں شک کرتے رہے جب ان کی وفات ہوگئی تو تمہاری آنکھیں کھلیں تو کہنے لگے کہ ایسا رسول تو اب اور کوئی نہیں آئے گا۔ دیکھو ایسی غلطی موسیٰؑ کے بارے میں مت کرو ان کی بات مانو ورنہ پچھتاؤ گے جو لوگ اللہ کی نشانیاں نہیں پہچانتے اور شک و شبہ میں پھنسے رہتے ہیں انہیں اللہ اپنی ہدایت سے محروم کر دیتا ہے کیونکہ وہ صاف نشانیوں میں جھگڑا پیدا کر دیتے ہیں حالانکہ جھٹلانے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہوتی نہ وہ کسی طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ وہ نبیوں کو جھٹلانے میں ٹھیک ہیں۔ یہ دھینگا مشتی نہ اللہ کو پسند ہے اور نہ ان کو جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ جو شخص اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھے اور حق بات کو نہ مانے اپنی ہی اکڑفوں میں مبتلا رہے۔ اللہ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے پھر سچی بات اس کے دل میں گھسنے ہی نہیں پاتی۔ پچھلے لوگوں کے حالات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے ۔

Marfat.com

فرعون کی ہٹ دھرمی

وَقَالَ - فِرْعَوْنُ - يٰهَامٰنُ - ابْنِ - لِيْ - صَرْحًا
اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا دے تو میرے لیے ایک بلند عمارت
لَّعَلِّيْ - اَبْلُغُ - الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ - السَّمٰوٰتِ
شاید میں پہنچ جاؤں راستوں تک راستے آسمانوں کے
فَاَطَّلِعَ - اِلٰى - اِلٰهِ - مُوْسٰى - وَاِنِّيْ - لَاَظُنُّهٗ
پس جھانک لوں میں طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اسے
كَاذِبًا ؕ وَ - كَذٰلِكَ - زُيِّنَ - لِ - فِرْعَوْنَ - سُوْٓءُ
جھوٹا اور مانند اس کے سجا دیے گئے واسطے فرعون کے برے
عَمَلِ - هٖ - وَ - صُدَّ - عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ - مَا - كَيْدُ
کام اس کے اور روک دیا گیا وہ راستہ سے اور نہیں تدبیر
فِرْعَوْنَ - اِلَّا - فِيْ - تَبَابٍ ﴿۳۷﴾
فرعون کی مگر بیچ تباہی کے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
اور فرعون بولا اے ہامان میرے لیے ایک اونچا محل بنا شاید
لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ
میں جا پہنچوں راستوں میں (یعنی) آسمان کے راستوں میں
فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ
پھر موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھ لوں اور میری اٹکل میں
كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ
تو وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کو اس کے برے کام
عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ
بھلے دکھا دئے گئے اور وہ سیدھی راہ سے روک دیا گیا اور
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع ۴
فرعون کا جو داؤ تھا سو تباہ ہونے کے واسطے تھا۔

آدمی کے دل میں جو خیال جم جائے پھر وہ نکلنے کا نام نہیں لیتا بلکہ اس کے سارے منصوبے اور اعمال اسی کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں اور جو کوئی اس کے خلاف کہے وہ اس کی نہیں سنتا وہ اپنے ہی خیال کو ٹھیک سمجھتا ہے اور باقی سب باتوں کو غلط ٹھہراتا ہے اسی کو قرآن میں اس طرح سمجھایا گیا ہے۔ کہ اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے فرعون ایسے ہی آدمیوں کی ایک روشن مثال ہے مردِ مومن اپنی کہہ رہا تھا۔ اور فرعون کا دل اندر ہی اندر اس کی جڑ کاٹ رہا تھا آخر اپنے وزیر سے مخاطب ہو کر اپنے دل کی بھڑاس اس نے یوں نکالی کہ اے ہامان! یہ باتیں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اب تو تُو ایک کام کر اینٹ گارا چونہ جمع کر کے ایک اونچی عمارت بنا موسیٰ کہتا ہے۔ کہ اس کا رب سب سے بلند ہے اس لیے تو عمارت کو اتنا بلند کر کہ میں اس پر چڑھ کر آسمانوں میں جھانکوں شاید موسیٰ کا رب مجھے دکھائی دے دے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ میں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ لیکن جھوٹے کو گھر تک پہنچا دینا چاہیے۔ ارشاد ہے کہ دیکھو بُرے خیالات اس طرح دل پر چھا جاتے ہیں اور آدمی کو حق بات کے سمجھنے سے روک دیتے ہیں۔ فرعون کے سارے منصوبوں کا نتیجہ سوا تباہی کے کچھ نہ ہوگا۔

Marfat.com

مردِ مومن کے خیالات

وَقَالَ - الَّذِیْ - اٰمَنَ - یٰقَوْمِ (ی) اتَّبِعُوْنِ (ی) اَهْدِكُمْ

اور کہا اس نے جو ایمان رکھتا تھا اے قوم (میری) پیروی کرو (میری) ڈال دوں میں

سَبِیْلَ - الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ یٰقَوْمِ (ی) اِنَّمَا - هٰذِهِ - الْحَیٰوةُ - الدُّنْیَا

تمہیں سیدھی راہ پر (اے) قوم (میری) کچھ نہیں بس یہ زندگی دنیا کی

مَتَاعٌ وَّاِنَّ - الْاٰخِرَةَ - هِیَ - دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ - عَمِلَ - سَیِّئَةً

کچھ دن کا فائدہ ہے اور تحقیق آخرت ہی گھر ہے ہمیشہ کا جو کام کرے بُرے

فَلَا یُجْزٰۤی - اِلَّا - مِثْلَهَا ج وَ - مَنْ - عَمِلَ - صَالِحًا - مِّنْ

پس نہ بدلہ دیا جائے گا مگر اسی جیسا اور جو کام کرے نیک

ذَكَرٍ - اَوْ - اُنْثٰی - وَ - هُوَ - مُؤْمِنٌ - فَ - اُولٰٓئِكَ - یَدْخُلُوْنَ

مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار ہو پس وہ لوگ داخل ہوں گے

الْجَنَّةَ - یُرْزَقُوْنَ - فِیْهَا - بِغَیْرِ - حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

جنت میں روزی دیے جائیں گے اس میں بغیر حساب

وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ (ی) اتَّبِعُوْنِ (ی) اَهْدِكُمْ

اور اسی ایماندار نے کہا اے قوم میری راہ پر چلو تمہیں نیکی کی

سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ یٰقَوْمِ (ی) اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا

راہ پر پہنچا دوں اے میری قوم یہ جو دنیا کی زندگی ہے یہ

مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً

فائدہ اٹھا لینا ہے تھوڑا سا اور وہ جو پچھلا گھر ہے وہی جم کر رہنے کا گھر ہے

فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

جس نے برائی کی تو وہ اس کے برابر ہی بدلہ پائے گا اور جس نے بھلائی

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ

کی ہے مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہے سو وہ لوگ بہشت

الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

میں جائیں گے اور وہ بے شمار روزی پائیں گے

مردِ مومن نے فرعون کی بات کا کچھ خیال نہ کیا اور اپنی قوم کو سمجھانے لگا کہ فرعون کا راستہ بھلائی اور کامیابی کا راستہ نہیں معلوم ہوتا تم لوگ میری سنو اور میں جو کہوں وہ کرو میں تمہیں اس سڑک پر ڈال دوں گا جو دونوں جہان کی کامیابی کی طرف سیدھی جاتی ہے اے میری قوم دنیا میں کیا دھرا ہے یہاں کی زندگی چند روز کی ہے یہاں مال و متاع کچھ دن کام آسکتا ہے مرنے کے بعد وہ بے کار ہے سنو! اصل زندگی وہ ہے جو مرنے کے بعد شروع ہوگی۔ وہی اصل معنی میں زندگی ہے اور وہ ہمیشہ رہے گی وہاں نہ دکھ ہے نہ بیماری نہ موت یہ آخرت کی زندگی ہے اور جم کر رہنے کا آخرت کا ہی گھر ہے وہاں کا آرام اصل آرام ہے اس زندگی کا کچھ حال تمہیں بتاتا ہوں ؎

سنو! دنیا میں جو بُرے کام کرے گا اس کا بدلہ بھی اسے بُرا ہی ملیگا وہ آخرت میں بھلائی کی امید نہ رکھے اور جو کوئی مرد یا عورت اللہ پہ ایمان لاکر نیک کام کرے گا اسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہاں اس کو ساری آرام کی چیزیں بے حساب ملیں گی آدمی سب کچھ سمجھتا ہے لیکن جب مرنے کے بعد جینے کا اور اعمال کی جزا سزا کا ذکر آتا ہے تو ٹال دیتا ہے اور دنیا ہی کے عارضی سامان کے پیچھے پڑا رہتا ہے ؎

Marfat.com

خالص نصیحت

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ
اور اے قوم (میری) کیا ہوا مجھے بلاتا ہوں میں تمھیں طرف نجات کے
وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ
اور بلاتے ہو تم مجھے طرف آگ کے بلاتے ہو تم مجھے
لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ
کہ انکار کروں میں اللہ کا اور شریک کروں اس کے ساتھ اسے کہ نہیں مجھے
بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ
اس کا علم اور میں بلاتا ہوں تمھیں طرف زبردست
الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ
خطا بخش کے ظاہر ہے کہ وہ کہ بلاتے ہو تم مجھے جس کی طرف
لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ
نہیں اس کے لیے بلانا دنیا میں اور نہ آخرت میں

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ
اور اے قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں
وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ
اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو اور تم مجھے بلاتے ہو کہ
لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ
اللہ سے منکر ہو جاؤں اور اس کا شریک ٹھہراؤں اسے جس
بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ
کی مجھے خبر نہیں اور میں تمھیں بلاتا ہوں اس زبردست
الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ
گناہ بخشنے والے کی طرف ظاہر ہے کہ تم جس کی طرف بلاتے ہو
لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ
اس کا بلانا کہیں نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں

مَا لِيْ (کیا ہوا مجھے) ما کے معنی کیا اور لِي کے معنی مجھے یہ تعجب کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ میں یہ کرتا ہوں اور تم وہ کرتے ہو لَا جَرَمَ (کوئی شبہ نہیں) یہ لفظ پہلے گزر چکا ہے اس کی تحقیق وہاں دیکھ لی جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قطعی بات ہے۔

مردِ مومن اپنی قوم سے کہہ رہا تھا کہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ میں تمہیں ایک بڑی مصیبت سے چھڑانے کے لیے تمہیں نصیحت کر رہا ہوں اور تم مجھے ایسی باتیں اختیار کرنے کو کہتے ہو جس کا نتیجہ سوا اس کے کہ آگ میں داخل ہوں اور کچھ نہیں۔ تم مجھ سے کہتے ہو کہ اللہ کا انکار کر دوں اور ایسی چیزوں کو اس کے برابر سمجھوں جن کی بابت میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو تمہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہوں جس کی بابت خوب معلوم ہے کہ اس میں سب سے بڑھ کر زور اور قوت ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کی خطائیں بخش دیتا ہے۔ تو اب اس میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ تم جن کی طرف مجھے بلا رہے ہو وہ اس قابل نہیں کہ انہیں پکارا جائے وہ نہ دنیا میں ہی کسی کی حاجتیں پوری کر سکتے ہیں اور نہ آخرت میں ہی کسی کے کام آ سکتے ہیں بالکل نکمے ہیں ان میں کوئی طاقت نہیں۔

Marfat.com

گفتگو کا نتیجہ

وَ۔ اَنَّ۔ مَرَدَّنَآ۔ اِلَی۔ اللّٰہِ۔ وَاَنَّ۔ الْمُسْرِفِیْنَ
اور یہ کہ لوٹنا ہمارا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزر جانے والے
هُمْ۔ اَصْحٰبُ۔ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَ۔ سَ۔ تَذْكُرُوْنَ
وہی آگ کے لوگ ہیں پس عنقریب یاد کرو گے تم
مَآ۔ اَقُوْلُ۔ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ۔ اَمْرِیْٓ۔ اِلَی اللّٰہِ ؕ
جو کہہ رہا ہوں میں تم سے۔ اور سپرد کرتا ہوں اپنا کام اللہ کے
اِنَّ۔ اللّٰہَ۔ بَصِیْرٌ۔ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَ۔ وَقٰى۔ هُ
تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے بندوں کو پس بچا لیا اسے
اللّٰہُ۔ سَیِّاٰتِ۔ مَا۔ مَكَرُوْا۔ وَ۔ حَاقَ
اللہ نے برے نتیجوں سے اس کے جو وہ داؤ گھات کرتے تھے اور گھیر لیا
بِ۔ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ سُوْٓءُ۔ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾
فرعون والوں کو برے عذاب نے

فَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَی اللّٰہِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ
اور یہ کہ ہمیں اللہ کے پاس پھر جانا ہے اور یہ کہ زیادتی کرنے والے
هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ
ہی دوزخ کے لوگ ہیں سو آگے یاد کرو گے جو میں
مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ
تم سے کہتا ہوں اور میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ
بے شک اللہ کی نگاہ میں ہیں سب بندے پس اللہ نے موسیٰ
اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
کو برے داؤں سے جو وہ کرتے تھے بچا لیا اور فرعون والوں
بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾
پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا

پہلے ارشاد ہوا کہ فرعون نے اس مردِ مومن کی بات نہ مانی اور اسی پہ اڑا رہا کہ میں جو سوچ رہا ہوں وہی ٹھیک ہے اور موسیٰؑ کی اور ان کے طرفداروں کی بات غلط ہے مردِ مومن بھی جب اچھی طرح سمجھا چکا تو یہ کہہ کر الگ ہو گیا۔ کہ اب میں اپنا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں وہی اپنے بندوں کے درمیان مناسب فیصلہ فرمائے گا وہ ان سب کا حال خوب جانتا ہے آخر جب وقت آیا موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو اللہ نے بچا لیا اور فرعون اور ان کے ساتھیوں کو سخت عذاب نے آگھیرا۔ دنیا میں تو اسے اس کے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا اور مرنے کے بعد حشر تک ان سب کو روزانہ صبح شام وہ آگ دکھائی جاتی رہے گی جس میں انہیں آخر کار جانا ہے جب قیامت قائم ہو جائے گی تو اللہ عزوجل ان کے بارے میں یہ حکم صادر فرمائے گا کہ فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت اس آگ میں جو سخت ترین عذاب ہے داخل کر دو۔ آگے ارشاد ہے کہ جو دوزخی اپنی کرتوتوں کے باعث دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو وہاں کے عذاب سے تنگ آ کر آپس میں جھگڑا شروع کر دیں گے کمزور زبردستوں سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے کیا آج تم اس آگ کے عذاب کا کچھ حصہ خود برداشت کر کے ہمیں کچھ آرام پہنچا سکتے ہو؟

Marfat.com

عذاب کی کیفیت

اَلنَّارُ - يُعْرَضُوْنَ - عَلَيْهَا - غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ
وہ آگ ہے کہ پیش کیے جاتے ہیں اوپر اس کے صبح اور شام اور
يَوْمَ - تَقُوْمُ - السَّاعَةُ ق اَدْخِلُوْٓا - اٰلَ - فِرْعَوْنَ
جس دن قائم ہوگی قیامت داخل کردو فرعون والوں کو
اَشَدَّ - الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ - اِذْ - يَتَحَآجُّوْنَ
سب سے سخت عذاب میں اور جب جھگڑیں گے
فِي النَّارِ - فَيَقُوْلُ - الضُّعَفٰٓؤُا - لِ - الَّذِيْنَ
آگ کے اندر پس کہیں گے کمزور لوگ واسطے ان کے جنھوں نے
اسْتَكْبَرُوْٓا - اِنَّا - كُنَّا - لَكُمْ - تَبَعًا - فَ - هَلْ
تکبّر کیا تھا تحقیق ہم تھے ہم تمھارے پیچھے چلنے والے پس کیا
اَنْتُمْ - مُّغْنُوْنَ - عَنَّا - نَصِيْبًا - مِّنَ - النَّارِ ﴿۴۷﴾
تم اٹھالوگے ہم سے کچھ حصّہ آگ کا

اَلنَّارُ - يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَ
وہ آگ ہے کہ دکھلادیتے ہیں انھیں صبح اور شام اور
يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ق اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ
جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) داخل کردو فرعون والوں
اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ
کو سخت عذاب میں اور جب آگ کے اندر آپس میں
فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ
جھگڑیں گے پھر کہیں گے کمزور غرور کرنے والوں
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
سے ہم تمھارے تابع تھے پھر کیا تم ہم پر سے
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾
آگ کا کچھ حصہ اٹھا لو گے

پہلے ارشاد ہوا کہ فرعون نے اس مرد مومن کی بات نہ مانی اور اسی پر اڑا رہا کہ میں جو سوچ رہا ہوں وہی ٹھیک ہے اور موسیٰؑ کی اور ان کے طرفداروں کی بات غلط ہے مرد مومن بھی جب اچھی طرح سمجھا چکا تو یہ کہہ کر الگ ہوگیا کہ اب میں اپنا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں وہی اپنے بندوں کے درمیان مناسب فیصلہ فرمائے گا وہ ان سب کا حال خوب جانتا ہے آخر جب وقت آیا موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو اللہ نے بچا لیا اور فرعون اور ان کے ساتھیوں کو سخت عذاب نے آگھیرا۔ دنیا میں تو اسے اس کے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا اور مرنے کے بعد حشر تک ان سب کو روزانہ صبح شام وہ آگ دکھائی جاتی رہے گی جس میں انہیں آخر کار جانا ہے جب قیامت قائم ہو جائے گی تو اللہ عزوجل ان کے بارے میں یہ حکم صادر فرمائے گا کہ فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت آگ میں (جو سخت ترین عذاب ہے) داخل کر دو۔

آگے ارشاد ہے کہ جب دوزخی اپنی کرتوتوں کے باعث دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو وہاں کے عذاب سے تنگ آکر آپس میں جھگڑا شروع کر دیں گے۔ کمزور زبردستوں سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے کیا آج تم اس آگ کے عذاب کا کچھ حصّہ خود برداشت کر کے ہمیں کچھ آرام پہنچا سکتے ہو۔

Marfat.com

بڑوں کا جواب

قَالَ - الَّذِیْنَ - اسْتَکْبَرُوْٓا - اِنَّا - کُلٌّ - فِیْهَآ اِنَّ - اللّٰهَ - قَدْ - حَکَمَ - بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ

کہیں گے وہ جنہوں نے بڑائی جتلائی تھی تحقیق ہم سب اسی میں ہیں بے شک اللہ نے فیصلہ کر چکا ہے درمیان بندوں کے اور کہیں گے

الَّذِیْنَ - فِی النَّارِ - لِ - خَزَنَةِ - جَهَنَّمَ ادْعُوْا - رَبَّکُمْ - یُخَفِّفْ - عَنَّا - یَوْمًا - مِّنَ

وہ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے چوکیداروں سے پکارو اپنے رب کو ہلکا کردے ہم پر ایک دن عذاب

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا - اَوَ - لَمْ - تَکُ - تَاْتِیْکُمْ

ہیں سے کچھ وہ کہیں گے کیا اور نہیں آئے تھے تمہارے پاس

رُسُلُ - کُمْ - بِالْبَیِّنٰتِ ط قَالُوْا - بَلٰی ط قَالُوْا - فَادْعُوْا ج

رسول تمہارے ساتھ ظاہر نشانیوں کے کہیں گے ہاں آئے تو تھے کہیں گے تو پکارے جا

وَمَا - دُعٰٓؤُا - الْکٰفِرِیْنَ - اِلَّا - فِیْ - ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

اور نہیں پکارنا کافروں کا مگر بے سود

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا اِنَّا کُلٌّ فِیْهَآ

جو غرور کرتے تھے وہ کہیں گے ہم سبھی اس میں پڑے ہوئے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَکَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ

بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ کر چکا اور جو لوگ

الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ

آگ میں پڑے ہیں دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے

ادْعُوْا رَبَّکُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ

دعا کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ایک دن تھوڑا سا عذاب

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ

ہلکا کردے وہ بولیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے

رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ط قَالُوْا بَلٰی ط قَالُوْا فَادْعُوْا ج

رسول کھلی نشانیاں لے کر نہ آئے تھے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے

وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

پکارے جاؤ اور کافروں کا پکارنا کچھ نہیں مگر بیکار

کم درجہ کے لوگ آخرت میں دوزخ کے عذاب سے تنگ آکر اپنے دنیا کے آقاؤں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہارے خادم تھے کیا تم آج ہمارے کچھ کام نہ آؤ گے ہمارا کچھ عذاب تو کم کرو کچھ تو ہم اس سخت عذاب سے چھوٹیں۔ یہ سن کر دنیا کے وہ متکبر لوگ کہیں گے کہ ہم بھی اسی مصیبت میں مبتلا ہیں جس میں تم ہو۔ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے ہر ایک کی بابت آخری فیصلہ فرما دیا ہے۔ اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا ان کا یہ جواب سن کر وہ دوزخ والے فرشتوں کی طرف جو جہنم کے رکھوالے اور منتظم ہیں رخ کریں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم ہی ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں کچھ کمی ہو جائے تاکہ کسی قدر آرام سے سانس لے سکیں فرشتے کہیں گے کیا دنیا میں تمہارے پاس رسول کھلی نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے رسول تو آئے تھے فرشتے جواب دیں گے تو اب چیخا چلایا کرو آج کچھ سنائی نہ ہوگی، کافروں کی چیخ پکار بیکار ہے۔

Marfat.com

اٹل قاعدہ

اِنَّا - لَ - نَنْصُرُ - رُسُلَ - نَا - وَ - الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا

تحقیق ہم البتہ مدد کرتے ہیں رسولوں اپنے کی اور ان کی جو ایمان لائے

فِی الْحَیٰوۃِ - الدُّنْیَا - وَ - یَوْمَ - یَقُوْمُ - الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

بیچ زندگی دنیا کے اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ

یَوْمَ - لَا یَنْفَعُ - الظّٰلِمِیْنَ - مَعْذِرَتُهُمْ - وَ - لَهُمُ

جس دن نہ نفع دے گی ظلم کرنے والوں کو معذرت ان کی اور واسطے ان کے

اللَّعْنَةُ - وَ - لَهُمْ - سُوْٓءُ - الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَ - لَ - قَدْ

پھٹکار ہے اور واسطے ان کے بُرا گھر ہے اور البتہ تحقیق

اٰتَیْنَا - مُوْسَی - الْهُدٰی - وَ - اَوْرَثْنَا - بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کیا بنی اسرائیل کو

الْکِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًی وَّ - ذِکْرٰی - لِ - اُولِی - الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

کتاب کا جو ہدایت اور نصیحت تھی واسطے عقل والوں کے

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں

فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

دنیا کی زندگانی میں اور جب گواہ کھڑے ہوں گے

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ

جس دن منکروں کے ان کے بہانے کام نہ آئیں گے اور ان

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ

کے لیے پھٹکار ہے اور ان کے لیے بُرا گھر ہے اور ہم نے دی

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

کو راہ کی سوجھ دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا

الْکِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

جو عقلمندوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی

یہ وہ ارشادات ہیں جن سے عرب کے سرکشوں کے اور ان سب کے جو ان کے بعد انہی کی سی چال چلیں کان کھولنے مقصود ہیں ان میں کوئی لگی لپٹی بات نہیں اور سیدھا بیان ہے سمجھانا یہ ہے کہ انسان کو غلط راستے سے ہٹانے اور سیدھی ڈگر پر ڈالنے کے لیے وقتاً فوقتاً اللہ کے رسول آئے اور انہیں جو سمجھانا تھا اچھی طرح سمجھایا۔ اسی طرح یہ آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اس سلسلہ میں ایک اٹل قاعدہ سن لو اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی بات ماننے والوں کی ضرور بالضرور مدد کرتے ہیں۔ عارضی طور پر ان کے مخالف اگر غالب نظر آئیں تو اس سے دھوکا نہ کھانا چاہیے انجام کار دنیا میں بھی ہمارے رسول اور ان کے ماننے والے ہی ہر طرح جیت میں رہیں گے ان کے مخالف پکڑے ہوئے آئیں گے اور ان کے خلاف گواہی دینے والے گواہ کھڑے ہوں گے ہمارے حکموں سے منہ موڑنے والوں کا کوئی عذر یا بہانہ کام نہ دے گا ہر طرف سے ان پر لعنت کی بوچھاڑ ہوگی اور ان کا ٹھکانا بُرا ہوگا سنو اور نصیحت حاصل کرو کہ ہم نے موسیٰ کو ہدایت کی اور بنی اسرائیل کو ایک کتاب عنایت کی جس میں سمجھداروں کے لیے ہدایت اور یاد دہانی دونوں موجود تھیں۔ لیکن انہوں نے سرکشی کی پھر دیکھو ان کا انجام کیا ہوا۔

Marfat.com

رسول کو تسلی

فَ - اصْبِرْ - اِنَّ - وَعْدَ - اللّٰهِ - حَقٌّ - وَّا سْتَغْفِرْ
پس صبر کر تو تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے اور مغفرت مانگتا رہ
لِذَنْۢبِكَ - وَ - سَبِّحْ - بِ - حَمْدِ - رَبِّ - كَ
واسطے گناہ اپنے کے اور پاکی بول ساتھ خوبی رب اپنے کے
بِ - الْعَشِيِّ - وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ - الَّذِيْنَ - يُجَادِلُوْنَ
ساتھ شام کے اور صبح کے تحقیق جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں
فِيْ - اٰيٰتِ - اللّٰهِ - بِغَيْرِ - سُلْطٰنٍ - اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ - فِيْ
بیچ آیتوں اللہ کے بلا سند کے جو آئی ہو ان تک نہیں بیچ
صُدُوْرِهِمْ - اِلَّا - كِبْرٌ - مَّا هُمْ - بِ - بَالِغِيْهِ ۚ
سینوں ان کے مگر بڑائی کہ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے
فَا سْتَعِذْ - بِ - اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ - هُوَ - السَّمِيْعُ - الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾
پس تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے تحقیق وہ ہے سننے والا دیکھنے والا

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّا سْتَغْفِرْ
سو تو ٹھہرا رہ بے شک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے اور اپنے گناہ
لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
بخشوا اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
بیان کر کے شام اور صبح یہ لوگ اللہ کی باتوں میں
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ
جھگڑتے ہیں بغیر کسی سند کے جو انہیں پہنچی ہو اور کوئی بات
صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ
نہیں فقط ان کے دل میں بڑائی ہے جس تک یہ کبھی نہ پہنچیں گے
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾
سو تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہ سنتا ہے دیکھتا ہے

ارشاد ہو رہا ہے کہ ہم نے دنیا میں انسان کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اپنے رسول دنیا میں وقتاً فوقتاً بھیجے اور اے مکہ والو اور اس کے آس پاس والو اور اے تمام دنیا کے انسانو! اچھی طرح سن لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں۔ اپنے رسولوں کے ساتھ جو ہمارا معاملہ رہا ہے وہی ان کے ساتھ بھی رہے گا۔ جیسے پہلے رسولوں کی اور ان کے ماننے والوں کی ہم نے ہر زمانے میں مدد کی اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے ماننے والوں کی ہم دنیا اور آخرت میں مدد کریں گے اس لیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان کی شرارتوں اور تکلیف دینے پر صبر کرو اللہ کا وعدہ سچا ہے تم ہر دم توبہ اور استغفار کرو اور صبح اور شام اللہ کی تعریف و پاکی بیان کرو تاکہ تمہارے ماننے والے تمہیں دیکھ کر یہی طریقہ اختیار کریں۔ رہے یہ لوگ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں اور ان پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے ایسا کرنے کی کوئی معقول وجہ ان کے پاس نہیں وہ اپنے اس طور طریقہ کی کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے ان پر فقط یہ خبط سوار ہے کہ ہم بڑے بن کر رہیں۔ سو یہ بڑائی انہیں کبھی نصیب نہ ہوگی۔ اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔ ان کافروں کو بہت جلد سزا ملنے والی ہے ❖

Marfat.com

بڑائی کہاں

لَ - خَلْقُ - السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ - اَكْبَرُ - مِنْ

البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا زیادہ بڑا کام ہے

خَلْقِ النَّاسِ - وَلٰكِنَّ - اَكْثَرَ النَّاسِ - لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

پیدا کرنے آدمیوں کے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

وَمَا - يَسْتَوِى - الْاَعْمٰى - وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ

اور نہیں برابر ہوتے اندھا اور دیکھنے والا اور جو لوگ

اٰمَنُوْا - وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - وَ - لَا - الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا

ایمان لائے اور کیے انھوں نے کام نیک اور نہ بدکار بہت کم

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ - لَاٰتِيَةٌ - لَّا رَيْبَ

دھیان کرتے ہو تم البتہ وہ گھڑی تحقیق آنے والی ہے نہیں شک

فِيْ - هَا - وَلٰكِنَّ - اَكْثَرَ النَّاسِ - لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

بیچ اس کے اور لیکن اکثر لوگ نہیں یقین کرتے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَكْبَرُ مِنْ

البتہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے بنانے

خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

سے بڑا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں سمجھتے

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا

ایماندار جو بھلے کام کرتے ہیں اور بدکار (برابر ہیں) تم بہت کم

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

سوچتے ہو تحقیق قیامت آنی ہے اس میں

فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

دھوکا نہیں لیکن بہت لوگ نہیں مانتے

کوئی آدمی اگر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو اس کی سراسر نادانی ہے لیکن اس خبط میں اکثر افراد مبتلا ہیں ہر نادان آدمی یہ سمجھتا ہے کہ جو میں ہوں وہ دوسرا نہیں نادانی میں بڑھا ہوا وہ ہے۔ جو خود اپنی خوبیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور جو قوم و ملک حسب اور نسب پر فخر کرتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ بیوقوف ہے مگر ہیں دونوں نادان۔ بیوقوفو! تکبر چھوڑو قیامت آنی ہے یاد رکھو سب سے بڑا اللہ ہے جس نے انسان سے بھی زیادہ بڑی بڑی چیزیں پیدا کیں ۞

ارشاد ہے کہ کوئی شک نہیں کہ زمین اور آسمان کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کر دیا۔ اس کے نزدیک انسان کا بنانا اور مٹا کر پھر بنانا کیا مشکل ہے لیکن اکثر لوگ اتنی صاف بات بھی نہیں سمجھتے اور اسی لیے قیامت کو بھول بیٹھے ہیں انسان کا بنانا اور مار دینا اور مار کر پھر زندہ کر دینا اللہ کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کیا دیکھتے ہیں کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ایسے ہی ایمان لا کر اچھا کام کرنے والا اور بدکار آدمی دونوں ایک جیسے نہیں ہو سکتے تم سوچتے بہت کم ہو ورنہ صاف معلوم ہو جائے کہ دونوں کو اپنے اپنے کاموں کا بدلہ ملنا ضروری ہے اسی لیے قیامت ضرور آ کر رہے گی لیکن اکثر لوگ اپنے ہی خیالات میں مگن ہیں اور اللہ کی قدرت اور قیامت کا یقین نہیں کرتے ۞

Marfat.com

اللہ کا فرمان

وَ - قَالَ - رَبُّ - كُمُ - ادْعُوْنِيْٓ - اَسْتَجِبْ - لَكُمْ
اور فرمایا رب نے تمہارے پکارو مجھے قبول کروں گا میں واسطے تمہارے

اِنَّ - الَّذِيْنَ - يَسْتَكْبِرُوْنَ - عَنْ - عِبَادَتِيْ
تحقیق جو لوگ سرتابی کرتے ہیں بندگی سے میری

سَيَدْخُلُوْنَ - جَهَنَّمَ - دَاخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ - الَّذِيْ
عنقریب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل خوار ہوکر اللہ وہ ہے جس نے

جَعَلَ - لَكُمُ - الَّيْلَ - لِ - تَسْكُنُوْا - فِيْهِ - وَالنَّهَارَ
بنائی واسطے تمہارے رات تاکہ آرام کرو بیچ اس کے اور دن بنایا

مُبْصِرًا ۭ اِنَّ - اللّٰهَ - لَ - ذُوْ - فَضْلٍ - عَلَى النَّاسِ
روشن تحقیق اللہ البتہ فضل والا ہے اوپر لوگوں کے

وَلٰكِنَّ - اَكْثَرَ - النَّاسِ - لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾
اور لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ
اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو کہ تمہاری پکار کو پہنچوں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
بے شک جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں عنقریب

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
دوزخ میں داخل ہوں گے ذلیل ہوکر اللہ ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
تمہارے واسطے رات کو بنایا کہ اس میں چین پکڑو اور دن

مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
بنایا دیکھنے کا اللہ تو لوگوں پر فضل والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾
لیکن بہت سے لوگ حق نہیں مانتے

دَاخِرِيْنَ (ذلیل و رسوا) دَاخِر کی جمع ہے جو اسم فاعل ہے د - خ - ر سے داخر اور دخور کے معنی ذلیل اور پست ہونا ہیں۔

جب معلوم ہو چکا کہ قیامت ضرور آنی ہے ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملنا ضروری ہے ایماندار نیک کردار اچھا بدلہ پائیں گے اور منکر بدکردار عذاب میں گرفتار ہوں گے تو اب دنیا میں زندگی بسر کرنے کا قاعدہ سن لو اور اس کے مطابق زندگی بسر کرو اللہ عزوجل نے اسکی بابت جو حکم دیا ہے وہ گرہ میں باندھو اس آیت میں اس کا بیان ہے ارشاد ہے کہ جب اللہ کو اپنا رب مان لیا تو اس کا حکم بجالاؤ سنو اس کا حکم ہے کہ چونکہ بندہ کا کام بندگی کرنا ہے اس لیے فقط میری بندگی کرو اور جو مانگنا ہو مجھ سے مانگو کیونکہ اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ مانگتے رہنے ہی کا نام بندگی ہے۔ اس لیے مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا اور اپنی حکمت کے مطابق سب کو دوں گا پھر یہ بھی سن لو کہ جنہوں نے میری بندگی نہ کی اور میرے سامنے عاجزی سے نہ جھکے وہ سرکش بندے ہیں وہ اپنے آپ ہی کو بڑا سمجھتے ہیں۔ ان کی سزا یہ ہے کہ وہ آخرت میں دوزخ میں داخل ہوں گے اور ذلت اور پھٹکار ان کے گلے کا ہار ہوگی پھر سنو کہ اللہ کا پہچاننا اور اس کو اپنا رب ماننا مشکل نہیں اس نے رات تمہارے آرام کیلئے بنائی اور دن کو کام کاج کیلئے روشن کر دیا اتنی بڑی مہربانی پر بھی اکثر لوگ اسکا حق نہیں مانتے اور اسکا شکر نہیں بجالاتے۔

Marfat.com

اللہ کو پہچانو

ذٰلِكُمُ - اللّٰهُ - رَبُّكُمْ - خَالِقُ - كُلِّ - شَيْءٍ م لَآ اِلٰهَ

یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہیں کوئی معبود

اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ - يُؤْفَكُ

سوا اس کے پس کہاں الٹے جا رہے ہو مانند اس کے الٹے چلتے ہیں

الَّذِيْنَ - كَانُوْا - بِاٰيٰتِ - اللّٰهِ - يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

جو لوگ ہیں ساتھ آیتوں اللہ کے انکار کرتے

اَللّٰهُ - الَّذِيْ - جَعَلَ - لَكُمُ - الْاَرْضَ - قَرَارًا - وَّ

اللہ وہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو قرارگاہ اور

السَّمَآءَ - بِنَآءً - وَّ - صَوَّرَ - كُمْ - فَ - اَحْسَنَ - صُوَرَ - كُمْ

آسمان کو چھت اور صورت دی تمہیں پس اچھی بنائیں صورتیں تمہاری

وَ - رَزَقَ - كُمْ - مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط

اور رزق دیا تمہیں پاکیزہ چیزوں سے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ م لَآ اِلٰهَ

یہ اللہ ہے تمہارا رب ہر چیز بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی

اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ

نہیں پھر کہاں پھرے جاتے ہو اس طرح پھرے جاتے ہیں

الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

جو لوگ اللہ کی باتوں سے منکر ہوتے رہتے ہیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور

السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اور آسمان کو عمارت اور تمہاری صورت بنائی تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ط

اور تم کو روزی دی ستھری چیزوں سے

ارشاد ہے کہ جس نے رات تمہارے آرام کیلیے بنائی اور دن کام کیلیے روشن کیا اور پھر دن رات تم پر اپنی نعمتوں کا مینہ برسایا یہی تو اللہ ہے اسکے پہچاننے میں حیلہ بہانہ کیسا ہے یہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے برابر کا کوئی نہیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہ چاہیے کیونکہ کوئی اور اس جیسا ہے ہی نہیں پھر تم سیدھی راہ سے پھر کر الٹے کہاں جا رہے ہو۔ کیا تمہاری عقل ٹھکانے نہیں تم یہ تو سوچو کہ اللہ سے بچ کر جاؤ گے کہاں؟ تمہارے جیسی بے وقوفی تم سے پہلے لوگ بھی کرتے رہے ہیں ان کی عقل نے انہیں بتایا کہ سب کا مالک اللہ ہے کیونکہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہر طرف پھیلی پڑی ہیں لیکن وہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی نادان بن گئے دنیا میں پھنس کر اللہ کی نشانیوں کی طرف سے منہ پھیر لیا آخر تباہ ہوئے۔ تم ان جیسے بیوقوف مت بنو پھر سن لو کہ اللہ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے رہنے سہنے کی جگہ بنایا اور اوپر آسمان کی بلند عمارت بنا کر کھڑی کر دی۔ پھر تمہیں شکلیں عطا کیں اور وہ شکلیں ان سب شکلوں سے بہتر تھیں جو اور جانوروں کو عطا ہوئیں پھر تمہیں صاف ستھری چیزیں برتنے کو دیں۔

Marfat.com

سمجھو اللہ کو

ذٰلِكُمُ - اللّٰهُ - رَبُّ - كُمْ - لَهُ - فَ - تَبٰرَكَ - اللّٰهُ - رَبُّ

یہ ہے اللہ رب تمہارا پس برکت والا ہے اللہ رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ - الْحَيُّ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - فَادْعُوْهُ

سارے جہان کا وہ ہے زندہ کوئی نہیں معبود سوا اس کے پس پکارو اسکو

مُخْلِصِيْنَ - لَ - هُ - الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ - لِ - لّٰهِ

خالص کرکے واسطے اس کے بندگی سب خوبی واسطے اللہ کے ہے

رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ - اِنِّيْ - نُهِيْتُ - اَنْ

پروردگار سارے جہان کا تو کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں کہ

اَعْبُدَ - الَّذِيْنَ - تَدْعُوْنَ - مِنْ - دُوْنِ - اللّٰهِ

پوجوں میں انھیں جنھیں پکارتے ہو تم سوا اللہ کے

لَمَّا - جَآءَنِيَ - الْبَيِّنٰتُ - مِنْ - رَّبِّيْ - وَ - اُمِرْتُ

جب آگئیں میرے پاس صاف نشانیاں طرف سے رب میرے کے اور حکم دیا گیا ہیں

اَنْ - اُسْلِمَ - لِ - رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

کہ فرمانبردار رہوں واسطے پروردگار جہانوں کے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ج فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

وہ ہے اللہ رب تمہارا سو بڑی برکت ہے اللہ کی جو سارے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

جہان کا رب ہے وہ ہے زندہ رہنے والا اس کے سوا کسی کی بندگی

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نہیں اس کو پکارو خالص کرکے اس کی بندگی سب خوبی اللہ کی ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ

جو سارے جہان کا رب ہے تو کہہ مجھے منع کر دیا کہ انھیں پوجوں

اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

جنھیں تم پکارتے ہو سوا اللہ کے جب میرے

لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَ اُمِرْتُ

پاس میرے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں پہنچ چکیں اور

اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

مجھے حکم ہوا کہ تابع رہوں جہان کے پروردگار کا

ارشاد ہے کہ جس نے یہ سب چیزیں تمہیں دیں وہی تو اللہ ہے جو تمہاری پرورش کرتا ہے اس کا اقرار کرنے سے تمہیں انکار کیوں ہے آخر یہ تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتا کہ اور کوئی کچھ دینے والا نہیں اس کے حکم اور اسی کی رحمت سے ہوا جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سارا جہان اسی نے بنایا اور وہی اسے پالتا ہے اور یہ ترتیب اسی کی رحمت کی وجہ سے ہے جو ایک سمندر ہے جو ہمیشہ چڑھتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ کبھی گھٹتا نہیں اللہ ہی ہے جو اصل معنی میں زندہ ہے اس کے برابر کا کوئی نہیں عبادت اسی کی کرو اور خالص نیت سے اس کی طرف متوجہ ہو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ خوبی ساری اسی جہان کے پالنے والے اللہ میں ہے اور کسی میں کوئی خوبی نہیں مگر اسی کی عطا کی ہوئی اے نبی کہہ دو کہ اللہ کی قدرت کی ایسی صاف صاف نشانیاں ہوتے ہوئے میں کسی اور کی عبادت کر ہی نہیں سکتا اور مجھے حکم بھی یہی ملا ہے کہ رب العلمین کا فرمانبردار ہو کر رہوں۔

Marfat.com

اللہ کی پہچان

هُوَ الَّذِیْ - خَلَقَكُمْ - مِّنْ تُرَابٍ - ثُمَّ - مِنْ

وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا تمھیں مٹی سے پھر سے

نُّطْفَةٍ - ثُمَّ - مِنْ عَلَقَةٍ - ثُمَّ - يُخْرِجُكُمْ

بوند پانی پھر خون جمے ہوئے سے پھر نکالتا ہے تمھیں

طِفْلًا - ثُمَّ - لِتَبْلُغُوْٓا - اَشُدَّكُمْ - ثُمَّ - لِ - تَكُوْنُوْا

بچہ پھر تاکہ تم پہنچو جوانی کو اپنی پھر تاکہ ہو جاؤ تم

شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ - مَّنْ - يُّتَوَفّٰى - مِنْ قَبْلُ - وَ

بوڑھے اور تم میں سے وہ ہے جو وفات دیا جاتا ہے پہلے سے اور

لِ - تَبْلُغُوْٓا - اَجَلًا - مُّسَمًّى - وَّلَعَلَّكُمْ - تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

تاکہ پہنچو تم ایک مدت مقررہ تک اور تاکہ تم سمجھو

هُوَ - الَّذِیْ - يُحْيٖ - وَ - يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا - قَضٰٓى - اَمْرًا

وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس جب حکم کرے کسی کام کا

فَاِنَّمَا - يَقُوْلُ - لَهٗ - كُنْ - فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع

پس اتنا ہی کہتا ہے اسے کہ ہو جا پس ہو جاتا ہے وہ

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

وہی ہے جس نے تمھیں بنایا خاک سے پھر پانی کی بوند

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ

سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو نکالتا ہے

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا

بچہ مہلت دیتا ہے جب تک کہ پہنچو تم اپنے زور کو پھر جب

شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ

تک کہ بوڑھے ہو جاؤ اور کوئی تم میں ایسا ہے کہ اس سے پہلے ہی

لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

مر جاتا ہے اور مہلت دیتا ہے جب تک کہ پہنچو لکھے وعدے کو اور تاکہ تم سمجھو

هُوَ الَّذِیْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب کسی کام کا حکم کرے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع ۸ ۱۲

تو اسے یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

ارشاد ہے کہ اللہ ہی نے آدمی کو مٹی سے بنایا پھر وہ مٹی نطفہ میں تبدیل ہو گئی پھر وہ نطفہ خون کا لوتھڑا بن گیا پھر وہ ماں کے پیٹ سے بچہ بن کر نکلا پھر رفتہ رفتہ بڑھ کر طاقتور جوان ہوا پھر بڑھتے بڑھتے بوڑھا ہو گیا ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں جو بچا وہ ایک مقررہ عمر تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں عقل سے کام لو تو ان نشانیوں سے اللہ کو پہچان سکتے ہو پیدائش کے یہ مرحلے رکھے ہی اس لیے ہیں کہ تم اللہ کی دی ہوئی عقل سے ان میں غور کرو اور اللہ کو پہچانو پھر اس کی قدرت کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ جب فیصلہ فرما لیتا ہے کہ کوئی کام ہونا چاہیے تو بس اسے اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے ۔

Marfat.com

جھگڑنے والوں کا انجام

اَ - لَمْ - تَرَ - اِلَى - الَّذِيْنَ - يُجَادِلُوْنَ - فِيْ - اٰيٰتِ

کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی جو جھگڑتے نکالتے ہیں بیچ آیتوں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ

تو نے انھیں نہیں دیکھا جو اللہ کی باتوں میں جھگڑتے ہیں

اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اللہ کے کہاں پھیرے جا رہے ہو وہ لوگ جنھوں نے جھٹلایا

اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کہاں پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے اس کتاب کو

بِالْكِتٰبِ - وَ - بِمَآ - اَرْسَلْنَا - بِهٖ - رُسُلَنَا ۚ

اس کتاب کو اور اس کو کہ دے کر بھیجا ہم نے اسے اپنے رسولوں کو

بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ

جھٹلایا اور اس کو جو ہم نے اپنے رسولوں کے ہاتھ بھیجا

فَ - سَوْفَ - يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ - الْاَغْلٰلُ

اور آگے چل کر وہ جان جائیں گے جب طوق

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ

سو آخر جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں

فِيْٓ - اَعْنَاقِهِمْ - وَ - السَّلَاسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾

ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں کھینچے جائیں گے وہ

فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾

طوق پڑیں گے اور زنجیروں سے گھسیٹے جائیں گے

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ - فِي النَّارِ - يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

کھولتے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے وہ

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

جلتے پانی میں پھر انھیں آگ میں جھونک دیں گے

يُسْحَبُوْنَ (گھسیٹے جائیں گے وہ) مضارع مجہول ہے س - ح - ب سے سَحْبٌ کے معنی گھسیٹنا دور تک کھینچ کر لے جانا ہے

يُسْجَرُوْنَ (جھونک دیئے جائیں گے) مضارع مجہول ہے س - ج - ر سے سجر کے معنی تنور اور ایندھن جھونکنا یعنی وہ ایندھن

کی طرح آگ میں ڈال دیے جائیں گے دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جن پر آدمی للچائی ہوئی نظریں ڈالتا ہے اور پھر ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے آپس میں کشمکش شروع ہوتی ہے اور جاری رہتی ہے یہاں تک کہ موت آکر گردن دبا لیتی ہے ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو دیکھنا جو ساری آیتوں کو سن کر ان میں جھگڑے نکالتے ہیں اور جو ہدایتیں ہم نے اپنے رسولوں کے ہاتھ ان کے پاس بھیجی ہیں ان کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتے ان لوگوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں احتیاط سے چلو اور ان قاعدوں کی پابندی کرو جو ہم نے اپنے رسولوں کے ہاتھ وقتاً فوقتاً تمہارے پاس بھیجے ہیں اور جن کا خلاصہ قرآن حکیم میں ہمیشہ کیلئے درج کیا گیا ہے ورنہ یاد رکھو اس سرکشی اور ڈھٹائی کا نتیجہ تمہیں آگے چل کر معلوم ہوگا اے منکرو تمہاری گردنوں میں طوق پڑے ہونگے اور ان میں زنجیریں بندھی ہونگی جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہونگی اور وہ انہیں ابلے ہوئے پانی میں سے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے ۔

Marfat.com

دوزخیوں سے سوال

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾
پھر کہا جائے گا ان کے لیے کہاں ہیں جنھیں تھے تم شریک ٹھہراتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ
اللہ کے سوا کہیں گے وہ تو گم ہو گئے ہمارے پاس سے بلکہ نہ

نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
تھے ہم پکارتے پہلے سے کسی چیز کو مانند اس کے گمراہ کر دیتا ہے

اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ
اللہ کافروں کو یہ بدلہ اس کا ہے جو تھے تم پھولے پھرتے

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
زمین میں بغیر حق کے اور بدلہ اس کا کہ تھے تم

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
اکڑتے پھرتے داخل ہو جاؤ دروازوں میں دوزخ کے ہمیشہ رہنے کے لیے

فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾
اس میں پس برا ہے ٹھکانا بڑے بننے والوں کا

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾
پھر ان سے کہا جائے گا کہاں گئے وہ جنھیں تم شریک بتلایا کرتے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ
اللہ کے سوا کہیں گے وہ تو ہم سے گم ہو گئے کوئی نہیں

نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
ہم تو کسی چیز کو پہلے پکارتے ہی نہ تھے اس طرح اللہ

اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ
منکروں کو بچلاتا ہے یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
اتراتے پھرتے تھے ناحق اور اس کا جو تم اکڑتے

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
تھے داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں اس میں

فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾
سدا رہنے کو سو کیا برا ٹھکانا ہے غرور والوں کا

تَفْرَحُوْنَ - تَمْرَحُوْنَ دونوں مضارع کے صیغے ہیں پہلا ف-ر-ح سے اور دوسرا م-ر-ح سے فَرَحٌ اور مَرَحٌ دونوں کے معنی خوش ہونے کے ہیں مگر پہلا دل کی اندرونی خوشی اور دوسرا اس خوشی کو بدن کی حرکتوں سے ظاہر کرنے کے معنی دیتا ہے ۔

دوزخیوں سے دوزخ میں پوچھا جائے گا کہ کہو آج تمہارے معبود اور دیوتا کہاں گئے جنہیں تم اللہ کے ساتھ شریک کیا کرتے تھے وہ گھبرا کر ادھر ادھر نظر ڈالیں گے تو کوئی بھی دکھائی نہ دے گا یا ہوگا بھی تو بیکار ہوگا پھر کہیں گے وہ تو تھے ہی نہیں ہم تو دنیا میں کسی کی پوجا پاٹ نہ کرتے تھے ۔ نہ کسی سے کچھ مانگتے تھے ۔ منکروں کو اللہ اسی طرح بھٹکاتا ہے پھر کہا جائے گا کہ دنیا میں خوش ہونے اور اکڑتے پھرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جاؤ جہنم میں اور ہمیشہ اسی میں رہو برا ٹھکانا ہے ۔ غرور کرنے والوں کا ۔

Marfat.com

رسول کو دلاسا

فَ - اصْبِرْ - اِنَّ - وَعْدَ - اللّٰهِ - حَقٌّ ۚ فَ - اِمَّا
پس صبر کر تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے پس یا تو
نُرِيَنَّكَ - كَ - بَعْضَ - الَّذِيْ - نَعِدُهُمْ - اَوْ
دکھادیں ہم تجھے کچھ وہ جس کا وعدہ کرتے ہیں ہم ان سے یا
نَتَوَفَّيَنَّكَ - فَ - اِلَيْنَا - يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ - لَ - قَدْ
وفات دیں ہم تجھے پس ہماری ہی طرف لوٹیں گے وہ اور البتہ تحقیق
اَرْسَلْنَا - رُسُلًا - مِّنْ - قَبْلِ - كَ - مِنْ - هُمْ - مَّنْ - قَصَصْنَا
بھیجے ہم نے رسول پہلے تجھ سے ان میں سے وہ ہیں جن کا قصہ بیان کیا ہم نے
عَلَيْكَ - وَ - مِنْ - هُمْ - مَّنْ - لَّمْ - نَقْصُصْ - عَلَيْكَ ؕ
تجھ پر اور ان میں سے وہ ہیں جن کا نہیں قصہ بیان کیا ہم نے تجھ پر

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا
سو ٹھہرا رہ بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے پھر اگر ہم
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ
تجھے دکھلا دیں کوئی وعدہ جو ہم ان سے کرتے ہیں یا
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ
تجھے وفات دے دیں ہر حالت میں وہ ہمارے پاس پھر آئیں گے اور
اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
ہم نے تجھ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے بعض ان میں سے وہ ہیں کہ
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ
جن کا حال ہم نے تجھے سنایا اور بعض ایسے ہیں کہ جن کا حال تجھے نہیں سنایا

پچھلی آیتوں میں اللہ رسول اور قرآن کے نہ ماننے والوں کا حشر اچھی طرح سنا کر ان آیتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ ان لوگوں کی ڈھٹائی کا جب یہ حال ہے کہ لاکھ سناؤ ایک نہیں سنتے تو اب تم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو تم اپنا فرض ادا کر چکے اب ان کے غم میں اپنی جان ہلاک مت کرو اب صبر کے ساتھ انتظار کرو اس میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو کچھ اس نے کہہ دیا ہے ہو کر رہے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں سے کچھ عذاب تمہاری زندگی ہی میں آجائے لیکن اللہ کے حکم سے اگر تمہاری وفات بھی ہو جائے تو بھی ان کے عذاب میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔ یہ اپنی نافرمانی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔ بہر حال انہیں ہمیں سے واسطہ پڑنا ہے۔ جاتے کہاں ہیں مر کر بھی ہمارے ہی پاس آئیں گے یقیناً تم سے پہلے بھی ہم نے رسول دنیا میں بھیجے ہیں ان میں سے بعض کا حال تو تمہیں قرآن میں سنا دیا گیا ہے۔ اور بعض کا حال نہیں سنایا گیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ایسے نبی بھی ہوئے ہیں جن کا نام اور حال قرآن میں نہیں بتایا گیا بہر حال جن کا نام بتایا گیا ہے۔ ان کا رسول ماننا تو قطعی فرض ہے۔ اور باقیوں کا رسول ماننا عموماً کافی ہے۔ نام لے کر ایمان لانا ضروری نہیں۔

Marfat.com

اللہ کی اور رسولوں پہچان

وَمَا - كَانَ - لِ - رَسُوْلٍ - اَنْ يَّاْتِيَ - بِ - اٰيَةٍ - اِلَّا
اور نہیں تھا واسطے کسی رسول کے کہ آئے وہ ساتھ کسی نشانی کے مگر
بِ - اِذْنِ - اللّٰهِ ۚ فَاِذَا - جَآءَ - اَمْرُ - اللّٰهِ - قُضِيَ
ساتھ حکم اللہ کے پس جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ کر دیا گیا
بِ - الْحَقِّ - وَخَسِرَ - هُنَالِكَ - الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ
ساتھ انصاف کے اور گھاٹے میں رہے اس موقعہ پر جھٹلانے والے اللہ ہے
الَّذِيْ - جَعَلَ - لَ - كُمُ - الْاَنْعَامَ - لِ - تَرْكَبُوْا -
جس نے بنائے واسطے تمہارے چوپائے تاکہ سوار ہو تم
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ ز وَ - لَ - كُمْ - فِيْهَا
کچھ پر ان میں سے اور کچھ ان میں سے تم کھاتے ہو اور واسطے تمہارے ان میں
مَنَافِعُ - وَ - لِ - تَبْلُغُوْا - عَلَيْهَا - حَاجَةً - فِيْ صُدُوْرِكُمْ
فائدے ہیں اور تاکہ پہنچو تم اوپر ان کے کسی مطلب کو جو ہے بیچ سینوں تمہارے کے
وَعَلَيْهَا - وَعَلَى الْفُلْكِ - تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ط
اور ان پر اور اوپر کشتیوں کے اٹھائے جاتے ہو تم

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا
اور کسی رسول کو مقدور نہ تھا کہ کوئی نشانی لے آتا مگر اللہ کے
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ
حکم سے پھر جب اللہ کا حکم آیا انصاف سے فیصلہ ہو گیا
بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ ۸ ع ۱۰ ۱۳
اور ٹوٹے میں پڑے اس جگہ جھوٹے اللہ ہے
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا
جس نے تمہارے واسطے چوپائے بنا دیے تاکہ بعض پر سواری
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ ز وَلَكُمْ فِيْهَا
کرو اور بعض کو کھاتے ہو اور ان میں تمہیں
مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ
بہت فائدے ہیں اور تاکہ ان پر چڑھ کر کسی کام تک جو تمہارے
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ط
جی میں ہو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے رہو

پہلے ارشاد ہوا کہ دنیا میں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پہلے بہت سے رسول آئے ان میں سے بعض کا حال ہم نے تمہیں بتا دیا ہے اور بعض کا نہیں بتایا اس کے بعد ارشاد ہے کہ رسول اپنی طرف سے جو چاہے نہیں کر سکتے وہ اللہ کے حکم کے تابع ہیں معجزہ دکھانا ان کے اپنے بس کا نہیں صرف وہی معجزہ دکھا سکتے ہیں جس کی اللہ اجازت دے جو لوگ ان کی بات نہیں مانتے ان کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جب اس کا حکم آتا ہے تو بالکل ٹھیک فیصلہ ہو جاتا ہے اللہ کے رسول اور ان کے ساتھی کامیاب ہوتے ہیں اور غلط راہ پر چلنے والے منہ کی کھاتے ہیں اس کے بعد ارشاد ہے کہ اللہ ہی نے تمہارے لیے چوپایوں کو بنایا ان پر سوار ہو کر یا سامان لاد کر جہاں چاہے لے جاتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو اور بھی ان سے بہت سے فائدے تمہیں پہنچتے ہیں ان کے ذریعے تمہاری بہت حاجتیں پوری ہوتی ہیں خشکی میں ان پر اور دریا میں کشتیوں پر سوار ہو کر جہاں جی چاہے جاتے ہو اور اپنے دلی ارادے پورے کرتے ہو ۔

Marfat.com

اللہ کی نشانیاں

وَ۔ یُرِیْ۔ کُمْ۔ اٰیٰتِہٖ ۚ فَاَیَّ۔ اٰیٰتِ۔ اللّٰہِ
اور دکھاتا ہے تمہیں نشانیاں اپنی پس کون سی نشانیاں اللہ کی
تُنْکِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَ۔ فَ۔ لَمْ۔ یَسِیْرُوْا۔ فِی الْاَرْضِ
نہ مانو گے کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے زمین میں
فَ۔ یَنْظُرُوْا۔ کَیْفَ۔ کَانَ۔ عَاقِبَۃُ۔ الَّذِیْنَ۔ مِنْ
پس دیکھتے کیسا ہوا انجام ان کا جو کہ
قَبْلِ۔ ہِمْ ؕ کَانُوْۤا۔ اَکْثَرَ۔ مِنْہُمْ۔ وَ۔ اَشَدَّ۔ قُوَّۃً
پہلے تھے ان سے تھے وہ زیادہ ان سے اور زیادہ سخت قوت میں
وَّ اٰثَارًا۔ فِی۔ الْاَرْضِ۔ فَ۔ مَاۤ۔ اَغْنٰی۔ عَنْہُمْ
اور نشانیوں میں بیچ زمین کے پس نہ کام آیا ان کے
مَّا۔ کَانُوْا۔ یَکْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾
جو تھے وہ کماتے

وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ ؕ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰہِ
اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر اپنے رب کی کونسی نشانیاں
تُنْکِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
نہ مانو گے کیا وہ ملک میں پھرے نہیں
فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ
کہ دیکھ لیتے ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا وہ ان سے
قَبْلِہِمْ ؕ کَانُوْۤا اَکْثَرَ مِنْہُمْ وَاَشَدَّ قُوَّۃً
زیادہ تھے زور میں زیادہ سخت تھے
وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْہُمْ
اور ان نشانیوں میں جو وہ زمین پر چھوڑ گئے پھر
مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾
ان کے کام نہ آیا جو وہ کماتے تھے۔

انسان کو اللہ نے عقل دی ہے اور اس کا پہلا کام یہ ہے کہ دنیا کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر اور اس کے عجیب و غریب انتظام پر نظر کر کے اس کے بنانے والے اور پرورش کرنے والے کو پہچانے اور پھر غور کرے کہ خود اسے اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے کیا کیا فائدے پہنچ رہے ہیں۔ تھوڑی سی کوشش سے اس کی خدا کی بخشی ہوئی عقل اسے بتا دے گی کہ اللہ نے یہ سب چیزیں انسان کے فائدے کے لیے پیدا کی ہیں اور انسان کو اس لیے بنایا ہے کہ اللہ کو پہچان کر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی عبادت میں مصروف ہو۔ ارشاد ہے کہ اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر بھی تم اسے نہیں پہچانتے۔ آخر تم اس کی کس کس نشانی کا انکار کرو گے ذرا زمین میں چل پھر کر تو دیکھو تم سے پہلے یہاں کتنے لوگ آ کر بسے اور چلے گئے انہوں نے کیا کیا کام کئے اور ان کاموں کا انہیں کیا پھل ملا وہ لوگ تم سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت میں بھی تم سے بڑھ کر تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے مکان بنائے۔ پختہ سے پختہ عمارتیں تعمیر کیں اور زمین میں ہلچل مچا دی لیکن کیونکہ اللہ کی نافرمانی کی اس لیے ان پر اللہ کا عذاب آیا پھر نہ ان کی قوت ان کو بچا سکی اور نہ ان کی عمارتیں کچھ کام آئیں اور وہ سارے فنا کے گھاٹ اتر گئے۔

Marfat.com

سرکشی کا نتیجہ

فَ-لَمَّا-جَآءَتْ-هُمْ-رُسُلُ-هُمْ-بِ-الْبَيِّنٰتِ-
پس جب آئے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ کھلی نشانیوں کے
فَرِحُوْا-بِمَا-عِنْدَ-هُمْ-مِّنَ-الْعِلْمِ-وَحَاقَ-بِ-هِمْ
اترانے لگے اس پر جو پاس تھا ان کے علم سے اور گھیر ڈالا ان پر
مَّا-كَانُوْا-بِ-هٖ-يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَ-لَمَّا-رَاَوْا-بَاْسَنَا
اس نے تھے وہ جس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے پس جب دیکھا انہوں نے ہمارا عذاب
قَالُوْٓا-اٰمَنَّا-بِ-اللّٰهِ-وَحْدَهٗ-وَكَفَرْنَا-بِ-مَا-كُنَّا

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
پھر جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر پہنچے
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ
اترانے لگے اس پر جو ان کے پاس علم تھا اور الٹ پڑی ان پر
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا
وہ چیز جس کا ٹھٹھا کرتے تھے پھر انھوں نے ہمارا عذاب

بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
جنھیں شریک ٹھہراتے تھے پھر نہ ہوا کہ ان کا یقین لانا کام
لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ
آئے جس وقت ہمارا عذاب دیکھ چکے یہ اللہ کی رسم ہے جو اس کے بندوں
فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع
میں چلی آتی ہے اور خراب ہوئے اس جگہ منکر

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا
بولے ایمان لائے ہم اللہ پر جو ایک ہے اور انکار کیا ہم نے اس کا کہ تھے ہم

ع ۱۴

ارشاد ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ اس دنیا میں رہتے تھے ان کے حالات سے سبق لو وہ تم سے زیادہ طاقتور اور مضبوط تھے انہوں نے خیال کیا کہ ہم سے زیادہ اور کون طاقتور ہو سکتا ہے گناہ اور نافرمانی پر تل گئے ہم نے انہیں سمجھانے کے لیے انہیں میں سے اپنے رسول چن کر بھیجے انہوں نے ان کی بات نہ سنی اپنی ہی باتوں میں مگن رہے کہنے لگے دنیا میں ہم نے اپنی کوششوں سے بہت کچھ معلوم کر لیا ہے۔ اور دیکھ لو کیسی ترقی کی ہے۔ اور لگے پیغمبروں کی باتوں کی ہنسی اڑانے عذاب، ثواب، جنت، دوزخ، مر کر جینے، حساب کتاب اور قیامت سب من گھڑت خیالات اور وہم بتایا۔ جب ہمارے عذاب نے انہیں آپکڑا تو چلانے لگے کہ ہم تو ایک اللہ پر ایمان لائے ہماری توبہ ہے ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ لیکن عذاب آنے کے بعد ایمان لانے اور توبہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لیے یہی قاعدہ مقرر کر رکھا ہے۔ جب عذاب آتا ہے تو نہ ماننے والے اور نافرمانی کرنے والے نقصان اٹھاتے ہیں۔

Marfat.com

سورۃ المومن پر ایک نظر

اس سورت میں انسان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اس قرآن میں شک مت کرو یہ اللہ نے انسان کی ہدایت کے لیے اتارا ہے۔ اللہ کی صفتوں کو یاد کرو وہ زبردست سب کچھ جاننے والا گناہوں کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا نیز فیاض اور کریم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اسی طرف لوٹ کر جانا ہے اس کی باتوں میں جھگڑے وہی لوگ نکالتے ہیں جو اسے اور اس کی اعلیٰ صفتوں کو نہیں مانتے اگر یہ دنیا میں خوشحال مالدار اور عزت والے ہر طرف دندناتے نظر آئیں تو اس سے دھوکا مت کھاؤ رسولوں کو جھٹلانے والے سزا پا کر رہیں گے پہلے لوگوں کے حال سے سبق حاصل کرو انہوں نے رسولوں کو نہ مانا ان کے ستانے میں لگے رہے اور اپنی غلط سلط باتوں کے آگے ان کی باتوں کو کچھ نہ جانا اللہ نے انہیں دنیا میں بھی سزا دی اور وہ سزا بہت سخت تھی پھر مرنے کے بعد وہ دوزخ میں جائینگے اللہ کے ایماندار فرمانبردار بندوں کے لیے دنیا میں اور آخرت دونوں میں بھلائی ہی بھلائی ہے اللہ کے مقرب فرشتے ان کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی تعریف کرنے کے ساتھ ان کے لیے بخشش کی دعا بھی کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اے رحمت والے سب کے احوال سے واقف اللہ انہیں اور ان کے گھر والوں کو دونوں جہاں میں خوش اور کامیاب رکھ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا برے کاموں سے دور رکھ کیونکہ جو برے کاموں سے بچا وہ تیری رحمت کا حقدار ہوا اور یہی بڑی کامیابی ہے اللہ کے نہ ماننے والے آخرت میں بہت پچھتائیں گے اور اپنے آپ سے نفرت کرنے لگیں گے اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں تمہاری سرکشی پہ اللہ تم سے اس سے زیادہ نفرت کرتا تھا جتنی تم اپنے آپ سے اب کر رہے ہو مگر تم خود تو کیا سمجھتے رسولوں کے سمجھانے سے بھی نہ سمجھے وہ کہیں گے اے رب اب ہم آپ کی قدرت کو اچھی طرح مان گئے اب ہمیں دنیا میں بھیج دے ہم اچھے کام کر کے دکھائیں گے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت کو دنیا ہی میں پہچان لو ورنہ سوا دکھ درد کے قیامت کے دن تمہارے لیے کچھ نہیں وہ سزا ملے گی کہ یاد ہی کرو گے آگے فرعون کے حالات سے عبرت دلائی ہے۔ اسے حضرت موسیٰؑ نے سمجھایا بلکہ خود اس کے اپنے آدمی نے بھی جو خفیہ طور پہ ایمان لے آیا تھا۔ خوب سمجھایا۔ مگر وہ اپنی ہی کہتا گیا کسی کی ایک نہ سنی آخر اللہ کا عذاب آیا ایمان والے بچ گئے اور فرعون اور اس کے لوگ دریا میں غرق ہوئے مرنے کے بعد قیامت تک انہیں دوزخ روزانہ صبح و شام دکھائی جاتی رہے گی اور قیامت کے دن حکم ہوگا کہ جھونک دو ان سب کو جہنم میں آگے نافرمانوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ ہم دنیا اور آخرت میں اپنے رسول کی اور ان پہ ایمان لانے والوں کی مدد کریں گے اور جو انہیں نہ مانے گا وہ سخت سزا پائے گا غلط باتوں پہ اڑے رہنے والے اور اللہ کا انکار کرنے والے انجام کار بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی اکتالیسویں سورت ہے اس کا نام السجدہ ہے اور اس میں ۶ رکوع ہیں اسی نام کی سورت بتیسویں بھی ہے جو پہلے گزر چکی ہے اُس سے فرق کرنے کے لیے اس کے پہلے اس کے شروع میں دو حروف حامیم لگا دیئے گئے اور حم السجدہ نام ہوا اس کو سورۃ فُصِّلَتْ بھی کہتے ہیں۔ قیام مکہ کے زمانے کے درمیانی حصہ میں نازل ہوئی اور ان سات سورتوں میں سے دوسری سورت ہے جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں اور سب ایک ہی جگہ جمع ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن حکیم وہ کتاب ہے جو اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اس کے نازل کرنے کا باعث اوّل تو وہ عام رحمت ہے جس نے ہر مخلوق کیلئے اس کی ضرورت کی چیزیں مہیا کیں ہیں دوسرے وہ خاص رحمت ہے جو صرف انسانوں اور جنوں کے لیے ہے۔ کیونکہ انہیں ایک ہدایت نامہ چاہیے جسکی ضرورت انکے علاوہ کسی اور جاندار کو نہیں اور وہ ہدایت نامہ یہ قرآن ہے جو عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ علم والے اس سے فائدہ اٹھائیں اور جو نہیں جانتے انہیں سمجھائیں اس لیے کہ اس میں انسان کے واسطے خوشخبریاں اور ڈراوے دونوں موجود ہیں جن کا تعلق انسان کے عقیدہ اور عمل دونوں سے ہے اس قرآن کو اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسانوں کے پاس بھیجا ہے۔ اس میں آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے کہہ دو کہ تمہارا معبود فقط ایک اللہ ہے اسی سے اپنا تعلق قائم کرو اور اسی سے بخشش طلب کرو جو لوگ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں ان کا انجام بہت بُرا ہوگا۔ ان سے کہو کہ ضرورت مندوں کی مدد کے لیے زکوٰۃ دیا کریں اور یقین کریں کہ اس کا بدلہ انہیں آخرت میں پورا پورا ملے گا۔ جو لوگ اللہ رسول اور آخرت پر ایمان لا کر نیک کام کریں گے وہ اس کی بدولت ہمیشہ آرام کی زندگی بسر کریں گے آسمان اور زمین میں اللہ کی قدرت اور قوت کی نشانیاں پھیلی پڑی ہیں۔ ہر چیز اس کے حکم کے تابع ہے اس کو اگر نہ مانو گے تو پھر وہی حشر ہوگا جو نہ ماننے والوں کا ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ ان میں عاد اور ثمود کا حال بڑا عبرت ناک ہے یہ دونوں قومیں اسی ملک عرب میں رہتی تھیں اور بری طرح تباہ و برباد ہوئیں ان میں سے صرف وہی بچے جو ایماندار اور پرہیزگار تھے سن لو کہ اللہ کے دشمن قیامت کے دن آگ میں ڈال دیئے جائیں گے ان کے بُرے کاموں کی خود ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اس آگ سے جسے بچنا ہے دنیا ہی میں بچ لے اور بچنے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی زندگی اللہ کے حکموں کے مطابق گزار دے وہ حکم اس قرآن مجید میں موجود ہیں اور ان پر عمل کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دیا ہے۔ اب سب سے بہتر آدمی وہ ہے۔ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور ان کے سامنے اچھے کاموں کا نمونہ پیش کرے اپنی عادتیں درست کرے نیک کام اختیار کرے تاکہ اسے دیکھ کر دوسرے بھی ویسا ہی کریں جو لوگ اللہ کے حکموں کو ٹھکرا رہے ہیں ان کا حال رتی رتی اللہ کو معلوم ہے اچھے لوگوں کو بھی وہ خوب جانتا ہے وہ بروں کو سزا اور اچھوں کو جزا دے گا۔

Marfat.com

اٰیاتُھا ۵۴ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ مَکِّیَّۃٌ (۴۱) رُکُوْعَاتُھا ۶

قرآن اللہ کی رحمت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ① تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ② کِتٰبٌ

حٰمٓ ① تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ② کِتٰبٌ

حٰمٓ بڑے مہربان رحم والے کی طرف سے اتارا ہوا ہے ایک کتاب ہے

فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ③

کہ جس کی آیتیں جدا جدا کی ہیں قرآن عربی زبان کا سمجھ والوں کے لیے

بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَکْثَرُھُمْ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ④

خوشخبری اور ڈر سنانے والا پر دھیان میں نہ لائے ان کے بہت لوگ سو وہ سنتے نہیں

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ

اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف

وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ

تو ہمیں بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تیرے

حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑤

بیچ میں پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں

وَقْرٌ: (بوجھ) یہاں اس سے مراد بہرا پن ہے اَکِنَّۃٌ۔ کِنَانٌ کی جمع ہے کِنَان غلاف کو کہتے ہیں اور پہلے گزر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ ہدایت نامہ یعنی قرآن حکیم رحمت والے اللہ نے نازل کیا ہے جس کی رحمت عام ہے اور انسانوں کے لیے اس کی تشکل خاص طور پر اس ہدایت نامہ کے بھیجنے میں ظاہر ہوئی یہ عربی زبان میں ہر ایک کے پڑھنے کی ایک کتاب ہے جس کی آیتیں لفظ اور معنی دونوں کے لحاظ سے خوب کھلی ہوئی اور صاف ہیں سمجھنے والے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے اس میں خوشخبری بھی ہے اور ڈر اوا بھی ۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ان میں سے اکثر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس کے سننے تک سے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اس لیے جن باتوں کی طرف تم بلاتے ہو وہ ان تک نہیں پہنچ سکتیں اور ہمارے کان ان کی طرف سے بہرے ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ پڑا ہے پس تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔

Marfat.com

منکروں کا جواب

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ

تو کہہ بات یہی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں مانند تمھارے وحی کی گئی ہے طرف میرے اور کچھ نہیں

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ

معبود تمھارا معبود ہے ایک ہی پس سیدھا رخ کرو اس کی طرف اور

اسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ الَّذِيْنَ

معافی مانگو اس سے اور خرابی ہے واسطے مشرکوں کے جو

لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ ساتھ آخرت کے ہیں وہی

كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کفر کرنے والے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸

اچھے ان کے لیے ثواب ہے نہ ختم ہونے والا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ

تو کہہ میں بھی آدمی ہوں جیسے تم مجھے حکم ملا ہے کہ تم پر ایک ہی حاکم

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ

کی بندگی لازم ہے سو سیدھے اس کی طرف چلو اور

اسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ الَّذِيْنَ

اس سے گناہ بخشواؤ اور شریک کرنے والوں کے لیے خرابی ہے جو

لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر

كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہیں جو لوگ یقین لائے اور پھر کام بھی اچھوں

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸

نے بھلے کیے ان کو ایسا ثواب ملنا ہے جو موقوف نہ ہو۔

ع ۱ ۱۵

بہت سے لوگ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور جب انہیں اس کی باتیں سنائی جائیں تو کہتے ہیں ہمارے دل پر اس کا اثر نہیں ہو سکتا ہمارے کانوں میں اس کی آواز ہی نہیں جاتی ہمارے تمہارے بیچ میں ایک پردہ پڑا ہوا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے کام سے کام رکھو اور ہم اپنے کام میں لگے رہیں ان آیتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہیں جیسا بشر ہوں میری بات تو آسانی سے تمہاری سمجھ میں آجانی چاہیے اور وہ بات بھی بالکل صاف ہے اس کے سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے حکم ملا ہے کہ سوا ایک اللہ کے اور کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی بندگی کی جائے بس وہی ایک تمہارا معبود ہے اس لیے سیدھے اسی کی طرف رخ کئے رہو اور کہو کہ اے اللہ تو ایک ہے۔ ہماری غلطیاں اور گناہ بخش دے اور یہ بھی سن رکھو کہ ان لوگوں کی بڑی شامت آئے گی جو اللہ کا حق ادا نہیں کرتے اور اس کے سوا عبادت میں اوروں کو شریک کرتے ہیں اور اپنے مال کا کچھ بھی حصہ اس کے بندوں کی مدد کے لیے نہیں نکالتے اور آخرت کا بھی یقین نہیں کرتے کہ جو لوگ ایمان لا کر نیک کام کریں گے ان کو ہمیشہ کے رہنے والا اجر ملے گا اور جو ختم ہونے کا نام ہی نہ لے گا۔

Marfat.com

قدرت کا ظہور

قُلْ ءَاِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ
تو کہہ کیا یہ بات ہے کہ تم واقعی منکر ہو اس کے جس نے پیدا کی
الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ
زمین بیچ دو دن کے اور تم بناتے ہو واسطے اس کے شریک
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ
وہ پروردگار ہے سارے جہانوں کا اور کر دیے اس نے بیچ اس کے بھاری پہاڑ
مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ
اس کے اوپر سے اور برکت رکھی بیچ اس کے اور مقرر کیں بیچ اس کے
اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝
کھانے کی چیزیں اس کی بیچ چار دنوں کے ٹھیک اسطے پوچھنے والوں کے

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ
تو کہہ کیا تم اس کے منکر ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی
الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ
اور اس کے برابر اوروں کو کرتے ہو وہ
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ
سارے جہانوں کا رب ہے اور اوپر سے اس میں
مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ
بھاری پہاڑ رکھے اور اس کے اندر برکت رکھی اور ٹھہرائیں اس میں
اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝
خوراکیں اس چار دن میں پورے ہوئے پوچھنے والوں کے لیے

پچھلی آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ سمجھ دار اور نیک دل آدمی تو اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہی ہیں اور اسکے رسولوں کو بھی نشانیاں دیکھ کر پہچان لیتے ہیں جن کے آخری سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں قرآن پڑھو اور سنو تو یہ تمہیں بھی صاف طور پر معلوم ہو جائے ۔

ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ آنکھیں کھولو تو زمین اور آسمان میں ہر جگہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نظر آنے لگیں گی کیا تم عقلمندی کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کا انکار کر سکتے ہو کہ یہ زمین ضرور کسی بڑی ہستی کی بنائی ہوئی ہے جو سب کچھ جاننے والا اور ہر ایک کی حکمت سے واقف ہے کیونکہ اس کو مضبوط کرنے کے لیے بھاری بھاری پہاڑ اس پر رکھے ہوئے ہیں ہر چیز اس میں سے پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور انسان کے کھانے پینے اور ضرورت کی ساری چیزیں اس کے اندر ٹھیک ٹھیک اندازے سے رکھی ہوئی ہیں اگر اتنا بھی تم نہیں سمجھ سکتے تو تمہاری عقل پر افسوس ہے۔ خاص کر اس صورت میں جب تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے پر تلے ہوئے نظر آتے ہو۔ سنو! یہ زمین اللہ نے بنائی ہے اور کل دو دن میں اس سے اس کی قدرت کا اندازہ کر سکتے ہو یہ اللہ سارے جہان کا بنانے والا ہے۔ پھر سنو! اس نے یہ زمین یونہی بے سوچے سمجھے نہیں بنائی بلکہ اس کی مضبوطی کے لیے بھاری بھاری پہاڑ اس میں کھڑے کر دیے ہیں اس کا ذخیرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ اس میں خوب سوچ سمجھ کر اندازے سے انسان کی ضرورت کی ساری چیزیں رکھ دی ہیں اور یہ سب کچھ پورے چار دن میں مکمل کر دیا جو پوچھے اسے بتا دو ۔

Marfat.com

آسمانوں کی بناوٹ

ثُمَّ ۔ اسْتَوٰٓى ۔ اِلَى السَّمَآءِ ۔ وَهِىَ ۔ دُخَانٌ ۔ فَقَالَ

پھر مڑا طرف آسمان کی اور وہ دھواں تھا پس کہا

لَهَا ۔ وَلِلْاَرْضِ ۔ ائْتِيَا ۔ طَوْعًا ۔ اَوْ ۔ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ

اس سے اور زمین سے دونوں آؤ خوشی خوشی یا زبردستی وہ دونوں بولے

اَتَيْنَا ۔ طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ ۔ سَبْعَ ۔ سَمٰوٰتٍ

حاضر ہوئے ہم کہا مانتے ہوئے پس فیصلہ کیا ان کا سات آسمان

فِىْ يَوْمَيْنِ ۔ وَ ۔ اَوْحٰى ۔ فِىْ ۔ كُلِّ ۔ سَمَآءٍ ۔ اَمْرَهَا ؕ

بیچ دو دن کے اور اتارا بیچ ہر آسمان کے حکم اس کا

وَزَيَّنَّا ۔ السَّمَآءَ ۔ الدُّنْيَا ۔ بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ

اور ہمیں نے زینت دی آسمان قریب والے کو ساتھ چراغوں کے اور محفوظ کر دیا

ذٰلِكَ ۔ تَقْدِيْرُ ۔ الْعَزِيْزِ ۔ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

یہ ہے جانچ زبردست علم والے کی

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ

پھر توجہ کی آسمان کی طرف اور وہ دھواں ہو رہا تھا پھر اس سے

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ

اور زمین سے کہا آؤ خوشی سے یا زور سے وہ دونوں بولے

اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

ہم آئے خوشی سے پس کر دیا انھیں سات آسمان

فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

دو دن میں اور ہر آسمان پر اس کا حکم اتارا اور

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ

سب سے قریب والے آسمان کو چراغوں سے رونق دی اور اسے

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

محفوظ کر دیا یہ سادھنا ہے زبردست خبردار کا

ارشاد ہے کہ جب زمین کا خاکہ تیار ہو گیا تو اللہ عزوجل نے آسمان کی طرف توجہ کی اس وقت اسکی حالت صرف دھوئیں کی سی تھی جو ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اللہ عزوجل نے اسے اور زمین دونوں کو فرمایا کہ تم دونوں ہمارا حکم ماننے کے لیے تیار ہو جاؤ خوشی خوشی یا پھر زبردستی سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خوشی سے حکم ماننے اور فرمانبرداری کے لیے حاضر ہیں۔

پھر اللہ عزوجل نے اس پھیلے ہوئے دھوئیں کی طرح کے مادے سے سات آسمان دو دن میں بنا دیے اور ہر ایک آسمان کا انتظام جو اس کے مناسب تھا مقرر کر دیا اور زمین سے قریب کے آسمان کو چمکدار روشن ستاروں کے چراغوں سے چمکا دیا اور اس میں حفاظت کے سامان بھی عطا فرمائے پھر آسمانوں کے اثر اور زمین کی قابلیت دونوں سے مل کر زمین میں مخلوق کے کام آنے والی چیزیں پیدا ہوئیں یہ وہ تدبیر ہے جو قوت والے اور ہر چیز کا حال جاننے والے اللہ نے تیار کی ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین کا سارا بندوبست رفتہ رفتہ ایک مدت میں جا کر پورا ہوا جن کو چھ دن میں بنایا گیا ہے ظاہر ہے کہ دن وہ نہیں جو زمین میں ہر روز سورج کے چڑھنے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ سورج اور زمین تو خود ہی اسی سلسلہ میں بنائے گئے۔

Marfat.com

دنیا کا بننا اس کا انتظام

ان آیتوں میں انسان کو زمین اور آسمان اور ان کے ایک دوسرے سے تعلق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور پوچھا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ سب کچھ آپ ہی آپ پیدا ہو گیا اگر تمہارا یہ خیال ہے تو یقین جانو تمہاری عقل کام نہیں کرتی اس لیے اس کی مدد کے لیے اللہ نے تمہارے اندر آخری نبی سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتاب مقدس یعنی یہ قرآن دے کر بھیجا ہے اس کو سنو اور سمجھو کہ یہ سب کچھ اللہ عزوجل نے اپنی زبردست قدرت سے بغیر کسی کی مدد کے پیدا کیا ہے تم سب زمین پر رہتے ہو اور اسی سے اپنی ساری ضرورت کی چیزیں حاصل کرتے ہو سب سے پہلے اللہ نے مادہ پیدا کیا یہ دھوئیں کی طرح ایک چیز تھی جو ہر طرف پھیل گئی یہ ذروں کا ایک ڈھیر تھا۔ اللہ کے ارادہ سے ان ذروں میں حرکت پیدا ہوئی اور یہ باہم ملنے اور جدا ہونے لگے ایک مدت میں جا کر جس کی مقدار دو دن تھی یہ زمین بن گئی مگر یہ دن وہ نہیں جسے تم دن کہتے ہو بلکہ وہ دن جو زمین و آسمان۔ سورج چاند وغیرہ کے پیدا ہونے سے پہلے حساب کے مطابق دن کہلا سکتا ہے۔ زمین کی مضبوطی کے لیے اس کے اوپر پہاڑ کیلوں کی طرح گاڑ دیئے اور پھر اس میں اس کے باشندوں کی ضرورت کی ساری چیزیں خوب ٹھیک اندازہ لگا کر پیدا کر دیں یہ کل کام صرف دو دن میں ہوا چنانچہ چار روز میں زمین اپنے سارے خزانوں سمیت مکمل ہو کر تیار ہو گئی۔ لیکن یہ خزانے خود بخود کچھ کام نہ دے سکتے تھے۔ اس لیے اس دھوئیں کی طرح کے مادہ سے اللہ کی قدرت اور اس کے ارادہ سے دو دن میں سات آسمان بنے اور زمین کے قریب آسمان میں سورج چاند اور چمک دار ستارے جگمگانے لگے۔ اور ان کے اثر سے زمین پر رات دن اور بارش گرمی سردی کے موسم ظاہر ہوئے جن کے اثر سے زمین نے اپنے خزانے مخلوق کے فائدے کے لیے کھول دیئے آسمان اور زمین کا یہ تعلق اللہ کے حکم سے قائم ہوا ہے کیونکہ اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی چیز اس کے حکم کی نافرمانی کر سکتی ہے ❖

اب تمہیں چاہیے کہ یہ سب کچھ سن کر ان چیزوں سے جو تمہیں صاف صاف نظر آ رہی ہیں اللہ کو پہچانو اور اس کی قدرت کو مان لو تمہاری عقل نے اگر ان ہدایتوں کی روشنی میں بھی اللہ کو نہ پہچانا تو کچھ کام نہ کیا یہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے اللہ کی پہچان کے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد دنیا کی چیزوں کے دھیان میں ہی نہ لگ جاؤ بلکہ دل و جان سے اللہ کی طرف توجہ کرو اور اپنی زندگی اس طریقے سے گزارو جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گزاری ہے۔ اصل کام اللہ کی عبادت ہے ایسا نہ ہونا چاہیے کہ اور چیزیں تمہیں اس راستہ سے ہٹا دیں ❖

Marfat.com

منکروں کی سزا

فَاِنْ - اَعْرَضُوْا - فَ - قُلْ - اَنْذَرْتُ - كُمْ
پس اگر منہ موڑ لیں وہ تو تُو کہہ ڈرایا میں نے تمہیں
صٰعِقَةً - مِّثْلَ - صٰعِقَةِ - عَادٍ - وَّ - ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾
کڑک سے مانند کڑک عاد اور ثمود کے

اِذْ جَآءَتْهُمُ - هُمُ - الرُّسُلُ - مِنْ - بَيْنِ
جب آئے ان کے پاس اللہ کے رسول درمیان سے
اَيْدِيْهِمْ - وَ - مِنْ خَلْفِهِمْ - اَنْ - لَّا
ہاتھوں ان کے اور پیچھے سے ان کے کہ نہ
تَعْبُدُوْٓا - اِلَّا - اللّٰهَ ؕ قَالُوْا - لَوْ - شَآءَ - رَبُّنَا
پوجو سوا اللہ کے کہنے لگے اگر چاہتا رب ہمارا
لَ - اَنْزَلَ - مَلٰٓئِكَةً - فَ - اِنَّا - بِ - مَآ
البتہ بھیجتا فرشتے پس تحقیق ہم ساتھ اس کے کہ
اُرْسِلْتُمْ - بِهٖ - كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾
بھیجے گئے تم ساتھ اس کے انکار کرنے والے ہیں

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ
پھر اگر وہ ٹلائیں تو تُو کہہ میں نے خبر سنا دی تم کو ایک سخت
صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾
عذاب کی جیسے عذاب آیا عاد اور ثمود پر

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
جب ان کے پاس رسول آئے آگے سے
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا
اور پیچھے سے کہ سوائے اللہ کے
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا
کسی کو نہ پوجو کہنے لگے اگر ہمارا رب
لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ
چاہتا تو فرشتے بھیجتا سو ہم تمہارا
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾
لایا ہوا نہیں مانتے۔

ارشاد ہے کہ اے ہمارے رسول اگر ان نشانات کے ہوتے ہوئے جبکہ قرآن نے ان کی طرف توجہ بھی دلادی یہ لوگ منہ موڑ کر چلے جائیں اور اللہ کو نہ پہچانیں تو ان سے کہہ دو کہ میں تم کو ڈرائے دیتا ہوں کہ تم پر ویسی ہی سخت کڑک آسکتی ہے جیسی عاد اور ثمود کی قوموں پر آئی تھی وہ بڑے طاقتور اور بے پروا لوگ تھے انہوں نے اللہ کے احکام کی پروا نہ کی پھر انہیں اللہ کے رسولوں نے بار بار اور طرح طرح سے سمجھایا۔ مگر ان کے کان پر جوں بھی نہ چلی۔ رسولوں کا کہنا ذرا بھی نہ مانا رسولوں نے تو کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ اس کے سوا اوروں کی پوجا چھوڑ دو صرف اللہ ہی کی عبادت کرو وہ کہنے لگے جاؤ اپنا کام کرو ہمارے رب کو اگر کوئی حکم بھی بھیجنا ہوتا تو وہ فرشتوں کے ہاتھ بھیجتا۔ کیا اسے حکم بھیجنے کے لیے تمہیں ملے تھے۔ ہم تمہارے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے جیسے ہم ویسے تم۔ تم رسول کہاں سے بن بیٹھے۔

Marfat.com

عاد کا انجام

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

پھر وہ جو عاد تھے پس بڑے بنے تھے وہ بیچ زمین کے ساتھ ناحق کے

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور کہا انھوں نے کون بڑھ کر ہے ہم سے زور میں کیا اور نہیں دیکھا انھوں نے

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ

کہ اللہ جس نے پیدا کیا انھیں وہ زیادہ ہے ان سے

قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

زور میں اور تھے وہ ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے پس بھیجی ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ

اوپر ان کے آندھی سخت بیچ دنوں آفتوں والے کے

لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

تاکہ چکھائیں ہم انھیں عذاب رسوائی کا بیچ زندگی

الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا زیادہ رسوائی کا ہے

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور وہ نہ مدد کیے جائیں گے

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

سو وہ جو عاد تھے وہ تو ملک میں ناحق غرور کرنے لگے

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور کہنے لگے ہم سے زیادہ کون ہے زور میں کیا دیکھتے نہیں

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ

کہ اللہ جس نے انھیں بنایا وہ زور میں ان سے زیادہ ہے

قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

اور وہ ہماری نشانیوں سے منکر تھے پھر ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ

ان پر بڑے زور کی ہوا بھیجی کئی دن جو مصیبت کے تھے

لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

تاکہ ان کو رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگانی

الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

میں اور آخرت کے عذاب میں تو پوری رسوائی

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

ہے اور ان کی کہیں مدد نہیں

ارشاد ہے کہ عاد نے تو یہ کیا کہ اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ زور آور سمجھ بیٹھے حالانکہ انہیں ایسے سمجھنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اور شیخی بھگارنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے نادان اتنا نہ سمجھے کہ اللہ ان سے زیادہ قوت والا ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور لگے جان بوجھ کر اللہ کی نشانیوں کا انکار کرنے اگر وہ چاہتے تو ان سے اللہ کو خوب اچھی طرح پہچان سکتے تھے۔ ارشاد ہے کہ ان پر بڑے زور کی آندھی آئی جو کئی روز تک چلتی رہی یہ تو دنیا کا عذاب تھا اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت ہے جہاں کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔

Marfat.com

ثمود کی گت

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى
اور رہے ثمود پس راہ سجھائی ہم نے انھیں پس پسند کیا انھوں نے اندھاپن
عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ
راہ سوجھنے سے زیادہ پسند آیا پس پکڑا انھیں ذلت کے عذاب
الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ
کی کڑک نے اس کے بدلے جو وہ کماتے تھے اور نجات دی ہم نے ان کو جو
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ
ایمان لائے اور تھے وہ احتیاط والے اور جس دن اکٹھے کیے جائیں گے
اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾
دشمن اللہ کی طرف آگ کی پھر گروہ گروہ کیے جائیں گے

ع ۲ ۱۰ ۱۶

هُوْنَ: (ذلت) اس لفظ سے پہلے ذی مقدر ہے جس کے معنی 'والے' کے ہیں یعنی ذی الھون ذلت والا۔

پچھلی آیتوں میں عاد کا ذکر ہوا۔ وہ بڑے ہٹے کٹے لوگ تھے اپنے آگے کسی کو کچھ نہ سمجھتے تھے انہیں حضرت ہود علیہ السلام پیغمبر نے سمجھایا کہ طاقت پہ اتنا گھمنڈ مت کرو اللہ تم سے زیادہ طاقتور ہے اس کی قدرت کی نشانیاں دنیا میں پھیلی پڑی ہیں ان سے اسے پہچان کر اس کے آگے عاجزی سے جھکو اور اس کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ مگر وہ نہ مانے آخر آندھی کے طوفان سے تباہ ہوئے۔

ان آیتوں میں ثمود کا بیان ہے ارشاد ہے کہ انہیں بھی ہم نے حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر کی زبانی سیدھی راہ بتائی لیکن انہوں نے اندھا بنا رہنا ہی پسند کیا اور ہمارے بتائے ہوئے راستہ سے آنکھیں بند کرلیں ان کا انجام یہ ہوا کہ سخت زلزلہ آیا اور اس کے ساتھ ہیبت ناک کڑک سنائی دی ان کی ساری اکڑفوں دم بھر میں جاتی رہی اور عاجزوں کی طرح اوندھے منہ گر پڑے اللہ نے ایمان والوں اور برائی سے بچنے والوں کو نجات دی۔

آگے ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے دشمنوں کو اکٹھا کر کے فرشتے دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور مجرموں کی ان کے جرموں کے مطابق الگ الگ جماعتیں بنا دی جائیں گی۔

Marfat.com

ہاتھوں کی گواہی

حَتّٰٓى ۔ اِذَا ۔ مَا ۔ جَآءُوْهَا ۔ شَهِدَ ۔ عَلَيْهِمْ ۔ سَمْعُهُمْ

یہاں تک جب آئیں گے وہ اس کے پاس گواہی دیں گے ان کے برخلاف کان ان کے

وَاَبْصَارُهُمْ ۔ وَجُلُوْدُهُمْ ۔ بِ ۔ مَا ۔ كَانُوْا

اور آنکھیں ان کی اور چمڑے ان کے ساتھ اس کے جو تھے وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ ۔ قَالُوْا ۔ لِ ۔ جُلُوْدِهِمْ ۔ لِ ۔ مَ

کرتے اور کہیں گے واسطے چمڑوں اپنے کے واسطے کس کے

شَهِدْتُّمْ ۔ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا ۔ اَنْطَقَنَا ۔ اللّٰهُ ۔ الَّذِيْٓ

گواہی دی تم نے ہمارے برخلاف کہیں گے بلوایا ہمیں اللہ نے جس نے

اَنْطَقَ ۔ كُلَّ ۔ شَيْءٍ ۔ وَّ ۔ هُوَ ۔ خَلَقَ ۔ كُمْ ۔ اَوَّلَ

بلوایا ہر چیز کو اور اسی نے پیدا کیا تمہیں پہلی

مَرَّةٍ ۔ وَّاِلَيْهِ ۔ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

بار اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

یہاں تک کہ جب وہ ان کے پاس پہنچیں گے تو گواہی دیں گے ان کے برخلاف ان کے کان

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے جو کچھ وہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ

کرتے تھے اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے

شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ

کیوں بتلایا وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ

ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تمہیں پہلی بار بنایا اور

مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اسی کی طرف پھیرے جاتے ہو

ارشاد ہے کہ جب وہ دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو فریاد کریں گے کہ ہم نے تو دنیا میں کوئی برائی کا کام نہ کیا تھا ہمیں دوزخ میں کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ سن کر ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے بول اٹھیں گے کان کہیں گے تم نے ہمارے ذریعے گالیاں فحش باتیں چغلیاں بے ہودہ گانے سب کچھ سنا اور اچھی باتیں تم سے کہی گئیں تو تم نے کان بند کر لیے آنکھیں کہیں گی تم نے ہم سے کھیل تماشے خواہش بھڑکانے والے نظارے خوب دیکھے اور ناجائز جگہوں میں جی بھر کے گھورا اور بھی سارے ہاتھ پاؤں وغیرہ جنہیں چمڑے نے ڈھکا ہوا ہے کھلم کھلا کہیں گے کہ تم نے ہمارے ذریعے ایسے ایسے بُرے کام کئے وہ غصہ میں بھر کر اپنے اعضا سے کہیں گے۔ کہ تم ہماری ساری کمزوریاں اور چھپی ہوئی باتیں کیوں کھول رہے ہو وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے زبان دی تو ہم بول رہے ہیں اس نے ہر بولنے والے کو بولنے کی طاقت بخشی ہے اور اسی نے تو ہمیں پہلی بار بنایا ہے اور پھر اس کی طرف تم سب لوٹ کر جانے والے ہو پھر اس سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے اعضا سے وہی کام لے جو شرع میں جائز ہیں ورنہ قیامت میں وہ اس کا بھانڈا پھوڑ دیں گے۔

Marfat.com

بربادی کی وجہ

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
اور نہ تھے تم پردہ کرتے اس لیے کہ گواہی دیں گے تمہارے خلاف
سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ
کان تمہارے اور آنکھیں تمہاری اور چمڑے تمہارے اور لیکن
ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾
گمان کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا بہت سی ان سے جو تم کرتے ہو
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
اور یہی گمان تمہارا ہے جو گمان کیا تم نے ساتھ رب اپنے کے
اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾
کہ تباہ کیا تمہیں پس ہو گئے تم ٹوٹا اٹھانے والوں میں سے
فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ
پس اگر وہ صبر کریں تو بھی آگ ٹھکانا ہے واسطے ان کے
وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾
اور اگر راضی کرنا چاہیں وہ پس نہیں وہ راضی کیے گیوں میں سے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
اور تم اس بات سے پردہ نہ کرتے تھے کہ تم کو تمہارے کان
سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ
اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے بتلائیں گے پر تم
ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾
کو یہ خیال تھا کہ اللہ بہت سی چیزیں جو تم کرتے ہو نہیں جانتا
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو تم اپنے رب کے حق میں رکھتے
اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾
تھے اسی نے تمہیں غارت کیا پھر آج ٹوٹے میں رہ گئے
فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ
پھر اگر وہ صبر کریں تو بھی آگ ان کا گھر ہے
وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾
اور اگر وہ منایا چاہیں تو بھی انہیں کوئی نہیں مناتا

اَرْدٰی: (ہلاک کیا) ماضی اِرْدَاءٌ سے جو ر-د-ی سے بنا ہے ردّ کے معنی تباہ ہونا اَرْدٰی اسکا متعدی ہے یعنی تباہ کر دیا۔

يَسْتَعْتِبُوْا (منایا چاہیں) مضارع ہے استعتاب سے جو ع-ت-ب سے بنا ہے عَتْبٌ قابلِ ملامت کام پہ ملامت کرنا اِسْتِعْتَابٌ برا کام جو ہو گیا ہو اس کی معافی چاہنا اعتاب برے کام کا معاف کر دینا یہاں ہمزہ افعال سلب ماخذ کے لیے ہے جیسا کہ يُطِيْقُوْنَ میں ہے جو سورہ بقرہ میں گذرا۔

ارشاد ہے کہ تم جب کوئی گناہ کرتے تھے تو یہ خیال بھی نہ تھا کہ ہاتھ پاؤں بھی گواہی دے سکتے ہیں بلکہ اس سے بدتر خیال تھا اور وہ یہ کہ تم اللہ سے اپنے کام چھپا سکتے ہو۔ اسی خیال کی وجہ سے آج تم مارے گئے اور سراسر نقصان میں رہے اب صبر کرو یا نہ کرو ٹھکانا تمہارا یہی دوزخ ہے آج اگر گناہوں کی تم معافی چاہو تو بیکار ہے آج معافی دے کر تمہیں خوش کرنیوالا کوئی نہیں معافی مانگنے کا وقت گیا۔

Marfat.com

گمراہی کی وجہ

وَقَيَّضْنَا - لَهُمْ - قُرَنَآءَ - فَزَيَّنُوْا - لَهُمْ - مَّا
اور مقرر کر دیے ہم نے ان کے لیے ساتھی پس سجایا انھوں نے ان کے لیے جو ہے
بَيْنَ - اَيْدِيْ - هِمْ - وَمَا - خَلْفَ - هُمْ - وَ - حَقَّ
درمیان ہاتھوں ان کے کے اور جو ہے پیچھے ان کے اور ٹھیک اترا
عَلَيْهِمُ - الْقَوْلُ - فِيْٓ - اُمَمٍ - قَدْ - خَلَتْ - مِنْ - قَبْلِهِمْ
ان کے اوپر بھی سزا کا حکم بیچ امتوں کے جو گزر چکیں پہلے ان سے
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّ - هُمْ - كَانُوْا - خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾
جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے تحقیق وہ تھے ٹوٹے والے
وَقَالَ - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - لَا تَسْمَعُوْا - لِهٰذَا
اور کہا انھوں نے جو انکار کر بیٹھے مت کان لگاؤ واسطے اس
الْقُرْاٰنِ - وَالْغَوْا - فِيْهِ - لَعَلَّكُمْ - تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾
قرآن کے اور شور مچاؤ اس میں شاید تم غالب آجاؤ

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا
اور ہم نے ان کے پیچھے ساتھ رہنے والے لگا دیے پھر انھوں نے ان
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ
کی آنکھوں میں خوبصورت بنا دیا جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
ہے اور ان پر عذاب کی بات ٹھیک پڑ چکی اور فرقوں کے ساتھ جو
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾
ان سے پہلے گزر چکے جنوں کے اور آدمیوں کے بیشک وہ ٹوٹے والے تھے
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا
اور منکر کہنے لگے اس قرآن کے سننے کے لیے کان مت دھرو اور
الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾
بک بک کرو اس وقت شاید تم غالب رہو۔

قَيَّضْنَا (مقرر کر دیا ہم نے) ماضی ہے تَقْيِيْضٌ سے جو ق - ی - ض سے بنا ہے قَيْضٌ کے معنی برابری کے ہیں تَقْيِيْضٌ سے یہاں مراد مقرر کر دینا ہے۔ اَلْغَوْا (بکواس کرو) امر ہے ل - غ - و سے لَغْوٌ کے معنی بیکار کام کرنا یہاں اس سے مراد بے معنی آوازیں نکالنا۔ شور و غل کرنا۔

ارشاد ہے کہ دنیا میں گمراہی یوں پھیلی کہ لوگوں نے اچھی باتوں سے منہ موڑا اور شیطان نے انہیں گھیر لیا ان کے پہلے اور پچھلے کاموں کو انکی نگاہ میں خوب بنا سجا کر دکھایا ان سے کہا یہ جو تم کرتے رہے ہو اور کر رہے ہو بہت اچھے کام ہیں آگے ان سے بڑے فائدے حاصل ہوں گے کھیل کود ناچ گانا روپیہ سمیٹنے میں لگے رہنا کمزوروں کو دھکا دے کر خود آگے بڑھنا بیکسوں کو ستانا تاکہ وہ زور آوروں کی ترقی میں رکاوٹ نہ بن سکیں بس یہیں کام ہیں جو دنیا میں کرنے کے ہیں تم نے ٹھیک کیا اور ٹھیک چل رہے ہو آگے تم ترقی کر کے رہو گے۔ ارشاد ہے کہ ان نیکی کے دشمنوں نے جب دیکھا کہ قرآن کا اثر لوگوں پر ہونے لگا ہے تو اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے اسے سنو ہی مت اور جب کوئی اسے پڑھے تو شور و غل مچانا شروع کرو تاکہ اس کی آواز دب جائے اور لوگ سن ہی نہ سکیں ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم ہی بڑھ کر رہو گے۔

Marfat.com

بدکاروں کی سزا

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا

پس البتہ ضرور چکھائیں گے ہم انھیں جنھوں نے کفر کیا عذاب سخت

وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۷)

اور البتہ ضرور بدلہ دیں گے ہم انھیں بُرے بُرے کام کا جو تھے وہ کرتے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ

یہ ہے سزا دشمنوں کی اللہ کے دوزخ واسطے ان کے

فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

بیچ اس کے گھر ہے ہمیشہ کا سزا بدلہ میں اس کے جو تھے وہ ہماری آیتوں سے

يَجْحَدُوْنَ (۲۸) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا

کرتے اور کہیں گے وہ جنھوں نے کفر کیا اے رب ہمارے دکھا ہمیں

الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

وہ دونوں جنھوں نے بہکایا ہمیں جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے رونڈالیں ہم دونوں کو

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ (۲۹)

نیچے قدموں اپنے کے تاکہ ہوں وہ دونوں سب سے زیادہ نیچے

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا

سو ہمیں ضرور چکھانا ہے منکروں کو سخت عذاب اور

وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۷)

ان کو بُرے سے برے کاموں کا جو وہ کرتے تھے بدلہ دینا ہے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ

یہ ہے اللہ کے دشمنوں کی سزا آگ ان کا

فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

اسی میں گھر ہے سدا کو بدلہ اس کا جو وہ ہماری باتوں کا

يَجْحَدُوْنَ (۲۸) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا

انکار کرتے تھے اور منکر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں وہ

الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

دونوں دکھلا دے جنھوں نے ہمیں بہکایا جن سے اور جو آدمی کہ ہم

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ (۲۹)

انھیں اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں کہ وہ ذلیل و خوار ہوں

ارشاد ہے کہ لوگوں کو جو قرآن کی طرف دھیان نہیں کرتے اور جنہوں نے اس کے نہ ماننے کی ٹھان لی ہے ہم ضرور بالضرور سخت عذاب دیں گے اور سب سے برے کام کی جو وہ کر رہے ہیں یعنی قرآن کی باتیں نہ سنتے ہیں نہ سننے دیتے ہیں سزا انہیں ضرور دے کر رہیں گے اور وہ سزا دوزخ ہے اور وہی اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے اور وہی ان کے سدا رہنے کا گھر ہوگا اور یہ اس کا بدلہ ہوگا کہ وہ جان بوجھ کر ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ساری نشانیاں ان سے کہہ رہی تھیں کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ بشر ایسا کلام ہرگز نہیں بنا سکتا پھر بھی وہ نہ مانتے تھے ارشاد ہے۔ کہ جب آفت میں پھنسیں گے تو کہیں گے اے رب ہم تو پھنسے لیکن ہمیں وہ جن اور آدمی دونوں ہی دکھا دے جو ہمیں بہکایا کرتے تھے۔ وہ کہاں ہیں۔ آج ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے کچلیں گے۔ اور ایسا ذلیل و خوار کریں گے کہ ان کو پتہ چل جائے گا۔ انہوں نے ہمارا بیڑہ غرق کیا۔ نہ وہ ہوتے نہ ہم اس بلا میں پھنستے۔

Marfat.com

اللہ کو ماننے والے

اِنَّ - الَّذِیْنَ - قَالُوْا - رَبُّنَا - اللّٰهُ - ثُمَّ - اسْتَقَامُوْا

تحقیق وہ جنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر جمے رہے

تَتَنَزَّلُ - عَلَيْهِمُ - الْمَلٰٓئِكَةُ - اَلَّا - تَخَافُوْا - وَلَا

اترتے ہیں ان پر فرشتے کہ مت خوف کرو اور نہ

تَحْزَنُوْا - وَاَبْشِرُوْا - بِالْجَنَّةِ - الَّتِیْ - كُنْتُمْ

غمگین ہو اور خوش ہو جاؤ ساتھ جنت کے جس کا تھے تم

تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ - اَوْلِيٰٓؤُكُمْ - فِی الْحَيٰوةِ

وعدہ کیے جاتے ہم رفیق ہیں تمھارے بیچ زندگی

الدُّنْيَا - وَفِی الْاٰخِرَةِ - وَلَكُمْ - فِيْهَا - مَا تَشْتَهِیْٓ

دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور تمھارے لیے اس میں ہے جو چاہے

اَنْفُسُكُمْ - وَلَكُمْ - فِيْهَا - مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا

تمھارا جی اور تمھارے لیے اس میں ہے جو تم مانگو مہمانی

مِّنْ - غَفُوْرٍ - رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

طرف سے بخشنے والے مہربان کے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

تحقیق جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا

ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ مت ڈرو اور نہ

تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ

غم کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِی الْحَيٰوةِ

وعدہ تھا ہم تمھارے رفیق ہیں دنیا میں

الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ

اور آخرت میں اور تمھارے لیے وہاں ہے جو تمھارا جی

اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا

چاہے اور تمھارے لیے ہے جو کچھ مانگو مہمانی ہے

مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے

ارشاد ہے کہ ہمارے رسول اور ہماری کتاب کا انکار کرنے والے تو دوزخ میں اپنے کئے کی سزا بھگتیں گے ان اللہ کے دشمنوں کو ہمیشہ وہیں پڑا رہنا پڑے گا اور وہ آپس میں لڑتے بھڑتے رہیں گے لیکن جو لوگ دنیا میں اللہ کو اپنا رب مان کر اسکی تابعداری پر تیار ہو گئے انہیں دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہو گی فرشتے دنیا میں بھی ان کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کے دل میں یہ بات ڈالتے رہیں گے کہ اب تم نہ ڈرو نہ رنج کرو تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے اب تم خوش و خرم رہو ہم دنیا میں تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر دنیا سے جانے کے بعد ان سے کہیں گے کہ لو یہ جنت ہے جس میں آرام ہی آرام ہے اس کے اندر جو چاہو وہ تمہارے لیے موجود ہے جو تم طلب کرو گے تمہیں ملے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے تمہاری مہمانی ہے ایسے غفور و رحیم کے مہمان کے لیے کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے پھر ہم یہاں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

Marfat.com

مسلمانوں کا رویہ (الف)

وَمَنْ - اَحْسَنُ - قَوْلًا - مِّمَّنْ - دَعَآ - اِلَى اللّٰهِ
اور کون بہتر ہے بات میں اس سے جس نے بلایا اللہ کی طرف
وَعَمِلَ - صَالِحًا - وَّ - قَالَ - اِنَّنِيْ - مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
اور کام کیا نیک اور کہا تحقیق میں مسلموں میں سے ہوں
وَلَا - تَسْتَوِي - الْحَسَنَةُ - وَلَا - السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ - بِالَّتِيْ
اور نہیں برابر ہوتی بھلائی اور برائی بدلہ دے ساتھ اس کے
هِيَ - اَحْسَنُ - فَاِذَا - الَّذِيْ - بَيْنَكَ - وَ - بَيْنَهٗ
جو ہو بہتر پس ناگاہ وہ کہ درمیان تیرے اور درمیان اس کے
عَدَاوَةٌ - كَاَنَّهٗ - وَلِيٌّ - حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا - يُلَقّٰىهَآ
دشمنی ہے گویا وہ دوستدار قرابت والا ہے اور نہیں نصیب ہوتی یہ خصلت
اِلَّا - الَّذِيْنَ - صَبَرُوْا ۚ وَمَا - يُلَقّٰىهَآ - اِلَّا
مگر انھیں جو صبر کرتے ہیں اور نہیں نصیب ہوتی یہ مگر
ذُوْ - حَظٍّ - عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾
صاحب نصیب بڑے کو

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ
اور اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے اللہ کی طرف
وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
بلایا اور نیک کام کیا اور کہا میں حکم بردار ہوں
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ
اور نیکی اور بدی برابر نہیں بات کے جواب میں
هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
وہ بات کہو جو اس سے بہتر ہو پھر تو دیکھے گا کہ تجھ میں اور
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ
جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار قرابت والا ہے اور یہ بات ملتی
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا
انہی کو ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی اسی کو ہے جس
ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾
کی بڑی قسمت ہے

اِدْفَعْ: (دفع کر) امر ہے د۔ف۔ع سے دفع کے معنی لوٹانا جواب دینا دور کرنا یہاں اس سے مراد کسی کے برتاؤ کے بدلے اس سے برتاؤ کرنا۔ يُلَقّٰى ملایا جاتا ہے وہ مضارع مجہول ہے۔ تَلْقِيَةٌ جو ل۔ق۔ی سے بنا ہے لِقَاءٌ کے معنی ہیں ملنا تَلْقِيَةٌ اس کا متعدی ہے یعنی ملانا کوئی چیز کسی کی طرف ڈالنا یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ خصلت ہر کسی کو نہیں ملتی یا نصیب نہیں ہوتی۔ ھا ضمیر مؤنث ہے۔ جو خصلت کی طرف راجع ہے جو یہاں مقدر ہے ۔

اس آیت میں اسلامی سوسائٹی کی پوری تصویر کھینچ دی گئی ہے اس پر غور کرنے سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ آپس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کیسے برتاؤ کرتا ہے نیز یہ کہ سوسائٹی میں اس کا رویہ کیا ہونا چاہیے اس پر عمل کیا جائے تو دنیا سے لڑائی بالکل اٹھ جائے اور امن پھیل جائے ۔

Marfat.com

مسلمانوں کا رویہ (ب)

ظاہر بات ہے کہ دنیا میں مختلف قسم کے خیالات کے لوگ ہمیشہ رہیں گے اور ہر ایک اپنے آپ ہی کو اور اپنے جیسے خیالات رکھنے والوں ہی کو اچھا سمجھے گا اس لیے اچھا ہونے اور بُرا ہونے کا فیصلہ دنیا کے لوگوں کی رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ ان میں سے ہر ایک گروہ فیصلہ کئے بیٹھا ہے۔ کہ میں ہی سب سے اچھا ہوں اس وقت قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو کسی خاص فرقہ یا قوم کی طرفدار نہیں اس لیے اسی کا فیصلہ ماننے کے قابل ہو سکتا ہے۔ ان آیتوں میں اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ سب سے اچھا کون ہے انصاف کی بات یہ ہے کہ اس سے اچھا فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا ارشاد ہے کہ تم میں سب سے اچھا وہی ہو سکتا ہے خواہ فرد ہو یا گروہ جو اللہ کی طرف بلائے کیونکہ اللہ کے مانے بغیر خود غرضی سے نجات حاصل ہو ہی نہیں سکتی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس میں جتنی خود غرضی کم ہو گی اتنا ہی وہ اچھا ہو گا پھر یہ بھی کافی نہیں کہ فقط زبان سے اللہ کی طرف بلائے بلکہ اسے اچھے اخلاق اختیار کرنے اور اچھے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے تاکہ اسے دیکھ کر لوگ خود بخود سمجھ جائیں کہ ہاں اللہ کے ماننے والے اچھے لوگ ہوتے ہیں اور جب کوئی اس سے پوچھے کہ تم کون ہو تو کہے گا کہ میں مسلم ہوں۔ کسی فرقہ قبیلے وطن یا قوم سے تعلق جتا کر فخر نہ کرے کیونکہ یہ خود غرضی کی جڑ ہے اور اسی سے ساری بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں ۔

آگے ارشاد ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتیں نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے۔ نیک بننے کے لیے اچھے اخلاق بناؤ اور لوگوں کو باہم ملانے کی کوشش کرو اس کے لیے اصل گُر یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ برائی کرے تو اس کا جواب برائی سے نہ دو بلکہ جہاں تک ہو سکے اس سے اچھا جواب دو گالی کا جواب خاموشی سے اور سخت کلامی کا جواب شیریں کلامی سے دو حیرت ہو گی کہ تمہارے اس برتاؤ سے تمہارا دشمن تمہارا گہرا دوست بن جائے گا اور وہی شخص جو پہلے تمہارے ستانے پر تلا ہوا تھا تمہاری خاطر مدارت کرنے لگے گا لیکن اس طریقہ کو وہی لوگ اختیار کر سکتے ہیں جن میں برداشت کی طاقت ہو ذرا سی بات میں آپے سے باہر نہ ہو جائیں بلکہ صبر اور حوصلہ سے کام لیں ۔

ارشاد ہے کہ یہ برتاؤ وہی لوگ اختیار کر سکتے ہیں جن کا حوصلہ بلند ہے اور جو بڑے خوش قسمت بڑے نصیبہ والے ہیں ہر شخص کا یہ کام نہیں جو اپنے غصہ کو اس قدر قابو میں کر لے۔ ایسا ہوتا تو پھر دنیا میں ہر طرف امن و امان ہی نظر آتا لڑائی کا نام و نشان تک نہ رہتا۔ اب سے پہلے مسلمانوں کی کامیابی کا راز یہی تھا۔ کہ وہ ایسے حوصلہ مند اور برداشت کرنے والے لوگ تھے کہ بڑوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے کیا ایسی تعلیم دینے والا دین لڑائی جھگڑا سکھا سکتا ہے ۔

Marfat.com

اللہ کی پناہ

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
اور اگر کچوکا دے تجھے شیطان کا کوئی کچوکا تو پناہ لے
بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ
تو اللہ کی پناہ پکڑ بے شک وہی ہے سننے والا جاننے والا اور
اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا
اس کی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن سورج اور چاند
تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو
الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾
جس نے انھیں بنایا اگر تم اسی کو پوجتے ہو
فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ
پھر اگر وہ غرور کریں تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں پاکی بیان
لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾
کرتے رہتے ہیں اس کی رات اور دن اور وہ تھکتے نہیں

السجدۃ ۱۱

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ
اور اگر کچوکا دے تجھے شیطان کا کوئی کچوکا تو پناہ لے
بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ
ساتھ اللہ کے تحقیق وہ وہی سنتا جانتا اور اس کی
اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا
نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند مت
تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
سجدہ کرو تم واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے اور سجدہ کرو واسطے اللہ کے
الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾
جس نے پیدا کیا انھیں اگر ہو تم اسی کو پوجتے
فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ
پس اگر تکبر کریں وہ پس وہ جو ہیں نزدیک رب تیرے کے تسبیح کرتے ہیں
لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾
واسطے اس کے ساتھ رات کے اور دن کے اور وہ نہیں اکتاتے

السجدۃ

نَزْغٌ: (کچوکا) کسی تیز چیز کا بدن میں چبھونا۔ اس آیت کی تشریح سورۃ الاعراف کے آخری رکوع میں گزر چکی ہے۔ ارشاد ہے کہ خوش قسمت لوگ بُرے لوگوں کے ساتھ برداشت کا برتاؤ کرتے ہیں اور ان کے بُرے سلوک کے جواب میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں تم ایسا ہی کرو لیکن اگر کبھی کسی شیطان سے پالا پڑے اور برداشت سے کام نہ چلے یا اس کے بھڑکانے سے طبیعت غصہ سے بے قابو ہونے لگے تو اللہ کی پناہ مانگو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے اس کی قدرت بہت بڑی ہے رات دن سورج اور چاند اسی نے بنائے ہیں ان میں سے کسی کو سجدہ نہ کرو اگر اللہ کی عبادت کرنی ہے تو پھر اس کو سجدہ کرو وہی ان سب کا پیدا کرنے والا ہے اگر ان لوگوں کی اکڑ انہیں اللہ کو سجدہ نہ کرنے دے تو یہ جانیں اللہ کے نہایت قریب فرشتے اس کی تسبیح رات دن لگاتار کرتے رہتے ہیں کبھی تھکتے ہی نہیں، اسے ان کی عبادت کی پروا نہیں (یہ آیت سجدہ ہے)

Marfat.com

قُدرت کی اور نشانیاں

وَ - مِنْ - اٰيٰتِهٖٓ - اَنَّكَ - تَرَى - الْاَرْضَ - خَاشِعَةً

اور ایک اس کی آیتوں میں سے ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو مرجھائی ہوئی

فَاِذَآ - اَنْزَلْنَا - عَلَيْهَا - الْمَآءَ - اهْتَزَّتْ - وَرَبَتْ ؕ اِنَّ

پس جب ہم نے اتارا اوپر اس کے پانی جنبش میں آئی اور پھولی تحقیق

الَّذِيْٓ - اَحْيَاهَا - لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ - عَلٰى - كُلِّ شَيْءٍ

وہ جس نے زندہ کیا اسے البتہ زندہ کرنے والا ہے مردوں کو تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے

قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ - الَّذِيْنَ - يُلْحِدُوْنَ - فِيْٓ اٰيٰتِنَا

قابو رکھنے والا ہے تحقیق جنھوں نے ٹیڑھی چال چلی بیچ آیتوں ہماری کے

لَا يَخْفَوْنَ - عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ - يُّلْقٰى - فِى النَّارِ - خَيْرٌ

نہیں چھپے ہوئے اوپر ہمارے کیا پس جو ڈالا جائے بیچ آگ کے بہتر ہے

اَمْ - مَّنْ - يَّاْتِيْٓ - اٰمِنًا - يَّوْمَ - الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا - مَا

یا وہ جو آئے بے خوف دن قیامت کے کیے جاؤ جو

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ - بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

تم چاہو تحقیق وہ ساتھ اس کے جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً

اور ایک اس کی نشانی یہ کہ تو زمین کو دبی پڑی دیکھتا ہے

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ

پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تازی ہوئی اور ابھری بیشک

الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جس نے اسے زندہ کیا دوبارہ زندہ کرے گا مردوں کو وہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

کر سکتا ہے جو لوگ ہماری باتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں وہ ہم سے

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ

چھپے ہوئے نہیں بھلا ایک جو آگ میں پڑتا ہے بہتر ہے یا

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا

جو آئے گا قیامت کے دن امن سے کیے جاؤ جو

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

چاہو بے شک وہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو

خَاشِعَةً (جھکی ہوئی۔ دبی ہوئی) یہ خاشع کی مؤنث ہے جس کی جمع خاشعون "سورۃ المومنون" میں گزری اِهْتَزَّتْ حرکت میں آئی ماضی کا صیغہ ہے۔ اِهْتِزَاز سے جو ہ۔ ز۔ ز سے ہے ھَزٌّ کے معنی ہلانے کے ہیں اہتزاز ہلنا حرکت کرنا رَبَتْ ابھری ماضی کا صیغہ ہے ر۔ب۔ و سے رُبُوٌّ اونچا ہونا ابھرنا سورہ المومنون میں گزر چکا ہے يُلْحِدُوْنَ (ٹیڑھے چلے) اس کا مصدر اِلْحَادٌ سورۃ الحج میں گزرا یہاں اس سے مراد ٹیڑھا چلنا ہے۔

ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ خشک زمین کو مینہ برسا کر ہری بھری کر دیتا ہے پہلے بالکل سوکھی مرجھائی ہوئی پڑی ہوتی ہے۔ بارش برستے ہی جوش میں آجاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اسی طرح یہی اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا ہر چیز اس کے بس میں ہے۔

ارشاد ہے کہ جو لوگ ہماری نشانیاں دیکھ کر ہمیں نہیں پہچانتے یقیناً ان کا حال ہمیں معلوم ہے اب یہ بتاؤ کہ قیامت کے دن آگ میں پڑنے والا اچھا یا ہمیشہ کے لیے خوش اور بے غم ہو جانے والا اچھا خیر جو چاہے کیے جاؤ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

کافروں کی بہانہ بازیاں

اِنَّ - الَّذِیْنَ - کَفَرُوْا - بِ - الذِّکْرِ - لَمَّا - جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ

تحقیق جن لوگوں نے انکار کر دیا ساتھ یاد دہانی کے جب آئی وہ ان تک اور تحقیق وہ

لَکِتٰبٌ - عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا - یَاْتِیْهِ - الْبَاطِلُ - مِنْ - بَیْنِ - یَدَیْهِ

البتہ ایک کتاب ہے عزت والی نہیں آتا اس تک جھوٹ اس کے سامنے سے

وَلَا - مِنْ - خَلْفِ - هٖ ؕ تَنْزِیْلٌ - مِّنْ - حَکِیْمٍ - حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾

اور نہ پیچھے سے اتاری ہوئی طرف سے حکمت والے خوبیوں والے کے

مَا - یُقَالُ - لَکَ - اِلَّا - مَا - قَدْ - قِیْلَ - لِ - الرُّسُلِ - مِنْ

نہیں کہا جاتا واسطے تیرے مگر جو کہا جا چکا واسطے رسولوں کے

قَبْلِکَ ؕ اِنَّ - رَبَّکَ - لَذُوْ - مَغْفِرَةٍ - وَّ - ذُوْ - عِقَابٍ

تجھ سے پہلے تحقیق رب تیرا البتہ صاحب بخشش اور صاحب سزا

اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ - قُرْاٰنًا - اَعْجَمِیًّا - لَّقَالُوْا

دردپہنچانے والی کا ہے اور اگر کر دیتے ہم اسے قرآن غیر عربی البتہ کہتے

لَوْلَا - فُصِّلَتْ - اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ

کیوں نہ کھولی گئیں آیتیں اس کی کیا غیر ملکی کتاب اور عرب کے لوگ

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ

وہ لوگ نصیحت سے منکر ہوئے جب ان کے پاس آئی اور وہ

لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ

کتاب ہے نادر اس میں جھوٹ کا دخل نہیں آگے سے

وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾

اور نہ پیچھے سے اتاری ہوئی حکمتوں والے سب تعریفوں والے کی طرف سے

مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ

تجھے وہی کہتے ہیں جو سب رسولوں سے تجھ سے پہلے کہہ

قَبْلِکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ

چکے ہیں تیرے رب کے ہاں معافی بھی ہے اور دردناک

اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا

سزا بھی اور اگر ہم اس کو اوپری زبان کا قرآن کر دیتے

لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ

تو کہتے اس کی باتیں کھولی کیوں نہ گئیں کیا اوپری زبان کی کتاب اور عربی والا

ارشاد ہے کہ جو لوگ نصیحت اور بھولی ہوئی نیک باتوں کے یاد دلانے والے تذکرہ سے منہ موڑتے ہیں وہ بڑا غضب کر رہے ہیں یہ تذکرہ تو ایک بڑی عزت اور شان والی کتاب ہے جس کے آگے پیچھے جھوٹ بھٹک نہیں سکتا یہ تو اس نے اتاری ہے جو ساری حقیقتوں سے واقف اور تمام خوبیوں کا مالک ہے رہا ان کافروں کا طریقہ تو یہ تیرے ساتھ وہی سلوک کر رہے ہیں جو پہلے پیغمبروں کے ساتھ ان کی قوموں نے کیا پیغمبروں نے لوگوں کو کام کی باتیں بتائیں اور لوگوں نے انہیں دکھ پہنچائے پس تم صبر کرو جو ان میں سے مان لے گا اسے اللہ بخش دے گا وہ غفور و رحیم ہے اور جو نہ مانے گا وہ سزا پائے گا اللہ سزا بھی بہت سخت دکھ بری دینے والا ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ بڑے بہانے باز ہیں قرآن عربی میں اترا تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسے پیغمبر جب مانتے جب کسی اور زبان میں جو اس کی اپنی نہ ہوتی کوئی کتاب لاتا پھر اگر کسی اور زبان میں لاتا تو کہتے کیا خوب اچھا پیغمبر ہے کہ عربی بولنے والے کے پاس اجنبی زبان کی کتاب لے کر آیا ہے ۔

Marfat.com

اظہارِ حقیقت

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ

تو کہہ دے وہ واسطے ان کے جو ایمان لے آئے ہدایت ہے اور روگ کا علاج اور جو لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ

نہیں ایمان لاتے بیچ کانوں ان کے کے بوجھ ہے اور وہ قرآن اوپر ان کے

عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَ

چکا چوند ہے وہ پکارے جا رہے ہیں سے جگہ دور کی اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا

البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پس اختلاف پڑ گیا بیچ اس کے اور اگر نہ ہوتا

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

فیصلہ جو پہلے ہو چکا تیرے رب کی طرف سے البتہ تحقیق چکا دیا جاتا ان میں اور تحقیق وہ

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

البتہ شک میں ہیں اس کی طرف جو بے چین کرنیوالا ہے جس نے کام کیا نیک پس واسطے جی اپنے کے

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اور جس نے برا کیا پس اسی پر اور نہیں رب تیرا ظلم کرنے والا واسطے بندوں کے

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ

تو کہہ یہ ایمان لانے والوں کے لیے سوجھ ہے اور روگ دور کرنے والا اور

لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ

جو لوگ یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور قرآن ان کے

عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَ

حق میں اندھاپا ہے ان کو پکارتے ہیں دور کی جگہ سے اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف پڑ گیا اور اگر

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ

ایک بات جو تیرے رب کی طرف سے پہلے نکل چکی نہ ہوتی تو ان میں

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ

فیصلہ ہو جاتا اور وہ اس قرآن سے ایسے دھوکے میں ہیں جو چین نہیں لینے

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

دیتا جس نے بھلائی کی سو اپنے واسطے اور جس نے برائی کی سو وہ بھی اسی پر اور تیرا رب ایسا نہیں

ارشاد ہے کہ بہانے بازیاں چھوڑ دو یہ تو وہ کتاب ہے کہ جو اس کو مانے اسے سمجھ بوجھ عطا کرتی ہے سیدھا راستہ دکھاتی ہے اور اس کے ہر قسم کے روگ دور کر دیتی ہے اب جو نہ مانے تو ضرور اس کے کان میں کچھ ٹھنسا ہوا ہے اور اس قرآن کی تیز روشنی سے انکی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں یہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کے کان میں آواز ہی نہیں آتی یہ گمراہی میں اتنی دور نکل گئے ہیں کہ حق کی آواز ان کے لیے ایک دور کی آواز ہو گئی ہے اسی طرح حضرت موسیٰؑ تورات لے کر آئے تو اس میں لوگ اختلاف کرنے لگے کسی نے مانا کسی نے نہ مانا پھر دیکھ کر نہ ماننے والوں کا انجام کیا ہوا اگر اللہ نے پہلے ہی حکم جاری نہ کر دیا ہوتا کہ فیصلہ آخرت میں ہوگا تو وہ تو کب کے بالکل برباد ہو چکے ہوتے یہی ان لوگوں کا حال ہے کہ قرآن کے ماننے میں ہیجا مچا رہے ہیں شک و شبہ انہیں بے چین کئے ہوئے ہے حق بات یہ ہے کہ جو بھلا کام کرے گا۔ سو اپنے نفع کے لیے کرے گا اور جو برا کرے گا وہ اس کی سزا بھگتے گا۔ اللہ کے ہاں بندوں پر ظلم و ستم کا کوئی کام نہیں ہے

Marfat.com

احوالِ قیامت

اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ

اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی

ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِہَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی

پھلوں میں غلافوں سے اس کے اور نہ بوجھ اٹھاتی کوئی مادہ

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ ؕ وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ

اور نہ آثار رکھتی ہے مگر ساتھ علم اس کے کے اور جس دن کہ پکارے گا انہیں

اَیْنَ شُرَکَآءِیْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ

کہاں ہیں شریک میرے کہیں اطلاع دی ہم نے تجھے نہیں ہم میں سے کوئی

شَہِیْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ

گواہ اور کھو گیا ان سے جو تھے وہ پکارتے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَہُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۴۸﴾

اس سے پہلے اور جان گئے کہ نہیں ان کے لیے کوئی بچاؤ

اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ

اسی کی طرف حوالہ ہے قیامت کی خبر کا اور کوئی میوے اپنے

ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِہَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی

غلاف سے نہیں نکلتے اور کسی مادہ کو حمل نہیں رہتا

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ ؕ وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ

اور نہ وہ جنتی ہے کہ جس کی اسے خبر نہیں اور جس دن انہیں پکارے گا

اَیْنَ شُرَکَآءِیْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ

کہاں ہیں میرے شریک بولیں گے ہم نے تو تجھے بتایا کہ ہم میں کوئی

شَہِیْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ

اس کا اقرار نہیں کرتا اور جو وہ پہلے پکارتے تھے وہ ان سے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَہُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۴۸﴾

کھو گیا اور سمجھ گئے کہ انہیں کوئی خلاصی نہیں

تَحْمِلُ (حاملہ ہوتی) اصل معنی بوجھ اٹھانا۔ تَضَعُ (نیچے رکھتی) اصل معنی بوجھ اتار کر رکھتی مراد ہے جنتی مَحِیْص بھاگ کر بچ جانا مصدر میمی ہے ج۔۔۔ص سے

جب مکہ والوں سے کہا گیا کہ ایک دن قیامت کا آنے والا ہے جب تم سب دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے اور اپنے عملوں کا حساب دو گے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کب آئیگی اس آیت میں اس کا جواب دیا جا رہا ہے کہ تم قرآن حکیم کے کہنے پر یقین کر لو کہ وہ ضرور آ کر رہے گی یہ کوئی نہیں جانتا کہ کب آئیگی اسکا علم صرف اللہ کو ہے آخر بہت سی چیزیں ہیں جنہیں اللہ کے کوئی نہیں جانتا مگر جب وقت آجاتا ہے تو وہ ہو جاتی ہیں اور سب جان لیتے ہیں مثلاً خوشوں سے پھول کا نکلنا پیٹ کے اندر کا بچہ اس کی پیدائش کا صحیح وقت پہلے سے کوئی یقینی طور پر نہیں مقرر کر سکتا صرف قیاس اور اٹکل کی بنا پر یا تجربہ کاروں کے بتانے سے جانتے ہیں اسی طرح قیامت کو بھی قرآن کے بتانے سے جانو اور مانو اور سنو جب وہ دن آئے گا اللہ ارشاد فرمائے گا کہاں ہیں وہ آج جنہیں تم میرا شریک ٹھہراتے تھے۔ لوگ کہیں گے ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اقرار نہیں کرتا کہ ہم مشرک تھے ادھر ادھر دیکھیں گے تو ان میں سے جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے کوئی نظر نہ آئے گا زبان سے شرک کا انکار کریں گے لیکن ان کا دل جانتا ہوگا کہ آج چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔

Marfat.com

عجیب عادت

لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ
نہیں اکتاتا آدمی بھلائی مانگنے سے اور اگر چھو جائے اسے
الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً
برائی پس مایوس ہے ناامید اور البتہ اگر مزہ چکھائیں ہم ان کو رحمت کا
مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا
اپنی پیچھے کسی برائی کے کہ چھوئے اسے البتہ ضرور کہے یہ ہے
لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ
واسطے میرے اور نہیں گمان کرتا میں گھڑی کھڑی ہونے والی اور البتہ اگر
رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ
لوٹایا گیا میں طرف رب اپنے کے تحقیق میرے لیے اس کے پاس البتہ اچھائی
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا
پس البتہ خبر دیں گے ہم انھیں جنھوں نے کفر کیا اس کی جو کیا انھوں نے
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾
اور البتہ ضرور چکھائیں گے ہم انھیں ایک سخت عذاب

لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَاِنْ مَّسَّهُ
آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر برائی پہنچ جائے
الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً
تو آس توڑ بیٹھتا ہے ناامید ہو کر اور اگر ہم اسے کچھ اپنی مہربانی
مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا
کا مزہ چکھا دیں ایک تکلیف کے پیچھے جو اسے پہنچی تو کہنے لگے
لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ
یہ ہے میرے لائق اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں
رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ
اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو میرے لیے اس کے پاس خوبی
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا
ہے سو ہم منکروں کو جتلا دیں گے جو انھوں نے کیا
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾
اور چکھائیں گے انھیں ایک سخت عذاب

ارشاد ہے کہ آدمی عیش و آرام تندرستی کی طلب میں لگا رہتا ہے اور اس سے کبھی نہیں تھکتا اور کسی وقت کچھ تکلیف پہنچ جائے تو ناامید ہو کر آس توڑ بیٹھتا ہے۔ اسے اللہ پر بھروسہ نہیں محض ظاہری اسباب ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے ارشاد ہے کہ اگر ہم تکلیف کے بعد اس کی حالت اپنی رحمت سے درست کر دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ میں نعمت کا ہی حقدار ہوں مجھے یہ ملنی ہی چاہیے۔ میں نہیں جانتا کہ قیامت آئے گی اور فرض کرو آئی بھی اور میں اللہ کے سامنے واپس گیا تو وہ وہاں بھی مجھے نعمت سے مالا مال کر دے گا ارشاد ہے کہ بات یہ نہیں جو دنیا میں ہمیں نہیں مانتے ہم قیامت کے دن ان کے عملوں کو ان کے سامنے رکھ دیں گے اور ان کی لاپرواہی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم انہیں ان عملوں کی سخت سزا دیں گے اور بہت ہی کڑے عذاب میں ڈال دیں گے۔ کیسی صاف صاف باتیں ہیں عقل مند تو ان کے سننے کے بعد ان پر عمل کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہاں جو سنے ہی نہیں اور دھیان ہی نہ دے اس کا کیا علاج ؟

Marfat.com

نرالا طریقہ

وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ ﴿۵۱﴾ قُلۡ

اور جب انعام کریں ہم اوپر انسان کے منہ پھیرلے اور دور ہو جائے ساتھ پہلو اپنے کے اور جب آ لگے اسے برائی پس صاحب پکار چوڑی کا کہہ تو

اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِىۡ شِقَاقٍ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾

کیا دیکھا تم نے اگر ہوا یہ پاس سے اللہ کے پھر کفر کیا تم نے ساتھ اس کے کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جو وہ ہے خلافت دور کی کے ہے

وَاِذَآ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ

اور جب ہم انسان پر اپنی نعمتیں بھیجیں تو ٹلا جائے اور اپنی کروٹ موڑ لے

وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ ﴿۵۱﴾ قُلۡ

اور جب اس کو برائی آ لگے تو چوڑی دعائیں کرے تو کہہ

اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ

بھلا دیکھو تو اگر یہ اللہ کے پاس سے ہوا پھر تم نے اس کو نہ مانا

بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِىۡ شِقَاقٍ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾

پھر اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو دور چلا جائے مخالف ہو کر

ارشاد ہے کہ انسان کا عجب حال ہے جب ہم اسے اپنی نعمتیں عطا کرتے ہیں اور وہ خوشحال اور مالدار ہو جاتا ہے تو ہماری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے اور دوسری طرف کی کروٹ بدل لیتا ہے ہمارے حکموں کی پروا نہیں کرتا اور غلط باتوں میں لگا رہتا ہے گویا اللہ اس کی حرکتوں کو دیکھ ہی نہیں رہا اور اس کے عمل لکھے نہیں جا رہے اور جب مصیبت آ پڑتی ہے تو اللہ کے سامنے لمبی چوڑی دعائیں مانگنے بیٹھ جاتا ہے۔ اور اللہ کے نیک بندوں سے پوچھتا پھرتا ہے کہ آپ کے پاس کوئی وظیفہ ہے تو بتلایئے جس کے پڑھنے سے یہ مصیبت دور ہو جائے کبھی تسبیح پھیرتا ہے۔ کبھی ہاتھ پھیلا کر بڑی دیر تک دعائیں مانگتا ہے اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ جب بھلا چنگا تھا تو مسجدوں سے منہ موڑ کر چلا جاتا تھا، بلکہ اللہ اللہ کرنے والوں اور نماز روزے میں مشغول رہنے والوں کی کھلے طور پر ہنسی اڑاتا تھا آج کس منہ سے اللہ کو پکار رہا ہے بتلانا یہ ہے کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں چاہیے یہ کہ خوشحالی میں اللہ کو نہ بھولے خوشی خوشی اس کے حکم بجا لائے نماز پڑھے بے کسوں اور محتاجوں کی جان و مال سے مدد کرے اور مصیبت میں صبر کرے بے قرار نہ ہو اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھے اور اس کے کرم کا امیدوار رہے۔

آگے ارشاد ہے کہ کبھی یہ بھی سوچا کہ اگر یہ قرآن سچ مچ اللہ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے جیسا کہ وہ حقیقت میں آیا ہے تو اس کے انکار کرنے والوں کی اور اس کی ہدایتوں کو نہ ماننے والوں کی کیا گت بنے گی کیا کوئی اس سے زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے جو اس کی باتوں سے دور ہوتا اور نافرمانی میں دن بدن بڑھتا ہی چلا جائے۔

Marfat.com

حقانیت چھپی نہ رہے گی

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ
عنقریب دکھائیں گے ہم انہیں اپنی نشانیاں دنیا میں اور بیچ
اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ
جانوں میں ان کی کے یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے واسطے ان کے کہ وہ درست ہے
اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
کیا اور نہیں کافی تیرا رب اس کے لیے کہ وہ اوپر ہر چیز کے
شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ
گواہ ہے آگاہ رہ کہ وہ بیچ شک کے ہیں ملنے سے
رَبِّہِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع
رب اپنے کے آگاہ رہ کہ وہ (تیرا رب) ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ
اب ہم ان کو اپنی قدرت کے نمونے دنیا میں اور خود ان کی
اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ
جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ یہ ٹھیک ہے
اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
کیا تیرا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لیے تھوڑا
شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ
ہے سنتا ہے وہ اپنے رب کی ملاقات سے دھوکے
رَبِّہِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع
میں ہیں سنتا ہے وہ ہر چیز کو گھیر رہا ہے

پہلے ارشاد ہوا کہ انسان اگر اچھے حال میں ہو تو اللہ کی طرف سے منہ موڑے رکھتا ہے شکر ادا کرنا کیسا اس کو مانتا ہی نہیں اور اگر کسی مصیبت میں پھنس جائے اور کوئی چارہ نہ رہے تو پھر بے صبر ہو کر اللہ کو پکارنے لگتا ہے اس کی یہ بات ٹھیک نہیں اسے چاہیے کہ قرآن کو سمجھے اور وہی طریقہ اختیار کرے جو اس نے بتایا ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ قرآن کو اور کسی طرح نہیں تو اسی طرح مانو کہ اگر ٹھیک ہوا تو نہ ماننے والوں کی بُری گت بنے گی۔

اس کے بعد ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ قرآن جو کچھ کہتا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے جنہوں نے اس کی سچائی سنتے ہی مان لی وہ بڑے سمجھ دار ہیں ورنہ رفتہ رفتہ اس کی سچائی بعد میں آنے والے واقعات سے ظاہر ہوتی چلی جائے گی بلکہ خود اس کے نہ ماننے والوں کے سر پر وہ ساری باتیں گزریں گی جو اس میں بتائی جا رہی ہیں اس وقت وہ پچھتائیں گے اور شرم سے پانی پانی ہو جائیں گے عجب تماشہ ہے کہ یہ اس کی سچائی پر اللہ کی گواہی کو کافی نہیں سمجھتے حالانکہ اللہ کو ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے اور وہ سب کا حال جانتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں یہ دھوکا لگ گیا ہے کہ انہیں اللہ کے سامنے حاضر نہیں ہونا لوگو! یاد رکھو کہ اللہ کی قدرت کے اندر ہر چیز گھری ہوئی ہے اور اس کا ایک ایک ذرہ اللہ کے بس میں ہے اس کے لیے دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔

Marfat.com

سُورۃ حٰمٓ السَّجۡدَۃ کیا بتاتی ہے

اس قرآن کو اس اللہ نے نازل فرمایا جو ہر مخلوق کی ہر ضرورت اور ہر حاجت کو پورا کرتا ہے انسان کے لیے ہدایت کی ضرورت تھی کیونکہ اگر اس کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا تو یہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے پڑ جاتا اور شیطان اس کو بہکا کر ادھر ادھر لیے پھرتا اس کتاب میں اس کو بھلے اور برے کاموں میں فرق کرنا بہت کھول کر سمجھایا گیا ہے اس میں خوشخبری بھی ہے اور ڈراوا بھی۔ جو لوگ علم رکھتے ہیں۔ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس کی باتوں سے کتراتے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اور قرآن سنو اور سمجھو کہ یہ کیا کہتا ہے تو جواب میں کہتے ہیں ہمارے کانوں میں اس کی آواز آتی ہی نہیں تم تو اس کی باتیں مان کر ہم سے بالکل جدا ہو گئے۔ جاؤ اپنا کام کرو ہم تو جو کچھ کرتے آتے ہیں وہی کرتے رہیں گے وجہ کیا کہ اسے چھوڑ کر نیا راستہ اختیار کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اس کے جواب میں ان سے کہو کہ میں تم سے جدا کب ہوں تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہوں تمہارے پیدا کرنے والے نے مجھے یہ بتلایا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے اسی کی طرف سیدھے منہ کر کے چلو اپنی خطاؤں اور گناہوں کی اس سے بخشش مانگتے رہو اب جو ایک اللہ کے سوا اوروں کو پوجے گا اس کی خیر نہیں اس پر شیطان کا قابو چل گیا ہے یہ غریبوں محتاجوں کو صدقہ خیرات کچھ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کر بیٹھے ہیں۔ اب تو بھلا فقط انہی کا ہوگا جو اللہ پر ایمان لا کر اچھے کام کریں گے انہیں ان کے کاموں کا اچھا بدلہ ملے گا جو کبھی موقوف نہ ہوگا آخر تم اللہ کو کیوں نہیں مانتے۔ اس نے زمین بنائی آسمان بنائے اور قریب کے آسمان کو ستاروں سے جگ مگ کر دیا ان سب کا بنانے والا زبردست ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اگر اس کو نہ مانا تو یاد رکھو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو تم سے پہلے لوگوں کا ہوا جنہوں نے اس کی باتیں نہ سنی اور اپنی ضد پہ قائم رہے ان پر طرح طرح کی آفتیں زلزلے کڑک وغیرہ جیسی چیزیں آئیں اور وہ تباہ ہو گئے انہوں نے رسولوں کا کہنا نہ مانا اور قوت پہ مغرور ہو گئے یہ نہ سمجھا کہ اللہ ان سے زیادہ طاقتور ہے یاد رکھو قیامت میں تمہارے ہاتھ پاؤں خود ہی گواہی دیں گے کہ ہم سے انہوں نے برے کام کیے اس لیے مکر نا کچھ کام نہ آئے گا اللہ کو یہیں سنانا ہے تو سنا لو قیامت کے دن اس کا موقع نہ ملے گا ایمان والوں کے دونوں جہان میں فرشتے مددگار ہیں پس ایمان لاؤ اور اخلاق درست کرو بروں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ ان کی خطاؤں کو معاف کر دو اس کے بغیر دنیا میں مل جل کر رہنا مشکل ہے یاد رکھو کہ اخلاق بغیر کوشش کے درست نہیں ہو سکتے شیطان گھات میں لگا ہوا ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگو اللہ ہی کو ہر وقت یاد کرو اگر آج قرآن کی ہدایت پر نہ چلے تو کل پچھتانا پڑے گا اس کی باتیں بالکل سچی ہیں۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

ترتیب قرآنی کے لحاظ سے یہ قرآن کی بیالیسویں سورت ہے اور ان سورتوں میں سے ایک ہے جو قیام مکّہ کے درمیانی زمانے میں نازل ہوئیں اس کا نام "الشوریٰ" ہے۔ اور یہ ان سورتوں میں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں تیسری سورت ہے اور اس کے پانچ رکوع ہیں اس میں اللہ عزوجل کی اعلیٰ صفتوں کی طرف توجہ دلا کر خبردار کیا گیا ہے کہ اس کی طرف سے غافل مت ہو اور اس کی شان میں گستاخی مت کرو اللہ کے نہ ماننے والے اللہ کی آنکھ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں وہ ان کی ساری باتیں سنتا اور جانتا ہے۔ لوگوں کے کرتوت تو ایسے ہیں کہ ان کے سر پر آسمان پھٹ پڑے لیکن فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور ایمان والوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور ان باتوں کی بدولت دنیا قائم ہے اور کافروں کو ایک مدت تک مہلت دی جا رہی ہے۔ ورنہ کب کا فیصلہ تمام ہو چکا ہوتا۔ اے رسول تیرے ذمہ ان کا زبردستی راہِ راست پر لانا نہیں ہم نے تو یہ قرآن اس لیے نازل کیا ہے کہ مکہ والوں کو اور اس کے گرد دنیا میں جتنے انسان جہاں جہاں بستے ہیں تُو ان کو اسے سنا دے اور ڈرا دے کہ دیکھو قیامت آنے والی ہے اس دن سارے انسان اکھٹے کیے جائیں گے اور ان کے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی۔ کچھ لوگ جنت میں اور کچھ لوگ اپنے عملوں کی بدولت دوزخ میں جائیں گے کہہ دے کہ ہم سب انسانوں کو ایک ہی امت بنا دیتے لیکن ہمیں یہ منظور ہوا کہ انسانوں کا امتحان لیا جائے اور ان میں سے جو کامیاب ہوں انہیں اپنی رحمت میں داخل کیا جائے اور جو امتحان میں رہ جائیں انہیں سزا دی جائے یاد رکھو کہ باغیوں کے لیے اس دن کوئی سفارش کرنے والا یا مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ مارنا اور زندہ کرنا اللہ کے لیے آسان ہے اس کی قدرت میں سب کچھ ہے اس سے کہہ دو کہ اللہ اپنے کمال میں اکیلا ہے کوئی اس کے برابر کا نہیں سب کچھ اسی کے قبضہ میں ہے اس نے انسان کے لیے ایک ہی دین بنایا ہے اور سارے رسول اسی کو سکھاتے چلے آ رہے ہیں اس میں پھوٹ مت ڈالو اے رسول تو اسی دین کی طرف سب کو بلا اور خود بھی اس پر عمل کر کے لوگوں کے لیے مثال قائم کر اس کے بعد جو نہ مانے اس کے لیے اللہ کا عذاب تیار ہے قرآن حکیم ایک کسوٹی ہے اس پر اپنے اعمال کو پرکھتے رہو کھرا کھوٹا الگ الگ معلوم ہو جائے گا ان سے کہہ دے کہ جو دنیا ہی کا طالب ہوگا۔ اسے دنیا کچھ نہ کچھ مل جائے گی مگر آخرت میں وہ خالی ہاتھ ہوگا۔ ان سے کہہ دو کہ تم مجھے مت ستاؤ۔ اللہ کا پیغام دنیا میں سب کو پہنچانے دو اور کچھ نہیں تو رشتہ داری ہی کا خیال کرو۔ اس پیغام میں سب کا بھلا ہے اس کے بعد مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کا وہ کونسا طریقہ ہے جس سے دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل ہو۔

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۵۳ (۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ (۶۲) رُكُوْعَاتُهَا ۵

اللہ کی صفتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ

حامیم عین سین قاف مانند اس کے وحی بھیجتا ہے طرف تیری

حٰمٓ عٓسٓقٓ اسی طرح تیری طرف اور تجھ سے

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

اور طرف ان کی جو تھے پہلے تجھ سے اللہ زبردست بھیدوں والا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ

واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے ہے اور وہی ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

سب سے اوپر بڑا قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں

مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

اوپر کی جانب سے اپنی اور فرشتے کہتے ہیں پاک ہے وہ ساتھ خوبی

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ

رب اپنے کی اور استغفار کرتے ہیں واسطے اس کے جو بیچ زمین کے ہے

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤

خبردار رہو بے شک وہ اللہ وہی ہے بخشنے والا مہربان

ارشاد ہے کہ ایسے ہی صاف صاف حکم اور ارشادوں میں بعض بھید کی باتیں تمہاری طرف اللہ وحی کے ذریعے بھیجتا ہے۔ اسی طرح پہلے رسولوں کی طرف بھی اُسی نے بھیجیں وہ نہ بھیجے تو کون بھیجے وہی تو ساری قوتوں کا مالک اور سارے بھیدوں کا جاننے والا ہے آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور وہی سب سے اعلیٰ اور بڑائی والا ہے اس کے رعب اور خوف سے آسمان اوپر کی جانب سے پھٹ پڑنے کے قریب ہے فرشتے اپنے رب کی خوبیاں گنوا گنوا کر اس کی پاکی بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں انہی کی پاکی بیان کرنے اور تعریف کرنے کی وجہ سے ساری دنیا کا انتظام قائم ہے وہی ہیں جو اللہ سے زمین پر بسنے والوں کے گناہ بخشواتے رہتے ہیں اور انکے حق میں یہ استغفار کرتے رہتے ہیں کان کھول کر سنو! اللہ ہی بخشنے والا ہے اور کسی کے پاس کوئی طاقت نہیں جو بخشے یا رحم کرے۔

Marfat.com

قرآن کا مقصد

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیْظٌ
اور وہ لوگ پکڑا انھوں نے سوا اس کے رفیق اللہ نگہبان ہے
عَلَیْھِمْ ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ ۝۶ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ
اوپر ان کے اور نہیں تو اوپر ان کے مقرر کیا ہوا اور مانند اس کے وحی کی ہم نے
اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ
تیری طرف قرآن عربی تاکہ ڈراوے تو سب سے بڑے گاؤں کو اور
حَوْلَھَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ؕ
گرد اس کے اور ڈر سناوے اکٹھے ہونے کے دن کا کہ نہیں شک بیچ اس کے
فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝۷
ایک گروہ بیچ جنت کے اور ایک گروہ بیچ دہکتی آگ کے

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیْظٌ
اور جنھوں نے اللہ کے سوا رفیق پکڑے ہیں اور اللہ کو وہ سب یاد ہیں
عَلَیْھِمْ ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ ۝۶ وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ
اور تجھ پر ان کا ذمہ نہیں اور ہم نے تجھ کو عربی زبان کا
اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ
قرآن اسی طرح اتارا کہ تو ڈرائے گاؤں کو اور اس کے آس پاس
حَوْلَھَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ ؕ
والوں کو ڈر سناوے اور جمع ہونے کے دن کی خبر سناوے اس میں
فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۝۷
دھوکا نہیں ایک فرقہ بہشت میں اور ایک آگ میں

اُمُّ الْقُرٰی شہر مکہ مراد وہاں کے باشندے ہیں اُمّ جڑ یا اصل کو کہتے ہیں ماں کے لیے بھی یہی لفظ ہے قُرٰی قریہ کی جمع ہے قَرْیَۃٌ چھوٹی بستی کو کہتے ہیں اُمُّ الْقُرٰی مکہ کا لقب ہے جو شروع میں چھوٹی سی بستی تھی۔ مَنْ حَوْلَھَا جو لوگ مکہ کے گرد ہیں یعنی ساری دنیا کے لوگ کیونکہ دنیا کی ساری آبادیاں مکہ کے گرد ہیں وہ آباد دنیا کے درمیان میں ہے کنارہ پر نہیں ۔

ارشاد ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں جو چاہے کروں میرا کوئی پوچھنے والا نہیں یہ جو اللہ عزوجل کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا ساتھی بنائے ہوئے ہیں اور ان کی خوشامد بندگی اور پوجا پاٹ میں لگے رہتے ہیں اللہ کو ان کارتی رتی کا حال معلوم ہے اے رسول ہم نے تمہیں ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔ اگر کوئی نہ مانے تو تمہارے ذمہ یہ نہیں کہ اس کو زبردستی منواؤ لوگو تم نے قرآن سنا بس اس کا شروع سے آخر تک یہی ڈھنگ ہے۔ یہ عربی زبان میں پڑھنے کی ایک کتاب ہے ہم نے اے رسول وحی کے ذریعے تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ مکہ کی بستی والوں کو اور ان کے ارد گرد قریب یا دور جتنی بھی انسانوں کی آبادی ہے ان سب کو ڈرا دو کہ لوگو تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور یہ ڈراؤنی خبر بھی سنا دو کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ جس میں سارے انسان اکٹھے کئے جائیں گے ایک گروہ بہشت والوں کا ہوگا اور ایک دوزخ والوں کا جتنیوں کے گروہ میں شامل ہونا ہے۔ تو قرآن کے مطابق عمل کرو ۔

Marfat.com

سب ایک جیسے نہیں

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً
اور اگر چاہتا اللہ البتہ کر دیتا انھیں امت
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
ایک اور لیکن داخل کرتا ہے وہ جسے چاہتا ہے
فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ
بیچ رحمت اپنی کے اور ظلم کرنے والے نہیں اسطلان کے کوئی ساتھی
وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اور نہ مددگار کیا بنائے ہیں انھوں نے اس کے سوا
اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ
ساتھی پس اللہ وہی کارساز ہے اور وہی زندہ کرتا ہے
الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
مردے اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً
اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی فرقہ کر دیتا
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
لیکن وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے
فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ
اور گنہگار جو ہیں ان کا نہ کوئی رفیق ہے
وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
نہ مددگار کیا انھوں نے اس سے ورے کام بنانے
اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ
پکڑے ہیں سو اللہ جو ہے وہی کام بنانے والا ہے اور وہی
الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے

ع ۱ ۲

پچھلی آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن کا پیغام کسی ایک فرقہ کے لیے نہیں دنیا کے سارے انسانوں کے لیے ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رسول کا کام انسانوں کے کانوں تک اس بات کا پہنچا دینا ہے کہ انسان کا ہر کام پوچھا جائے گا اور یہ پوچھنا قیامت کے دن ہو گا جبکہ تمام انسان ایک جگہ اکٹھے کئے جائیں گے شبہ ہو سکتا تھا کہ آخر بھلانے کا انتظام کیا ضرور تھا سب کو نیک بنا کر جنت میں داخل کر دیا ہوتا اس شبہ کو ان آیتوں میں دور کیا گیا ہے ۔

ارشاد ہے کہ اللہ نے ہر قسم کی مخلوق پیدا کی ہے ایک ایسی بھی ہونی چاہیے تھی جو برائی اور بھلائی کے فرق کو سمجھ سکتی اور ان میں سے جو چاہتا وہ اپنے لیے اچھا یا برا راستہ پسند کر سکتا وہ مخلوق انسان ہے ان میں سے جو اپنی سمجھ اور سوچ سے اللہ کو مانے گا اور اس کی نازل کی ہوئی کتاب یعنی قرآن کی باتوں پر عمل کرے گا اسے اللہ اپنی رحمت سے نوازے گا اور جو نہ مانے گا وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا ۔ اسے سخت سزا ملے گی اور اس کا اس وقت کوئی ساتھی اور مددگار نہ ہو گا ۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ دنیا ہی میں اللہ کو اپنا ساتھی اور مددگار بنانے کی کوشش کرے تاکہ قیامت کے دن بے بس اور بے آسرا نہ رہ جائے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا ساتھی بناتے اور ان سے مدد مانگتے ہیں ارے بھلے مانسو مدد تو فقط اللہ ہی کر سکتا ہے اسی کے بس میں سب کچھ ہے وہ مُردوں تک میں جان ڈال کر انہیں زندہ کر سکتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہے جو اس سے نہیں ہو سکتا ۔

Marfat.com

فیصلہ کون کرے؟

وَمَا - اخۡتَلَفۡتُمۡ - فِیۡہِ - مِنۡ شَیۡءٍ - فَحُکۡمُہٗۤ
اور جو کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اس کے کوئی چیز ہو پس فیصلہ اس کا
اِلَی - اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمُ - اللّٰہُ - رَبِّیۡ - عَلَیۡہِ
طرف اللہ کی ہے وہی اللہ رب ہے میرا اسی پر
تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ - اُنِیۡبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ
میں بھروسا کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں بنانے والا
السَّمٰوٰتِ - وَالۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ - لَکُمۡ
آسمانوں کا اور زمین کا بنا دیے واسطے تمہارے
مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ - اَزۡوَاجًا - وَّ - مِنَ - الۡاَنۡعَامِ
جانوں تمہاری سے جوڑے اور چوپایوں میں سے
اَزۡوَاجًا ۚ یَذۡرَؤُکُمۡ - فِیۡہِ ؕ لَیۡسَ
جوڑے پھیلاتا ہے تمہیں اس میں نہیں
کَمِثۡلِہٖ - شَیۡءٌ ۚ وَھُوَ - السَّمِیۡعُ - الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۱﴾
مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے

وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡہِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُکۡمُہٗۤ
اور جس بات میں تم جھگڑا کرتے ہو اس کا فیصلہ
اِلَی اللّٰہِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیۡ عَلَیۡہِ
اللہ کے حوالے ہے وہ ہے اللہ رب میرا اسی پر
تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ
مجھے بھروسہ ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ آسمانوں کا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ لَکُمۡ
اور زمین کا بنانے والا ہے تمہارے واسطے تمہیں میں سے
مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا وَّمِنَ الۡاَنۡعَامِ
جوڑے بنا دیے اور چوپایوں میں سے جوڑے
اَزۡوَاجًا ۚ یَذۡرَؤُکُمۡ فِیۡہِ ؕ لَیۡسَ
بکھیرتا ہے تمہیں اسی طرح نہیں اس کی
کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ ۚ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۱﴾
طرح کا کوئی اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے

فَاطِرُ (پیدا کرنیوالا) اسم فاعل ہے ف۔ط۔ر سے فطر کے معنی نئی چیز بنانے کے ہیں یعنی بغیر نمونہ کوئی چیز بنا دینا اس کیلئے دوسرا لفظ ابداع ہے۔
یَذۡرَؤُ (پھیلاتا ہے بکھیرتا ہے) مضارع ہے ذرء سے ذَرۡءٌ کے معنی بکھیرنا جیسے مزارع کھیت میں دانے بکھیرتا ہے مراد ہے نسل پھیلانا۔
کَمِثۡلِہٖ (مانند اس کے) ک اور مثل کے ایک ہی معنی ہیں یعنی مانند اور مشابہ مثل کا لفظ ک کی تاکید کیلئے بڑھا دیا گیا ہے۔
پہلے معلوم ہوا کہ دنیا کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ اسمیں ایک کی رائے دوسرے سے جدا ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کام جب ہی چلتا ہے جب باہم سمجھوتا ہو جائے مگر یہ سمجھوتہ کون کرے۔ ارشاد ہے کہ تم میں باہم اگر خیالات کا فرق ہوا اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے تو اسکے فیصلے کیلئے اللہ ہی کی طرف جھکنا پڑیگا کیونکہ اور سب کو تو کوئی نہ کوئی اپنی غرض ہوتی ہے صرف ایک اللہ ہی بے نیاز ہے اسے کسی کی حاجت نہیں اس لیئے اے رسول ان سے کہدو کہ میں تو اللہ ہی پر ہر فیصلہ چھوڑتا ہوں وہی میرا رب ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور ہر بات میں اسی کی طرف جھکتا ہوں اُسی نے تم میں اور چوپایوں میں نر اور مادہ کے جوڑے بنائے اور ان سے تم سب کی نسل پھیلائی اس اللہ جیسی اور کوئی ہستی ہے ہی نہیں وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے پھر اسکے سوا اور کسی کی طرف جھکنا بے کار ہے کیونکہ سب حاجتمند ہیں اور فقط وہی ایک حاجتیں پورا کرنے والا ہے۔

Marfat.com

انسان کے لیے دین

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ
واسطے اسکے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی پھیلاتا ہے
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ
رزق واسطے جس کے چاہے اور اندازہ کرکے دیتا ہے تحقیق وہ ساتھ ہر
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ
چیز کے علم رکھنے والا ہے راہ مقرر کی واسطے تمہارے دین سے
مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ
جو حکم دیا ساتھ اس کے نوح کو اور جو بھیجا ہم نے
اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ
طرف تیری اور وہ کہ حکم دیا ہم نے ساتھ اس کے ابراہیم کو
وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ
اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ قائم رکھو دین کو
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ؕ
اور مت جدا جدا ہو بیچ اس کے

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ
کنجیاں آسمانوں کی زمین کی اسی کے پاس ہیں جس کے واسطے
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ
چاہے روزی فراخ کردیتا ہے اور ناپ کر دیتا ہے وہ ہر چیز کی
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ
خبر رکھتا ہے تمہارے لیے دین میں وہی راہ ڈال دی
مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ
جس کا حکم نوح کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے تیری طرف
اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ
بھیجا اور جس کا ہم نے حکم بھیجا ابراہیم کو اور
وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ
موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہہ کر کہ دین کو قائم رکھو
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ؕ
اور اس میں اختلاف نہ ڈالو

مَقَالِیْدُ (کنجیاں) مِقْلَدٌ کی جمع ہے جس کے معنی کنجی کے ہیں اس کیلئے دوسرا لفظ مفتاح ہے جسکی جمع مفاتح سورۃ الانعام میں گزری۔

پہلے اللہ عزوجل کی صفتیں بیان ہوئیں وہ سب سے اعلیٰ اور اوپر ہے نہ اس کی ذات میں کوئی اس کا شریک ہے نہ اس کی صفتوں میں کوئی اس جیسا ہے اس آیت میں ارشاد ہے کہ آسمانوں اور زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں اس کے پاس ہیں اور وہ ہر ایک کا حال جانتا ہے پس جس کو چاہتا ہے بہت سی روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اندازے سے ناپ کر دیتا ہے جب وہ ایسا ہے تو وہی انسان کے لیے دنیا میں زندگی بسر کرنے کا طریقہ مقرر کر سکتا ہے چنانچہ اس نے وہ طریقہ مقرر کر کے اپنے رسولوں کے ذریعے دنیا میں بھیجا۔ ان رسولوں میں نوحؑ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بڑے پیغمبروں میں سے ہیں۔ اور آخری رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے انسان کو اچھی طرح سمجھا دیا کہ اللہ نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اس کے مطابق چلے۔ ان کو یہ حکم تھا کہ دین میں اختلاف مت کرو اور تفرقہ مت ڈالو۔

Marfat.com

دین کے اصول

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ایک ہی دین ہے اور اس کے اصول ہمیشہ ایک ہی رہے ہیں ان اصولوں کے مطابق چلنا ہر زمانے میں انسان کے لیے دنیا کی کامیابی کے لیے ضروری ٹھہرا اور ان کی مخالفت ہمیشہ شر اور فساد کا باعث رہی اور وہ اصول یہ ہیں کہ اللہ کو ایک مانو اور یقین کرو کہ وہ سب کا خالق رب اور مالک ہے اس کے رسول کو سچا نو اور وہ جو تمہیں اللہ کی طرف سے پیغام پہنچائے اس کو دل و جان سے قبول کرو اور اس کے مطابق زندگی بسر کرو اور خوب سمجھ لو کہ جو کچھ دنیا میں کرو گے آخرت میں اس کا حساب رتی رتی اللہ کو دینا پڑے گا جس کے عمل اللہ کے ان حکموں کے مطابق ثابت ہوں گے جو اللہ نے اپنی کتاب میں لکھ کر اپنے رسول کی معرفت انسان کے پاس بھیجے ہیں اسے ہمیشہ ہمیشہ کی آرام و راحت کی زندگی آخرت میں ملے گی اور جن کے عمل ان حکموں کے خلاف ہوں گے ان کو اس نافرمانی کے مطابق کم و بیش سزائیں ملیں گی مثلاً جس کا عقیدہ ہی درست نہ ہو گا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس کا عقیدہ تو درست ہو گا مگر عملوں میں کچھ کمی ہو گی اسے اس کمی کے مطابق تھوڑی یا بہت سزا ملے گی۔ آخر کار اپنے عقیدہ کی درستی کی بدولت نجات پائے گا۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑے مشہور رسول پانچ ہیں جن میں سے پہلے نوح علیہ السلام اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوحؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بہت سے نبی ہر زمانے میں اور ہر امت میں آتے رہے اور انسان کو اللہ کے دین پر چلنا سکھاتے رہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا نام نہیں ہے اس لیئے آپ آخری نبی ہیں جنہوں نے انسان کو اللہ کی طرف سے قرآن حکیم پہنچا کر دین کے بنیادی قانون اور حکم ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیئے یہ بنیادی قانون یا اصول تو وہی ایک چلے آتے ہیں لیکن وقتی طور پر ان اصولوں کے مطابق بنائے ہوئے چھوٹے حکموں میں مناسب تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور امت کے علم والے نیک بندے ان اصولوں کو سامنے رکھ کر ہر زمانے میں قرآن حدیث سے انسان کے لیے قاعدے اور قانون تیار کرتے رہیں گے۔ جو قاعدے اور قانون ان بنیادی قانونوں کے خلاف ہوں گے وہ ردّ کر دیئے جائیں گے۔

ارشاد ہے کہ ہم نے رسولوں سے کہہ دیا کہ دیکھو لوگوں کو ہدایت کر دو کہ دین میں پھوٹ نہ ڈالیں پھوٹ فقط اپنی خواہش اور مرضی کے دخل دینے سے پیدا ہوتی ہے دین کو قائم رکھنے کی اور پھوٹ اور لڑائی سے بچنے کی صورت صرف یہی ہے کہ امت کے عالم ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہیں کہ لوگ ہر کام اللہ کے لیے کریں اور اپنی مرضی اور خواہش کی پیروی چھوڑ دیں۔ اس کے لیے سب سے پہلے عالموں کو خود یہ کرنا پڑے گا۔ کہ اپنی خواہش اور مرضی پر چلنا بالکل چھوڑ دیں تاکہ اوروں کے لیے نمونہ بنیں۔

Marfat.com

اختلاف کی وجہ

كَبُرَ - عَلَى - الْمُشْرِكِيْنَ - مَا تَدْعُوْهُمْ - اِلَيْهِ ؕ
گراں گزرتی ہے اوپر مشرکوں کے وہ چیز کہ بلاتا ہے تو انھیں طرف اسکے

اَللّٰهُ - يَجْتَبِيْٓ - اِلَيْهِ - مَنْ - يَّشَآءُ - وَ
اللہ چن لیتا ہے طرف اپنی جسے چاہے اور

يَهْدِيْٓ - اِلَيْهِ - مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا
اور راہ دیتا ہے طرف اپنی اسے جو مڑے اس کی طرف اور نہیں

تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ - مَا جَآءَهُمُ
اختلاف ڈالا انھوں نے مگر بعد اس کے کہ آچکا اُن کے پاس

الْعِلْمُ - بَغْيًۢا - بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا - كَلِمَةٌ
علم چھین جھپٹ کے باعث آپس میں اور اگر نہ ہوتا حکم

سَبَقَتْ - مِنْ - رَّبِّكَ - اِلٰٓى - اَجَلٍ - مُّسَمًّى
جو پہلے ہو چکا طرف سے رب تیرے کی مدت مقرر تک

لَّ - قُضِيَ - بَيْنَهُمْ ؕ
البتہ فیصلہ ہو چکا ہوتا درمیان ان کے

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ
مشرکوں پر وہ چیز بھاری ہے جس کی طرف تو انھیں بلاتا ہے

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ
اللہ اپنی طرف چن لیتا ہے جسے چاہے اور راہ

يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا
دیتا ہے اپنی طرف اسے جو رجوع کرے اور جنھوں

تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
نے اختلاف ڈالا سو آپس کی ضد سے

الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سمجھ آچکنے کے بعد اور اگر ایک بات جو

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
تیرے رب سے ایک مقرر وعدہ تک نکل چکی ہے نہ ہوتی

لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
تو ان میں فیصلہ ہو جاتا

ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اور چیزوں سے دل لگائے ہوئے ہیں ان کے لیے یہ بات جس کی طرف تم انہیں بلانا چاہتے ہو۔ یعنی توحید اور صرف ایک اللہ ہی کو ماننا بڑی بے چینی اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے حالانکہ یہ کوئی انوکھی بات نہیں تمام نبی یہی سکھاتے رہے ہیں۔ لیکن ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے۔ چن کر اپنی طرف بلا لے مگر وہ بلاتا اسی کو ہے۔ جو اس کی طرف جھکے ۔

آگے ارشاد ہے کہ ایسی سیدھی سادھی بات میں کہ اللہ ہی کی طرف جھکو اختلاف کی کوئی معقول وجہ نہیں یہ سب اس کو خوب جانتے ہیں لیکن اس کا کیا علاج کہ جان بوجھ کر خواہشوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ ہر ایک اپنے فائدے کی خاطر دوسرے کا گلا دباتا ہے اور آپس میں کھینچا تانی میں اصلی بات بھول جاتا ہے خیر اللہ پہلے یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ انسان کو قیامت تک ڈھیل دی جائے گی ورنہ یہ تو اپنے کرتوتوں کے باعث کبھی کے تباہ ہو چکے ہوتے۔ اللہ رحم کرے ۔

Marfat.com

اختلاف مٹانے کا طریقہ

وَاِنَّ - الَّذِیْنَ - اُوْرِثُوا الْکِتٰبَ - مِنْ بَعْدِهِمْ
اور تحقیق جو لوگ وارث بنائے گئے کتاب کے پیچھے ان کے
لَفِیْ - شَکٍّ - مِّنْهُ - مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ - فَادْعُ ۚ
بیچ شک کے ہیں اس سے بیچین کرنے والا پس واسطے اس کے سو بلا تو
وَاسْتَقِمْ - كَمَآ - اُمِرْتَ ۚ وَلَا - تَتَّبِعْ - اَهْوَآءَهُمْ ۚ
اور قائم رہ مانند اس کے کہ حکم دیا گیا تو اور مت پیروی کر خواہشوں کی ان کی
وَقُلْ - اٰمَنْتُ - بِمَآ - اَنْزَلَ - اللّٰهُ - مِنْ كِتٰبٍ ۚ
اور کہہ دے ایمان لایا میں ساتھ اس کے جو اتاری اللہ نے کوئی کتاب
وَاُمِرْتُ - لِاَعْدِلَ - بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ - رَبُّنَا
اور حکم دیا گیا میں کہ انصاف کروں درمیان تمھارے اللہ رب ہے ہمارا
وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ - اَعْمَالُنَا - وَلَكُمْ - اَعْمَالُكُمْ ۭ
اور رب ہے تمھارا ہمارے لیے اعمال ہیں ہمارے اور تمھارے لیے اعمال ہیں تمھارے
لَا حُجَّةَ - بَيْنَنَا - وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ - يَجْمَعُ
نہیں جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کرے گا
بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ ۭ
درمیان ہمارے اور طرف اسی کے لوٹنا ہے

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
اور جن کے ہاتھ لگی ہے کتاب ان کے پیچھے وہ البتہ اس سے دھوکے
لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ
میں ہیں جو چین نہیں آنے دیتا سو تو اسی طرف بلا اور
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ
قائم رہ جیسا کہ حکم دیا ہے تجھے اور ان کی خواہشوں پر مت چل
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ
اور کہہ میں ہر کتاب پر جو اللہ نے اتاری یقین لایا
وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا
اور مجھے حکم ہے کہ تمھارے بیچ میں انصاف کروں اللہ ہمارا اور
وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ
تمھارا رب ہے ہم کو ہمارے کام ملیں گے اور تم کو تمھارے کام
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ
ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں اللہ سب کو اکٹھا کرے گا
بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
اور اسی کی طرف پھر جانا ہے

ارشاد ہے کہ جب پہلوں نے خود غرضی میں پھنس کر حق کو جانتے پہچانتے ہوئے فرقے بنا ڈالے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بعد کے آنے والوں میں کتاب کی بابت بہت سے شبہات پیدا ہو گئے جنہوں نے انہیں شک و شبہ میں ڈال دیا کہ اس فرقہ کی مانیں یا اس کی آگے رسولؐ سے ارشاد ہے۔ کہ تم اسی دین کی طرف لوگوں کو بلاؤ جس کی تمام نبی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں اور خود اس پر پکے ارادے کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق جمے رہو اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کرو ان سے کہہ دو کہ میں سب کتابوں کو مانتا ہوں جو اللہ نے وقتاً فوقتاً نازل کیں کیونکہ وہ اصول کے لحاظ سے ایک ہیں مجھے حکم ہے کہ میں کسی کی طرفداری نہ کروں اور سب جھگڑوں کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں کیونکہ ہمارا اور تمہارا رب ایک ہے تمہارا کیا تمہارے آگے اور ہمارا کیا ہمارے آگے آئیگا دنیا کے اندر آپس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ قیامت کے دن سب اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے۔ آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

آخر کرنا کیا ہے؟

بھائیو! آؤ اور قرآنِ مجید کی باتیں سنو! دیکھو یہ کیسی کام کی باتیں بتاتا ہے ان آیتوں میں جو کچھ بتایا گیا ہے اگر اس کو اچھی طرح گرہ میں باندھ لیا جائے تو سارے مذہبی جھگڑوں اور ٹنٹوں کا خاتمہ ہو جائے ان میں کہا گیا ہے کہ انسان کیلئے دین فقط ایک ہے اور ہر زمانے میں اللہ کے رسول اسی کو سمجھاتے چلے آئے ہیں جب آدمی دنیا کے دور دراز کے حصوں میں الگ الگ بستے تھے۔ اور ایک دوسرے سے ملنا جلنا مشکل تھا تو ان میں الگ الگ نبی آتے تھے۔ اسی طرح جب ایک ہی حصّہ کے لوگ زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اصلی دین کی باتیں بھول جاتے تھے تو اس کی یاد دہانی کے لیے نئے نبی آتے تھے۔ ان سب نبیوں نے انسان کو ایک ہی دین سکھایا۔ آخر میں اللہ عزوجل نے اسی دین کا خلاصہ قرآنِ مجید میں جمع کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا اور حکم دیا کہ ساری دنیا کو یہ دین سکھاؤ۔

اب آئندہ انسان کی آبادی خواہ کتنی ہی پھیلے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ایسا آسان ہو گیا ہے کہ ایک نبی کی تعلیم ہی ساری دنیا کو سنانے اور سمجھانے کے لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو دین میں جھگڑے نہ نکالیں سارے دین ایک ہی اصول پر قائم ہیں ان اصولوں کو گرہ میں باندھیں اور آپس کی تو تو میں میں چھوڑ دیں اس بات کا سمجھانا نبی کے ذمہ اور ان کے ماننے والوں کے ذمہ ہے۔

سمجھانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید کے حکموں پر خود پوری طرح عمل کرو اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان حکموں پر عمل کرنے کے لیے کہتے رہو اپنی یا دوسرے لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کرو تمہیں زبانی اور عملی دونوں طور پر لوگوں کو بتا دینا چاہیے کہ ہم ہر آسمانی کتاب کا ادب کرتے ہیں اور بنیادی طور پر سب کو سچا مانتے ہیں۔ ہمارا کام دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ اور یہ جبھی قائم ہو سکتا ہے جب لوگ خود غرضی چھوڑ دیں اور فقط اللہ عزوجل کو اپنا معبود اور پروردگار مانیں اور اس کا ہر حکم دل کے یقین سے پورا کریں اور اپنے عملوں کی درستی میں لگ جائیں یاد رکھو ہم میں سے ہر ایک اپنے عملوں کا خود ذمہ دار ہے ایک کے عمل دوسرے کے کام نہ آئیں گے۔ تم اصول کو پکڑو ذرا ذرا سی باتوں میں لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو جب اصول ایک ہو گئے تو لڑائی کیسی ——

آپس میں مل جاؤ اور اپنے اپنے کام کئے جاؤ آخر سب کو قیامت کے دن اللہ کے دربار میں جمع ہونا ہے سب کا ٹھکانا وہی ہے۔ وہاں سب کے عملوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ باتیں قرآنِ حکیم سکھاتا ہے اس کی سنو اور اسی کے مطابق چلو۔

Marfat.com

اللہ کی بابت شبہ کیسا؟

وَالَّذِیْنَ - یُحَآجُّوْنَ - فِی اللّٰہِ - مِنْ بَعْدِ
اور وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں بیچ اللہ کے بعد اس کے
مَا - اسْتُجِیْبَ - لَہٗ - حُجَّتُہُمْ -
کہ مان لیا گیا اسے بات ان کی
دَاحِضَۃٌ - عِنْدَ - رَبِّہِمْ - وَ - عَلَیْہِمْ -
غلط ہے نزدیک رب ان کے کے اور ان کے اوپر
غَضَبٌ - وَّ - لَہُمْ - عَذَابٌ - شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾
غضب ہے اور ان کے لیے عذاب سخت ہے

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ
اور جو لوگ اللہ کی راہ میں جھگڑا ڈالتے ہیں
مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُہُمْ
جب لوگ اس کو مان چکے ان کا جھگڑا
دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَعَلَیْہِمْ
ان کے رب کے ہاں باطل ہے ان پر غصہ
غَضَبٌ وَّلَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾
ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے

اَللّٰہُ - الَّذِیْ - اَنْزَلَ - الْکِتٰبَ - بِ - الْحَقِّ
اللہ وہ ہے جس نے اتاری کتاب ساتھ سچائی کے
وَالْمِیْزَانَ ط وَمَا - یُدْرِیْ - کَ - لَعَلَّ
اور میزان اور نہیں خبر تجھے شاید
السَّاعَۃَ - قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾
یہ گھڑی قریب ہو

اَللّٰہُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ
اللہ وہی ہے جس نے سچے دین پر کتاب
وَالْمِیْزَانَ ط وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ
اتاری اور ترازو بھی اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید
السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾
وہ گھڑی پاس ہی ہو

دَاحِضَۃٌ (غلط۔باطل) اسم فاعل مونث ہے د۔ح۔ض سے دَحْضٌ کے معنی خلاف واقع اور غلط ہونا۔لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔
مِیْزَانٌ (تولنے کا کانٹا) اسم آلہ ہے و۔ز۔ن سے وَزْنٌ کے معنی تولنا یہاں اس سے مراد دین ہے جس سے ہلکی اور وزنی بات الگ الگ معلوم ہو جاتی ہے۔

انسان کیلئے سچا دین فقط ایک ہے اور اسکی بنیاد اللہ کا ماننا ہے اللہ ایک ہے اسی نے دنیا کو اور اس کی چیزوں کو بنایا اور وہی انکی پرورش اور دیکھ بھال کرتا ہے دنیا کی ہر چیز اس کے ایک اور سب کا رب ہونے پر گواہ ہے پھر رسولوں نے بھی بتا دیا اور جن کی عقل بالکل درست ہے انہوں نے اسکو تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد جو اس عقیدے میں شبہ کرے اور اس کے خلاف زہر اگلے اس کی بات بالکل غلط ہے اللہ نے اسے چھوٹ اور باطل قرار دیا ہے ایسے لوگ اللہ کے غضب میں اور سخت عذاب میں پکڑے جائیں گے اللہ میں شبہ کیوں کرتے ہو قرآن حکیم کو جو پچھلی تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ہے دیکھو اس میں تمہیں انسان کے ہر کام کی بابت معلوم ہو جائے گا کہ صحیح ہے یا غلط اسی کے مطابق ہر کام کو جانچو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ قیامت آنیوالی ہے۔جس میں کھوٹا کھرا بالکل الگ الگ ہو جائے گا۔

Marfat.com

خزانہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ذخیرہ لاہور پاکستان

بے ایمان لوگ

يَسْتَعْجِلُ - بِهَا - الَّذِيْنَ - لَا - يُؤْمِنُوْنَ
جلدی مچاتے ہیں ساتھ اس کے وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے
بِ - هَا ج وَالَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - مُشْفِقُوْنَ
ساتھ اس کے اور جو لوگ ایمان لے آئے ڈرنے والے ہیں
مِنْ - هَا لا وَيَعْلَمُوْنَ - اَنَّ - هَا - الْحَقُّ ط
اس سے اور جانتے ہیں کہ وہ سچ ہے
اَلَآ - اِنَّ - الَّذِيْنَ - يُمَارُوْنَ - فِي - السَّاعَةِ
سن لو تحقیق وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں بیچ اس گھڑی کے
لَفِيْ - ضَلٰلٍ - بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ - لَطِيْفٌ
بیچ گمراہی کے ہیں دور کی اللہ نرمی کرنے والا ہے
بِعِبَادِهٖ - يَرْزُقُ - مَنْ - يَّشَآءُ ج وَهُوَ
ساتھ بندوں اپنے کے روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ
الْقَوِيُّ - الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع
قوت والا زبردست ہے

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
جلدی کرتے ہیں اس گھڑی کی وہ لوگ جو اس پر یقین
بِهَا ج وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ
نہیں رکھتے اور جو یقین رکھتے ہیں ان کو اس کا ڈر ہے
مِنْهَا لا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ط
اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے
اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ
سنتا ہے جو لوگ اس گھڑی کے آنے میں جھگڑتے
لَفِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ
ہیں وہ بہک کر دور جا پڑے اللہ اپنے بندوں پر
بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ
نرمی کرتا ہے جسے چاہے روزی دیتا ہے اور
الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع
وہی ہے زور آور زبردست

ع ۲ ۱۰ ۳

يُمَارُوْنَ : جھگڑا کرتے ہیں، مضارع کا صیغہ ہے مِرَاءٌ سے جو م-ر-ی سے بنا ہے مَرْیٌ کے معنی جانور کے تھن ملنا تاکہ ان میں سے دودھ نکالا جائے مِرْيَةٌ اسی سے بنا ہے جسکے معنی ہیں کسی کے دل کی بات کرید کر نکالنا۔ مِرَاءٌ باہم جھگڑا کرنا یہ لفظ سورۃ کہف میں گزر چکا ہے ۔

ارشاد ہے کہ جنہیں قیامت کا یقین نہیں وہ بے پروائی سے کہہ دیتے ہیں کہ اسے آنا ہے تو ابھی آجائے مگر جو اس کا یقین کرتے ہیں وہ تو اس سے ڈرتے ہی رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ آکر رہے گی اور ایک واقعی چیز ہے کان کھول کر سن لو کہ جو لوگ قیامت میں جھگڑا کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں اور گمراہی میں بہت دور نکل چکے ہیں اس پر بھی اللہ اپنے بندوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے اور ہر ایک کو اس کے مناسب حال روزی عطا فرماتا ہے وہ قوت والا اور عزت والا ہے جو قاعدے دنیا کی تدبیر کے لیے اس نے مقرر کر دیئے ہیں کوئی انہیں بدل نہیں سکتا سب ان کے آگے بے بس ہیں۔ اس سے توجہ دلائی جا رہی ہے کہ خوشحال ہو کر مغرور نہ ہونا چاہیے خوشحالی اور بدحالی دونوں حالتوں میں انسان کا امتحان ہوتا ہے۔ کہ دیکھیں وہ مختلف حالتوں میں کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے ۔

Marfat.com

اٹل قانون

مَنْ - كَانَ - يُرِيْدُ - حَرْثَ - الْاٰخِرَةِ - نَزِدْ
جو کوئی ہو ارادہ کرتا زراعت آخرت کی بڑھائیں گے ہم
لَهٗ - فِيْ - حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ - كَانَ - يُرِيْدُ
واسطے اس کے بیچ زراعت اس کی کے اور جو ہو ارادہ کرتا
حَرْثَ الدُّنْيَا - نُؤْتِهٖ مِنْهَا - وَمَا - لَهٗ
دنیا کی زراعت کی دیدیں گے ہم اسے کچھ اس میں سے اور نہیں واسطے اس کے
فِي الْاٰخِرَةِ - مِنْ - نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ - لَهُمْ
بیچ آخرت کے کوئی حصہ کیا واسطے ان کے
شُرَكٰٓؤُا - شَرَعُوْا - لَهُمْ - مِّنَ الدِّيْنِ
شریک ہیں کہ چلایا انھوں نے واسطے ان کے دین سے
مَا - لَمْ - يَاْذَنْ - بِهِ - بِهِ - اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا
وہ کہ نہیں اذن دیا ساتھ اس کے اللہ نے اور اگر نہ
كَلِمَةُ - الْفَصْلِ - لَقُضِيَ - بَيْنَهُمْ ۭ - وَ - اِنَّ
ہو چکا ہوتا بول فیصلہ کا چکا دیا گیا ہوتا درمیان ان کے اور تحقیق
الظّٰلِمِيْنَ - لَهُمْ - عَذَابٌ - اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾
ظلم کرنے والے واسطے ان کے عذاب ہے دکھ والا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ
اور جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہو اس کے واسطے ہم
لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ
اس کی کھیتی زیادہ کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہو
حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ
اسے ہم کچھ اس میں سے دیں گے اور اس کے لیے
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ
آخرت میں کچھ حصہ نہیں کیا ان کے لیے
شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
اور شریک ہیں جنھوں نے ان کے واسطے دین کی راہ
مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا
ڈالی ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلہ کی
كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ
ایک بات مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور
الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾
بے شک جو گنہ گار ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے

ان آیتوں میں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زندگیاں دو ہیں ایک دنیا کی زندگی جو ختم ہو جائیگی اور ایک آخرت کی جو کبھی ختم نہ ہوگی آدمی کو اتنا اختیار ہے کہ جس زندگی کیلیے چاہے دنیا میں دوڑ دھوپ کرتا رہے جو آخرت کی زندگی سنوارنی چاہتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اس کیلیے فقط قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہبر ہیں جو ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنا اختیار کرے اسے آخرت میں اسکے کاموں کا پھل اتنا ملے گا جو اسکی محنت سے کہیں زیادہ ہوگا اور ادھر اس کی دنیا کی زندگی خود بخود بہت بہتر ہو جائیگی اور جو دنیا ہی کا سامان جمع کرنا چاہیگا اسے یہاں تھوڑا بہت مل رہے گا لیکن آخرت میں کچھ نہ ملیگا اس نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ بیکار گیا پھر ارشاد ہے کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے جو بغیر اللہ کی اجازت کے دنیا میں چلنے کا سیدھا راستہ مقرر کرے انکی گستاخی کی سزا انہیں یہیں مل چکی ہوتی مگر اللہ نے فیصلہ کا ایک دن مقرر کیا ہے اور جو ٹیڑھے چلیں گے ان کیلیے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے

Marfat.com

اچھے اور بُرے

تَرَی - الظّٰلِمِیْنَ - مُشْفِقِیْنَ - مِمَّا - کَسَبُوْا
دیکھے گا تو ان ظالموں کو ڈرتے ہوئے اس سے جو انھوں نے کمایا

وَھُوَ - وَاقِعٌ بِھِمْ ط وَالَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا
اور وہ پڑنے والا ہے ان پر اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - فِیْ - رَوْضٰتِ - الْجَنّٰتِ ج
اور کیے انھوں نے کام اچھے بیچ باغوں کے ہیں جنتوں کے

لَھُمْ - مَا - یَشَآءُوْنَ - عِنْدَ - رَبِّھِمْ ط
واسطے ان کے جو وہ چاہیں پاس رب ان کے کے

ذٰلِکَ - ھُوَ - الْفَضْلُ - الْکَبِیْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِکَ
یہی وہ ہے فضل بڑا یہ ہے

الَّذِیْ - یُبَشِّرُ - اللّٰہُ - عِبَادَہُ - الَّذِیْنَ
جس کی بشارت دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو

اٰمَنُوْا - وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط
ایمان لائے اور جنھوں نے کیے کام اچھے

تَرَی الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا کَسَبُوْا
گنہ گاروں کو تو دیکھے کہ اپنی کمائی سے ڈرتے ہوں گے

وَھُوَ وَاقِعٌ بِھِمْ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور یہ ان پر پڑ کر رہے گی اور جنھوں نے ایمان لاکر

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ج
بھلے کام کیے جنت کے باغوں میں ہوں گے

لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ط
ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہے

ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِکَ
جو وہ چاہیں یہی ہے بڑا فضل یہ ہے

الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیْنَ
جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندوں

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط
کو جو بھلے کام کرتے ہیں

ارشاد ہے کہ قیامت کے دن بُری چال چلنے والے اپنے عملوں کے ڈر سے تھر تھر کانپ رہے ہوں گے حالانکہ دنیا میں وہ ان عملوں کو خوشی خوشی اختیار کیے ہوئے تھے اور انہیں اچھا سمجھتے تھے آخرت میں اس کمائی کا وبال ان پر پڑ کر رہے گا جو وہ اللہ کے حکموں سے منہ موڑ کر دنیا میں کرتے رہے تھے۔ اس میں سے پہلی چیز وہ خوف ہے جو ان پر چھایا رہیگا کہ دیکھیے اب کیا ہو ان کے مقابلے میں وہ لوگ جو دنیا میں اللہ پر یقین کر کے اس کے بھیجے ہوئے قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے حکموں کو مانتے تھے۔ اور انہی کے بتائے ہوئے اچھے کاموں کو اختیار کرتے تھے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے اور اللہ کے پاس جسے وہ اپنا رب مانتے تھے ان کے لیے ہر چیز جو وہ مانگیں گے موجود ہوگی اور ان کی مراد بر آئے گی اور وہ ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے غور تو کرو یہ کتنا بڑا مرتبہ ہے اور کیسا عجب انعام ہے اللہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی کتاب مقدس یعنی قرآن مجید کے ذریعے ان لوگوں کو جو اللہ کو مان کر اس کے بتائے ہوئے طریقے پر چلتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ایسی ہی زندگی کی خوشخبری دیتا ہے جو انہیں مل کر رہے گی ۔

Marfat.com

محض اللہ کے لیے

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ
کہہ دے نہیں طلب کرتا میں تم سے اوپر اس کے محنتانہ مگر محبت
فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ
میں قرابت کے اور جو کمائے نیکی بڑھا دیں ہم
لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ
اس کے لیے اس میں اور خوبی تحقیق اللہ بخشنے والا
شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی
قدردان ہے ﴿۲۳﴾ کیا یہ کہتے ہیں کہ گھڑ لیا اس نے پر
اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ
اللہ جھوٹ پس اگر چاہتا اللہ مہر کر دیتا
عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ
اوپر دل تیرے کے اور مٹاتا ہے اللہ غلط بات کو
وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ
اور ثابت کرتا ہے سچ کو ساتھ کلمہ اپنے کے تحقیق وہ جاننے والا
بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾
باتوں کو سینوں کی کے

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ
تو کہہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا مگر قرابت میں
فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ
دوستی چاہیے اور جو نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے
لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ
اس میں اور خوبی بڑھا دیں گے بے شک اللہ معاف کرنے والا
شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی
حق ماننے والا ہے ﴿۲۳﴾ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر
اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ
جھوٹ باندھا سو اگر اللہ چاہے تیرے دل پر
عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ
مہر کر دے اور اللہ جھوٹ کو مٹاتا ہے اور سچ
وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ
کو ثابت کرتا ہے اپنی باتوں سے اس کو معلوم ہے
بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾
جو دلوں میں ہے

ارشاد ہے کہ اللہ کا یہ پیغام جو میں تمہیں قرآن مجید کے ذریعے پہنچا رہا ہوں انسان کے لیے بڑی زبردست نعمت ہے اس کا پہنچا دینا بڑا ضروری کام ہے جسے میں پورا کر رہا ہوں اور سب سے پہلے اس سے فائدہ اٹھانے والے تم ہو اتنا بڑا کام تمہارے فائدے کا کر کے تم سے اس کا بدلہ کچھ نہیں مانگتا ہاں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اگر تم میری بات نہیں مانتے تو کم سے کم اس میں رکاوٹ مت پیدا کرو اور میرے ساتھ وہی سلوک کرو جو ایک قریبی رشتہ دار کے ساتھ بھلے مانس کیا کرتے ہیں مجھ سے دشمنی مت کرو میں عام انسانوں کی بھلائی کا کام کر رہا ہوں۔ اگر تم نہیں تو اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے ہاں یہ سن رکھو کہ جو کوئی نیک کام کرے گا اللہ اس کا اجر اسے بہت اچھا عطا فرمائے گا اللہ بڑا مہربان اور اچھے کاموں کا قدردان ہے۔ تمہارے لیے یہ بہت اچھا موقعہ ہے کہ تم میری بات سنو اور اس قرآن کی باتیں گرہ میں باندھو اور نیک کاموں میں لگ جاؤ۔

Marfat.com

قرآن حق ہے

آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ عجیب عجیب باتیں تراشتے ہیں قرآن مجید کو سن کر کہتے ہیں۔ کہ یہ تو اس نے آپ ہی گھڑ لیا ہے۔ یا کسی اور سے لکھواتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے بھیجا ہے (نعوذ باللہ) کام تو آپ کرتا ہے اور رعب جمانے کے لیے جھوٹ موٹ اللہ کے نام لگاتا ہے۔ کیا یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے اگر بالفرض ان کا خیال ٹھیک ہوتا اور اے رسول یہ کلام تو نے خود گھڑا ہوتا اور اللہ کے نام جھوٹ موٹ لگا دیا ہوتا تو کیا اللہ کی غیرت اس کو برداشت کرتی؟ وہ چاہتا تو تیرے دل کو بند کر کے اس پر مہر لگا دیتا۔ پڑھنا۔ لکھنا سیکھے بغیر تو جو ایسا صاف اور آسانی سے سمجھ میں آنے والا کلام انہیں سنا رہا ہے تو کیا یہ اس کی نشانی نہیں ہے۔ کہ اللہ اس کو فرشتے کے ذریعے تیرے دل میں اتار رہا ہے۔ کچھ نہیں یہ لوگ فضول باتیں بناتے ہیں ؂

یاد رکھو اللہ عزوجل نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جھوٹ زیادہ نہیں چلا کرتا۔ وہ اپنی شان قہاری سے اس کو مٹا کر چھوڑتا ہے اور سچ آخرکار ثابت ہو کر رہتا ہے اللہ چاہے تو کفر کو دنیا سے اور طریقوں سے مٹا دے۔ لیکن اس نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ رسول کے ذریعے اپنا کلام دنیا والوں کے پاس بھیجے اور سمجھ دار لوگ اسے سن کر سچ کو پہچانیں اور اللہ کے کلام کے مطابق اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھیں اور ان پر غور کریں اور اللہ پر ایمان لائیں ان لوگوں کی فضول باتوں سے قرآن بھیجنے کا سلسلہ توڑا نہیں جائے گا۔ کوئی لاکھ جھوٹ سمجھے۔ مگر سچ تو سچ ہی ہے چنانچہ ایک وقت آئے گا کہ یہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ جھوٹ غارت ہوا اور سچ کا بھول بھالا ہوا۔ انہیں جلدی واقعات سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ کلام جسے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سنا رہے تھے بالکل درست تھا اور واقعی اللہ ہی کی طرف سے نازل کیا ہوا تھا۔ کیوں کہ جو کچھ اس میں کہا گیا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ بالکل سچ ثابت ہوتا چلا گیا۔ اس وقت ان پر واضح ہو جائے گا۔ کہ ہمارا رسول غلط نہیں کہتا تھا۔ بلکہ یہ خود ضد پر اتر آئے تھے۔ اور اس کی بات غور سے سنتے ہی نہ تھے۔ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ ان سے خوب واقف ہے کیوں کہ وہ ہر ایک کے دل کی چھپی بات خوب جانتا ہے۔ ان لوگوں کے دلوں میں اپنے باپ دادا کے رسم و رواج پر جمے رہنے کا خبط سمایا ہوا ہے۔ ورنہ یہ اتنے نادان نہیں کہ اللہ کے کلام کو نہ سمجھیں ؂

Marfat.com

اللہ کی صفتیں

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ بندوں اپنوں سے
وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾
اور درگزر کرتا ہے برائیوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو
وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور کیے انھوں نے اچھے کام
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ
اور زیادہ دیتا ہے انھیں اپنے فضل میں سے اور انکار کرنے والے واسطے ان کے
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ
عذاب ہے سخت اور اگر پھیلا دے اللہ
الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ
روزی واسطے بندوں اپنے کے سرکشی کریں بیچ زمین کے اور لیکن
يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
اتارتا ہے ساتھ اندازہ کے جتنی چاہے تحقیق وہ ساتھ بندوں اپنے کے
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾
خبردار دیکھنے والا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور
وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾
برائیاں معاف کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو
وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور ایمان والوں کی سنتا ہے جو بھلے کام کرتے ہیں
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ
اور اپنے فضل سے انھیں زیادہ دیتا ہے اور منکروں
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ
کے لیے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں
الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ
کی روزی فراخ کردے تو ملک میں فساد اٹھائیں لیکن وہ
يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
ناپ کر اتارتا ہے جتنی وہ چاہتا ہے بے شک وہ
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾
اپنے بندوں کی خبر رکھتا دیکھتا ہے۔

پہلے ارشاد ہوا کہ رسول تو اللہ کا کلام سناتا ہے جو اس نے غلط باتوں کو مٹانے اور سچی باتوں کی تائید کرنے کیلئے بھیجا ہے تم اس کو غلط سمجھتے ہو تو یہ تمہاری کم بختی کی نشانی ہے رسول تو اللہ کا پیغام پہنچا کر اپنا فرض ادا کر چکے آخر تو ہر انسان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اس لیے اللہ کی صفتیں اچھی طرح سمجھ لو اور اس کے سامنے پیش ہونے کی تیاری کرلو سنو اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنیوالا وہی ہے برائیاں اپنے رحم و کرم سے معاف کر دیتا ہے اور وہ تمہارے ہر کام سے واقف ہے نیکوکار ایمان والوں کی دعا اور عبادت قبول کرتا ہے اور ان کو اس کے ثواب کے علاوہ اپنے فضل سے اور بھی بہت کچھ دیتا ہے۔ مگر جو اسے نہیں مانتا اس کے لیے سخت عذاب تیار ہے یہ بھی سمجھ لو کہ اس کے خزانے میں کچھ کمی نہیں لیکن اگر سب کو بے حساب دیتا تو وہ دنیا میں بڑا ادھم مچاتے چونکہ وہ اپنے بندوں کے حالات جانتا اور دیکھتا ہے اسلیے مقرر اندازہ سے جس کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے۔

Marfat.com

اللہ کی رحمت

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ
اور وہی جو نازل کرتا ہے مینہ پیچھے اس کے
مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ
کہ آس توڑ چکے اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی اور وہی کارساز
الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
سراہا ہوا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ایک بنانا ہے آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
اور زمین کا اور جو پھیلایا اس نے ان دونوں میں حرکت کرنے والا
وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ
اور وہ اوپر جمع کرنے ان کے جب چاہے
قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾
قدرت رکھنے والا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ
اور وہی ہے جو مینہ اتارتا ہے بعد اس کے کہ آس
مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ
توڑ چکے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی ہے کام بنانے والا
الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
سب تعریفوں کے لائق اور اس کی ایک نشانی آسمانوں کا
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
اور زمین کا بنانا ہے اور جس قدر اس میں جانور بکھیرے
وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ
ہیں اور وہ جب چاہے انہیں اکٹھا کر
قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾
سکتا ہے

ارشاد ہے کہ اللہ کا انکار کب تک کئے جاؤ گے کب تک اس کے رسول کو نہ مانو گے اور کب تک قرآن مجید کی طرف سے منہ موڑے رہو گے حالانکہ تم جانتے ہو کہ جن چیزوں پر تمہاری دنیاوی زندگی کا دارومدار ہے وہ تم میں سے کسی کے بس کی بات نہیں نہ مالدار کرنا اور مفلس کرنا تمہارے اختیار میں ہے نہ زندہ کرنے کا نہ مارنے کا دعویٰ کر سکتے ہو ظاہری اسباب پر تمہارا بھروسہ ہے لیکن وہ بھی کبھی کبھی کام نہیں دیتے تمہاری کھیتی باڑی کا کام پانی کے اوپر موقوف ہے اور اس کا ذریعہ بارش ہے کیا بارش تمہارے اختیار میں ہے آسمان کی طرف منہ اٹھائے انتظار کرتے رہتے ہو اگر نہیں ہوتی تو ذرا سا منہ نکل آتا ہے اور چہرہ پر مایوسی چھا جاتی ہے ۔

ارشاد ہے کہ اللہ ہی مینہ برساتا ہے تو جان میں جان آتی ہے۔ مایوسی کے بعد اس کی رحمت اپنا جلوہ دکھاتی ہے یقین کرو کہ تمہارے کام بنانے والا اللہ ہی ہے اور وہی ساری خوبیوں کا مالک ہے پھر آسمانوں کی طرف دیکھو یا زمین پر نظر ڈالو اور معلوم کرو کہ ان میں سے کس قدر جاندار مختلف قسموں اور شکلوں کے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں جب وہ چاہے گا ان سب کو سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر دیگا اور انسان سے سب کے سامنے پوچھے گا کہ آج ہمیں بتاؤ تم نے دنیا میں کیا کیا کام کئے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت آدمی کو فساد پر ابھارتی ہے۔ چنانچہ آج جن کے پاس دولت ہے وہ اسے ایک دوسرے کے دبانے میں صرف کر رہے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے ایک دن اس کا حساب دینا پڑے گا۔ کتنی بڑی غفلت ہے ۔

Marfat.com

شامتِ اعمال

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اور جو پہنچے تمھیں کوئی آفت بس بدلے اس کے کمایا
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ
ہاتھوں تمھارے نے اور اللہ معاف کردیتا ہے بہت سے اور نہیں تم
بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
عاجز کردینے والے بیچ زمین کے اور نہیں واسطے تمھارے ورے اللہ کے
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
کوئی کارساز اور نہ مددگار اور اس کی نشانیوں میں سے ہے
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ
چلنے والے جہاز بیچ سمندر کے مانند پہاڑوں کے اگر چاہے تو
يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ
ٹھہرادے ہوا پس رہ جائیں کھڑے ہوئے اوپر پیٹھ اس کی کے

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اور جو تم پر کوئی سختی پڑے تو وہ اس کا بدلہ ہے جو تمھارے
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ
ہاتھوں نے کمایا اور بہت سے وہ گناہ معاف کردیتا ہے اور تم
بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زمین میں بھاگ کے تھکا دینے والے نہیں اور کوئی نہیں اللہ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
کے سوا تمام کام بنانے والا اور نہ مددگار اور اس کی
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ
نشانیوں میں سے ہے چلنے والے جہاز سمندر کے مانند پہاڑوں کے اگر چاہے تو
يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ
ہوا کو تھام دے پھر سارے دن اس کی پیٹھ پر ٹھہرے رہیں

الْجَوَار (چلنے والے) جاری کی جمع ہے جو ج ۔ ر ۔ ی سے اسم فاعل ہے اصل میں الجواری ہے آخر کی ی استعمال میں گر جاتی ہے جری کے معنی بہنا ۔ چلنا ۔ یہاں جہاز مراد ہیں ۔ اَلْاَعْلَام (پہاڑ) عَلَم کی جمع ہے اونچی اور نمایاں چیز کو عَلَم کہتے ہیں اس میں جھنڈا ۔ پھریرا وغیرہ سب آگئے یہاں مراد پہاڑ ہے ۔

رَوَاكِد (ٹھہرنے والے) رَاكِد کی جمع ہے جو ر ۔ ک ۔ د سے اسم فاعل ہے رَكَدَ کے معنی ایک جگہ ٹھہرے رہنا رَاكِد ایک حالت میں ٹھہرا ہوا پہلے ارشاد ہوا کہ آسمان زمین اور جتنے جاندار ان کے اندر پھیلے ہوئے ہیں سب اللہ نے بنائے ہیں اور ہر چیز اسکی قدرت میں ہے اور قاعدہ اور قانون کے تحت ہے ایک قاعدہ یہ سن لو کہ انسان پر جو آفت آتی ہے اس کا قریبی سبب اس کا اپنا کوئی غلط کام ہوتا ہے اور جیسے بدہضمی وغیرہ کھانے پینے سے بے احتیاطی کا نتیجہ ہوتی ہے اسی طرح گناہوں سے وبائیں وغیرہ پھیلتی ہیں وہ تو اللہ بہت سے گناہ اور خطائیں اپنی رحمت سے معاف کرتا رہتا ہے ۔ ورنہ انسان کی بدعملی کی وجہ سے جینا مشکل ہو جائے ۔

یاد رکھو اللہ کی نافرمانی کر کے تم اس کے ہاتھ سے کسی جگہ بھاگ کر نہیں بچ سکتے اور نہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار ہے دیکھو ! اسی کی قدرت سے سمندروں اور دریاؤں میں کشتیاں اور اونچے اونچے پہاڑوں کی طرح کے جہاز چلتے ہیں اور یہ تب ہی چل سکتے ہیں جب ہوا ان کے ساتھ چلتی ہو اور اگر ہوا کو روک دے تو یہ اپنی جگہ کھڑے کے کھڑے رہ جائیں ۔

Marfat.com

اللہ کی قدرت پہچانو

اِنَّ - فِیْ - ذٰلِكَ - لَاٰیٰتٍ - لِّكُلِّ - صَبَّارٍ - شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے ہر صبر والے شکر والے کے لیے

اَوْ یُوْبِقْهُنَّ - بِمَا - كَسَبُوْا - وَیَعْفُ - عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾

یا تباہ کردے انھیں بسبب اس کے جو کمایا انھوں نے اور درگذر کرے بہت سوں سے

وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ - یُجَادِلُوْنَ - فِیْٓ - اٰیٰتِنَا ؕ

اور جان لیں وہ جو جھگڑتے ہیں بیچ ہماری نشانیوں کے

مَا لَهُمْ - مِّنْ - مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ - اُوْتِیْتُمْ

کہ نہیں واسطے ان کے کوئی چھٹکارا پس جو دیے گئے تم

مِّنْ - شَیْءٍ - فَمَتَاعُ - الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا

کوئی چیز پس سامان ہے زندگی کا دنیا کی اور جو

عِنْدَ اللّٰهِ - خَیْرٌ - وَّاَبْقٰی - لِلَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا

اللہ کے پاس ہے بہتر ہے اور پائدار واسطے ان کے جو ایمان لائے

وَعَلٰی - رَبِّهِمْ - یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور اوپر رب اپنے کے بھروسہ کرتے ہیں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

اس بات میں بیتے ہیں ہر قائم رہنے والے کے لیے جو احسان مانے

اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾

یا ان کو بسبب ان کی کمائی کے تباہ کردے اور بہتوں کو معاف بھی کردے

وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؕ

اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو ہماری قدرتوں میں جھگڑتے ہیں

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِیْتُمْ

کہ ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں سو جو کچھ تمھیں ملا ہے

مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا

کوئی چیز ہو سو وہ برت لینا ہے دنیا کی زندگانی میں اور جو کچھ

عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ایمان والوں

وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾

کے واسطے جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں

صَبَّارٍ (صبر والا) مبالغہ کا صیغہ ہے س - ب - ر سے صبر کے معنی محنت مشقت اٹھا کر بھی کام میں لگے رہنا یہاں یہی معنی مراد ہیں

یُوْبِقْهُنَّ تباہ کردے انہیں) یُوْبِقْ مضارع کا صیغہ ہے اِیْبَاق سے جس کا مادہ و - ب - ق سے وَبْقٌ تباہی اِیْبَاق تباہ کرنا قاف پر جزم اس لیے ہے کہ اِنْ یَّشَاْ کی جزا ہے جو اوپر کی آیت میں ہے یعف بھی یعفو تھا واؤ گر گئی کیونکہ یہ بھی اِنْ یَّشَاْ کی جزا ہے یَعْلَمَ میم پر زبر اس لیے ہے کہ اس کے پہلے لِاَنْ مقدر ہے۔ اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب جزم کی جگہ جزم نہ دیا جائے تو نصب دیا جاتا ہے ارشاد ہے کہ جہاز میں صبر اور شکر دونوں کا موقعہ ہے کیونکہ اس میں آفتیں بھی ہیں اور فائدے بھی آگے ارشاد ہے کہ جیسے اللہ ہوا روک کر جہازوں کو کھڑا کر سکتا ہے ایسے ہی لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے تیز ہوا بھیج کر جہازوں کو تباہ کر سکتا ہے اور چاہے تو بہت سے مسافروں کو اس تباہی سے بچا بھی لے جہازوں کی تباہی سے یہ جتلانا مقصود ہے کہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں جھگڑا کرنے والوں کے لیے اللہ کی پکڑ سے بچ کر بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں نہ اسکے مقابلے میں کوئی تدبیر چل سکتی ہے آگے ارشاد ہے کہ اے لوگو دنیا کے سامان میں کیا دھرا ہے جو اسکے جمع کرنے میں لگے ہوئے ہو یہ تو تھوڑے دن برتنے اور کام چلانے کیلیے ہے اس سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا تو وہ عیش و آرام ہے جو ایمان والوں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کیلیے اللہ کے ہاں تیار ہے۔

Marfat.com

کامیاب لوگ

وَالَّذِیۡنَ - یَجۡتَنِبُوۡنَ - کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ - وَالۡفَوَاحِشَ
اور جو پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے
وَاِذَا - مَا - غَضِبُوۡا - هُمۡ - یَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾
اور جبکہ غضبناک ہوں تو وہ معاف کر دیتے ہیں
وَالَّذِیۡنَ - اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ - وَاَقَامُوا
اور جنھوں نے فرمانبرداری کی واسطے رب اپنے کے اور قائم کیا انھوں نے
الصَّلٰوةَ ۪ - وَاَمۡرُهُمۡ - شُوۡرٰی - بَیۡنَهُمۡ ۪ - وَ
نماز کو اور کام ان کا مشورہ ہے آپس کے اور
مِمَّا - رَزَقۡنٰهُمۡ - یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ
اس میں سے جو دیا ہم نے انھیں وہ خرچ کرتے ہیں اور وہ
اِذَاۤ - اَصَابَهُمُ - الۡبَغۡیُ - هُمۡ - یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾
جب پہنچے انھیں ظلم زیادتی تو وہ رد کرتے ہیں

وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ
اور جو لوگ بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے
وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾
اور جب غصہ آجائے تو وہ معاف کر دیتے ہیں اور
وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا
جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز کو قائم کیا اور آپس
الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمۡرُهُمۡ - شُوۡرٰی بَیۡنَهُمۡ ۪ وَ
کے مشورے سے کام کرتے ہیں اور ہمارا
مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ
دیا کچھ خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ
اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡیُ هُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾
جب ان پر چڑھائی ہو تو بدلہ لیتے ہیں

شُوۡرٰی (وہ کام جو مشورہ پر چھوڑ دیا جائے) اسکا مادہ ش - و - ر ہے مَشۡوَرَۃ اور مُشَاوَرَۃ اور شُوۡرٰی اسی سے بنے ہوئے اسم ہیں معنی سب کے ایک ہیں کسی بات کی بابت رائے دینا اس کے کرنے کا ٹھیک راستہ سمجھانا اور اس بات کو بھی کہتے ہیں جسے مشورہ پر موقوف رکھا جائے یہاں یہی مراد ہے ۔

ارشاد ہے کہ دنیا کا سامان مال و دولت آنی جانی چیز ہے اصل چیز تو اللہ کا انعام ہے جسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یہ ان لوگوں کو ملے گا جن میں یہ صفتیں پائی جاتی ہوں ۔

(۱) اللہ کو مانیں اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے فکر میں ہر وقت لگے رہیں (۲) اللہ پہ بھروسہ کریں مال و دولت حکومت اور اپنی لیاقت پر مغرور نہ ہوں (۳) بڑے بڑے گناہوں سے بچیں جو عقیدے کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں (۴) گندی باتوں اور عادتوں سے دور رہیں (۵) غضب اور غصہ کے وقت قابو سے باہر نہ ہوں دوسروں کا قصور معاف کر دیا کریں (۶) اپنے پروردگار کی حکم برداری میں لگے رہیں (۷) نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کریں (۸) جن کاموں کا صاف حکم قرآن حدیث میں نہیں ان کا فیصلہ باہم مشورے سے کریں ۔ (۹) مال جمع کرنے میں مشغول نہ ہوں بلکہ اسے اس طریقے سے خرچ کریں جو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا ہے ظلم زیادتی دھینگا مشتی کا ڈٹ کر اور اکٹھے ہو کر مقابلہ کریں ۔

Marfat.com

جھگڑوں کا فیصلہ

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ
اور بدلہ برائی کا برائی ہے ویسی ہی پس جو
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا
معاف کرے اور صلح کرے پس اجر اس کا اللہ پر ہے تحقیق وہ نہیں
یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ
پسند کرتا زیادتی کرنیوالوں کو اور البتہ جس نے بدلہ لیا بعد
ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾
اپنے ستائے جانے کے پس یہ لوگ نہیں ان پر کوئی الزام
اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ
بات یہی ہے کہ دوش ہے اوپر ان کے جو زیادتی کرتے ہیں لوگوں پر
وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ
اور فساد مچاتے ہیں بیچ زمین کے بغیر حق کے یہ لوگ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ
واسطے ان کے عذاب ہے دردناک اور البتہ جس نے صبر کیا
وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾
اور بخش دیا تحقیق یہ البتہ پختگی ہے کاموں کی

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ
اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پھر جو معاف کرے اور
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا
صلح کرے سو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے بیشک اسے
یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ
گنہ گار پسند نہیں آتے اور جو کوئی اپنے مظلوم ہونے
ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾
کے بعد بدلہ لے تو ان پر بھی کچھ الزام نہیں
اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ
الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور
وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ
ملک میں ناحق فساد اٹھاتے ہیں ان لوگوں
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ
کے لیے دردناک عذاب ہے اور البتہ جس نے تحمل کیا
وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾
اور معاف کیا بے شک یہ کام ہمت کے ہیں

ع ۴ ۵

اِنْتَصَرَ (انتقام لیا) ماضی ہے اِنْتِصَارٌ سے جو ن۔ ص۔ ر سے بنا ہے نَصْرٌ کے معنی مدد کرنا اِنْتِصَارٌ کے معنی بدلہ لینا انتقام لینا۔
عَزْمِ الْاُمُوْرِ عزم کے معنی ارادہ اور پختگی اور مضبوطی الامور کے معنی شاندار کام امر کی جمع ہے جس کے معنی بہت سے ہیں یہاں مراد بڑی بات یا بڑا کام ہے۔

ارشاد ہے کہ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے یعنی کم نہ زیادہ لیکن جو معاف کر دیے اور جھگڑے کو رفع دفع کر کے صلح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر کوئی ظلم کرے اور وہ اس کا بدلہ لے تو اس پر کوئی الزام نہیں الزام تو ان پر ہے جو لوگوں کو ناحق ستاتے ہیں اور ملک میں بلاوجہ فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کو سخت سزا ملے گی اس میں کوئی شک نہیں کہ دکھ سہہ لینا اور دکھ دینے والے کو معاف کر دینا اسی کا کام ہے جو بڑے بڑے کام کرنے کا پختہ ارادہ اور بلند ہمت رکھتا ہو۔

Marfat.com

سیدھی اور صاف بات

ان آیتوں کے پڑھنے اور ان کے مطلب اور معانی پر غور کرنے کے بعد ہر انسان کو صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی زندگی کیسے گزارنی چاہیے۔ ہر انسان اتنی بات جانتا ہے کہ دنیا میں کوئی ہمیشہ رہا ہے نہ رہے گا۔ ایک نہ ایک دن ہر ایک کو یہاں سے جانا ہے مرتے وقت یہاں کا سارا ساز و سامان یہیں دھرا رہ جائے گا اور ہر ایک آدمی مرد ہو یا عورت اکیلا یہاں سے سدھار جائے گا۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ اس کا جواب جو قرآن مجید نے دیا ہے اس میں کوئی بات ایسی نہیں کہ جس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش ہو اس کے الفاظ بالکل واضح اور مطلب بالکل صاف ہے وہ کہتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھے گا اور اللہ کے دربار میں اپنے سارے کاموں کا جو اس نے دنیا میں کئے تھے حساب دینے کے لیے حاضر ہوگا۔ اس دوبارہ جینے کے بعد پھر اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور آخرت کی زندگی شروع ہو جائے گی اگر اعمال اچھے ہوئے تو ہمیشہ کی آرام کی زندگی میں اور بُرے ہوئے تو دکھ اور تکلیف کی زندگی میں بسر کرنی پڑے گی۔ بھائیو اگر قرآن کو ماننا ہے اور ہمیشہ کے آرام کی زندگی حاصل کرنی ہے تو جس طرح یہ کہتا ہے اس طرح زندگی بسر کرو تمہاری دنیا کی حالت بھی سنور جائے گی۔ اور آخرت بھی درست ہو جائے گی۔

ان آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ پہلے یہ بات اچھی طرح دل میں بٹھا لو کہ دنیا میں جو کچھ تمہارے پاس ہے یہ سب عارضی ہے اور اس لیے ہے کہ اس سے کچھ دن نفع اٹھا لو۔ اس کے جمع کرنے میں وقت مت ضائع کرو بلکہ ساری طاقت اللہ کی رضامندی حاصل کرنے میں لگا دو۔ اگر اللہ کو راضی کر لیا تو آخرت میں وہ کچھ ملے گا جس کو کبھی فنا نہیں اور یقیناً اس سے بہتر ہوگا۔ جس کے جمع کرنے کے اندر تم دنیا میں مصروف ہو۔ دیکھو تم سے صاف صاف کہا جا رہا ہے کہ یہ اللہ کا انعام ان لوگوں کو ملے گا جنہوں نے اللہ کو مانا ہر کام میں اسی پر بھروسہ کیا اور دنیا میں عقیدہ کی خرابی اور لچپن سے بچتے رہے۔ غصہ آیا تو پی گئے اور قصوروار کا قصور معاف کرنے کے لیے فوراً تیار ہو گئے ہر بات اور کام میں اپنے رب کا سب سے پہلے خیال کیا کہ اس کی وجہ سے وہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو جائے گا۔ نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہے کوئی ایسی بات آپڑی کہ جس کا کرنا ضروری ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی بابت کوئی صاف فیصلہ معلوم نہیں ہوا تو اس کے لیے سب سمجھ داروں کو اکٹھا کر کے باہم مشورہ کرنا چاہیے۔ کہ اب کیا کریں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی بساط کے مطابق اس رزق میں سے جو اللہ نے اسے دیا ہے دوسروں کی مدد کے لیے خرچ کرنے کو تیار رہے بُرائی کا بدلہ بُرائی ہے۔ لیکن جو معاف کر دے وہ بڑی ہمت والا ہے۔ اللہ اسے اس کا اجر دے گا۔ لڑائی فقط ظلم اور زیادتی دور کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ اور کسی بات کے لیئے نہیں۔

Marfat.com

مزید غور

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید سے بہتر اس وقت انسان کی ہدایت کے لیے دنیا میں کوئی ایسی کتاب موجود نہیں جس میں زندگی گزارنے کی پوری پوری ہدایتیں ہر اس معاملہ کے متعلق بتائی گئی ہوں جو انسان کو پیش آسکتا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کو مانے بغیر انسان کو اطمینان اور امن کی زندگی مل ہی نہیں سکتی کون ہے جس کے اندر صرف اپنے اور اپنے بعد اپنے عزیز و اقربا کے پیٹ بھرنے کا جذبہ موجود نہ ہو ہر ایک کے سر پر خواہشوں کا بھوت ہر وقت سوار اور خواہش بھی ایک نہیں ہزار پھر کبھی ان کے لیے دوسروں کی خوشامد کیونکہ اکیلا ان کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کبھی دوسروں پر زبردستی کر وہ دب کر اس کی مدد کریں پھر اس میں رکاوٹ پیدا کرنیوالوں پر غضب اور غصہ اور اس کا نتیجہ تو تو میں میں، جھک جھک، بک بک، سر پھٹول لڑائی جسے دیکھو بدلہ لینے کے جذبے میں آپے سے باہر ہوا جا رہا ہے۔ ان بلاؤں سے بچنا کیسے چھوٹے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور کام کرنیوالا طریقہ ہے کہ اللہ کو مان کر اسی کی مرضی پر چلا جائے ہر کام اسی پر چھوڑ دیا جائے۔ اور جو وہ علم دے اس پر عمل کرنے کے لیے تیار رہا جائے۔ یہ ہے قرآنی طریقہ اس کے بغیر آدمی دنیا کے مصیبتوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا قرآن کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو سب کا ڈر تمہارے دل سے نکل جائے گا۔ اس کی فرمانبرداری کرو پھر کسی اور کی فرمانبرداری کی ضرورت نہ پڑے گی اسی سے مدد طلب کرو پھر کسی کی خوشامد اور چاپلوسی نہ کرنی پڑے گی۔

انسان کے لیے فقط دنیا ہی کی زندگی نہیں ہے اسے آگے بھی جینا ہے دنیا کا عیش کتنے دن کا؟ جو حلال طریقہ سے ہاتھ لگے اس پر قناعت کرو آپ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو بچ رہے اس سے اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرو۔ اس طرح دنیا میں چین سے رہو گے اللہ کے سوا کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلایا تو مارے جاؤ گے اللہ ناراض ہو جائے گا اس سے زیادہ اور بُری کوئی بات نہیں کہ اسے مان کر کسی اور کے آگے بھی جھکا جائے خواہشوں کو لگام دو اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں کے اندر رہو جب اللہ کو مان لیا اور سب کام اس کے سپرد کر دیئے پھر کسی پر غضبناک اور تیز ہونے کی کیا ضرورت کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو سمجھو کہ آخر انسان سے بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔ یہ سمجھ کر قصور معاف کر دو۔ دنیا میں تمہارے یہ کام ہیں کہ اللہ کا حکم مانو نماز باقاعدہ ادا کرو ہر کام میں جاننے والوں سے مشورہ کر لیا کرو اپنے آپ ہی کو سورما مت سمجھو خیرات کرتے رہو آپس کے برتاؤ کی بات یہ ہے کہ برائی کا بدلہ برائی ہو سکتا ہے لیکن جو معاف کر دے اللہ اس کا بھلا کرے گا۔ لڑائی فقط فساد علم اور زیادتی دفع کرنے کے لیے ہے جو دوسروں کو دبائے اس کو سب اکٹھے ہو کر دباؤ اور کسی دنیاوی غرض کیلئے لڑائی نہیں کرنی چاہیے۔

Marfat.com

زندگی کا بہترین طریقہ

اللہ عزوجل کو مان لینے کے بعد انسان کو دو کام کرنے ضروری ہیں (۱) لوگوں سے اپنے تعلقات درست کرنا اور (۲) اپنی اصلاح کرنا (۱) لوگوں سے تعلقات کب درست ہوں گے اللہ کے ماننے والوں کے لیے یہ کام بہت آسان ہے اور حقیقت یہ ہے کہ بغیر اللہ کے مانے باہمی تعلقات درست ہو ہی نہیں سکتے اللہ کا خوف ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو ظلم و ستم سے اور دوسروں پر زیادتی کرنے سے روک سکتا ہے۔ جب ظلم و ستم رک گیا تو پھر تعلقات درست ہوتے کیا دیر لگ سکتی ہے۔ اس کے بعد دوسرا قدم تعلقات کی درستی کے لیے یہ ہے کہ دنیا کے ساز و سامان اکٹھا کرنے میں مشغول مت رہو۔ اس سے اس طرح رکا جائے گا کہ اللہ کے وعدوں پہ پورا بھروسہ کیا جائے کہ وہ اپنے فرماں بردار لوگوں کو دنیا کی آنی جانی نعمتوں سے کہیں بڑھ کر نعمتیں آخرت میں عطا فرمائے گا اور وہ نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہوں گی اور کبھی نہ ختم ہوں گی۔ پھر اس کے بعد ہر کام میں اللہ پہ بھروسہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور یہی اپنی اصلاح کی پہلی سیڑھی ہے۔ یہ عادت جب حاصل ہو سکتی ہے۔ جب انسان اپنے دل و دماغ کی ساری قوتوں کو درست کرے ان کی اصلاح کا طریقہ اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ اللہ کو حاضر ناظر جانو وہی سب کی پکار سنتا ہے اور وہی سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے اس کے سوا اور کوئی کسی کی حاجت پوری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے سوا سب کسی نہ کسی بات میں بالکل عاجز اور بے بس ہیں۔ اکیلا ایک اللہ ہی ہے جو کسی کام میں بھی عاجز اور بے بس نہیں۔ یہ بھی سمجھو کہ وہ گنہگاروں کو سزا دینے والا اور فرمانبرداروں کو انعام بخشنے والا ہے اتنا ہی سمجھ لینے سے آدمی کے سارے خیالات بالکل درست ہو جائیں گے۔

اس کے بعد اپنی خواہشوں پر قابو پانا سیکھو غصہ اور جوش جو بُری خواہشیں ہیں ان سے دور رہو دوسروں کی باتوں کو برداشت کرنا اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنا سیکھو جتنا اللہ پہ پکا یقین رکھو گے اتنا ہی دل صاف ہو جائے گا اور جتنا اس کے حکموں پہ عمل کرنے کی کوشش کرو گے اتنی ہی وہ نیکی کی توفیق زیادہ عطا فرمائے گا وہی کام کرو جن کا حکم ملا ہے۔ یا جن کے کرنے کی اجازت ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری عملوں کی درستی کا ایک ہی ذریعہ ہے اس کے لیے مقررہ وقت پہ باقاعدہ نماز پڑھو اور ہر کام جاننے والوں سے مشورہ کر کے کرو اور اپنی قوت اور دولت دوسروں کی مدد کے لیے خرچ کرو۔ کسی سے اپنی غرض کے لیے لڑائی جھگڑا مت کرو لڑائی فقط ظلم اور فریادی کو دفع کرنے کے لیے ہونی چاہیے ملک و دولت حکومت حاصل کرنے کے لیے لڑائی جاہلوں کا کام ہے جہاں تک ہو سکے دوسروں کی خطائیں معاف کرتے رہا کرو قصور سے کون خالی ہے۔ اس کا بدلہ آخرت میں پورا پورا ملے گا۔ زندگی کا یہی طریقہ قرآن مجید اور نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔

Marfat.com

گمراہوں کا حشر

وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ
اور جسے بھٹکائے اللہ پس نہیں اسکے کوئی دوست بعد اس کے
وَتَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ یَقُوۡلُوۡنَ
اور دیکھے تو ظالموں کو جب دیکھیں وہ عذاب کو کہیں
ہَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىہُمۡ یُعۡرَضُوۡنَ
کیا ہے طرف لوٹ جانے کے کوئی راستہ اور دیکھے تو انہیں پیش کیے جائیں روبرو آگ
عَلَیۡہَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ
اس کے آنکھیں نیچی کیے ذلت سے دیکھ رہے ہوں نگاہ
خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ
خفیہ سے اور کہیں وہ جو ایمان لائے تھے تحقیق نقصان میں وہ ہیں جو
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَاَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَاۤ
کھو بیٹھے جانیں اپنی اور اپنے گھر والوں کی دن قیامت کے خبردار
اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾
تحقیق ظالم ہیں بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے

وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ
اور جس کو اللہ راہ نہ سمجھائے تو پھر اس کا کام بنانے والا کوئی نہیں
وَتَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ یَقُوۡلُوۡنَ
اس کے سوا اور تو دیکھے گنہگاروں کو جس وقت عذاب دیکھیں گے کہیں گے
ہَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىہُمۡ یُعۡرَضُوۡنَ
کسی طرح پھر جانے کی بھی کوئی راہ ہوتی اور تو انہیں دیکھے کہ آگ
عَلَیۡہَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ
کے سامنے لائے جائیں آنکھیں جھکائے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہوں گے چھپی
خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ
نگاہ سے اور کہیں وہ جو ایماندار تھے یقیناً ٹوٹے والے وہی ہیں
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَاَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَاۤ
جنھوں نے گنوایا اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن
اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾
سنتا ہے گنہگار سدا کے عذاب میں پڑے ہیں

پچھلی آیتوں میں عدل و انصاف صبر اور معاف کر دینا چار اصول بتائے جو اچھے اخلاق کی جڑ ہیں اگر انسان انہیں اختیار نہ کرے بلکہ ظلم ستم گھبراہٹ اور اکھڑپن آپس کے معاملات میں اختیار کرے تو وہ یقیناً گمراہ ہے یہ اخلاق انہی کو پورے طور پر مل سکتے ہیں جو اللہ پہ ایمان لاکر اس سے توفیق کی دعا مانگتے رہتے ہیں اگر اللہ پہ ایمان نہیں تو پھر سمجھ لیں کہ وہ بدقسمت ہیں اور اللہ نے انہیں گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اب اس کے سوا کوئی نہیں جو انہیں سیدھا راستہ سمجھائے لوگو اپنے رب کا حکم مانو ورنہ پچھتاؤ گے اور عذاب دیکھ کر دنیا میں آنے کی پھر تمنا کرو گے کہ اب کے اچھے کام کریں گے۔ لیکن یہ آرزو پوری نہ ہوگی جس وقت بُرے کام کرنے والے دوزخ کے سامنے کھڑے ہوں گے شرم کے مارے ان کے سر جھکے ہوں گے ترچھی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہے ہوں گے اور اپنے آپ کو خود ذلیل سمجھ رہے ہوں گے اس وقت ایماندار کہیں گے کہ سچ مچ ٹوٹے میں تو وہی رہے جو قیامت کے دن آپ بھی ڈوبے اور اپنے گھر والوں کو بھی ڈبویا۔ اچھی طرح سن لو بدکار لوگ ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے اس میں شک کی گنجائش نہیں ۔

Marfat.com

اللہ کا ہی سہارا ہے

وَمَا - كَانَ - لَهُمْ - مِّنْ أَوْلِيَآءَ - يَنصُرُونَهُم
اور نہ ہوئے واسطے ان کے دوستوں میں سے کہ مدد کرتے ان کی
مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَ - مَن - يُضْلِلِ اللَّهُ - فَمَا لَهُ
اللہ کے سوا اور جسے گمراہ کرے اللہ پس نہیں اس کے لیے
مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيبُوا - لِ - رَبِّ - كُمْ
کوئی راستہ فرمانبرداری کرو واسطے رب اپنے کے
مِّن قَبْلِ - أَن يَأْتِيَ - يَوْمٌ - لَّا - مَرَدَّ - لَ - هُ
پہلے اس کے کہ آپہنچے وہ دن کہ نہیں ٹلنا واسطے اس کے
مِنَ اللَّهِ ۖ مَا - لَ - كُم - مِّن مَّلْجَإٍ - يَوْمَئِذٍ
اللہ کی جانب سے نہیں واسطے تمہارے کوئی پناہ اس دن
وَّمَا - لَ - كُم - مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ - أَعْرَضُوا -
اور نہیں واسطے تمہارے ذرا بھی مکرنا اور اگر منہ پھیریں وہ
فَمَآ - أَرْسَلْنَا - كَ - عَلَيْ - هِمْ - حَفِيظًا ۖ
پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو ان کے اوپر نگرانی کرنے والا

وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَآءَ يَنصُرُونَهُم
اور نہ ہوئے ان کے دوست جو ان کی مدد کرتے
مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
اللہ کے سوا اور جس کو اللہ بھٹکائے اس کے لیے
مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم
کہیں راہ نہیں حکم مانو اپنے رب کا
مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ
اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جسے ٹلنا نہیں اللہ کے
مِنَ اللَّهِ ۗ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ
ہاں سے اس دن تمہیں کوئی بچاؤ نہ ملے گا
وَّمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا
اور نہیں واسطے تمہارے مکرنا پھر اگر وہ نہ پھیریں
فَمَآ أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ
تو تجھ کو نہیں بھیجا ہم نے ان پر نگہبان

مَلْجَأٌ (پناہ) اس کا مادہ ل - ج - ء سے لَجَأَ کے معنی پناہ لینے کے ہیں مَلْجَأٌ اسم ظرف ہے پناہ کی جگہ اور مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے۔ جسکے معنی پناہ ہیں ۔

ارشاد ہے کہ اللہ کا انکار کرنیوالے آخرت کے دن کے عذاب میں مبتلا ہوں گے اس عذاب سے چھڑانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں وہاں دوست ملاقاتی یار و مددگار کوئی بھی کام نہ آئیگا اتنی بات جو نہیں سمجھتے ان پر اللہ کی مار ہے اور وہ راستہ سے بھٹک گئے ہیں جب اللہ ہی ناراض ہو جائے تو پھر گمراہی سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں اسلیئے تمہارے لیئے انسانو فقط یہی راستہ ہے کہ اللہ کے تابع اور فرمانبردار بن جاؤ اور مرنے سے پہلے اس کے بندے بن کر رہو ورنہ قیامت کے دن تباہ ہو گے قیامت کے دن نافرمانوں کے سر سے اللہ کا عذاب ٹل نہیں سکتا اللہ کی جانب سے وہاں کوئی مہلت نہ ملیگی اور نہ عذاب میں تاخیر ہو گی جیسا کہ دنیا میں ہوتا ہے وہاں اسکا کوئی موقع نہیں گنہگاروں کو وہاں پناہ کی کوئی جگہ نہ مل سکے گی اور نہ وہ گناہوں سے مکر سکیں گے اے رسول انکو یہ باتیں بتا دو اگر یہ نہ سنیں اور منہ پھیر کر چلے جائیں تو یہ جانیں تمہیں انکے اوپر داروغہ بنا کر نہیں بٹھایا گیا ہے کہ انکو زبردستی سیدھے راستے پر لاؤ ۔

Marfat.com

رسول کا فرض

اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ
تیرے ذمہ تو بس پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم آدمی کو
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ
اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو اس پر پھولا
بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا
نہیں سماتا اور اگر اس کو اس کی کمائی کے بدلے میں کچھ
قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
خرابی پہنچتی ہے تو انسان بڑا ناشکرا ہے
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ
پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے

اِنْ ۔ عَلَیْكَ ۔ اِلَّا ۔ الْبَلٰغُ ؕ ۔ وَ ۔ اِنَّاۤ ۔ اِذَاۤ
نہیں اوپر تیرے مگر پہنچا دینا اور تحقیق ہم جب
اَذَقْنَا ۔ الْاِنْسَانَ ۔ مِنَّا ۔ رَحْمَةً ۔ فَرِحَ
چکھاتے ہیں انسان کو اپنی طرف سے رحمت خوش ہو جاتا ہے
بِهَا ۚ وَاِنْ ۔ تُصِبْهُمْ ۔ سَیِّئَةٌ ۢ ۔ بِ ۔ مَا
ساتھ اس کے اور اگر پہنچے انہیں برائی بہ سبب اس کے کہ
قَدَّمَتْ ۔ اَیْدِیْهِمْ ۔ فَاِنَّ ۔ الْاِنْسَانَ ۔ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
آگے بھیجا ہاتھوں نے ان کے پس تحقیق انسان بڑا ناشکرا ہے
لِ ۔ لّٰهِ ۔ مُلْكُ ۔ السَّمٰوٰتِ ۔ وَالْاَرْضِ ؕ
واسطے اللہ کے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی
یَخْلُقُ ۔ مَا ۔ یَشَآءُ ؕ
پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے

ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسول اس لیے بھیجتا ہے کہ اس کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچا دیں رسول کا یہ فرض نہیں ہے کہ ان سے اس پیغام کے مطابق عمل کرنے کے لیے زبردستی بھی کرے اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف لفظوں میں ہدایت کی ہے کہ اے ہمارے رسول تمہارا کام تو فقط پہنچا دینا ہے اگر یہ لوگ نہ مانیں تو اس پر افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ سمجھ لو کہ انسان خوشحالی کے وقت تو مغرور ہو جاتا ہے اور جب اس کی غلطیوں کی وجہ سے اس پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو اس کے منہ سے کفر کے کلمے نکلنے لگتے ہیں اس لیے ان میں ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جو اللہ کو ایسا ماننے جیسا ماننے کا حق ہے عیش و عشرت کے وقت تو اپنی رنگ رلیوں میں انہیں اس کی فرصت ہی نہیں ملتی کہ خواہشوں کو قابو میں رکھیں اور اللہ کے حکم بجا لائیں کیونکہ وہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے اور جب بدکاریوں کی وجہ سے آفتوں میں پھنس جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں۔ کہ اللہ ہوتا تو ہمارا یہ حال کیوں ہوتا ان کی عقل پر پتھر پڑھ گئے ہیں اللہ تو آسمانوں کا اور زمین کا مالک ہے۔ وہ جو چیز چاہے پیدا کر دے۔ اور جس حال میں چاہے رکھے۔ اس کے نہ ماننے کے کیا معنی ؟

Marfat.com

اللہ کی شان

يَهَبُ - لِمَنْ - يَّشَآءُ - اِنَاثًا - وَّيَهَبُ وَلِمَنْ - يَّشَآءُ
دیتا ہے وہ جس کو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جس کو چاہے
الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ - ذُكْرَانًا - وَّ - اِنَاثًا
بیٹے یا جوڑے کر دیتا ہے انکے بیٹے اور بیٹیاں
وَ - يَجْعَلُ - مَنْ - يَّشَآءُ - عَقِيْمًا ۭ اِنَّ - هٗ - عَلِيْمٌ
اور کر دیتا ہے جسے چاہے بانجھ تحقیق وہ جاننے والا ہے
قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا - كَانَ - لِ - بَشَرٍ - اَنْ - يُّكَلِّمَهُ
قدرت والا ہے اور نہیں ہے واسطے کسی بشر کے یہ کہ باتیں کرے اس سے
اللّٰهُ - اِلَّا - وَحْيًا - اَوْ - مِنْ - وَّرَآئِ - حِجَابٍ
اللہ مگر الہام سے یا پیچھے سے ایک پردے کے
اَوْ - يُرْسِلَ - رَسُوْلًا - فَ - يُوْحِيَ - بِاِذْنِهٖ
یا بھیج دے رسول پس پہنچا دے اس کے حکم کے ساتھ
مَا - يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ - عَلِيٌّ - حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾
جو وہ چاہے تحقیق وہ بلند و برتر حکمت والا ہے

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
جس کو چاہے بیٹیاں بخشتا ہے اور جس کو چاہے
الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ
بیٹے یا ان کو جوڑے بیٹے اور بیٹیاں دیتا ہے
وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
اور جس کو چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ ہے سب کچھ جانتا
قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ
کر سکتا اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے اللہ
اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ
باتیں کرے مگر اشارے سے یا پردہ کے پیچھے سے
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ
یا کوئی پیغام لانے والا بھیجے پھر اس کے حکم سے جو وہ
مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾
چاہے پہنچا دے تحقیق وہ سب سے اوپر ہے حکمتوں والا

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کے پہچاننے کے لیے اس پر غور کرو کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان کو اختیار نہیں پھر وہ کیسے ہوتی ہیں۔ سنو وہ اللہ کی مرضی اور اس کی قدرت سے ہوتی ہیں اللہ جس کو چاہے بیٹیاں ہی بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے ہی بیٹے دیتا ہے اور چاہے جس کو بیٹیاں اور بیٹے دونوں دے اور جسے چاہے بے اولاد ہی رکھے وہی جانتا ہے کہ کس کے لیے کیا بات مناسب ہے اور اس میں ہر بات کرنے کی قدرت ہے دیکھو انسان کی اتنی حیثیت نہیں کہ اللہ عزوجل اس کے سامنے آکر اس سے منہ در منہ بات کرے وہ یا تو خفیہ طور پر ہی آدمی کے دل پر بات کھول دیتا ہے یا پردہ کے پیچھے سے آواز کے ساتھ کچھ کہتا ہے ان دونوں صورتوں میں کوئی بولنے والا سامنے نہیں ہوتا اور کبھی کبھی فرشتہ کو کسی شکل میں بھیج دیتا ہے اور وہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے نبی سے صاف صاف کہہ دیتا ہے کوئی شک نہیں کہ اللہ بہت بلند ہے اس لیے وہ دنیا میں دکھائی نہیں دے سکتا لیکن اس کی حکمت چاہتی ہے کہ انسان کے پاس اپنا پیام ان تینوں طریقوں میں سے کسی طرح پہنچائے ۔

Marfat.com

قرآن اسی طرح نازل ہوا

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا
اور اسی طرح بھیجی ہم نے تیری طرف ایک روح حکم سے اپنے نہ
كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ
تو تھا جانتا کیا ہے کتاب اور نہ ایمان اور لیکن
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ
کیا ہم نے اسے روشنی کہ راہ سمجھاتے ہیں اس سے جسے چاہتے ہیں ہم اپنے بندوں میں سے
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۲)
اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرتا ہے طرف راہ سیدھی کے
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
راہ اللہ کی وہ جو واسطے اس کے ہے جو ہے آسمانوں میں
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (۵۳)
اور جو ہے زمین میں آگاہ رہ طرف اللہ ہی کے لوٹتے ہیں سب کام

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا
اور اسی طرح ہم نے بھیجا تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے
كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ
تو نہ جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان ولیکن
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ
ہم نے رکھی ہے یہ روشنی جس سے راہ سمجھا دیتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۵۲)
چاہیں اور بیشک تو سیدھی راہ سمجھاتا ہے
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اللہ کی راہ جس کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (۵۳)
میں سنتا ہے اللہ تک پہنچتے ہیں سب کام

رُوْحٌ (جان) وہ چیز جس سے زندگی حاصل ہو اس سے مراد فرشتہ بھی ہوتا ہے اور جان ڈالنے والی چیز بھی یہاں دونوں مراد ہو سکتے ہیں ۔

جب اللہ عزوجل اس قدر بلند اور عالیشان ہے اور آدمی اس قدر کمزور اور ناتواں ہے کہ دنیا میں اس کے روبرو نہیں ہو سکتا اور اس کی حکمت نے چاہا کہ انسان کو اپنا پیغام پہنچائے تو اس نے اپنے رسول دنیا میں بھیجے اور ان کے دل میں اپنے حکم ڈالے یا پردہ کے پیچھے سے اپنی آواز سنائی یا فرشتہ کو خفیہ یا ظاہر طور پر انکے پاس بھیجا اور پھر ان رسولوں نے باقی لوگوں کو وہ حکم پہنچائے اس آیت میں ارشاد ہے کہ اے محمدؐ ہم نے تیرے اوپر انہی تین طریقوں سے اپنے حکم بھیجے تاکہ انسان کو ہماری مرضی کیمطابق دنیا میں رہنا نصیب ہو قرآن حکیم ان حکموں کا خزانہ ہے اسکو ہمارا فرشتہ جسکا لقب الروح الامین ہے تیری طرف لے کر آیا اور تیرے دل میں اتار دیا یہ وہ پیغام ہے جس سے مردہ دلوں میں جان پڑتی ہے اس سے پہلے تجھے معلوم نہ تھا کہ کتاب جسمیں اللہ کے حکم لکھے ہوئے ہیں کیا ہے اور نہ ایمان کی حقیقت تجھے معلوم تھی ہم نے اس قرآن کو روشنی بنا کر بھیجا جس نے ساری کام کی باتوں کو کھول کر بتا دیا۔ تاکہ ہمارے بندے اس کے ذریعہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے اپنی بھلائی کا راستہ دیکھ لیں ہم اسکے ذریعہ انہیں راستہ دکھا کر لے چلتے ہیں اے ہمارے رسول تیرا کام انہیں سیدھے راستہ پر چل کر دکھانا ہے ۔ وہ راستہ جو اللہ عزوجل تک پہنچاتا ہے وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین کی ساری چیزوں کا مالک ہے اور سارے کام اس کی طرف پہنچ کر رہتے ہیں ۔

Marfat.com

سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی پر ایک نظر

اس سورت میں قرآن حکیم کی نصیحت سے بھری باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور کہا ہے کہ جتنا اس پر غور کرو گے اتنا ہی تمہیں یقین ہوتا چلا جائے گا کہ یہ اللہ ہی کی بھیجی ہوئی کتاب ہے جو زبردست ہے اور سارے بھیدوں سے واقف ہے ۔

ارشاد ہے کہ اللہ ہی اس ساری دنیا کا مالک ہے بزرگ اور سب سے بڑا ہے ۔ انسان اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے کب کا تباہ ہو چکا ہوتا ۔ لیکن فرشتے اللہ کی تعریف میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور انسان کے لیے بخشش مانگتے ہیں اس لیے انسان کو ایک مدت تک کے لیے اللہ مہلت دیتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اوروں کی طرف جھکے ہوئے ہیں ان کو اللہ دیکھ رہا ہے اور ان کو پوری پوری سزا دے گا رسول کے ذمہ زبردستی راہ راست پر لانا نہیں ہے ان کا کام فقط سمجھا دینا ہے ۔ دنیا امتحان کی جگہ ہے یہاں لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے رہیں گے ۔ ان سب کا فیصلہ مرنے کے بعد قیامت کے دن اللہ کے ہاں ہوگا ۔ جہاں سب جمع ہوں گے ۔ غور کرو تو اللہ کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں خود آسمان و زمین اس کے ایک ہونے پر گواہ ہیں ان کے سارے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہ اپنی حکمت سے جس کو جو اور جتنا چاہے عطا فرماتا ہے انسان کے لیے دنیا میں ایک ہی دین ہے اور وہ وہی ہے جسے ہمیشہ قاعدہ طور پر آدمؑ سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے نبی سمجھاتے چلے آئے ہیں اس کا اصل قاعدہ یہ ہے کہ اس کو مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں جھگڑے نہ پیدا کرو ۔ دین اتفاق کے لیے آیا ہے لیکن انسان خواہشوں اور جذبات کا شکار ہو کر ایک دوسرے سے لڑتے مرتے ہیں جنھیں اللہ کی کتاب مل چکی ہے وہ دنیا کے بکھیڑوں میں پھنس کر اس کو بھلا بیٹھے ہیں اور اس کی طرف سے شک و شبہ میں پڑے ہیں یہ قرآن آخری کتاب ہے اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ تم انسان کو اصلی دین کی طرف دعوت دو اور اس پر خود چل کر راہ دکھاؤ ۔ عدل و انصاف دنیا میں قائم کرو جو نہ مانے اس کو اللہ سزا دے کر رہے گا ۔ دنیا فنا ہو جائے گی اور قیامت ضرور آئے گی جو اس کو بھلا بیٹھے وہ انتہائی گمراہی میں پھنس گئے قرآن ہر بات کی کسوٹی ہے اور عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے ترازو کی مانند ہے جو اسے مانیں گے وہ جنت میں جائیں گے ۔ اور منہ مانگی مراد پائیں گے دنیا میں جو اس کا انکار کر بیٹھتے ہیں وہ کم سے کم اس کے دوسروں تک پہنچانے میں روڑے نہ اٹکائیں ورنہ اس کا انجام بُرا ہوگا افسوس کہ انسان مال و دولت پر مغرور ہو جاتا ہے ۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لیے دوسروں کے ساتھ ظلم و ستم کرنے پر اتر آتا ہے یاد رکھو انسان پر جو مصیبت آتی ہے اس کے بُرے کرتوتوں کی وجہ سے آتی ہے اللہ معاف نہ کرتا رہے تو بالکل تباہی پھیل جائے توبہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے دنیا میں کیا دھرا ہے اللہ کے پاس اس سے کہیں بہتر چیزیں ہیں مگر وہ انہیں کو ملیں گی جو نیک عادتیں اختیار کریں گے ان عادتوں کو صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے سارا زور اس پر ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ ۔ رسول کے کہنے پر چلو ۔ قرآن حکیم کو راستہ کی روشنی بناؤ ۔

Marfat.com

سورۂ الزخرف

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی تنتالیسویں اور حٰمٓ سے شروع ہونیوالی سورتوں میں سے چوتھی سورت ہے اس میں سات رکوع ہیں اور قیام مکہ کے درمیانی زمانے میں نازل ہوئی اس میں پھر قرآن مجید کی طرف انسانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ قرآن بڑی شاندار اور گہری باتوں سے بھرا ہے مکہ والوں سے کہا گیا ہے کہ تم جتنی چاہے شرارتیں اور زیادتیاں کرو یہ کتاب پوری کی پوری نازل ہو کر رہے گی اور ساری دنیا میں اس کا پیغام پھیل کر رہے گا لوگ نبیوں کے ساتھ ہنسی کرتے ہیں لیکن آخر ہنسنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور نبیوں کا بول بالا ہو کر رہتا ہے تم اللہ کو پہچانتے کیوں نہیں زمین اور آسمان اس نے بنائے۔ بلکہ وہ برساتا ہے خشکی اور تری میں چلنے پھرنے کے ذریعے کشتیاں بوجھ اٹھانے والے جانور سب تمہارے لیے اس نے بنائے۔ اس کا شکر ادا کرو کسی اور کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ۔ یہ کیا بے عقلی ہے کہ اللہ کی اولاد مانتے ہو اور وہ بھی بیٹیاں حالانکہ خود بیٹیوں کو برا سمجھتے ہو انسان اپنے باپ دادا کی رسمیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا حالانکہ اسے سب کچھ چھوڑ کر سچائی کا طلبگار ہونا چاہیے دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باپ کی اور قوم کی ایک نہ سنی اور سچی بات ڈھونڈ کر اس کے پیچھے لگے۔ توحید کا ڈنکا بجایا اور اپنے بعد والوں کے لیے یہی ورثہ چھوڑا۔ مگر بعد کے لوگ دنیا کی بے ہودہ باتوں میں پھنس کر اسے چھوڑ بیٹھے اور جب رسول انہیں سمجھانے آئے تو ان کا کہنا ماننے سے انکار کر دیا۔ اب یہ مکہ کے لوگ انکار کا بہانہ یہ کرتے ہیں کہ رسول تو کوئی مشہور اور مالدار آدمی ہونا چاہیے تھا۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم اللہ کی رسالت کے ٹھیکیدار ہو کہ اپنی مرضی کے مطابق اسے بانٹو۔ مال و دولت پر کیا فخر کرتے ہو۔ ہمارے ہاں دنیا کی دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم جسے چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں رسالت دنیا کی ساری دولتوں سے بڑھ کر حیثیت رکھتی ہے وہ اسی کو ملتی ہے جو ہمارے نزدیک اس کے لائق ہو ہم کافروں کو دنیا کی دولت بہت کچھ دے ڈالتے ہیں۔ یہاں تک وہ سونے چاندی کے گھر بنا لیتے لیکن اس لیے نہیں دی کہ کہیں لوگ کفر کو اچھا نہ سمجھ بیٹھیں کہ اس سے دولت ملتی ہے اور اس لیے سب کفر ہی کو اختیار کر لیں۔ نادانو! اصل چیز اللہ کی رحمت ہے اور وہ دین اسلام پر چلنے والوں کو ملے گی اور وہ جنت میں عیش کریں گے جو اللہ کی طرف سے منہ پھیرے گا۔ وہ شیطان کا ساتھی بن جائیگا اور آخرت میں دکھ اٹھائے گا مصر کے فرعون نے سرکشی کی اور ملک و مال پر مغرور ہو کر خدائی تک کا دعویٰ کر بیٹھا۔ آخر کیا ہوا۔ بُری طرح مارا گیا۔ اس کے حال سے سبق سیکھو۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے فرشتے خصلت معبود نہیں بن سکتے تو اور کون بنے گا دنیا کے اندر جو لوگ ایک دوسرے کے مددگار اور دوست بنے ہوئے ہیں آخرت میں یہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ سوا ان لوگوں کے جنہوں نے دنیا میں پرہیزگاری کی زندگی بسر کی۔

Marfat.com

اٰیاتُھا : ۸۹ (۴۳) سُوْرَۃُ الزُّخْرُف مَکِّیَّۃٌ (۶۳) رُکُوْعاتُھا ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قرآن بہت بلند اور مضبوط کتاب ہے

حٰمٓ ① وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ② اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا

حٰمٓ قسم ہے اس واضح کتاب کی ہم نے اسے عربی زبان کا

عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ③ وَاِنَّہٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ

قرآن رکھا تاکہ تم سمجھو اور تحقیق یہ قرآن ہمارے پاس لوح

لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ④ اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ

محفوظ میں بڑا مستحکم ہے کیا ہم یہ کتاب تمہاری طرف سے موڑ کر پھیر

صَفْحًا اَنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ⑤ وَکَمْ اَرْسَلْنَا

دیں گے اس لیے کہ تم ایسے لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے اور ہم نے پہلوں میں

مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ⑥ وَمَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ

بہت سے نبی بھیجے ہیں اور لوگوں کے پاس کوئی پیغام

اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ⑦ فَاَھْلَکْنَآ اَشَدَّ

لانے والا نہیں آتا جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے پھر ہم نے ان میں سے

مِنْھُمْ بَطْشًا وَّمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ⑧

سخت زور والے برباد کر ڈالے اور پہلوں کی مثال چلی آتی ہے

حٰمٓ قسم ہے اس واضح کتاب کی ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن رکھا تاکہ تم سمجھو اور تحقیق یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑا مستحکم ہے کیا ہم یہ کتاب تمہاری طرف سے موڑ کر پھیر دیں گے اس لیے کہ تم ایسے لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے اور ہم نے پہلوں میں بہت سے نبی بھیجے ہیں اور لوگوں کے پاس کوئی پیغام لانے والا نہیں آتا جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے پھر ہم نے ان میں سے سخت زور والے برباد کر ڈالے اور پہلوں کی مثال چلی آتی ہے

عَلِیٌّ اونچے مرتبہ والا) حکیم (مضبوط اور پختہ) یہ الفاظ پہلے گزر چکے ہیں یہاں یہ قرآن مجید کے لیے استعمال ہوئے ہیں کیونکہ یہ بڑے مرتبہ والا اور پختہ باتوں والا ہے۔ نَضْرِبُ مِنْکُمْ پھیر دیں گے تم سے ضرب سے مضارع ہے ضَرْبٌ سے جس کے معنی کسی سے پھیر دینا ہوتے ہیں۔ صَفْحٌ چہرہ وغیرہ کسی چیز کے چوڑے حصہ کو کہتے ہیں مثلاً آدمی کا چہرہ سینہ پیٹھ ارشاد ہے کہ قرآن شریف ایک واضح اور روشن کتاب ہے اے عرب کے لوگو ہم نے اسے عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ لو اور پھر اس کا پیغام زبانی اور عملی طور پر سارے دنیا والوں کو پہنچا دو تمہاری زیادتیوں اور شرارتوں کی وجہ سے اس بیش قیمت نصیحتوں والی کتاب کو روکا نہیں جا سکتا کیونکہ یہ فقط تمہارے ہی لیے نہیں اس سے سارے سمجھدار انسان فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں رسول پہلے بھی آئے ہیں لوگ ہمیشہ ان کی ہنسی اڑاتے رہے لیکن رسولوں کے مقابلے میں بڑے مغرور بھی آخر برباد ہو گئے اور دنیا میں نافرمانوں کیلئے عبرت اور عبرت کا باعث بن گئے۔

Marfat.com

مانی ہوئی بات

وَلَئِنْ - سَاَلْتَ - هُمْ - مَّنْ - خَلَقَ - السَّمٰوٰتِ
اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے بنایا آسمانوں کو
وَالْاَرْضَ - لَ - يَقُوْلُ - نَّ - خَلَقَ - هُنَّ - الْعَزِيْزُ
اور زمین کو البتہ کہیں گے وہ بنایا انھیں زبردست
الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِیْ - جَعَلَ - لَكُمُ - الْاَرْضَ
جاننے والے نے وہی جس نے بنایا واسطے تمھارے زمین کو
مَهْدًا - وَّ جَعَلَ - لَكُمْ - فِيْهَا - سُبُلًا
بچھونا اور کردیے واسطے تمھارے اس میں راستے
لَّعَلَّكُمْ - تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَ - الَّذِیْ - نَزَّلَ
تاکہ تم راہ پاؤ اور وہ جس نے اتارا
مِنَ - السَّمَآءِ - مَآءً - بِقَدَرٍ - فَاَنْشَرْنَا - بِهٖ
آسمان سے پانی ساتھ اندازہ کے پس زندہ کیا ساتھ اس کے
بَلْدَةً - مَّيْتًا - كَذٰلِكَ - تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱
زمین مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
اور اگر تو ان سے پوچھے آسمان اور
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ
زمین کس نے بنائے تو کہیں بنائے اس زبردست
الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
خبردار نے وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا
مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا
بنا دیا اور تمھارے لیے اس میں راستے رکھ دیے تاکہ
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَالَّذِیْ نَزَّلَ
تم راہ پاؤ اور جس نے آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ
پانی ناپ کر اتارا پھر اس سے مردہ زمین
بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱
کو زندہ کیا اسی طرح تمھیں بھی نکالیں گے

مکہ کے عرب اللہ کا اقرار کرتے تھے لیکن یہ اقرار صرف زبانی تھا۔ ان کا خیال تھا کہ دنیا کا بنانا اور اس کے بڑے بڑے کام تو اللہ کے سپرد ہیں لیکن روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے کام دیوتاؤں اور ستاروں وغیرہ کے حوالہ ہیں ان آیتوں میں اس خیال کو غلط بتایا گیا ہے۔ ارشاد ہے کہ ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو فوراً ان کے منہ سے یہی نکلے گا کہ اللہ نے لیکن اتنا مان کر پھر شرک کرنا یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے کیونکہ اللہ کو خالق ماننے میں اقرار پوشیدہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ اختیار اور قوت والا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے یہ وہ زبان سے تو کہہ دیتے ہیں۔ لیکن دل سے یہ نہیں سمجھتے کہ اس کے سوا قوت اور علم کسی میں ہے ہی نہیں واقعہ یہ ہے کہ وہ پوری قوت اور قدرت والا ہے اور ان کے فائدہ کی ساری چیزیں اس کی رحمت سے پیدا اور موجود ہوتی ہیں اسی نے زمین بنا کر دور دراز رہنے والے انسانوں کو آپس میں ملنے جلنے کی آسانیاں عطا کیں اور اس میں زمین اور سمندر دونوں کے راستے بنا دیئے پھر آسمان سے مینہ برسانے کا سامان کر دیا جس سے خشک زمین پھر ہری بھری ہو جاتی ہے۔ اسی سے یہ بھی سمجھ لو کہ اسطرح انسان کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ اللہ زندہ کرے گا جب اس طرح سمجھو گے تو جان لو گے کہ اللہ کے سوا کسی میں کچھ طاقت نہیں۔

Marfat.com

اللہ کی مہربانیاں

وَالَّذِیْ - خَلَقَ - الْاَزْوَاجَ - کُلَّهَا - وَجَعَلَ - لَکُمْ
اور وہی ہے جس نے پیدا کیے جوڑے سب کے سب اور بنا دیا واسطے تمہارے
مِّنَ الْفُلْكِ - وَالْاَنْعَامِ - مَا - تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
کشتیوں سے اور چوپایوں سے وہ جس پر تم سوار ہوتے ہو

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا وَجَعَلَ لَکُمْ
اور جس نے سب چیز کے جوڑے اور تمہارے واسطے
مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
کشتیوں اور چوپایوں کو بنا دیا جن پر تم سوار ہوتے ہو

لِتَسْتَوٗا - عَلٰی ظُهُوْرِهٖ - ثُمَّ - تَذْكُرُوْا
تاکہ تم سنور کر بیٹھو ان کی پیٹھوں پر پھر یاد کرو
نِعْمَةَ - رَبِّكُمْ - اِذَا - اسْتَوَیْتُمْ - عَلَیْ - هِ -
نعمت اپنے رب کی جب ٹھیک بیٹھ جاؤ تم اس پر
وَ - تَقُوْلُوْا - سُبْحَانَ - الَّذِیْ - سَخَّرَ - لَ - نَا
اور کہو پاک ہے وہ جس نے فرمانبردار کر دیا ہمارے لیے
هٰذَا - وَمَا - كُنَّا - لَ - هٗ - مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
اس کو اور نہ تھے ہم اس کو بس میں لانے والے
وَ - اِنَّا - اِلٰی - رَبِّنَا - لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے البتہ لوٹنے والے ہیں

لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا
تاکہ چڑھ بیٹھو اس کی پیٹھ پر پھر اپنے رب کا
نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ
احسان یاد کرو جب بیٹھ چکو اور
وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
کہو ذات پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
بس میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے
وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اور ہمیں اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے

ازواج (قسم قسم کی چیزیں) زوج کی جمع ہے یعنی آپس میں ملتی جلتی یا مقابلہ کی چیزیں مُقْرِنِیْنَ (بس میں لانے والے) مُقْرِنٌ کی جمع ہے۔ جو اِقْرَان سے بنا ہے اس کا مادہ ق۔ر۔ن ہے قَرَنَ کے معنی ملانا اِقْرَان قابو میں کر لینا۔

پھر یہ بھی سمجھو کہ اسی نے طرح طرح کی ساری چیزیں دنیا میں بنائیں جو ایک دوسری سے کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھتی ہے پھر تمہیں اتنا زور اور سمجھ عطا کی کہ تم نے جانور اور کشتیوں کو اپنے قابو میں کر لیا اور ان پر سوار ہو کر جہاں جی چاہا گئے یہ اللہ کی عنایت ہے۔ تمہیں چاہیے کہ جب ان پر سوار ہو تو دل میں اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہم پر بڑا احسان کیا جو ان چیزوں کو ہمارے اختیار میں دے دیا اور زبان سے یوں شکر کرو کہ ہر برائی اور عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں دے دیا ورنہ ہم میں کیا طاقت تھی جو ہم انہیں قابو میں لاتے اور دنیا میں ان چیزوں پر سوار ہو کر سفر کرتے وقت آخرت کا سفر یاد کرو اور کہو ایک دن ہم دنیا سے کوچ کر کے اسی طرح اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے۔ اور یقیناً ہم اس کی طرف ایک نہ ایک دن جانے والے ہیں۔

Marfat.com

عجیب سوچ

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ
اور کر دیا واسطے اسکے بندوں میں سے اس کے حصہ تحقیق
الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ ۙ
انسان بڑا ناشکرا ہے صریح کیا اس نے اپنی
مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ
مخلوقات میں سے بیٹیاں رکھ لیں اور تم کو چن کر بیٹے
بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا
دیے اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری
ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا
ملے جسے رحمٰن کے نام لگایا ہے تو اس کا منہ سارا دن
وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي
سیاہ رہے اور وہ دل میں گھٹ رہا ہے کیا ایسا شخص جو زیور
الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾
میں پالا جائے اور وہ جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے۔

وَجَعَلُوْا - لَهٗ - مِنْ - عِبَادِهٖ - جُزْءًا ؕ اِنَّ
اور کر دیا واسطے اسکے بندوں میں سے اس کے حصہ تحقیق
الْاِنْسَانَ - لَكَفُوْرٌ - مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ - اتَّخَذَ -
انسان البتہ ناشکرا ہے کھلا ہوا کیا لے لیں اس نے
مِمَّا - يَخْلُقُ - بَنٰتٍ - وَّ - اَصْفٰ - كُمْ
اس سے جو پیدا کیا بیٹیاں اور چن لیا تمہیں
بِ - الْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا - بُشِّرَ - اَحَدُهُمْ - بِمَا
ساتھ بیٹوں کے اور جب خوشخبری دی جائے ایک ان کے کو ساتھ اسکے
ضَرَبَ - لِلرَّحْمٰنِ - مَثَلًا - ظَلَّ - وَجْهُهٗ - مُسْوَدًّا
جسے بنایا واسطے رحمٰن کے کہاوت ہو جائے چہرہ اس کا سیاہ
وَّهُوَ - كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ - مَنْ - يُّنَشَّؤُا - فِي
اور وہ گھٹنے والا ہو کیا اور جو پالا جائے میں
الْحِلْيَةِ - وَهُوَ - فِي الْخِصَامِ - غَيْرُ - مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾
زیور کے اور وہ ہو میں جھگڑے کے نہ کھل کر بات کرنے والا

اصفیٰ (پسند کیا) ماضی کا صیغہ ہے اِصْفَاءٌ سے جو ص - ف - و سے فعل متعدی ہے صَفْوٌ - صَفَاءٌ نتھرنا اِصْفَاءٌ چھانٹنا مخصوص کر دینا چن لینا۔

ارشاد ہے کہ ان لوگوں کا عجیب حال ہے انکو اللہ نے کیا کیا نعمتیں عطا کیں زمین بنا کر اس پہ ان کے چلنے پھرنے کی راہیں بنا دیں آسمان سے مینہ برسا کر زمین کو خشکی کے بعد پھر سرسبز کیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ مردہ کو پھر زندہ کر سکتا ہے ان نعمتوں پر یہ اسکا شکر ادا کرتے تو ان کیلئے کیا ہی اچھا ہوتا اسکے بدلے یہ الٹی اس کی جناب میں گستاخیاں کرنے لگے اسکے بندوں میں سے بعض کو اس کی اولاد بنانے لگے یہ کیسی کھلم کھلا نمک حرامی ہے اتنا نہ سوچا کہ کیا اللہ کے لیے پسند کرنے کو بیٹیاں ہی رہ گئی تھیں جنہیں یہ خود ایک حقیر مخلوق سمجھتے ہیں اور اگر کوئی کسی سے کہہ دے کہ تیرے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تو اس کا چہرہ غم کے مارے سیاہ ہو جاتا ہے اور سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ جاتا ہے یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ جس مخلوق کا کام ہی زیور پہننا اور اپنے آپ کو سجانا ہو اور جو بات چیت میں کھل کر اپنی بات نہ منوا سکے نہ دوسرے کی بات غلط کر سکے اور سوا شرمانے اور لجانے کو اور کچھ اس کے پاس قابل توجہ صفت نہ ہو وہ کس طرح اس دانا بینا مالک مطلق اللہ کی اولاد مانی جا سکتی ہے ۞

Marfat.com

ناسمجھی

وَجَعَلُوا - الۡمَلٰٓئِکَۃَ - الَّذِیۡنَ - ھُمۡ - عِبٰدُ
اور ٹھہرا دیا انھوں نے فرشتوں کو جو کہ ہیں وہ بندے
الرَّحۡمٰنِ - اِنَاثًا ؕ اَ - شَھِدُوۡا - خَلۡقَ - ھُمۡ ؕ
رحمٰن کے عورتیں کیا دیکھی انھوں نے پیدائش ان کی
سَتُکۡتَبُ - شَھَادَتُ - ھُمۡ - وَ - یُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾
ابھی ابھی لکھی جائے گی گواہی ان کی اور پوچھ ہوگی ان سے
وَقَالُوۡا - لَوۡ - شَآءَ - الرَّحۡمٰنُ - مَا - عَبَدۡنٰھُمۡ ؕ
اور کہا انھوں نے اگر چاہتا رحمٰن نہ پوجتے ہم انھیں
مَا - لَھُمۡ - بِ - ذٰلِکَ - مِنۡ - عِلۡمٍ ؕ اِنۡ
نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کوئی علم نہیں
ھُمۡ - اِلَّا - یَخۡرُصُوۡنَ ؕ ﴿۲۰﴾
وہ مگر اٹکل لڑاتے

وَجَعَلُوا الۡمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عِبٰدُ -
اور انھوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں
الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَھِدُوۡا خَلۡقَھُمۡ ؕ
ٹھہرا یا کیا ان کا بنانا دیکھتے تھے ابھی ابھی ان کی گواہی لکھی
سَتُکۡتَبُ شَھَادَتُھُمۡ وَیُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾
جائے گی اور ان سے پوچھ ہو گی
وَقَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰھُمۡ ؕ
اور کہتے ہیں اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کو پوجتے
مَا لَھُمۡ بِذٰلِکَ مِنۡ عِلۡمٍ ؕ اِنۡ
ان کو اس کی کچھ خبر نہیں یہ سب
ھُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾
اٹکلیں دوڑاتے ہیں

انسان کے لیے عموماً اللہ عزوجل کو پہچاننا جیسا کہ پہچاننا چاہیے ہمیشہ مشکل رہا ہے عام لوگوں کی دوڑ دنیا کے ظاہری حالات تک ہے اگر اللہ کے رسول رہنمائی نہ کرتے تو ہمیشہ یہ غلط فہمی ہی میں پھنسے رہتے انسان دیکھتا ہے کہ دنیا میں کوئی کتنا ہی بڑا بن جائے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے بغیر اس کا گزارا نہیں بلکہ وہ بڑا ہی جب بنتا ہے جب دوسرے اس کی مدد کریں اسی سے یہ خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی معاذ اللہ دوسروں کی مدد کے سہارے حکومت کرتا ہے عرب کے مشرک تو اللہ کی اولاد تک مانتے تھے۔ اور پھر ان کی عقل کو ایسی ٹھوکر لگی کہ اللہ کی اس فرضی اولاد کو بھی بیٹیاں سمجھا۔ قرآن حکیم نے اس سارے خیال کو سرے سے غلط بتایا۔ ایسے ہی فرشتوں کی بابت بھی وہ کہتے تھے کہ یہ سب عورتیں ہیں۔

ارشاد ہے کہ تم خواہ مخواہ دل سے جوڑ کر باتیں کیوں کرتے ہو غیب کی باتوں کا تمہیں پتہ نہیں اور تم ہو کہ صرف اپنے ہی خیال پہ اڑے ہوئے ہو اور اپنے شرک کے لیے یہ بہانہ ڈھونڈتے ہو کہ اللہ ہی کو منظور ہوگا۔ کہ ہم شرک کریں ورنہ وہ چاہتا تو ہمیں روک دیتا سنو یہ نادانی کی باتیں ہیں شرک سے اللہ ناراض ہے اللہ نے انسان کو دنیا میں کچھ اختیار دے کر چھوڑ دیا ہے۔ اور کہہ دیا ہے۔ کہ تم جو چاہو گے کسی حد تک وہ ہو جائے گا۔ لیکن ہماری رضامندی اسی میں ہے۔ جو قرآن حکیم بتاتا ہے۔

Marfat.com

اندھی تقلید

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
کیا دی ہم نے انھیں کوئی کتاب پہلے سے اس کے پس وہ
بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ
اس کو تھامے ہوئے ہیں نہیں بلکہ کہتے ہیں تحقیق ہم نے پایا ہم
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
باپ دادا اپنے کو اوپر ایک طریقہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدم ان کے
مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا
راستہ پکڑے ہوئے ہیں اور مانند اس کے نہیں بھیجا ہم نے
مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ
پہلے تیرے بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
مگر کہا مالداروں نے ان کے تحقیق ہم پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو
عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾
اوپر ایک طریقہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشانوں قدموں ان کے چل رہے ہیں

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
پھر کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی سو انھوں نے
بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ
اسے مضبوط پکڑ رکھا ہے بلکہ کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
دادوں کو ایک راہ پر پایا اور ہم انھیں کے قدموں پر راہ
مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا
پائے ہوئے ہیں اور اسی طرح جس کسی کو ہم تجھ سے پہلے
مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ
کسی بستی میں ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگ
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر
عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾
پایا اور ہم انہی کے قدموں پر چلتے ہیں

پہلے ارشاد ہوا کہ یہ مشرک لوگ شرک کو کوئی بُرا کام نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہا جائے کہ تم بُرا کرتے ہو تو بے پرواہی سے جواب دیتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ سب کام اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں۔ پھر ظاہر ہے کہ ہمارا شرک کرنا بھی اللہ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے اگر وہ چاہتا تو ہمیں شرک سے روک دیتا یہ ان کے سمجھنے کی غلطی ہے کسی کام کا واقع ہو جانا اور ہے اور اس کام مرضی کے مطابق ہونا اور ہے اس لیے ان کی یہ دلیل بالکل غلط ہوگی اب وہ بتائیں کہ کیا اس سے پہلے ہم نے کوئی کتاب انکے پاس بھیج دی تھی جسمیں انہیں حکم دیا تھا کہ شرک کرو اس پر لاجواب ہو کر وہ کہتے ہیں کہ بس رہنے دو جی ہم تو اپنے باپ دادا کے پرانے طریقے پر چلتے ہیں ہم نے انہیں یہی کرتے دیکھا اس لیے ہم بھی یہی کرتے ہیں مگر یہ کوئی عقل کا راستہ نہیں بلکہ آنکھیں بند کر کے پہلوں کے پیچھے چلنا ہے یہی کہہ کر پہلی قوموں نے بھی رسولوں کی بات کو ٹال دیا تھا۔ کہ ہم تو وہی کرتے ہیں جو ہمیشہ سے ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں انہوں نے ایک طریقہ قائم کر رکھا تھا۔ اور ہمیں وہ بنا بنایا راستہ مل گیا ہم انہی کے قدم بہ قدم اسی راستہ پر چل پڑے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ جواب صرف ایک غلط بہانہ ہے کوئی معقول بات نہیں اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ان میں اپنی عقل کچھ ہے ہی نہیں۔

Marfat.com

کوری دھینگا مشتی

قَالَ - اَ - وَ - لَوْ - جِئْتُ - کُمْ - بِ - اَھْدٰی

کہا اس نے کیا اور اگر آؤں میں تمہارے پاس ساتھ زیادہ سیدھے راستہ کے

مِنْ - مَّا - وَجَدْتُّمْ - عَلَیْہِ - اٰبَآءَکُمْ ؕ قَالُوْٓا

اس سے کہ پایا تم نے اوپر اس کے باپ دادا کو اپنے کہا انہوں نے

اِنَّا - بِمَآ - اُرْسِلْتُمْ - بِہٖ - کٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

تحقیق ہم ساتھ اسکے بھیجے گئے ہو تم جسے وے کر انکار کرنے والے ہیں

فَانْتَقَمْنَا - مِنْ - ھُمْ - فَانْظُرْ - کَیْفَ - کَانَ

پس انتقام لیا ہم نے ان سے پس دیکھ لے کیسا ہوا

عَاقِبَۃُ - الْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ - اِذْ - قَالَ

انجام جھٹلانے والوں کا اور جب کہا

اِبْرٰھِیْمُ - لِاَبِیْہِ - وَ - قَوْمِہٖٓ اِنَّنِیْ - بَرَآءٌ

ابراہیم نے اپنے باپ سے اور قوم اس کی سے تحقیق میں بیزار ہوں

مِّمَّا - تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا - الَّذِیْ - فَطَرَنِیْ

اس سے جسے پوجتے ہو تم مگر وہ جس نے پیدا کیا مجھے

فَاِنَّہٗ - سَ - یَھْدِیْنِ ﴿۲۷﴾

پس تحقیق وہ عنقریب راہ سجھائے گا مجھے

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُکُمْ بِاَھْدٰی

رسول نے کہا اور جو میں تم کو اس سے زیادہ سوجھ کی راہ

مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْہِ اٰبَآءَکُمْ ؕ قَالُوْٓا

لا دوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تو کہنے لگے ہم

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

تمہارا لایا ہوا نہیں مانیں گے

فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ

پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا سو دیکھ لے

عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ

جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا اور جب ابراہیم

اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ

نے اپنے باپ اور قوم سے کہا میں الگ ہوں

مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ

ان چیزوں سے جنہیں تم پوجتے ہو مگر جس نے مجھے بنایا

فَاِنَّہٗ سَیَھْدِیْنِ ﴿۲۷﴾

سو وہ مجھے راہ سجھائے گا

ارشاد ہے کہ اللہ کے رسول نے ان کی بات سن کر سیدھا اور صاف جواب یہ دیا کہ میں اگر تمہیں ایسا راستہ بتاؤں جو تمہارے باپ دادا کے قائم کیے ہوئے راستے سے کہیں بہتر ہو تو کیا تم پھر بھی اپنے باپ دادا ہی کے ڈگر پر چلنا پسند کرو گے اس سے بڑھ کر معقول سوال کیا ہو سکتا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے ڈھٹائی سے اس کا جواب یہ دیا کہ ہم تو سرے سے تمہاری بات مانتے ہی نہیں بہتر اور بدتر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس سخت دلی کا کیا ٹھکانا۔ ارشاد ہے کہ آخر ہم نے ان کے صاف انکار کا انہیں مزہ چکھایا پھر جو ان کا انجام ہوا۔ وہ تمہارے سامنے ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ عقلمند آدمی باپ دادا کے غلط راستہ پر کبھی قائم نہیں رہ سکتا دیکھو ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے اور اس کی ساری قوم سے صاف کہہ دیا کہ میں تمہارے معبودوں کو کبھی نہیں مان سکتا میں تو اپنے خالق کو مانتا ہوں اسی نے مجھے بنایا اور وہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔

Marfat.com

حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ

وَجَعَلَ - هَا - كَلِمَةً ' بَاقِيَةً - فِيْ - عَقِبِهٖ
اور کر دیا اسے کلمہ باقی رہنے والا پیچھے اولاد اپنی کے

لَعَلَّ - هُمْ - يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ - مَتَّعْتُ - هٰٓؤُلَآءِ
تاکہ وہ رجوع کرتے رہیں پر میں نے برتنے کو سامان دیا ان کو

وَاٰبَآءَ - هُمْ - حَتّٰى - جَآءَ - هُمُ - الْحَقُّ - وَرَسُوْلٌ
اور باپ دادا کو ان کے یہاں تک، آیا ان کے پاس سچ اور رسول

مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ - لَمَّا - جَآءَ - هُمُ - الْحَقُّ - قَالُوْا
صاف کہنے والا اور جب آیا ان کے پاس سچ کہا انھوں نے

هٰذَا - سِحْرٌ - وَّ - اِنَّا - بِهٖ - كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
یہ جادو ہے اور تحقیق ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

وَقَالُوْا - لَوْلَا - نُزِّلَ - هٰذَا - الْقُرْاٰنُ
اور کہا انھوں نے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن

عَلٰى - رَجُلٍ - مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ - عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾
اوپر کسی مرد کے دونوں شہروں کے بڑے

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً ' بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ
اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گیا تاکہ وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ
رجوع کرتے رہیں کوئی نہیں پر میں نے برتنے کو دیا

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ
ان کو اور ان کے باپ دادا کو یہاں تک کہ ان کے پاس سچا

مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا
دین اور رسول کھول کر سنا دینے والا پہنچا اور جب ان کے پاس

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
دین پہنچا کہا یہ جادو ہے اور اسے نہ مانیں گے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ
اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں

عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾
میں کے کسی بڑے مرد پر کیوں نہ اترا

جَعَلَهَا میں هَا کی ضمیر اس کلمہ کی طرف ہے جو پہلی آیت سے سمجھ میں آتا ہے اور جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ قَرْيَتَيْنِ سے مراد مکہ اور طائف کی دو بستیاں ہیں یہ قریۃ کا تثنیہ ہے جس کے معنی گاؤں ہیں ۔

ارشاد ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو کلمہ توحید اپنی زندگی میں اپنے باپ اور اپنی کی قوم سے کہا تھا اسی پر جمے رہنا کی وصیت اپنی اولاد کو کر گئے اب اگر تمہیں باپ دادا کے طریقہ پر قائم رہنا ہے تو اپنے سب سے بڑے دادا ابراہیمؑ کے طریقہ پر قائم ہونا چاہیے اور وہ طریقہ یہی ہے ۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں ۔ یہ تم کو تمہارے سب سے بڑے دادا کی پیروی کی طرف بلاتے ہیں دراصل لوگوں کو دنیا کے لالچ نے گمراہ کر رکھا ہے ۔ یہ اپنے قریب کے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے دنیا میں پھنس کر اصل دین کو جو انکے جدامجد ابراہیمؑ نے قائم کیا تھا بھلا دیا تھا ۔ اب اسی کے یاد دلانے کیلئے ہم نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے ۔ انہوں نے انہیں صاف صاف بتا دیا کہ حق بات کیا ہے مگر اب انہیں حق ماننے میں اپنی موت نظر آتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان کے باپ دادا دنیا سے دھوکا کھائے ہوئے انہیں غلط راستہ پر ڈال چکے ہیں اب یہ قرآن سن کر کہتے ہیں کہ یہ اگر اللہ کی طرف سے ہے تو دونوں بستیوں میں سے کسی سب سے بڑے سردار پر کیوں نہ نازل ہوا ۔

Marfat.com

دنیا کی بڑائی کوئی چیز نہیں

اَ - هُمْ - يَقْسِمُوْنَ - رَحْمَتَ - رَبِّ - كَ ؕ
کیا وہ بانٹتے ہیں رحمت رب تیرے کی
نَحْنُ - قَسَمْنَا - بَيْنَهُمْ - مَّعِيْشَتَهُمْ
ہمیں نے تقسیم کی ہے درمیان ان کے روزی ان کی
فِى - الْحَيٰوةِ - الدُّنْيَا - وَرَفَعْنَا - بَعْضَهُمْ
زندگانی دنیا کے اور اونچا کیا بعض ان کے کو
فَوْقَ - بَعْضٍ - دَرَجٰتٍ - لِّيَتَّخِذَ - بَعْضُهُمْ
اوپر بعض کے درجوں میں کہ بنالے ہیں بعض ان کے
بَعْضًا - سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ - رَبِّكَ
بعض کو دبیل اور رحمت رب تیرے کی
خَيْرٌ - مِّمَّا - يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾
بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ
کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی رحمت کو
نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ
ہم نے ان میں ان کی روزی دنیا کی
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ
زندگانی میں بانٹ دی ہے اور بعض کے
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بعض پر درجے بلند کر دیے کہ ایک دوسرے کو
بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ
خدمتگار ٹھہراتا ہے اور تیرے رب کی رحمت بہتر
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾
ہے ان چیزوں سے جو وہ سمیٹتے ہیں۔

لِيَتَّخِذَ : (تاکہ پکڑے) یہاں لام ۔ انجام اور نتیجہ ظاہر کرنے کے معنی دیتا ہے یعنی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک کو دوسرا دباتا ہے

سِخْرِيًّا (بے اجرت محنتی) س - خ - ر سے اسم منسوب ہے سُخْر کی طرف سُخْر کے معنی ذلت کے ہیں۔ سُخْرِيٌّ ذلیل محنتی بلا اجرت بیگار میں پکڑا ہوا۔

ارشاد ہے کہ اللہ کی رحمت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں نہیں کہ جسے چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں خود دنیا کی چیزوں ہی میں دیکھ لو پیغمبری تو بڑی چیز ہے دنیا کا مال و دولت ہی ان کی مرضی کے مطابق نہیں بانٹا گیا۔ کوئی مالدار ہے کوئی غریب ہر ایک کا مرتبہ الگ الگ ہے بڑے مرتبے والا چھوٹے مرتبے والے کو اپنا خدمت گار بنا کر رکھتا ہے جب مال و دولت تک کا بھی دنیا ہمارے اختیار میں نہیں ہے تو نبوت تو ہماری ایسی رحمت ہے جس کے سامنے مال و دولت کی کوئی حقیقت نہیں اس میں ان کے اختیار کو کیسے دخل ہو سکتا ہے جب مال و دولت ہی میں ان کو اختیار نہیں دیا گیا تو نبوت میں ان کی خواہش کیسے چلے گی یہ سب کچھ ہمارے اختیار میں ہے ہم اپنی حکمت و دانائی سے جس کو چاہیں دیں۔ یہ کیا جانیں کہ ان بستیوں میں کون ایسے مرتبے والا شخص ہے جسے رسالت کا عہدہ دیا جا سکے۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ رسالت کے لائق کون ہے کون نہیں۔

Marfat.com

مال بے حقیقت چیز ہے

وَلَوْلَآ - اَنْ - یَّکُوْنَ - النَّاسُ - اُمَّۃً - وَّاحِدَۃً - لَّجَعَلْنَا
اور اگر نہ ہوتا یہ کہ ہو جائیں لوگ جتھا ایک البتہ کر دیتے ہم
لِ - مَنْ - یَّکْفُرُ - بِالرَّحْمٰنِ - لِبُیُوْتِ - ھِمْ - سُقُفًا - مِّنْ
واسطے ان کے جو کافر ہوئے ساتھ رحمٰن کے واسطے گھروں ان کے کے چھتیں
فِضَّۃٍ وَّ مَعَارِجَ - عَلَیْھَا - یَظْھَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِ بُیُوْتِھِمْ
چاندی کی اور سیڑھیاں کہ اوپر ان کے وہ چڑھیں اور واسطے گھروں ان کے کے
اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا - عَلَیْھَا - یَتَّکِئُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا
دروازے اور تخت جن کے اوپر تکیہ لگائیں وہ اور سونا
وَاِنْ - کُلُّ - ذٰلِکَ - لَمَّا - مَتَاعُ - الْحَیٰوۃِ - الدُّنْیَا
اور نہیں سب کچھ یہ مگر پونجی زندگانی دنیا کی
وَالْاٰخِرَۃُ - عِنْدَ - رَبِّکَ - لِ - الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾
اور آخرت نزدیک تیرے رب کے ہے واسطے متقیوں کے

وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا
اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں گے
لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِھِمْ سُقُفًا مِّنْ
تو ہم ان لوگوں کو جو رحمٰن سے منکر ہیں ان کے گھروں کے لیے دیتے چاندی
فِضَّۃٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُیُوْتِھِمْ
کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں اور ان کے گھروں کے
اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْھَا یَتَّکِئُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا
دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں اور سونے کے
وَاِنْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
اور یہ سب کچھ نہیں مگر برتنا دنیا کی زندگانی کا اور آخرت
وَالْاٰخِرَۃُ عِنْدَ رَبِّکَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۳ ۱۰ ۹
تیرے رب کے ہاں ان کے لیے ہے جو ڈرتے ہیں

زُخْرُفًا (سونا) اس کا عطف سُقُفًا، اَبْوَابًا سُرُرًا پر ہے جو جَعَلْنَا کے مفعول ہیں مَعَارِج (سیڑھیاں) معراج کی جمع ہے جو ع - ر - ج سے اسم آلہ ہے عروج چڑھنا۔ سُرُرٌ (چوکیاں تخت) سریر کی جمع ہے جس کے معنی بیٹھنے کی چارپائیوں اور چوکیوں کے ہیں یَتَّکِئُوْنَ فعل مضارع ہے اِتِّکَاءٌ سے جو و - ک - ء سے بنا ہے اتکاء کسی پر پیٹھ لگا کر سہارا دے کر بیٹھنا جس پر سہارا دیا جائے اسے اسم تکیہ کہتے ہیں غالباً یہ عربی لفظ تُکَاءَۃٌ سے بگاڑ کر بنا لیا ہے ۔

ارشاد ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ دنیا میں مال و دولت باعث عزت ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ ایک بے حقیقت چیز ہے اور یہ دنیا میں اللہ کے نہ ماننے والوں کو بے حساب مل جاتی یہاں تک کہ انکے گھروں کی چھتیں زینے دروازے تخت اور سارا سامان سب سونے چاندی کا ہوتا مگر اس خیال سے ایسا نہ کیا گیا کہ لوگ کفر ہی کو اختیار کر لیں گے ورنہ سونے چاندی سے کافروں کے گھر بھر دیئے جاتے نادانو! یہ تو فقط دنیا کے اندر کچھ دن کے گزارے کا سامان ہے ۔ اس میں کچھ نہیں دھرا ۔ ہاں آخرت کی زندگی اصل زندگی ہے اور وہاں کا عیش و آرام انہیں ملے گا ۔ جو اللہ سے ڈر کر دنیا میں پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے ہیں وہاں انہیں فقط سونا ۔ چاندی کیا وہ سب کچھ ملے گا ۔ جس کی خواہش کریں گے اور یہی اصل کامیابی ہے ۔

Marfat.com

کفر کا وبال

وَ - مَنْ - یَّعْشُ - عَنْ - ذِکْرِ - الرَّحْمٰنِ - نُقَیِّضْ
اور جو آنکھ موند لے ذکر سے رحمٰن کے مقرر کر دیں ہم
لَہٗ - شَیْطٰنًا - فَ - ھُوَ - لَ - ہٗ - قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾
واسطے اس کے ایک شیطان پس وہ واسطے اس کے ساتھی رہے
وَ - اِنَّھُمْ - لَ - یَصُدُّوْنَ - ھُمْ - عَنِ السَّبِیْلِ
اور تحقیق وہ البتہ روکتے ہیں انھیں راستہ سے
وَ - یَحْسَبُوْنَ - اَنَّ - ھُمْ - مُّھْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓی
اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راستہ پر ہیں یہانتک کہ
اِذَا - جَآءَنَا - قَالَ - یٰلَیْتَ - بَیْنِیْ - وَبَیْنَکَ
جب آئے ہمارے پاس کہے اے کاش درمیان میرے اور درمیان تیرے
بُعْدَ - الْمَشْرِقَیْنِ - فَبِئْسَ - الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾
دوری ہو مشرق مغرب کی پس بُرا ہے ساتھی تُو

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ
اور جو کوئی رحمٰن کی یاد سے آنکھیں چرائے ہم اس پر
لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾
ایک شیطان مقرر کر دیں پھر وہ اس کا ساتھی رہے
وَاِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ
اور وہ ان کو راہ سے روکتے رہتے ہیں اور
وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓی
یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں یہاں تک کہ
اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ
جب ہمارے پاس آئے کہے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں
بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾
مشرق مغرب کا سا فرق ہو کہ کیا بُرا ساتھی ہے۔

یَعْشُ اصل میں یَعْشُوْ ہے من شرطیہ کی وجہ سے واؤ گر گئی اس کا مادہ ع - ش - و ہے عَشُوَ کے معنی اندھے پن کے ہیں یہاں مراد پورا اندھا پن ہے۔ نُقَیِّضْ مقرر کر دینا مضارع کا صیغہ ہے تقیض سے جس کے معنی مقرر کر دینا لازم کر دینا ساتھ لگا دینا ہیں۔ مَشْرِقَیْن اس سے مراد مشرق اور مغرب میں چونکہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اس لیے ایک کا نام دوسرے کو دے کر اسکا تثنیہ کر دیا۔

ارشاد ہے کہ دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ کر بیٹھ رہنا اور اللہ کی طرف سے اندھا بن جانا گمراہی کی اصل جڑ ہے اس کی شامت سے آدمی کو ہر طرف سے شیطان اور شیطان جیسے انسان گھیر لیتے ہیں پھر وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تماشا یہ ہے کہ وہ شیطان اسے سیدھے راستہ سے بالکل روک دیتے ہیں مگر وہ سمجھتا ہے کہ میں سیدھے راستہ پر ہوں وہ خیر خواہوں کی بات نہیں سنتا۔ اس پر خبط سوار ہو جاتا ہے۔ کہ میرے ہی خیالات اور کام ٹھیک ہیں۔ اور سمجھانے والے کو سمجھتا ہے کہ یہ بے وقوف ہے ایسے آدمی کی ہدایت کی امید فضول ہے۔ وہ دنیا میں کبھی نہ سمجھے گا۔ ہاں جب قیامت کے دن اللہ کے دربار میں پیش ہوگا۔ تو آنکھیں کھلیں گی اور دیکھے گا کہ یہ لوگ جو میرے ساتھ لپٹے رہتے تھے۔ شیطان کے خاص چیلے تھے وہ کہے گا۔ کاش میرے اور ان کے درمیان مشرق مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ یہ میرے پاس سے دور دفان ہو جائیں۔ یہ تو بہت بُرے ساتھی ہیں۔

Marfat.com

کافروں کی درگت

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اور ہرگز نہ نفع دے گا تمہیں آج جبکہ ظلم کیا تم نے یہ کہ تم
فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ
بیچ عذاب کے ایک دوسرے کے شریک ہو کیا پس تو سنائے گا
الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ
بہروں کو یا راہ سجھائے گا اندھوں کو اور ان کو جو ہیں بیچ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا
گمراہی صریح کے پس اگر ہم لے ہی جائیں تجھے تو بھی ہم تحقیق
مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ
ان سے بدلہ لینے والے ہیں یا دکھا ہی دیں تجھے وہ جو
وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
وعدہ کیا ہم نے ان سے پس تحقیق ہم اوپر ان کے قدرت رکھنے والے ہیں
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
پس مضبوط تھام اس کو جو وحی کیا گیا تیری طرف

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ
اور جبکہ تم ظالم ٹھہر چکے تو آج کے دن تمہیں اس بات سے
فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ
کوئی فائدہ نہیں کہ تم عذاب میں باہم شریک ہو سو کیا تو بہروں
الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ
کو سنائے گا یا اندھوں کو اور صریح غلطی میں
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا
بھٹکے ہوؤں کو سمجھائے گا پھر اگر کبھی ہم تجھ کو یہاں سے
مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ
لے جائیں تو ہمیں ان سے بدلہ لینا ہے یا تجھ کو دکھا دیں
وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
جو ان سے وعدہ ٹھہرا ہے تو یہ ہمارے بس میں ہیں
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
سو تو اسی کو مضبوط پکڑ لے وہ جو تجھے حکم پہنچا ہے

مُنْتَقِمُوْنَ (بدلہ لینے والے) منتقم کی جمع ہے جو انتقام سے اسم فاعل ہے مُقْتَدِرُوْنَ (قدرت رکھنے والے) مقتدر کی جمع ہے جو اقتدار سے اسم فاعل ہے اِسْتَمْسِكْ (مضبوط پکڑ) امر کا صیغہ ہے استمساک سے جس کے معنی ہیں مضبوط تھامنا اس کا مادہ م۔س۔ک ہے۔

ارشاد ہے کہ آج تم دنیا کے دھندوں میں پھنس کر اللہ کو بھلا بیٹھے ہو اور بے دھڑک اس کی نافرمانی کیے جا رہے ہو اسی کی شامت سے تمہارے ارد گرد شیطانوں کا جمگھٹا لگا ہوا ہے اور وہ تمہیں غلط راستہ پر چلا رہے ہیں مگر تم سمجھتے ہو کہ تم ٹھیک چل رہے ہو۔ قیامت میں تم ان کی شکل تک سے بھاگو گے اس دن تمہیں سب کو سخت عذاب میں گرفتار کیا جائیگا وہاں اس سے بھی عذاب میں کچھ کمی محسوس نہ ہوگی۔ کہ تم سارے کے سارے اسے اکٹھے بھگت رہے ہو گے جیسے دنیا میں یہ دیکھ کہ تکلیف میں کچھ کمی ہو جاتی ہے۔ کہ سب اس میں شریک ہیں۔ آگے رسول ﷺ کو ارشاد ہے کہ اگر تمہاری وفات ہو جائے تب بھی ہم ان سے ان کی گستاخیوں کا بدلہ لے کر رہیں گے اور ہم تو یہ بھی کر سکتے ہیں کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی ان کی بُری گت بنا دیں کیونکہ یہ ہر طرح ہمارے قابو میں ہیں ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے تمہارا فرض تو فقط یہ ہے کہ وحی کے ذریعے جو تمہیں حکم ملے اس پر جمے رہو اور کسی کی طرف دیکھنے کی یا کسی کی سننے کی ضرورت نہیں

Marfat.com

عرب پر احسان عظیم

اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ
بے شک تو سیدھی راہ پر ہے اور یہ
لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ
تیرا اور تیری قوم کا مذکور رہے گا اور آگے تم سے
تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ
پوچھ ہوگی اور پوچھ دیکھ جو رسول ہم نے تجھ سے
قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
پہلے بھیجے کبھی ہم نے رحمٰن کے سوا اور حاکم رکھے
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ
ہیں کہ پوجے جائیں اور ہم نے موسیٰ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں
مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾
کے پاس بھیجا تو اس نے کہا کہ میں سارے جہان کے رب کا بھیجا ہوا ہوں

اِنَّ - كَ - عَلٰى - صِرَاطٍ - مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ - اِنَّهٗ
تحقیق تو ہے اوپر راہ سیدھی کے اور تحقیق یہ
لَذِكْرٌ - لَّكَ - وَ - لِ - قَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ
نام آوری ہے تیرے لیے اور قوم تیری کے لیے اور عنقریب
تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ - مَنْ - اَرْسَلْنَا - مِنْ
تم پوچھے جاؤ گے اور پوچھ دیکھ جنھیں بھیجا ہم نے
قَبْلِ - كَ - مِنْ - رُّسُلِنَآ - اَجَعَلْنَا - مِنْ - دُوْنِ
پہلے تجھ سے اپنے رسولوں میں سے کیا کیے ہم نے سوا
الرَّحْمٰنِ - اٰلِهَةً - يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ - لَ - قَدْ
رحمٰن کے اور معبود کہ پوجے جائیں اور البتہ تحقیق
اَرْسَلْنَا - مُوْسٰى - بِ - اٰيٰتِنَآ - اِلٰى - فِرْعَوْنَ - وَ
بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ آیتوں اپنی کے طرف فرعون کے اور
مَلَا۟ئِهٖ - فَقَالَ - اِنِّيْ - رَسُوْلُ - رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾
اس کے سرداروں کے پس کہا اس نے تحقیق میں رسول ہوں پروردگار کا جہانوں کے

ذکر (یادگار) یہاں اس سے مراد شہرت اور ناموری ہے یعنی قرآن آپ کا اور آپ کی امت کا نام روشن کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ یقین کر تم سیدھے راستہ پر چل رہے ہو اس قرآن کے خلاف کسی کی بات نہ سنو مخالفین دنیا میں خواہ کتنی ہی عزت اور شہرت حاصل کر لیں جب تک وہ قرآن کو نہ مان لیں ان کی بات ماننی کیسی سننی بھی نہ چاہیے۔

یاد رکھو تمہاری اور تمہاری قوم کی عزت اور شہرت کا ذریعہ یہی قرآن ہے اسکو مضبوط تھامے رہو گے تو دنیا میں بنے رہو گے بھلا اس سے بڑھ کر کیا بات ہوگی کہ اس قرآن نے وہ سارے گر جن پر انسان کی بھلائی اور کامیابی موقوف ہے سب سے پہلے تمہارے سامنے رکھ دیئے اور تمہیں اس کا ذمہ دار کیا کہ یہ گر ساری دنیا کے انسانوں کو اپنی باتوں اور کاموں کے ذریعے پہنچا دو اے رسول تجھ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے انکے حالات سے صاف ظاہر ہے کہ ان کو ہم نے یہی حکم دیا تھا کہ ایک اللہ کی بندگی کیطرف لوگوں کو بلاؤ کسی پیغمبر نے کبھی یہ تعلیم نہیں دی کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی پوجنے کے قابل ہے دیکھو فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور اس کے سردار اس کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے ہم نے موسیٰؑ کو ان کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ سنو اس سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے میں پیغام لانے والا ہوں۔

Marfat.com

فرعون کا برتاؤ

فَلَمَّا - جَآءَهُمْ - بِاٰيٰتِنَآ - اِذَا - هُمْ - مِّنْهَا
پس جب وہ آیا ان کے پاس ساتھ نشانیوں ہماری کے ناگاہ وہ ان سے

يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا - نُرِيْهِمْ - مِّنْ - اٰيَةٍ - اِلَّا
ہنسنے لگے اور نہیں دکھائی ہم نے انھیں کوئی نشانی مگر

هِيَ - اَكْبَرُ - مِنْ اُخْتِهَا - وَاَخَذْنٰهُمْ - بِالْعَذَابِ
وہ بڑھکر تھی اس جیسی پہلی نشانی سے اور پکڑا ہم نے انھیں ساتھ عذاب کے

لَعَلَّهُمْ - يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا السّٰحِرُ
تاکہ وہ باز آجائیں اور کہا انھوں نے اے وہ جو ساحر ہے

ادْعُ - لَنَا - رَبَّكَ - بِ - مَا - عَهِدَ - عِنْدَكَ ج
پکار واسطے ہمارے رب اپنے کو ساتھ اس کے جو سونپ رکھا ہے اس نے تیرے پاس

اِنَّنَا - لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا - كَشَفْنَا - عَنْهُمُ
تحقیق ہم البتہ ہدایت پالیں گے پس جب کھول دیتے ہم ان سے

الْعَذَابَ - اِذَا - هُمْ - يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾
عذاب ؛ ناگاہ وہ توڑ بیٹھتے قول

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
پھر وہ جب ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو لگے

يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا
ان پر ہنسنے اور جو نشانی ہم انھیں دکھلاتے گئے

هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ز وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
وہ پہلی سے بڑی تھی اور ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا السّٰحِرُ
تاکہ وہ باز آجائیں اور کہنے لگے اے جادوگر

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج
ہمارے واسطے اپنے رب کو پکار جیسا اس نے تجھے سکھلا رکھا

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
ہے ہم ضرور راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم ان پر سے

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾
عذاب اٹھا لیتے تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے

اُخْت (بہن) اصلی معنی بہن ہیں لیکن استعمال میں جو چیز دوسری چیز سے ملتی ہو یا اس کے مشابہ ہو اسے اس کی بہن یا اس کا بھائی (اخ کہہ دیتے ہیں۔ سَاحِر جادوگر اس زمانے میں جادوگر کو بہت بڑا عالم سمجھتے تھے کیونکہ جادو کا بڑا چرچا تھا اس موقعہ پر خوشامد سے حضرت موسیٰؑ کو عالم یا ساحر تو کہہ دیا مگر رسول پھر بھی نہ مانا يَنْكُثُوْنَ (توڑ ڈالتے تھے) مضارع کا صیغہ ہے ن۔ک۔ث سے نکث کے معنی توڑ ڈالنا سورۃ النحل میں گزر چکا ہے یہاں اپنی بات سے پھر جانا مراد ہے۔

ارشاد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ہماری نشانیاں دکھائیں اور وہ لگے ان کی ہنسی اڑانے حالانکہ وہ بہت پختہ اور سچی نشانیاں تھیں اور ایک نشانی دوسری سے بڑھ چڑھ کر تھی پھر ہم نے انہیں دکھ اور تکلیف میں پھنسایا تاکہ وہ ڈر کر ہماری طرف جھکیں مگر انہوں نے فقط اتنا کیا کہ جب کوئی مصیبت آئی تو موسیٰؑ کے پاس بھاگے ہوئے جاتے اور کہتے اے ساحر تیرے رب نے جو کچھ تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعے ہمارے لیے دعا کر کہ یہ بلا ہمارے سر سے دور ہو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ یہ بلا اگر ٹل گئی تو تیرا بتایا ہوا راستہ قبول کر لیں گے ارشاد ہے کہ پھر ہم ان کے اوپر سے وہ عذاب ہٹا لیتے لیکن وہ عذاب دور ہوتے ہی اپنے قول و قرار سے ایک دم پھر جاتے گویا کوئی وعدہ کیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ اپنے ملک اور دولت پر مغرور تھے جیسا کہ آگے آتا ہے ✦

Marfat.com

دولت کا غرور

وَ - نَادٰی - فِرْعَوْنُ - فِیْ - قَوْمِہٖ - قَالَ - یٰقَوْمِ
اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے کہنے لگا اے میری قوم
اَلَیْسَ - لِیْ - مُلْکُ - مِصْرَ - وَ - ھٰذِہِ - الْاَنْھٰرُ
کیا نہیں میرے پاس ملک مصر کا اور یہ نہریں
تَجْرِیْ - مِنْ - تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا - تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
چل رہی ہیں میرے نیچے پس کیا نہیں دیکھتے تم
اَمْ - اَنَا - خَیْرٌ - مِّنْ - ھٰذَا - الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ ۙ
بلکہ میں بہتر ہوں ہی اس شخص سے جو ہے بے عزت
وَّلَا - یَکَادُ - یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَا - اُلْقِیَ - عَلَیْہِ
اور نہیں قریب کہ صاف بولے پس کیوں نہ ڈالے گئے اس پر
اَسْوِرَۃٌ - مِّنْ - ذَھَبٍ - اَوْ - جَآءَ - مَعَہُ
کنگن سونے کے یا آئے ہوتے ساتھ اس کے
الْمَلٰٓئِکَۃُ - مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾
فرشتے پرا باندھے ہوئے

وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِہٖ قَالَ یٰقَوْمِ
اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا بولا اے میری قوم
اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ
کیا میرے ہاتھ میں مصر کی حکومت نہیں اور یہ نہریں
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
میرے محل کے نیچے چل رہی ہیں کیا تم نہیں دیکھتے
اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ ۙ
بھلا میں ہوں بھی بہتر اس شخص سے جس کی کچھ عزت نہیں
وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ
اور صاف بول بھی نہیں سکتا پھر اس کے ہاتھ میں
اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَہُ
سونے کے کنگن کیوں نہ پڑے یا اس کے پاس
الْمَلٰٓئِکَۃُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾
فرشتے پرا باندھ کر آتے

مُھِیْنٌ (بے قدر) صفت کا صیغہ ہے م-ھ-ن سے مِہْنَہ کے معنی چاکری ٹہل کرنا مہین سے مراد ایسا شخص جو دوسروں کی ٹہل خدمت کرتا پھرتا ہو بے قدر اَسْوِرَۃٌ (کنگن) سوار کی جمع ہے ہاتھ میں پہننے کا زیور مُقْتَرِنِیْنَ باہم ملے جلے صف بستہ) مقترن کی جمع ہے جس کے معنی ہیں جڑا ہوا۔ ملا ہوا۔ اس زمانے میں مصر کی بڑی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ یہاں بڑے بڑے کاریگر انجینیر موجود تھے نیل سے کاٹ کاٹ کر بادشاہ کے محل میں اور باغوں میں نہریں جاری کی گئی تھیں پیداوار کی افراط اور دولت کی ریل پیل تھی خوشحالی اور فارغ البالی آدمی کا سر پھیر دیتی ہے فرعون اپنے آگے کسی کو کچھ نہ سمجھتا تھا دربار میں کہنے لگا لوگو تم دیکھ رہے ہو کہ سارا مصر کا ملک میرے قبضہ میں ہے میرے محل کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں موسیٰ ایک گمنام بے عزت شخص ہے اور تو اور صاف صاف بھول بھی نہیں سکتا کیا میں اس کا فرمانبردار بن جاؤں بھلا میں اس کا دعویٰ کیسے مان لوں۔ کہتا ہے میں دنیا بھر کے مالک اور حاکم کا ایلچی ہوں کیا خوب اگر ایسا ہوتا تو اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پڑے ہوتے اور اگر اس کا خدا ایسا ہی رعب وداب اور شان وشوکت والا ہے۔ جیسا یہ کہتا ہے۔ تو اس کے ساتھ فرشتوں کے پرے کے پرے ہوتے اور یہ ان کے بیچ میں بڑی شان سے آتا اور اس کا پیغام پہنچاتا ۔

Marfat.com

غرور کا انجام

فَاسْتَخَفَّ - قَوْمَ - ہٗ - فَ - اَطَاعُوْہُ - اِنَّ - ھُمْ
پس ہلکا کر دیا اس نے قوم اپنی کو پس اطاعت کی انھوں نے اس کی تحقیق وہ
كَانُوْا - قَوْمًا - فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ - اٰسَفُوْنَا - انْتَقَمْنَا
تھے لوگ فاسق پس جب غضب دلایا انھوں نے بدلہ لیا ہم نے
مِنْ - ھُمْ - فَ - اَغْرَقْنٰھُمْ - اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾
ان سے پس غرق کر دیا ہم نے انھیں سب کو
فَ - جَعَلْنٰھُمْ - سَلَفًا - وَّ - مَثَلًا - لِّ - الْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع
پس کر دیا ہم نے انھیں گئے گزرے اور نمونہ عبرت اسطے پچھلوں کے

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ
پھر عقل کھو دی اس نے اپنی قوم کی پھر اسی کا کہنا مانا مقررہ تھے
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا
نافرمان لوگ پھر جب ہمیں غصہ دلایا
مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾
تو ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ان سب کو ڈبو دیا
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع ۵ ۱۱ ۱۱
پھر کر ڈالا انھیں گئے گزرے اور ایک نظیر پچھلوں کے اسطے

وَ - لَمَّا - ضُرِبَ - ابْنُ - مَرْيَمَ - مَثَلًا - اِذَا - قَوْمُكَ - مِنْهُ
اور جب بیان کیا گیا ابن مریم بطور مثال ناگاہ قوم تیری اس سے
يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ - قَالُوْٓا - ءَاٰلِهَتُنَا - خَيْرٌ - اَمْ - ھُوَ - مَا
شور مچانے لگی اور بولے کیا معبود ہمارے بہتر یا وہ نہیں
ضَرَبُوْهُ - لَكَ - اِلَّا - جَدَلًا - بَلْ - ھُمْ - قَوْمٌ - خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾
کہا انھوں نے یہ تجھ سے مگر جھگڑا کرنے کو بلکہ وہ ہیں ہی لوگ جھگڑالو

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
اور جب مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی جائے تبھی تیری قوم اس سے
يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ ھُوَ ؕ مَا
چلانے لگتی ہے اور کہتے ہیں ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ یہ
ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾
مثال تجھ پر ڈالتے ہیں سو جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو

استخف (ہلکا کر دیا) ماضی ہے استخفاف سے جو خ - ف - ف سے بنا ہے خفت کے معنی ہلکے پن کے ہیں استخفاف ہلکا کر دینا یہاں اس سے مراد بیوقوف بنا دینا ہے۔

اٰسَفُوْنَا بھڑکایا انہوں نے ماضی ہے ایساف سے جس کا مادہ ا - س - ف ہے اسف کے معنی ہیں رنج و غم ایسا رنج دینا غضبناک کرنا ہمزہ یاء سے بدل گئی تو ایساف ہو گیا ارشاد ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کو بیوقوف بنا دیا اور وہ لوگ اسی کا کلمہ پڑھنے لگے۔ اصل میں وہ تھے ہی بدکار پھر جب انہوں نے ہمیں غضبناک کر دیا تو ہم نے ان کو سزا دی اور سب کو دریا میں ڈبو دیا اور وہ گئے گزرے رہے اور آئندہ نسلوں کے لیے عبرت کا نمونہ بن گئے آگے ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کا ذکر آیا تو ان لوگوں کو شور مچانے کا ایک اور بہانہ مل گیا۔ کہنے لگے کہ عیسیٰؑ کی پرستش بھی تو کی جاتی ہے اب جو ان کا حشر ہو گا وہی ہمارے معبودوں کا ہو گا وہ تو بہر حال ان سے بہتر ہی ہیں ارشاد ہے کہ یہ لوگ تو فقط جھگڑا پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کی طبیعت ہی جھگڑالو ہے یہ شرک کرنے کیلئے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔

Marfat.com

عیسیٰؑ کون تھے؟

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا
نہیں وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہم نے اس پر اور کر دیا ہم نے نمونہ
لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ
واسطے بنی اسرائیل کے اور اگر ہم چاہیں البتہ کر دیں تم میں سے
مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ
فرشتے بیچ زمین کے کہ رہیں تمہاری جگہ اور تحقیق عیسیٰ البتہ نشان ہے
لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا
واسطے قیامت کے پس ہرگز مت شک کرو اس میں اور پیروی کرو میری یہ ہے
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ
راہ سیدھی اور نہ روک دے تمہیں شیطان
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾
تحقیق وہ ہے تمہارے لیے دشمن ظاہر

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا
وہ کیا ہے ایک بندہ ہے کہ جس پر ہم نے فضل کیا اور اس کو
لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ
بنی اسرائیل کے لیے کھڑا کر دیا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے
مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ
فرشتے پیدا کر دیں جو تمہاری جگہ زمین میں رہیں اور وہ قیامت
لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا
کا نشان ہے سو قیامت میں شک مت کرو اور میرا کہا مانو یہ
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ
ایک سیدھی راہ ہے اور نہ روک دے تمہیں شیطان
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾
اور وہ تمہارا صریح دشمن ہے

مکہ کے مشرک بتوں کو پوجتے تھے۔ قرآن مجید نے کہا کہ تم اور تمہارے بنائے ہوئے معبود سب جہنم میں جائیں گے یہ سن کر ان میں سے کسی کو یہ سوجھی کہ حضرت عیسیٰؑ کو بھی تو لوگوں نے معبود بنا رکھا ہے کیا وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے؟ یہ اعتراض سن کر مشرک خوشی سے چیخ اٹھے کہ اب میدان ماریا ان سے کہا جا رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو ہمارا ایک مقبول بندہ تھا ہم نے اسے خوبیاں دے کر بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے نمونہ بنا کر کھڑا کر دیا تھا ان کو فرشتہ خصلت دیکھ کر کچھ لوگ ان کے بعد انہیں پوجنے لگے یہ انکی غلط فہمی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود اللہ کا بندہ ہونے کا اقرار تھا۔ دوسروں کی غلطی کی وجہ سے انہیں سزا کا ہے کو ملنے لگی ہم چاہیں تو تم میں سے بھی کچھ لوگوں کو فرشتہ بنا دیں اور تمہاری جگہ زمین میں وہی نظر آئیں فرشتے ہونے سے کوئی معبود نہیں ہو جاتا اب تم کہو کہ تم نے بتوں کو کس لیے معبود بنایا ہے۔ وہ تو بے جان چیزیں ہیں ان کی حقیقت تم پر تب کھلے گی جب وہ بھی تمہارے ساتھ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔

آگے ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ کا ذکر تو تمہیں اس لیے سنایا جاتا ہے کہ ان کو دیکھ کر اللہ کی قدرت یاد آتی ہے اللہ نے انہیں بے باپ پیدا کر دیا اور اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ قیامت میں سب کا پیدا کر دینا بھی اسی طرح اللہ کی قدرت کے اندر داخل ہے تم ہرگز قیامت میں شبہ مت کرو میرا بتایا ہوا راستہ سیدھا ہے اس لیے میری مانو اور ہرگز شیطان کے بہکاوے میں مت آؤ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام

وَ - لَمَّا - جَآءَ - عِیْسٰی - بِ - الْبَیِّنٰتِ - قَالَ
اور جب آئے عیسیٰ ساتھ نشانیوں کے کہا

قَدْ - جِئْتُ - کُمْ - بِ - الْحِکْمَةِ - وَ - لِ - اُبَیِّنَ
تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ حکمت کے اور تاکہ بیان کردوں

لَکُمْ - بَعْضَ - الَّذِیْ - تَخْتَلِفُوْنَ - فِیْهِ ج
واسطے تمہارے کچھ وہ کہ اختلاف کرتے تھے تم بیچ اس کے

فَ - اتَّقُوا - اللّٰهَ - وَ - اَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ
پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری تحقیق

اللّٰهَ - هُوَ - رَبِّیْ - وَ - رَبُّ - کُمْ - فَ - اعْبُدُوْهُ ط
اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا پس عبادت کرو اس کی

هٰذَا - صِرَاطٌ - مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾
یہ ہے راہ سیدھی

وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ
اور جب عیسیٰ نشانیاں لے کر آیا بولا

قَدْ جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَةِ وَلِاُبَیِّنَ
میں تمہارے پاس پکی باتیں لایا ہوں اور بتلانے آیا

لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ج
ہوں بعض وہ چیزیں جن میں تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ
سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بے شک

اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط
اللہ جو ہے وہی ہے میرا رب اور تمہارا رب سو اسی

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾
کی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے

ارشاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بتوں کے برابر ٹھہرانا بے وقوفی ہے اور جس میں ذرا سی بھی عقل ہوگی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان سن کر سمجھ جائے گا کہ انہوں نے ایک اللہ کی عبادت کی طرف لوگوں کو بلایا۔

سنو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آئے اور لوگوں کو اپنی نبوت کی نشانیوں دکھائیں تو کہا لوگو میں تمہیں علم و حکمت کی پکی باتیں بتانے آیا ہوں تاکہ تم اپنے عقیدے کو ان کی روشنی میں درست کرو اور میں تمہیں بعض وہ قانونی باتیں بھی بتا دوں گا جن کی بابت تمہارے اندر پھوٹ پڑ چکی ہے اور اس لیے حلال اور حرام میں تمیز مشکل ہو گئی ہے میں تمہیں صاف صاف بتا دوں گا کہ یہ کرو وہ مت کرو۔ یہ کھاؤ وہ مت کھاؤ۔ یہ سوچو وہ مت سوچو۔ اب تمہیں چاہیے کہ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرو جس نے مجھے اپنا رسول بنا کر تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور جس طرح میں چلاؤں اسی طرح چلو میرا ہی کہا مانو اعتراض مت کرو سب سے پہلے میں تم کو دین کا اصلی اور بنیادی قاعدہ بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا سب کا رب ہے۔ اس لیے اسی کی بندگی کرو دنیا کے اندر بسر کرنے کا یہی طریقہ بہترین طریقہ ہے وہ یہ سیدھی راہ ہے جس میں کوئی پیچ پیچ نہیں۔

Marfat.com

لوگوں کی دھاندلی

فَ - اخْتَلَفَ - الْاَحْزَابُ - مِنْ - بَيْنِهِمْ ۚ
پس پھٹ گئے بہت سے فرقے ان کے درمیان سے
فَ - وَيْلٌ - لِّلَّذِيْنَ - ظَلَمُوْا - مِنْ - عَذَابِ
پس تباہی ہے واسطے انکے جنھوں نے ظلم کیا عذاب سے
يَوْمٍ - اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ - يَنْظُرُوْنَ - اِلَّا - السَّاعَةَ
دن دردناک کے کیا انتظار کر رہے ہیں مگر قیامت کا
اَنْ - تَاْتِيَ - هُمْ - بَغْتَةً - وَّ - هُمْ
کہ آجائے ان کے پاس اچانک اور وہ
لَا - يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَ - خِلَّآءُ - يَوْمَئِذٍ
نہ جانتے ہوں سارے دوست اس روز
بَعْضُهُمْ - لِ - بَعْضٍ - عَدُوٌّ - اِلَّا
ایک ان کا واسطے ایک کے دشمن ہے مگر
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع
پرہیزگار

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ
پھر ان کے بیچ سے کئی فرقے پھٹ گئے سو
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ
گنہ گاروں کے لیے دکھ والے دن کی آفت سے
يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
خرابی ہی خرابی ہے اب یہی ہے کہ قیامت
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
کی راہ دیکھتے ہیں کہ ان پر اچانک آکھڑی
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ
ہو اور انھیں خبر بھی نہ ہو جتنے دوست ہیں
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا
اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع
مگر جو لوگ ڈرتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو جو تعلیم دی وہ بالکل صاف تھی انہوں نے برملا کہہ دیا کہ میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ایک اللہ ہے اس کے سوا کسی کی بندگی مت کرو وہ اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا ہی پاک صاف اور خوبیوں والا تمہیں نظر آئے افسوس ہے کہ اتنی صاف اور کھلی بات بھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئی اور حضرت عیسیٰؑ کی بابت آپس میں مختلف فرقے بن گئے یہودیوں نے تو صاف انکار کر دیا کہ ہم انہیں رسول ہی نہیں مانتے عیسائیوں نے ان کو مانا لیکن آگے چل کر ان کے بھی بہت سے فرقے بن گئے بعض نے تو صاف طور پر انہیں اللہ کا بیٹا (نعوذ باللہ) قرار دیا بعض نے انہیں تین میں کا تیسرا خدا مانا بعض نے کہا عیسیٰؑ بجائے خود ایک راز ہے جس کا سمجھنا آسان نہیں ہے مگر خدائی میں حصہ دار ضرور ہے بتاؤ اس میں حضرت عیسیٰؑ کا کیا قصور ہے یہ لوگ خود ہی ظالم ہیں اور قیامت کے دن جو بڑا ہولناک دن ہے انکی بُری گت بنے گی یہ سب بیان کرنیکے بعد ارشاد ہے کہ اب بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں تو بس سمجھ لو کہ یہ اسکا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک انکے سر پر قیامت آکھڑی ہو لیکن اس دن تو کوئی کسی کے کام نہ آئیگا دوست دوست سے بھاگے گا اور سوا ایماندار پرہیزگاروں کے سب میں افراتفری پڑی ہوگی ؛

Marfat.com

فرمانبرداروں کا انعام

يَا - عِبَادِ - لَا خَوْفٌ - عَلَيْكُمُ - الْيَوْمَ - وَلَآ

اے میرے بندو نہیں ڈر اوپر تمہارے آج کے دن اور نہ

اَنْتُمْ - تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - بِاٰيٰتِنَا

تم غمگین ہوگے جو ایمان لائے ساتھ آیتوں ہماری کے

وَ - كَانُوْا - مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا - الْجَنَّةَ -

اور رہے فرمانبردار داخل ہو جنت میں

اَنْتُمْ - وَ - اَزْوَاجُكُمْ - تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ

تم اور عورتیں تمہاری خوش کیے جاؤ گے تم چکر لگایا جائے گا

عَلَيْهِمْ - بِصِحَافٍ - مِّنْ - ذَهَبٍ - وَ - اَكْوَابٍ

اوپر ان کے ساتھ رکابیوں کے سونے کی اور گلاسوں کے

وَ - فِيْهَا - مَا - تَشْتَهِيْهِ - الْاَنْفُسُ - وَتَلَذُّ

اور بیچ اس کے ہے جو وہ چاہے اسے جی اور جس سے لذت پائیں

الْاَعْيُنُ - وَ - اَنْتُمْ - فِيْهَا - خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

آنکھیں اور تم ہو بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ

اے میرے بندو تم پر آج کے دن نہ ڈر ہے اور نہ

اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا

تم غمگین ہوگے جو ہماری باتوں پر یقین لائے

وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

اور حکم بردار رہے تم اور تمہاری عورتیں بہشت میں

اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ

جاؤ تاکہ تمہاری عزت کی جائے لیے پھریں گے

عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور آبخورے اور

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ

وہاں ہے جو دل چاہے اور جس سے آنکھیں آرام

الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

پائیں اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے

جو لوگ دنیا میں اللہ کے بندے بن کر رہے اور اس کا حکم بجالاتے رہے ان سے قیامت کے دن ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندو آج تمہارے لیے نہ آئندہ کا ڈر ہے اور نہ پچھلی باتوں کا غم آئندہ تمہارے لیے چین ہی چین ہے آج تمہارے پچھلے سارے قصور ہم نے اپنی رحمت سے معاف کر دیئے یہ ان لوگوں سے کہا جائیگا جنہوں نے دنیا میں اللہ کو مان کر اسکے حکم بجالانے پر کمر باندھ لی تھی ارشاد ہوگا کہ جاؤ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں جاؤ وہاں تمہاری خوب آؤ بھگت ہوگی اور تمہاری اتنی خاطر داری کی جائے گی کہ تمہارا دل خوش ہو جائے گا ارشاد ہے کہ وہاں خوش رہو نوعمر خادم سونے کی پلیٹیں اور گلاس لیے انکے ارد گرد گھوم رہے ہوں گے اور وہاں ہر چیز ملے گی جس سے دل کو چین اور آنکھوں کو آرام نصیب ہوگا اور دل جس کی خواہش کریگا اور پھر یہ بھی تھوڑی سی دیر کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے اس آیت میں جنت کا نقشہ کھینچا گیا ہے خلاصہ یہ کہ وہاں قیمتی سے قیمتی کھانے کے برتن اور پینے کے گلاس ہونگے اور خادم کھانے پینے کی چیزیں لیے ہر وقت انکے سامنے حاضر رہیں گے اور جو دل میں آرزو ہوگی وہ پوری ہوگی جو مانگیں گے فوراً ملے گا اور یہ حالت کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گی ۔

Marfat.com

یہ جنّت ہے

وَتِلۡكَ - الۡجَنَّةُ - الَّتِىۡۤ - اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا - بِمَا
اور یہ وہی بہشت ہے کہ وارث بنائے گئے تم اسکے بدلے اسکے جو
كُنۡتُمۡ - تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمۡ - فِيۡهَا - فَاكِهَةٌ
تھے تم کرتے واسطے تمہارے اس میں میوے ہیں
كَثِيۡرَةٌ - مِّنۡهَا - تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ - الۡمُجۡرِمِيۡنَ
بہت سے کہ ان میں سے تم کھاتے ہو تحقیق حکم نہ ماننے والے
فِىۡ - عَذَابِ - جَهَنَّمَ - خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ
بیچ عذاب جہنم کے ہمیشہ رہیں گے نہیں ہلکا کیا جائے گا
عَنۡهُمۡ - وَهُمۡ - فِيۡهِ - مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا
ان پر سے اور وہ بیچ اس کے ناامید پڑے ہوں گے اور نہیں
ظَلَمۡنٰهُمۡ - وَلٰكِنۡ - كَانُوۡا - هُمُ - الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾
ظلم کیا ہم نے ان پر اور لیکن تھے وہ وہی ظلم کرنے والے
وَنَادَوۡا - يٰمٰلِكُ - لِيَقۡضِ - عَلَيۡنَا - رَبُّكَ ؕ
اور پکاریں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ ہی کر دے ہمارا رب تیرا

وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا
یہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی تم نے ان کاموں کے
كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ
بدلے میں جو تم کرتے تھے تمہارے واسطے اس میں میوے ہیں بہت
كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ
میوے ہیں ان میں سے کھاتے رہو البتہ جو گنہگار ہیں
فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ
وہ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہلکا نہ ہوگا
عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا
وہ ان پر سے اور وہ اس میں پڑے ہوں گے آس ٹوٹے اور ہم
ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾
نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہی بے انصاف تھے
وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ
اور پکاریں گے اے مالک کہیں تیرا رب ہمارا فیصلہ ہی کر دیتا

اُوۡرِثۡتُمۡ (وارث بنائے گئے تم) ماضی مجہول ہے اِیراث سے جسکا مادہ و۔ر۔ث سے وَرِثَ کے معنی باپ دادا کا مال ہاتھ لگ جانا ایراث اسکا متعدی ہے یعنی کسی کے باپ دادا کے مال کا اس کو مالک بنا دینا جہاں مطلب یہ ہے کہ تمہارے باپ آدم کی میراث اللہ کے فضل سے تمہارے اچھے اعمال کی بدولت تمہیں واپس مل گئی۔

ارشاد ہے کہ یہ مقام جہاں تمہارے لیے سونے کے برتن اور من بھاتا کھانا پینا اس کثرت سے مل رہا ہے اور جہاں تیری ہر خواہش پوری ہو رہی ہے یہی وہ جنت ہے جہاں تمہارے باپ آدم کو رکھا گیا تھا۔ اور ایک بھول کی وجہ سے انہیں وہاں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا گیا تھا اور شرط لگا دی گئی تھی کہ اللہ کی ہدایت کے موافق کام کرو گے تو تمہیں پھر جنت میں بھیج دیا جائیگا آج تمہیں یہ جنت ہمارے فضل سے پھر مل گئی اسلیئے کہ تم نے دنیا میں ہمارے سارے حکم مانے اب یہ جنت تمہاری ہے جو ڈھیروں میووں سے بھری ہوئی ہے جتنا بھی چاہو کھاؤ پیو۔ آج ہمارے نافرمانوں کو یہ نعمت نصیب نہیں وہ دنیا میں الجھ کر ہمیں بھولے رہے آج وہ دوزخ میں جائیں گے اور اسی میں ہمیشہ پڑے رہیں گے ان پر سے عذاب ذرا بھی ہٹایا یا کم نہیں کیا جائیگا۔ اور ان کی آس ٹوٹ جائیگی۔ گھبرا گھبرا کر دوزخ کے داروغہ مالک کو پکاریں گے کہ اس سے تو تیرا رب ہمیں موت ہی دے دیتا۔

Marfat.com

صاف جواب

قَالَ - اِنَّكُمْ - مَّاكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَ - قَدْ - جِئْنٰكُمْ

وہ کہے گا تحقیق تم ٹھہرنے والے ہو البتہ تحقیق آئے ہم تمہارے پاس

بِ - الْحَقِّ - وَلٰكِنَّ - اَكْثَرَكُمْ - لِلْحَقِّ - كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

ساتھ سچ کے اور لیکن بہت سے تمہارے سچ سے بیزار ہونے والے ہیں

اَمْ - اَبْرَمُوْٓا - اَمْرًا - فَاِنَّا - مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیا ٹھان لی ہے انھوں نے ایک بات پس تحقیق ہم بھی ٹھاننے والے ہیں

اَمْ - يَحْسَبُوْنَ - اَنَّا - لَا - نَسْمَعُ - سِرَّهُمْ

کیا گمان کرتے ہیں وہ کہ ہم نہیں سنتے بھید ان کا

وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى - وَ - رُسُلُنَا - لَدَيْهِمْ -

اور خفیہ مشورہ ان کا ہاں ہاں اور بھیجے ہوئے ہمارے پاس ان کے

يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ - اِنْ - كَانَ - لِلرَّحْمٰنِ

لکھتے رہتے ہیں کہہ دے اگر ہوتی واسطے رحمان کے

وَلَدٌ ۖ فَاَنَا - اَوَّلُ - الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

اولاد پس میں سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوتا

قَالَ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ

وہ کہے گا تمھیں ہمیشہ یہیں رہنا ہے ہم تمھارے پاس سچا

بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

دین لائے ہیں پر تم بہت لوگ سچی بات سے بُرا مانتے ہو

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیا انھوں نے ایک بات ٹھہرائی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرائیں گے

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

کیا خیال رکھتے ہیں کہ ہم ان کا بھید اور ان کا مشورہ نہیں جانتے

وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس لکھتے رہتے

يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

ہیں تو کہہ اگر رحمٰن کے واسطے

وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

اولاد ہو تو میں سب سے پہلے پوجوں

ماکثون (ٹھہرنے والے ہیں) اسم فاعل ہے م-ک-ث سے مُکْثٌ کے معنی ٹھہرنا سورۃ القصص میں اسکی ماضی مَکَثَ گزر چکی ہے فعل میں حدوث اور اسم فاعل میں دوام کے معنی پائے جاتے ہیں اسلیے یہاں اس کے معنی ہمیشہ ٹھہرنے والے کئے گئے ہیں اَبْرَمُوْا فعل ماضی اور مُبْرِمُوْنَ اسم فاعل ہے اِبْرَامٌ سے جو ب - ر - م سے بنا ہے بَرْمٌ کے معنی دوہرا کر کے بُننے کے ہیں۔ جس سے تاگا مضبوط ہو جاتا ہے اسی سے اِبْرَام کے معنی پختہ اور مضبوط ارادہ کرنے کے ہیں جب دوزخی ایک مدت تک برابر چلاتے رہیں گے کہ اے رب اس سے تو ہمیں مار ہی ڈال تو مالک دوزخ کا داروغہ انہیں یہ مختصر جواب دیگا کہ تم ہمیشہ اسی میں رہو گے اس وقت دوزخیوں کو جو تکلیف ہو گی اس کا اندازہ مشکل ہے اللہ بچائے یہ سب حالات سنانے کے بعد اللہ کا انکار کرنے والوں کو ارشاد ہے کہ ہم نے تمہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کر دیا ہے اور سچی باتیں بتا دی ہیں لیکن تم ان باتوں سے کتراتے ہو اور ناک بھوں چڑھاتے ہو اس کا کیا علاج کیا ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو قرآن کی باتیں نہ سننے دیں گے؟ اچھا ہم بھی اسی کی سزا دینے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں ان کا خیال ہے کہ ہم ان کے بھید نہیں جانتے اور خفیہ باتیں نہیں سنتے۔ یہ غلط ہے ہم سب جانتے اور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ہر وقت جو ان کے پاس ہیں وہ سب کچھ لکھتے رہتے ہیں جو قیامت کے دن انکے سامنے آئیگا۔

Marfat.com

اللہ کی بابت غلط خیال

ان آیتوں میں مکہ کے کافروں کو خبردار کیا گیا ہے کہ تمہاری چالبازیاں اللہ کو سب معلوم ہے اگر تم نے اسلام سے لوگوں کے روکنے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اسلام دنیا بھر میں پھیل کر رہے گا اور تمہاری اس کو روکنے کی سب تدبیریں ناکام ہو کر رہیں گی اور تم منہ کی کھاؤ گے مکہ کے کافروں نے جب دیکھا کہ جو کوئی قرآن مجید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے سنتا ہے فوراً اس کا اثر قبول کر لیتا ہے اور اسلام کی طرف جھک جاتا ہے تو انہوں نے آپس میں خفیہ مشورہ کیا انہوں نے کہا اگر ہم یونہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے تو اسلام ہر جگہ پھیل جائے گا اور پھر کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑے گی مسلمان دندناتے پھریں گے اور تم اپنا سا منہ لے کر رہ جاؤ گے اس لیے ابھی سے اس کا بندوبست ضروری ہے کہ یہ دین پھیلنے نہ پائے اس کے بعد سب کے مشورے سے یہ طے پایا کہ ہم میں سے جو اسلام قبول کر چکا ہے اگر وہ آزاد ہے تو اس کا رشتہ دار اگر غلام ہے تو اس کا آقا اسے ڈانٹے ڈپٹے سزائیں دے تاکہ وہ دق ہو کر اسلام چھوڑ دے اور باہر سے آنے والوں کو شہر میں گھسنے سے پہلے اچھی طرح سمجھا دیا جائے کہ ایک شخص نئی باتیں بتانے والا پیدا ہوا ہے وہ معاذ اللہ خبطی ہے اس کی بات نہ سننا بلکہ اس کے پاس بھی نہ بھٹکنا۔ وہ تمہیں (نعوذ باللہ) گمراہ کر دے گا۔ اس کی بات میں جادو کا سا اثر ہے چنانچہ ہر ایک نے یہ قول و اقرار کیا کہ ایسا ہی کریں گے اور اس پر عمل شروع کر دیا اس کا جواب ان آیتوں میں دیا جا رہا ہے کہ اللہ نے بھی پکا فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ تمہاری ساری تدبیریں ناکام ہو کر رہیں گی تم ذلیل ہو گئے اور اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا۔ اور ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے اپنے رشتہ داروں اور آقاؤں کے ہاتھ سے ایسی اذیتیں جھیلیں جن کے بیان ہی سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی اسلام سے کوئی نہ پھرا کافروں نے ہر جگہ ذلت اٹھائی آخر بدر کی لڑائی ہوئی اور اس نے ان کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ انہیں سمجھا دو کہ اسلام تو تمہارے بھلے کی کہتا ہے اور تمہارے غلط خیالات کو صحیح کرنا چاہتا ہے بھلا تم نے جو اللہ کی اولاد مقرر کی ہے اور ان کی نئی نئی شکلوں میں پوجا شروع کر دی ہے، یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ یہ تو بالکل ناممکن ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر بالفرض پختہ دلیل سے یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ کے اولاد ہے تو میں تو اللہ کا سب سے پہلا اور سب سے بڑھ کر عبادت کرنے والا ہوں میں اس کی اولاد کی ویسی ہی عزت اور عبادت کرنے کے لیے تیار ہوں جیسے ان کے شایانِ شان ہے۔ نادانو! کیسی باتیں کرتے ہو کہیں اللہ کی اولاد کا خیال بھی کسی بھلے مانس کے دل میں گزر سکتا ہے۔

Marfat.com

اللہ ان باتوں سے پاک ہے

سُبْحٰنَ - رَبِّ - السَّمٰوٰتِ - وَ - الْاَرْضِ -
پاکی ہے پالنے والے کی آسمانوں کے اور زمین کے
رَبِّ - الْعَرْشِ - عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَ - ذَرْهُمْ
عرش والے کی اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں پس چھوڑ دے انہیں
يَخُوْضُوْا - وَيَلْعَبُوْا - حَتّٰى - يُلٰقُوْا
مشغول رہیں اور کھیلیں یہاں تک کہ جا ملیں
يَوْمَ - هُمُ - الَّذِيْ - يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ
دن سے اپنے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور وہی
الَّذِيْ - فِي - السَّمَآءِ - اِلٰهٌ - وَّ - فِي الْاَرْضِ
ہے جو آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں
اِلٰهٌ ؕ وَ - هُوَ - الْحَكِيْمُ - الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾
معبود ہے اور وہ نکتہ شناس ہے جاننے والا

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پاک ذات ہے وہ رب آسمانوں کا اور زمین کا
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ
صاحب عرش کا ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں اب ان
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
کو چھوڑ دے بک بک کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملیں
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ
اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور وہی ہے
الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ
جس کی بندگی ہے آسمان میں اور جس کی بندگی ہے زمین میں
اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾
اور وہی ہے حکمت والا سب سے خبردار

اللہ کی بابت جو تم غلط بیانیاں کرتے ہو وہ ان سے بالکل پاک ہے وہ تو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار ہے اور عرش کا مالک و مختار ہے اس اکیلے کا حکم سب پر چلتا ہے اسے نہ اولاد کی ضرورت ہے نہ مددگار کی حاجت وہ تو خود اکیلا سب پر حاوی اور قابض ہے اور جو ہے اس کا بندہ اور تابع فرمان ہے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ یہ لوگ تو دنیا کے مشغلوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور نرے کھیل کود سے کام رکھتے ہیں۔ ان کو اسی میں پھنسا رہنے دو اور کھیل کود میں دل بہلا لینے دو یہاں تک کہ قیامت کا دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے آموجود ہو اور ان کو معلوم ہو جائے کہ جن باتوں کے اندر یہ دنیا میں پھنسے ہوئے تھے وہ بالکل نکمی اور بے کار تھیں اب سوا اس کے کہ ان پر پچھتائیں اور ان کے لیے کوئی کام نہیں اور پچھتانا بھی ایک دن دو دن کا نہیں بلکہ اللہ جانے کب تک کا سنو اگر انسان بننا ہے اور مصیبتوں سے چھوٹنا ہے تو اللہ کی بابت اپنے خیالات درست کرو قرآن مجید نے تمہاری سمجھ کے مطابق اس کی صفتیں تمہیں بتا دی ہیں سنو اسی نے یہ سارا جہان پیدا کیا اور وہی سب کو پالتا ہے اور زمین سے لے کر آسمانوں تک سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اسکے اپنے خاص خاص حالات کے مطابق ساری ضرورتیں مہیا کرتا ہے ساری خلقت زمین سے آسمان تک اس کے آگے سر جھکائے ہوئے ہے نہ آسمانوں میں کوئی اس قابل ہے جو معبود بن سکے اور نہ زمین میں کوئی جاندار یا بے جان معبود بننے کے قابل ہے ہر جگہ وہی اکیلا معبود ہونے کا حق دار ہے اور کوئی نہیں کیونکہ فقط وہی حکمت والا اور علم والا ہے۔

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی نہیں

وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
اور بابرکت ہے وہ کہ جس کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں کی
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ
اور زمین کی اور جو ان دونوں میں ہے اور اسی کے پاس ہے
عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾
خبر قیامت کی اور اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم
وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ
اور نہیں مالک ہیں وہ جنہیں وہ پکارتے ہیں سوائے
دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ
اس کے سفارش کے مگر جنھوں نے اقرار کیا
بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾
حق کا اور وہ جانتے بھی ہیں

وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
اور بڑی برکت ہے اس کی جس کا راج ہے آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ
اور زمینوں میں اور جو کچھ اس کے بیچ میں ہے اور اسی کے
عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾
پاس ہے قیامت، کی خبر اور اسی تک پھر کر پہنچ جاؤ گے
وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ
اور وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اس کے سوا سفارش کا
دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ
اختیار نہیں رکھتے مگر جس نے سچی گواہی
بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾
دی اور ان کو خبر تھی

تبارک (برکت والا ہے) اسکا مادہ ب۔ر۔ک بَرَکَۃٌ کے معنی خود بخود بڑھوتری اور زیادتی کے ہیں یعنی اسکی خوبیاں اندر اندر آپ ہی آپ بڑھتی ہیں۔ ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل ساری خوبیوں کا سرچشمہ ہے جن کی کوئی انتہا نہیں اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں یعنی اللہ وہ ذات بابرکات ہے جس کے قبضہ میں آسمان اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے۔ سب کی بادشاہت ہے فرش سے عرش تک اسکا راج ہے اور یہ بھی اس کو خبر ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ جس دن سارے مردے زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور وہ تمہارے عملوں کے مطابق تمہاری بابت فیصلہ کرے گا کہ کون برا ہے کون اچھا ہے تم نے جو غلط خیالات قائم کر رکھے ہیں کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اور اللہ سے تمہاری سفارشیں کریں گے اور تمہیں دنیا میں جو چاہو گے دلوا دیں گے اور قیامت کے دن بھی تمہاری سفارش کر کے عذاب سے بچا لیں گے یہ سب بے بنیاد ہیں اچھی طرح کان کھول کے سن لو کہ سفارش کسی کے اختیار میں نہیں یہ جو تم اللہ کے سوا اور چیزیں کو پکارتے ہو۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ ہوں یا بت ہوں یا کوئی ہوں یہ بالکل بے اختیار ہیں اگر سفارش کریں گے بھی تو وہ لوگ جنہیں اللہ عزوجل سفارش کرنے کی اجازت دیگا اور یہ اجازت ان ہستیوں میں سے بعض کو دی جا سکتی ہے جنہوں نے دنیا میں زبان سے سچی باتوں کا اقرار کر لیا تھا اور دل سے اچھی طرح جان بوجھ کر انہیں مان لیا تھا اور وہ سچی باتیں یہ ہیں کہ اللہ ایک ہے اور سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے آخری رسول ہیں اور قیامت آنی ہے اور اللہ کے سوا کسی میں نہ طاقت ہے نہ قدرت اس لیے فقط اسی سے مانگنا چاہیے ۔

Marfat.com

جان بوجھ کر ہٹ دھرمی

وَ - لَ - اِنْ - سَاَلْتَ - هُمْ - مَّنْ - خَلَقَهُمْ
اور البتہ اگر پوچھے تو ان کو کس نے پیدا کیا انہیں
لَ - يَقُوْلُنَّ - اللّٰهُ - فَ - اَنّٰى - يُؤْفَكُوْنَ (۸۷)
البتہ کہیں ضرور اللہ نے پس کہاں پھرے چلے جارہے ہیں
وَ - قِيْلِهٖ - يٰ - رَبِّ - اِنَّ - هٰٓؤُلَآءِ
اور قسم کہنے کی اس کے اے میرے رب تحقیق یہ لوگ
قَوْمٌ - لَّا - يُؤْمِنُوْنَ (۸۸) فَاصْفَحْ
ایک قوم ہیں کہ نہیں ایمان لاتے پس منہ موڑ
عَنْهُمْ - وَ - قُلْ - سَلٰمٌ - فَسَوْفَ
ان سے اور ع کہہ سلام ہے پس عنقریب
يَعْلَمُوْنَ (۸۹)
جان لیں گے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ
اور اگر تو ان سے پوچھے کہ ان کو کس نے بنایا
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (۸۷)
تو کہیں گے اللہ نے پھر الٹ کہاں سے جاتے ہیں
وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
قسم ہے رسول کے اس کہنے کی اے رب یہ لوگ
قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ (۸۸) فَاصْفَحْ
یقین نہیں لائے سو تو ان کی طرف
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ط فَسَوْفَ
سے منہ پھیر لے اور کہہ سلام ہے آخر کو آپ
يَعْلَمُوْنَ (۸۹)
معلوم کر لیں گے

وقف لازم
ع ۲۲ ۱۳

وقیلہ (قسم اس کے قول کی) وقسمیہ ہے قیل وقال اور قول کے ایک ہی معنی ہیں یعنی کہنا یا بات کرنا اِصْفَحْ منہ پھیر لے امر ہے صَفْحٌ سے جو اسی سورت کے اوّل میں گزر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ لوگ عبادت اوروں کی کرتے پھرتے ہیں مگر جب ان سے پوچھو تو تمہیں کس نے بنایا؟ تو بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ اللہ نے پھر جب اللہ کو اپنا خالق یعنی بنانے والا مانتے ہیں تو اوروں کے آگے سر کیوں جھکاتے ہو غیروں کے آگے ماتھا کیوں ٹیکتے ہیں یہ سیدھے چلتے چلتے بہک کیوں گئے اور الٹے کیوں چلنے لگے آخر اپنے خالق کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف مڑنے کی لت کہاں سے پڑ گئی آگے قسم کھا کر دھمکایا گیا ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن مجید میں کسی چیز کی قسم کھانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی طرف خاص طور پر توجہ کی جائے یہاں یہ جتلانا مقصود ہے کہ لوگوں نے اس قدر ڈھٹائی اور بے پروائی اختیار کی کہ ہمارے رسولؐ کو ہماری جناب میں صاف کہنا پڑا کہ میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور اس کا مطلب سمجھایا اور اس پر عمل کر کے دکھایا غرض ہر طرح سے انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کی مگر یہ لوگ ایسے اکھڑ مزاج ہیں کہ میری بات ہی نہیں سنتے اور ایمان سے دور بھاگتے ہیں ہم نے رسولؐ کی یہ بات سن لی ہے اور ہم اپنے رسولؐ کی ان سرکش لوگوں کے مقابلہ میں ضرور مدد کریں گے اب اے رسولؐ تم ان سے کوئی جھگڑا نہ کرو اور ان کی طرف سے منہ پھیر لو اور یہ کہہ کر کہ "اچھا سلام" چپکے ہو جاؤ۔ ان کی جلدی بُری گت بننے والی ہے اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی اور حقیقت معلوم ہو گی۔

Marfat.com

سُورۃ الزخرف کیا سکھاتی ہے

عرب کے لوگوں سے خطاب کیا جا رہا ہے اور ارشاد ہو رہا ہے کہ تم نے اس کتاب کو جو حق بات کھلم کھلا کہتی ہے کچھ سنا۔ سمجھا؟ اسے دیکھو اس پر غور کرو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں اچھی تعلیم دے کر دنیا بھر کے انسانوں کے لیے نمونہ بنایا جائے۔ تم اسے سمجھو اور سارے جہان کو سمجھاؤ۔ ہم نے اسے عربی زبان میں پڑھنے کی کتاب بنایا ہے۔ اس کا مرتبہ بہت بلند ہے اور اس میں سراسر دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کو نہ کوئی بدل سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے۔ یہ جو تمہارے حد سے زیادہ گستاخ لوگ اس سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اس کی وجہ سے اس خیر و برکت کے خزانے کا نازل ہونا بند نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں دنیا بھر کی بہتری ہے۔ تم نہ مانو گے تو اور جو تم سے زیادہ سمجھ دار ہیں وہ مانیں گے ہم نے پہلی قوموں میں بھی رسول بھیجے تھے۔ ان میں سے بے وقوفوں کا برتاؤ ان کے ساتھ بھی اچھا نہیں رہا۔ پھر کیا ہوا ہم نے انہیں ان کی گستاخیوں کی سزا دی۔ اب ان کی کہانیاں ہی رہ گئیں۔ ہم نے ان کے حالات تمہیں اس کتاب میں سنا دیئے ہیں تاکہ تم عبرت پکڑو اتنا تو تم بھی اقرار کرتے ہو۔ کہ یہ ساری کائنات اللہ نے پیدا کی۔ پھر اللہ کی ہدایت پر کیوں نہیں چلتے وہ زبردست سب کچھ جاننے والا ہے زمین میں تمہارے چلنے پھرنے کے راستے اسی نے بنائے۔ آسمان سے مینہ برسایا۔ اس سے زمین کو ہرا بھرا کیا جب وہ مرجھا کر مردہ ہو جاتی ہے۔ تو اسے پانی برسا کر پھر زندہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی مرنے کے بعد زندہ کرے گا اسی نے تمہارے سوار ہو کر پھرنے کیلیے دریا میں کشتیاں اور خشکی میں چوپائے جانور بنائے کیا تمہیں اس کا شکر ادا نہیں کرنا چاہیے۔ دیکھو جب ان پر سوار ہو تو اللہ کا احسان یاد کرو اور کہو اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے انہیں ہمارا تابع فرمان کیا ورنہ ہم میں کیا طاقت تھی کہ ہم ان سے کام لیتے ہمیں لوٹ کر اپنے رب کے پاس ہی جانا ہے دیکھو اللہ کی اولاد کوئی نہیں۔ جو ہے اس کا بندہ ہے اس کی بیٹیاں ماننا تو جھوٹ ہی جھوٹ ہے اپنے گمراہ باپ دادا کے دین کی پیروی مت کرو قرآن کا بتایا ہوا راستہ ان کے راستہ سے بہتر ہے دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو گمراہ پا کر اس کا طریقہ چھوڑا اور اللہ کو اپنا اکیلا معبود مانا اور اپنی اولاد کو بھی اسی کی وصیت کر گئے تم ان کی اولاد ہو اس لیے ان کی مانو وہ ٹھیک راستہ بتاتے ہیں دنیا کے مال و دولت میں کچھ نہیں دھرا۔ اصل چیز عاقبت ہے اور وہ مسلم پرہیزگاروں کے لیے ہو گی اللہ سے غافل ہو جانا شیطان کے قبضہ میں آجانا ہے کافروں کی بہت بری گت بننے والی ہے۔ جس طرح فرعون اور اس کے لوگوں کی گت بنی اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بتلایا گیا ہے کہ وہ اللہ کی قدرت کا نمونہ ہیں۔ اور قیامت کی نشانی ہیں قیامت میں شک کی گنجائش نہیں اُس دن سوا متقیوں کے سب دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے جنت بڑے آرام کی جگہ ہے اگر وہاں جانا ہے تو اللہ کے ساتھ شرک کرنا چھوڑو۔ جو اللہ کو نہیں مانتے ان کی آخرت خراب ہو گئی۔

Marfat.com

سورت الدُّخان

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی چوالیسویں اور حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتوں میں سے پانچویں سورت ہے۔ اس میں دخان کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورت الدخان ہے دخان کی تشریح آگے آئے گی یہ سورت مکہ کے قیام کے درمیانی زمانہ میں نازل ہوئی اور اس میں تین رکوع ہیں۔

مکہ کے لوگوں نے جب قرآن سنا تو جو دل کے صاف اور انصاف پسند تھے وہ سمجھ گئے کہ یہ غیر معمولی کلام ہے اور دنیا میں اپنا رنگ جما کر رہے گا بعض لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہو گئے بعض جو سخت دل تھے صاف انکار کر بیٹھے ارشاد ہوا کہ اس قرآن میں غور تو کر دیکھو یہ تو بہت ہی صاف اور واضح کتاب ہے اسے ہم نے ایک بڑی برکت والی رات میں نازل کیا کیونکہ ہمیں انسان کو سخت خطروں سے خبردار کرنا تھا۔ اسی رات میں ہمارے ہاں ہر ہونے والے کام کی بابت حکم جاری ہوتا ہے۔ یہ تیرے رب کی رحمت کا ظہور ہے۔ جو ساری کائنات کا پالنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مارنا اور زندہ کرنا اسی کے اختیار میں ہے وہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا رب ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ شک میں پڑے ہیں اور کھیل کود میں پھنسے ہوئے ہیں اچھا اب اس وقت کا انتظار کرو جب ہر جگہ دھواں ہی دھواں پھر جائے گا اور لوگ سخت دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوں گے گھبرا کر کہیں گے کہ اے رب اس عذاب کو ہم سے دور کر دے ہم ایمان لے آئیں گے بھلا وہ کب ایمان لانے والے ہیں ان کے پاس رسول کھلی باتیں لے کر آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلا دیا۔ ہم چند روز کے لیے عذاب روک دیتے ہیں لیکن یہ پھر وہی کریں گے جو پہلے کیا یاد رکھو قیامت کے دن سخت پکڑ ہو گی اور تمہاری ڈھٹائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ ان سے پہلے فرعون نے بھی ایسا ہی کیا تھا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو بڑے معتبر رسول تھے جھٹلایا انہوں نے نشانیاں دکھائیں اور کہا کہ مجھے مت ستاؤ یا تو ایمان لے آؤ یا مجھے چھوڑ دو کہ بنی اسرائیل کو تمہاری غلامی سے چھڑا کر کہیں اور لے جاؤں مگر فرعون نے ان کی کوئی بات نہ مانی آخر اسے اور اُس کے لشکر کو سمندر میں غرق کر دیا گیا اور وہ ساری آرام کی چیزیں چھوڑ کر یہاں سے چلتے بنے۔ کوئی اتنا بھی نہ ہوا جو انہیں روتا ذرا سی دیر میں معاملہ ختم ہو گیا اور بنی اسرائیل کو ان سے نجات ملی یہ فرعون تھا ہی مغرور پھر ہم نے بنی اسرائیل کو نوازا اور ان پر بڑے بڑے احسان کئے یہ عرب کے مشرک بھی اب ان مغروروں ہی کی چال چل رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ موت کے بعد پھر زندگی نہیں۔ پس مر گئے سو مر گئے تم کہتے ہو پھر جینا ہو گا اچھا ہمارے باپ دادا کو تو پھر زندہ کر کے دکھاؤ۔ نادانوں تم سے بھی زبردست لوگوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ تم تو کیا ہو جو وہ تھے۔ ہوش کی دوا کرو۔ یہ دنیا یہ آسمان یہ زمین کوئی کھیل نہیں اس کا بڑا زبردست نتیجہ نکلنا ہے جو قیامت کو معلوم ہو گا اچھے لوگ جنت میں جائیں گے۔ ان کے لیے ہزاروں نعمتیں تیار ہیں۔ بُرے لوگ جہنم رسید ہوں گے۔ نہیں مانتے تو انتظار کرو وقت آنے پر ساری حقیقت کھل جائے گی۔

Marfat.com

اٰيَاتُهَا ۵۹ (۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قرآن حق ہے!

حٰمٓ ① وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ

حامیم قسم کتاب کھلی ہوئی کی تحقیق ہم اتارا ہم نے اس کو بیچ

لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ③ فِيْهَا يُفْرَقُ

ایک رات برکت والی کے تحقیق ہم ہیں ہم انجام سے ڈرانے والے اس رات میں صادر کیا جاتا ہے

كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ④ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا

ہر کام جچا تلا حکم ہو کر ہمارے پاس سے تحقیق ہم ہیں

مُرْسِلِيْنَ ⑤ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

بھیجنے والے رحمت سے تیرے رب کی تحقیق وہ وہی ہے سننے والا

الْعَلِيْمُ ⑥ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

جاننے والا رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ⑦ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ

اگر ہو تم یقین کرنے والے نہیں کوئی معبود سوا اس کے زندہ کرتا ہے اور

يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ⑧

مارتا ہے رب تمہارا اور رب باپ دادا تمہارے کا اگلے

حٰمٓ ① وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ ع ۱۲

حم قسم ہے اس کتاب واضح کی ہم نے اسے ایک برکت کی رات میں

لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ③ فِيْهَا يُفْرَقُ

اتارا ہم ہیں ڈرانے والے اسی میں جدا ہوتا ہے

كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ④ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا

ہر کام جانچا ہوا حکم ہو کر ہمارے پاس سے ہم بھیجنے والے

مُرْسِلِيْنَ ⑤ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

ہیں رحمت سے تیرے رب کی وہی ہے سننے والا

الْعَلِيْمُ ⑥ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ع

جاننے والا رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ بیچ میں ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ⑦ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ

اگر تم کو یقین ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں جلاتا اور

يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ⑧

مارتا ہے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب

يُفْرَقُ (جدا کر دیا جاتا ہے) مضارع مجہول ہے ف-ر-ق سے اسکا مصدر فرق اور فرقان ہے جسکے معنی جدا کر دینے اور علیحدگی کے ہیں مضبوط طے شدہ اَمْرًا يُفْرَقُ سے حال ہے یعنی جو کام طے ہو جاتا ہے اسکا حکم اسی رات میں صادر ہوتا ہے۔ لَيْلَةٌ مُّبٰرَكَةٌ (برکت والی رات) روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رات شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس رات سارے سال کے کام طے ہو کر انکی بابت حکم دے دیا جاتا ہے کہ یہ اس طرح ہونگے ۔

ارشاد ہے کہ اس صاف صاف باتوں والے قرآن کے نازل کرنے کا فیصلہ لیلۃ مبارکۃ میں ہوا اور حکم دے دیا گیا کہ شب قدر میں۔ جو رمضان میں ہے اسے دنیا کے آسمان پر نازل کیا جائے اور پھر رفتہ رفتہ دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو چنانچہ رمضان کی اسی رات سے جس کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ قرآن حکیم نازل ہونا شروع ہوا اور تھوڑا تھوڑا نازل ہو کر ۲۳ سال میں پورا نازل ہو گیا ۔

ارشاد ہے کہ اللہ نے جو تیرا رب ہے اپنی رحمت سے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے رسول بنا کر بھیجا کیونکہ انسان کو کھری باتیں سنانا اور بُرے انجام سے ڈرانا ضروری تھا۔ اور تیرا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کا رب ہے وہ سب کی سنتا ہے۔ اور سارے حالات سے واقف ہے اگر تم اس کا یقین کر لو تو تمہارا بیڑا پار ہو جائے اس کے سوا کوئی نہیں جس کی پوجا کی جائے زندہ کرنا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے وہ تمہارا بھی رب ہے اور جو تمہارے باپ دادا پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کا بھی رب ہے۔ اس لیے اس قرآن سے لو لگاؤ ۔

Marfat.com

بُری عادت چھُٹنی مشکل ہے

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ
نہیں جی وہ تو شک میں ہیں کھیلتے ہوئے پس راہ دیکھ
یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾
اس دن کی جب آئے آسمان لے کر دھواں ظاہر
یَّغْشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾
جو ڈھانکے لوگوں کو یہ ہے عذاب دکھ دینے والا
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾
اے ہمارے رب دور کردے ہم سے یہ عذاب تحقیق ہم ایمان لانے والے ہیں
اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ
کہاں سے ہو ان کے لیے سمجھنا اور تحقیق آچکا ان کے پاس
رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا
رسول صاف کہنے والا پھر پھر گئے وہ اس سے اور بولے
مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ
پڑھایا ہوا ہے دیوانہ تحقیق ہم کھولنے والے ہیں عذاب
قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾
کچھ دن تک تحقیق تم وہی کرنے والے ہو

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ
کوئی نہیں وہ دھوکے میں ہیں کھیلتے سو تو اس دن کا
یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾
انتظار کر کہ لائے آسمان دھواں صریح
یَّغْشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾
جو لوگوں کو گھیر لے یہ ہے دردناک عذاب
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾
اے رب ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم یقین لاتے ہیں
اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ
ان کو سمجھنا کہاں ملے اور ان کے پاس کھول کر
رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا
سنانے والا رسول آچکا پھر اس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے
مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ
سکھایا ہوا ہے باؤلا ہم وہ عذاب تھوڑی مدت تک
قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾
کھولے دیتے ہیں تو تم پھر وہی کرو گے

وقف لازم وقف لازم

ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل کی یہ صفات سن کر یہ لوگ ہنسی میں ٹال دیتے ہیں اور جو کچھ سوچنے والے ہیں وہ شک وشبہ میں پھنس جاتے ہیں اور ان کا دل نہیں چاہتا کہ یقین کریں پھر اپنے کھیل اور میلوں ٹھیلوں کی طرف نظر کر کے وہ کام کی باتوں کیطرف زیادہ توجہ بھی نہیں دیتے اور کہتے ہیں اگر اللہ ہی کو اکیلا معبود مان لیا تو یہ سب ٹھاٹھ باٹ پڑا رہ جائیگا۔ اور یہ ساری چہل پہل غائب ہو جائیگی آگے ارشاد ہے کہ لوگ غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں اب تو یہ جھبی چونکیں گے جب وہ آفت بھرا دن آویگا جب ہر طرف گرد وغبار آسمان پر چھا جائیگا اور دھواں لوگوں کو گھیرے گا اور وہ بڑا دکھ بھرا عذاب ہوگا اور یہ گھبرا کر چلائیں گے کہ اے رب یہ عذاب ہمارے اوپر سے ہٹا دے ہم ایمان لاتے ہیں یہ دھواں قیامت کے قریب ہر جگہ چھا جائیگا یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے مکہ معظمہ میں بڑا قحط پڑا اور بھوک کے مارے ہر طرف دھندلا نظر آنے لگا ارشاد ہے کہ آفت میں پھنس کر تو یہ ایسی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ سبق سیکھنے والے نہیں ہمارے رسول نے صاف صاف سمجھایا تو اسے کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا آدمی ہے اپنی عقل نہیں رکھتا اچھا ہم تھوڑی دیر کے لیے عذاب ہٹا لیں تو دیکھ لینا پھر یہ پہلی سی بیہودہ حرکتیں کرنے لگیں گے ۔

Marfat.com

سزا ٹل نہیں سکتی

يَوۡمَ نَبۡطِشُ ۔ الۡبَطۡشَةَ ۔ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا
جس دن ہم پکڑیں گے پکڑ بڑی تحقیق ہم

مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ ۔ فَتَنَّا ۔ قَبۡلَهُمۡ ۔ قَوۡمَ
انتقام لینے والے ہیں اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے ان سے پہلے قوم کو

فِرۡعَوۡنَ ۔ وَجَآءَهُمۡ ۔ رَسُوۡلٌ ۔ كَرِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَنۡ ۔ اَدُّوۡۤا
فرعون کی اور آیا ان کے پاس پیغمبر معزز کہ سپرد کرو میرے

اِلَىَّ ۔ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ ۔ لَكُمۡ ۔ رَسُوۡلٌ ۔ اَمِيۡنٌ ﴿۱۸﴾ ۙ وَّ
اللہ کے بندوں کو تحقیق میں تمہاری طرف بھیجا ہوا ہوں امانتدار اور

اَنۡ ۔ لَّا ۔ تَعۡلُوۡا ۔ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ ۔ اٰتِيۡكُمۡ ۔ بِسُلۡطٰنٍ
یہ کہ مت چڑھو اللہ کے مقابلے کو تحقیق میں لاتا ہوں تمہارے پاس سند

مُّبِيۡنٍ ﴿۱۹﴾ ۚ وَاِنِّىۡ ۔ عُذۡتُ ۔ بِرَبِّىۡ ۔ وَرَبِّكُمۡ ۔ اَنۡ
کھلی اور تحقیق میں نے پناہ لی ساتھ اپنے رب کے اور تمہارے رب کے اس سے

تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنۡ ۔ لَّمۡ ۔ تُؤۡمِنُوۡا ۔ لِىۡ ۔ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾
پتھراؤ سے مارو تم مجھے اور اگر نہیں یقین کرتے میرا تو مجھ سے پرے ہٹ جاؤ

يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا
جس دن پکڑیں گے ہم بڑی پکڑ تحقیق ہم

مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ
بدلہ لینے والے ہیں اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو جانچ چکے ہیں

فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ ۙ اَنۡ اَدُّوۡۤا
اور ان کے پاس عزت والا رسول آیا کہ خدا کے بندوں کو

اِلَىَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۸﴾ ۙ وَّ
میرے حوالے کرو تحقیق میں تمہارے پاس معتبر بھیجا ہوا آیا ہوں کہ

اَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ
اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں تو تمہارے پاس کھلی سند

مُّبِيۡنٍ ﴿۱۹﴾ ۚ وَاِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ
لاتا ہوں اور میں اپنے رب کی اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں

تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾
اس بات سے کہ مجھے سنگسار کرو اور اگر تم میرا یقین نہیں کرتے تو مجھ سے پرے ہٹ جاؤ۔

ارشاد ہے کہ آخر قیامت کا ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ان سے ان کی نافرمانیوں کا پورا پورا بدلہ لیا جائیگا اور بڑا سخت عذاب دیا جائے گا جو ٹلنے کا نام نہ لے گا۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ یونہی چھوٹ جائیں گے ہم انہیں سزا دیکر رہیں گے ہم ان سے ان کے کرتوتوں کا بدلہ لینے والے ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آگے فرعون اور ان کے ساتھیوں کا حال ہے جس سے اس بیان کی توضیح ہوتی ہے ارشاد ہے کہ ہم نے ان سے پہلے فرعون کے لوگوں کا امتحان لیا کہ دیکھیں یہ اپنے بُرے کاموں سے باز آتے ہیں یا نہیں اس غرض سے ان کے پاس ایک باعزت رسول موسیٰ (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے ان سے کہا کہ اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ مت بناؤ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو اور انہیں اپنی غلامی سے نجات دو میں معتبر رسول ہوں دیکھو اللہ سے سرکشی مت کرو میں تمہیں اپنے رسول ہونے کی کھلی نشانیاں دکھا رہا ہوں۔ مجھے تم دھمکیاں کیا دے رہے ہو میں ان سے ڈرنے والا نہیں مجھے اس پہ پورا بھروسہ ہے۔ جو فقط میرا ہی نہیں بلکہ خود تمہارا بھی پروردگار ہے میں اس کی پناہ میں ہوں تم مجھے کسی طرح جان سے نہیں مار سکتے۔ تم اگر میری بات نہیں مانتے اور اللہ پہ ایمان لاکر اسکا حکم نہیں بجالاتے تو تم جانو مگر مجھے ستاؤ مت۔ میرے راستہ سے ہٹ جاؤ اور مجھے بنی اسرائیل کو یہاں سے نکال کر لے جانے دو۔

Marfat.com

بُروں کا انجام

الثلثة
فَدَعَا - رَبَّهٗٓ - اَنَّ - هٰٓؤُلَآءِ - قَوْمٌ - مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
پس پکارا اس نے اپنے رب کو کہ تحقیق یہ لوگ بدکار ہیں
فَ - اَسْرِ - بِعِبَادِيْ - لَيْلًا - اِنَّكُمْ - مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾
پس جا ساتھ میرے بندوں کے راتوں رات البتہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا
وَ - اُتْرُكِ - الْبَحْرَ - رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ - جُنْدٌ
اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ لشکر سب
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ - تَرَكُوْا - مِنْ - جَنّٰتٍ - وَ
ڈبونے والے ہیں کتنے ہیں چھوڑ گئے وہ باغوں میں سے اور
عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ - وَّمَقَامٍ - كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾
چشمے اور کھیتیاں اور گھر شاندار
وَّنَعْمَةٍ - كَانُوْا - فِيْهَا - فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ قف
اور سامان عیش کہ تھے وہ اس میں خوش گپیاں کرتے ایسا ہی ہوا
وَاَوْرَثْنٰهَا - قَوْمًا - اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا - بَكَتْ
اور وارث بنا دیا ہم نے اس کا ایک قوم کو دوسری پس نہ روئے
عَلَيْهِمُ - السَّمَآءُ - وَالْاَرْضُ - وَمَا - كَانُوْا - مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع
ان پر آسمان اور زمین اور نہ ہوئے وہ ڈھیل دیے گئے

الثلثة
فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
پھر اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ لوگ گنہ گار ہیں
فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾
پھر لے نکل میرے بندوں کو راتوں رات تو البتہ تمہارا پیچھا کریں گے
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ
اور چھوڑ جا دریا کو ٹھہرا ہوا البتہ وہ لشکر ڈوبنے
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ
والے ہیں چھوڑ گئے وہ بہت سے باغ اور
عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾
چشمے اور کھیتیاں اور گھر عمدہ
وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ قف
اور آرام کا سامان جس میں باتیں بنایا کرتے تھے ایسا ہی ہوا
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ
اور وہ سب ہم نے دوسری قوم کے ہاتھ میں دے دیا پھر نہ روئے ان
عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱۴
پر آسمان اور زمین اور نہ ان کو ڈھیل دی گئی

فرعون اور اس کی ہاں میں ہاں ملانے والوں نے حضرت موسیٰؑ کی بات نہ مانی تو حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب کو پکارا کہ اے اللہ یہ لوگ تو جرم پر جرم کئے جا رہے ہیں۔ میری ایک نہیں سنتے حکم ہوا کہ تم میرے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ اور دریا کا رخ کر دو ضرور یہ لوگ تمہارے پیچھے آئیں گے جب تم سمندر پار چلے جاؤ تو اس میں تم راستے بنے ہوئے چھوڑ جاؤ گے یہ بھی تمہارے پیچھے اس میں اتر پڑیں گے پانی باہم مل جائے گا۔ اور یہ سارے کے سارے غرق ہو جائیں گے ان کے سارے باغ چشمے کھیتیاں اور خوش وضع گھر اور آرام کے سامان سے بھرے ہوئے جہاں یہ دل لگی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان سے خالی ہو جائیں گے اور دوسری قوم ان کی مالک بن جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر دریا پار اتر گئے اور فرعون لشکر سمیت ڈوب گیا نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ان کو مہلت دی گئی دم بھر میں دنیا ان کے وجود سے پاک ہو گئی اس سے عبرت حاصل کرو ۔

Marfat.com

اللہ کی قدرت

وَ - لَقَدْ - نَجَّيْنَا - بَنِيْٓ - اِسْرَآءِيْلَ - مِنَ الْعَذَابِ
اور تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو عذاب سے
الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ - فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ - كَانَ
ذلت والے کے جانب سے فرعون کے تحقیق وہ تھا
عَالِيًا - مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ - لَقَدِ
اونچا حد سے باہر جانے والوں میں سے اور البتہ تحقیق
اخْتَرْنٰهُمْ - عَلٰى - عِلْمٍ - عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾
پسند کیا ہم نے انھیں جان کر اوپر جہان والوں کے
وَ - اٰتَيْنٰهُمْ - مِّنَ الْاٰيٰتِ - مَا - فِيْهِ
اور دیں ہم نے انھیں نشانیوں میں سے وہ جن میں تھی
بَلٰٓؤٌا - مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ - هٰٓؤُلَآءِ - لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾
آزمائش کھلی تحقیق یہ لوگ البتہ کہتے ہیں
اِنْ - هِيَ - اِلَّا - مَوْتَتُنَا - الْاُوْلٰى - وَمَا
نہیں موت مگر یہی موت پہلی اور نہیں
نَحْنُ - بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا - بِاٰبَآئِنَآ
ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے پس لاؤ ہمارے باپ دادا کو
اِنْ - كُنْتُمْ - صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾
اگر ہو تم سچے

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ
اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کی مصیبت سے
الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
بچا نکالا جو فرعون کی طرف سے تھی بیشک وہ
عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ
چڑھ رہا تھا حد سے بڑھ جانے والا اور ہم نے
اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾
انھیں جان بوجھ کر جہان کے لوگوں سے پسند کیا
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ
اور ہم نے ان کو نشانیاں دیں جن میں صریح
بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾
مدد تھی یہ لوگ کہتے ہیں اور کچھ
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا
نہیں ہمارا یہی مرنا ہے پہلا اور ہم کو
نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
پھر اٹھنا نہیں بھلا لے تو آؤ ہمارے
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾
باپ دادا کو اگر تم سچے ہو

ارشاد ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی مصیبت سے نجات دی وہ بہت بڑا سرکش تھا پھر ان کو جانتے بوجھتے ہوئے اس وقت کے سارے جہان والوں پر فضیلت دی اور ان پر انعامات کی بوچھاڑ کر دی تاکہ ان کی آزمائش ہو جائے کہ نیک راہ اختیار کرتے ہیں یا بد۔ فرعون اور بنی اسرائیل کا قصہ سنا کر ارشاد ہے کہ یہ عرب کے مشرک قیامت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ایک دفعہ مر گئے تو پھر دوبارہ اٹھنا کیسا اور کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! اگر تم دوبارہ زندہ ہونے کو مانتے ہو تو بھلا ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو تو زندہ کر کے دکھا دو۔ ہم زبانی دعووں کو تو ہرگز نہیں مانتے۔

Marfat.com

سمجھ سے کام لو!

اَہُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیۡنَ مِنۡ
کیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع کی اور وہ جو ان سے
قَبۡلِہِمۡ ؕ اَہۡلَکۡنٰہُمۡ ۫ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾
پہلے تھے تباہ کر دیا ہم نے انھیں تحقیق وہ تھے جرم کرنے والے
وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَا
اور نہیں بنایا ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو بیچ میں ہے ان دونوں کے
لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلٰکِنَّ
کھیلنے والوں کی طرح اور نہیں بنایا ہم نے ان دونوں کو مگر ساتھ حق کے اور لیکن
اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ
اکثر ان کے نہیں جانتے تحقیق دن فیصلہ کا
مِیۡقَاتُہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۴۰﴾ یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ
مقرر وقت ہے ان کا سب کا وہ دن کہ نہ کام آئے
مَوۡلًی عَنۡ مَّوۡلًی شَیۡئًا وَّلَا ہُمۡ
ساتھی کسی ساتھی کے کچھ اور نہ وہ
یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰہُ ؕ
مدد کیے جائیں مگر جس پر رحم کرے اللہ
اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۴۲﴾
تحقیق وہ وہی زور آور رحم والا ہے

اَہُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِیۡنَ مِنۡ
بھلا یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور جو ان سے
قَبۡلِہِمۡ ؕ اَہۡلَکۡنٰہُمۡ ۫ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾
پہلے تھے ہم نے انھیں غارت کر دیا بے شک وہ گنہ گار تھے
وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَا
اور ہم نے جو آسمان اور زمین اور جو اس کے بیچ میں ہے
لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلٰکِنَّ
بنایا تو کوئی کھیل نہیں بنایا ہم نے تو انھیں ٹھیک کام کا بنایا ہے
اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ
پر بہت لوگ سمجھتے نہیں تحقیق فیصلہ کا دن ان
مِیۡقَاتُہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۴۰﴾ یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ
سب کے وعدہ کا دن ہے جس دن کوئی رفیق کسی
مَوۡلًی عَنۡ مَّوۡلًی شَیۡئًا وَّلَا ہُمۡ
رفیق کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد
یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰہُ ؕ
پہنچے گی مگر جس پر اللہ رحمت کرے
اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۴۲﴾ ع ۳ ۱۳/۱۵
بے شک وہی ہے زبردست رحم والا

تُبَّعَ (یمن کا بادشاہ تھا) اس کی قوم زبردست تھی میقات (مقرر وقت) ارشاد ہے کہ یہ لوگ تبع کی قوم سے اور جو لوگ مثلاً عاد اور ثمود وغیرہ ان سے پہلے گذرے ہیں ان سے زیادہ طاقتور نہیں ہیں ہم نے انہیں تو ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے تباہ کر ڈالا پھر یہ کون ہوتے ہیں جو ہم سے بچ جائیں گے سنو ہم نے جو یہ آسمان زمین اور ان کے اندر کی کائنات بنائی ہے یہ کھیل کے طور پر نہیں بنائی بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی تجویز کے مطابق بنائی ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے اچھا ان سب کے لیے ایک فیصلہ کا دن مقرر ہے جس دن کوئی کسی کا نہ ہوگا۔ اور نہ کسی کو کسی سے کوئی مدد مل سکے گی۔ ہاں جس پہ اللہ رحم کرے اس کا بیڑا پار ہے وہی قوت والا اور رحم کرنیوالا ہے ۞

Marfat.com

دوزخ کا نقشہ

اِنَّ - شَجَرَتَ - الزَّقُّوْمِ (۴۳) طَعَامُ - الْاَثِیْمِ (۴۴)
تحقیق درخت زقوم کا کھانا ہے گنہ گار کا

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي - فِي - الْبُطُوْنِ (۴۵) كَغَلْيِ - الْحَمِيْمِ (۴۶)
جیسے پگھلا ہوا تانبا اُبلتا ہے اندر پیٹوں کے مانند اُبلتے کھولتے پانی کے

خُذُوْهُ - فَاعْتِلُوْهُ - اِلٰى - سَوَآءِ - الْجَحِيْمِ (۴۷) ثُمَّ
پکڑ لو اسے پس کھینچو اسے طرف بیچوں بیچ دوزخ کے پھر

صُبُّوْا - فَوْقَ - رَاْسِهٖ - مِنْ - عَذَابِ الْحَمِيْمِ (۴۸)
انڈیلو اس کے سر پر عذاب سے جلتے پانی کے

ذُقْ ۚ اِنَّكَ - اَنْتَ - الْعَزِيْزُ - الْكَرِيْمُ (۴۹)
لے چکھ تحقیق تو تو ہی ہے بڑا زوردار مرتبہ والا

اِنَّ - هٰذَا - مَا - كُنْتُمْ - بِهٖ - تَمْتَرُوْنَ (۵۰)
تحقیق یہ ہے وہی کہ تھے تم ساتھ اس کے دھوکے میں پڑے ہوئے

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (۴۳) طَعَامُ - الْاَثِیْمِ (۴۴)
یقینا سیہنڈ کا درخت گنہ گار کا کھانا ہے

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُوْنِ (۴۵) كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ (۴۶)
جیسا پگھلا ہوا تانبا پیٹوں کے اندر ایسا کھولتا ہے جیسے کھولتا پانی

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ (۴۷) ثُمَّ
پکڑو اس کو اور دھکیلتے ہوئے لے جاؤ دوزخ کے بیچوں بیچ پھر

صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ (۴۸)
اس کے سر پر ڈالو جلتے پانی کا عذاب

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ (۴۹)
لے چکھ تو ہی ہے بڑا عزت والا سردار

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ (۵۰)
یہ وہی ہے جس میں تم دھوکے میں پڑے تھے

زَقُّوْم (سیہنڈ) یہ لفظ سورۃ الصّٰفّٰت میں گزر چکا ہے۔ مُہْلٌ (پگھلا ہوا تانبا) تیل کی کالی تلچھٹ کو بھی مُہْل کہتے ہیں یہ زقوم کے پھل کا گودا ہوگا غَلْیٌ کھولنا یَغْلِیْ (کھولے گا) یہ غَلٰی سے مضارع ہے اِعْتِلُوْا (کھینچتے ہوئے لے جاؤ) امر ہے ع - ت - ل سے عَتْلٌ کے معنی گھسیٹتے ہوئے لے جانا۔

اللہ اور رسول کا انکار کرنے والوں کو اس جگہ کی کیفیت بتائی جاتی ہے جہاں انہیں مرنے کے بعد جانا ہوگا انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ انہیں سخت مصیبت سے پالا پڑے گا یہ جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کر کے گناہ سمیٹ رہے ہیں۔ انہیں زقوم کے درخت کا رس پینے کو ملے گا جو زیتون کے تیل کی کالی تلچھٹ کی طرح کا ہوگا یا پگھلے تانبے کی طرح سمجھ لو وہ پیٹ میں پہنچتے ہی اس طرح جوش میں آجائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی تمام آنتیں وغیرہ جل اٹھیں گی۔ حکم ہوگا کہ اس ہمارے نافرمان بندے کو پکڑ لو اور زنجیروں سے کھینچتے ہوئے جہنم کے بیچ کے حصّے میں پہنچا دو اوپر سے اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو جو باہر سے اندر تک جلاتا ہوا چلا جائے اور وہ اس کا دکھ چکھے اور اس سے کہہ دو کہ لے اب مزہ چکھ تو وہی تو ہے جو دنیا میں بڑا زبردست بنا پھرتا تھا۔ اور لوگ تجھے بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ یہی وہ عذاب ہے جس کا حال دنیا میں سن کر تم خاطر میں نہ لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم یہ وہمی باتیں نہیں مانتے۔

Marfat.com

پرہیزگاروں کا انعام

اِنَّ - الْمُتَّقِيْنَ - فِيْ - مَقَامٍ - اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ - جَنّٰتٍ

تحقیق پرہیزگار ہیں بیچ جگہ امن کی بیچ باغوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ - مِنْ سُنْدُسٍ - وَّاِسْتَبْرَقٍ

اور چشموں کے پہنے ہوئے ہیں کپڑے باریک ریشم کے اور گاڑھے ریشم کے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۘ وَ - زَوَّجْنٰهُمْ - بِحُوْرٍ

آمنے سامنے بیٹھے ایسا ہی ہوگا اور شادی کریں گے ہم ان کی ساتھ خوبصورت

عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ - فِيْهَا - بِكُلِّ - فَاكِهَةٍ

بڑی آنکھوں والیوں کے طلب کریں گے وہ اس میں ہر قسم کا میوہ

اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ - فِيْهَا - الْمَوْتَ - اِلَّا

چین سے بیٹھے نہ چکھیں گے بیچ اس کے موت مگر

الْمَوْتَةَ - الْاُوْلٰى ۚ - وَوَقٰهُمْ - عَذَابَ - الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾

ایک موت پہلی اور بچا لیا انھیں دکھ سے دوزخ کے

فَضْلًا - مِّنْ - رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ - هُوَ - الْفَوْزُ

فضل ہے طرف سے رب تیرے کے یہی کامیابی ہے

الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا - يَسَّرْنٰهُ - بِلِسَانِكَ - لَعَلَّهُمْ

بڑی پس بات یہی ہے کہ آسان کر دیا ہم نے اسے زبان تیری میں تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ - اِنَّهُمْ - مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

یاد رکھیں پس انتظار کر بیشک وہ بھی انتظار کرتے ہیں

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ

بیشک ڈرنے والے چین کے گھر میں ہیں باغوں میں

وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۘ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ

ایک دوسرے کے سامنے اسی طرح ہوگا اور بیاہ دیں گے ہم انھیں حوریں

عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بڑی آنکھوں والیاں منگوائیں گے وہاں ہر میوہ

اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا

دل جمعی سے وہاں نہ چکھیں گے موت مگر جو پہلے

الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾

آ چکی اور بچا یا انھیں دوزخ کے عذاب سے

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

تیرے رب کے فضل نے یہی ہے بڑی مراد

الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

ع ۳ ۱۷ ۱۶ ملی سو یہ قرآن آسان کر دیا ہم نے اسے تیری بولی میں

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

تاکہ وہ یاد رکھیں اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہیں

پہلے گنہ گاروں کا حال بیان ہوا اب اللہ سے ڈر کر گناہوں سے بچنے والوں کا حال سن لو وہ آرام و آسائش کی جگہ باغوں اور چشموں کے درمیان باریک اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے خوبصورت بیویاں ان کے ساتھ ہونگی جو چل چاہیں گے آرام سے بیٹھے بیٹھے ملے گا ایک دفعہ مر چکے سو مر چکے پھر موت کا نام تک نہ لیں گے مرنا کیسا یہ سب اللہ کا فضل ہوگا یہی بڑی بھاری کامیابی ہے اے رسول ہم نے تو تیری زبان میں یہ سب کچھ آسان کر کے سمجھا دیا اب نہ ماننے والوں کا کیا انکے آگے آجائیگا یہ پڑے سوچیں کہ کچھ پر کچھ آفت (معاذ اللہ) آنے والی ہے ۔

Marfat.com

سُورۃ الدّخان پر نظر

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن انسان کے لیے اس راستہ کو بالکل واضح کر دیتا ہے جو اس دنیا میں اس کی زندگی بسر کرنے کے لیے مقرر کیا جا چکا ہے اس کو چاہیے کہ اس پر غور کرے اور اس سے ہدایت حاصل کرے یہ اس دفتر میں جسے لوح محفوظ کہتے ہیں لکھا ہوا محفوظ ہے۔ اور ایک نہایت مبارک رات میں اس کے دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا کائنات کے انتظام کے بارے میں ضروری حکم ہر سال اسی رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے جاتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ یہ تو ہمیں بھیجنا ہی تھا۔ کیونکہ ہماری رحمت انسان کو بے یار و مددگار کیسے چھوڑ سکتی تھی آسمان زمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزیں ہمیں نے پیدا کیں اور ہمیں ان سب کی پرورش اور دیکھ بھال کرتے ہیں یقین کرو کہ زندگی اور موت دیتا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور تمہارا اور تمہارے باپ دادا سب کا وہی رب ہے کچھ یہ عرب کے لوگ یا انہی کی طرح سوچنے والے اس میں شک کرتے ہیں ان پر دنیا ہی میں عذاب بھیجا جائیگا اگر یہ راہ راست پر آ گئے تو خیر ورنہ مرنے کے بعد بہت ہی سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے فرعون کی قوم کے حال پر غور کرو انہوں نے سرکشی اختیار کی ہم نے انہیں سمجھانے کے لیے ایک بڑا معزز رسول بھیجا (ان کا نام حضرت موسیٰؑ تھا) انہوں نے فرعون اور اسکی قوم کو بہت سی نشانیاں دکھائیں جن کے بعد ان کے سچا رسول ہونے میں کوئی شبہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ پھر سمجھایا کہ اللہ کو اپنا رب مانو اس کے آگے جھکو تمہارے لیے یہی بہتر ہے ورنہ تم جانو۔ بہر حال بنی اسرائیل کو تمہاری غلامی اور تمہارے ظلم و ستم سے چھڑانا ضروری ہے میں انہیں نکال کر یہاں سے لے جاتا ہوں۔ تم اس کام میں رکاوٹ نہ ڈالو۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سنی آخر ان پر طرح طرح کے عذاب آئے لیکن ان کا حال یہ تھا کہ عذاب آتا تو کہتے کہ اے موسیٰؑ اس عذاب کو اپنے رب سے دعا مانگ کہ دور کرا دے ہم تیری بات ماننے کو تیار ہیں لیکن جب عذاب ہٹ جاتا تو پھر ویسے ہی ڈھیٹ بن جاتے آخر حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو راتوں رات نکال کر دریا کی طرف کا راستہ لو چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اس حکم کی تعمیل کی فرعون نے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا اور دریا میں راستے بنے ہوئے دیکھ کر لشکر سمیت اس میں اتر پڑا لیکن ان کے اترتے ہی دریا بدستور جیسا تھا ویسا ہو گیا اور وہ سب ڈوب گئے اور ان کے ملک پر دوسرے قابض ہو گئے وہ سب مر کھپ گئے کسی نے ان پر ایک آنسو بھی نہ بہایا اور بنی اسرائیل کو ان کے ظلم و ستم سے نجات ملی قیامت میں فرعون اور ان کے ساتھیوں کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا لوگو قیامت میں شک مت کرو دنیا کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ یہ ایک دن فنا ہو کر رہے گی سارے انسان اللہ کے سامنے حاضر کیے جائیں گے ان کے عملوں کا حساب ہو گا بُرے عملوں والے دوزخ میں اور اچھے عملوں والے جنت میں جائیں گے۔ دوزخ میں دکھ ہی دکھ ہے اور جنت میں آرام ہی آرام ہے اب اگر تمہیں یہ نصیحت ماننی ہے تو مانو ورنہ بہت جلد تمہاری بُری گت بننے والی ہے۔

Marfat.com

سورۃ الجاثیہ

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی پینتالیسویں اور حامیم سے شروع ہونے والی سورتوں میں سے چھٹی سورت ہے اور اس میں چار رکوع ہیں مکہ کے زمانے کے درمیانی دنوں میں نازل ہوئی اس کا نام سورۃ الجاثیہ ہے جس کے معنی گھٹنوں کے بل بیٹھ جانے کے ہیں اسکی تشریح سورت کے آخری رکوع میں آئے گی اس سورت میں انسان کو بتایا گیا ہے ۔ کہ یہ قرآن مجید اللہ نے نازل کیا ہے ۔ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے ۔ اس کی پہچان کی نشانیاں آسمان زمین اور خود تمہاری اور دیگر جانداروں کی پیدائش میں موجود ہیں ایمان والے اور یقین لانے والے انہیں دیکھ کر اللہ کو پہچان سکتے ہیں ۔ جن میں عقل ہے وہ دنیا کے حالات میں تبدیلیاں دیکھکر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک قاعدے کے مطابق ہو رہا ہے ۔ رات اور دن کا باقاعدہ ایک دوسرے کے بعد آنے رہنا پھر وقت پر مینہ برسنا اور اس کے ذریعے مرجھائی اور مری ہوئی زمین کا دوبارہ تر و تازہ اور زندہ ہو جانا اور اس میں سے انسان اور دیگر جانداروں کے کھانے پینے کی چیزوں کا پیدا ہونا اللہ کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے ۔ اے رسول ہم یہی سچی تلی باتیں تجھے اس قرآن میں بتاتے ہیں ۔ ان لوگوں نے ہمارے کہنے کو اور ہماری باتوں ہی کو نہ مانا تو پھر اور کیا مانیں گے اس سے بہتر باتیں اور کیا ہو سکتی ہیں یاد رکھو جو قرآن کی آیتیں سن کر عاجزی سے سر نہیں جھکاتا اور بہرا بن جاتا ہے ۔ اس کی شامت آنے والی ہے اور جو ان آیتوں کی جان بوجھ کر ہنسی اڑائے وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہونے والا ہے ایسے لوگ دوزخ کی طرف جا رہے ہیں قرآن سے منہ موڑ کر جو کچھ یہ اس دنیا میں کر رہے ہیں مرنے کے بعد یہ ان کے کچھ کام نہ آئے گا ۔ مال و دولت سب یہیں پڑا رہ جائیگا اور یہ خود سخت مصیبت میں پھنس جائیں گے قرآن مجید سیدھا راستہ بتا رہا ہے جو اس پر نہ چلیں گے ۔ وہ درد بھری آفتوں کا شکار ہوں گے اور سنو اللہ نے سمندر میں کشتیاں چلانے کا سلیقہ تمہیں عطا کر کے تمہارے لیے راستے کھول دیئے ہیں ۔ اور آسمان اور زمین کو حکم دے دیا ہے کہ تمہارے کام میں لگے رہیں ۔ تمہیں اس کا شکر کرنا چاہیے بہر حال ایمان والوں کو ان انکار کرنے والوں کے جال میں پھنس کر رہ جانا نہ چاہیے ۔ وہ اچھے کاموں کی کوشش کریں انہیں اس کا بہت اچھا بدلہ ملے گا اور ان نافرمانوں کو اللہ سخت سزا دے گا ۔ مسلمانوں تمہارے لیے یہ قرآن کافی ہے ۔ اسے چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی جو ہوا و ہوس میں گرفتار ہیں ہرگز پیروی مت کرو اچھے اور برے ایک جیسے نہیں ہو سکتے ۔ دنیا ہی کو سب کچھ سمجھنے والے اور آخرت کا انکار کرنے والے نادان اور گمراہ ہیں ان کی نظر آگے نہیں جاتی یہ مر کر جینے کو نہیں مانتے یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے حقیقت یہی ہے ۔ جو ہم نے اس قرآن میں ظاہر کر دی ہے اور جو کچھ اس میں کہا گیا ہے وہ سب ہو کر رہے گا ۔

Marfat.com

اٰیاتُھا ۳۷ (۴۵) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۵) رُکُوْعَاتُھا ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کی نشانیاں

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ
حامیم اتارنا کتاب کا طرف سے اللہ کے ہے زبردست
الْحَکِیْمِ ② اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
حکمت والا تحقیق بیچ آسمانوں کے اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ③ وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ
واسطے ماننے والوں کے اور بیچ پیدائش تمہاری کے اور جو پھیلا رکھے ہیں جانوروں
دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ④ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
سے نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے جو یقین رکھتے ہیں اور بدلنے میں رات
وَالنَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ
اور دن کے اور جو اتارا اللہ نے آسمان سے سامان رزق کا
فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ
پس زندہ کیا ساتھ اسکے زمین کو پیچھے مرجانے کے اسکے اور بدلنے میں ہواؤں کے نشانیاں
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ⑤ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ
واسطے اس قوم کے جو سمجھتے ہیں یہ آیتیں ہیں اللہ کی پڑھتے ہیں ہم انھیں تجھ پر ساتھ حق کے

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ
حٰم کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست
الْحَکِیْمِ ② اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
حکمتوں والا ہے بے شک آسمان میں اور زمین میں ماننے والوں کے
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ③ وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ
لیے بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہارے بنانے میں اور جس قدر جانور پھیلا رکھے
دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ④ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
ہیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں اور رات دن کے بدلنے
وَالنَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ
میں اور اللہ نے آسمان سے جو روزی دیا ہے پھر اس سے زمین کو
فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ
مرجانے کے بعد زندہ کر دیا اور ہواؤں کے بدلنے میں نشانیاں ہیں ان لوگوں
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ⑤ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ
کے لیے جو سمجھ سے کام لیتے ہیں اور یہ اللہ کی باتیں ہیں ہم تجھ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں

رِزْقٌ (روزی) ہر نفع کی چیز کو رزق کہتے ہیں یہاں اس سے مراد پانی ہے جس پر زمین کی ساری پیداوار کی بنیاد ہے یَبُثُّ پھیلاتا ہے۔ بَثٌّ سے فعل مضارع ہے اس کی ماضی بَثَّ سورۃ بقر میں گزر چکی ہے۔ بِالْحَقِّ (ساتھ حقیقت کے) بہت جگہ آیا ہے۔ حق وہی ہے جو ٹھیک واقعی اور درست ہے۔

ارشاد ہے کہ قرآن مجید اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو قوت والا اور پکی اور یقینی بات کہنے والا ہے اللہ کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں آسمان اور زمین کی طرف دیکھتے ہی آدمی کہہ اٹھے گا کہ ان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے اور کوئی نہیں پھر انسان اور حیوانات کی ساخت میں غور کرے گا تو کہے گا کہ ہاں اللہ ہی ان سب کا بنانے والا ہے پھر دنیا کے حالات کو ادلتے بدلتے دیکھ کر کہ کبھی رات ہے کبھی دن کبھی زمین خشک ہو کر مردہ ہو جاتی ہے۔ پھر جب مینہ برستا ہے۔ تو جی اٹھتی ہے۔ اور خوب پھولتی پھلتی ہے اس کی عقل پورے طور پر مان لے گی کہ یہ باتیں سوا اللہ کے کسی کے بس کی نہیں اس کے بعد ارشاد ہے کہ یہ پکی باتیں جن میں شک کی گنجائش ہی نہیں اللہ صاف تجھے سناتا ہے اور یہ بالکل حقیقت کے مطابق ہیں۔

Marfat.com

ایک ضروری سوال

فَ - بِ - اَیِّ - حَدِیْثٍ - بَعْدَ - اللّٰہِ	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ
پس ساتھ کون سی بات کے بعد اللہ کے	پھر اللہ اور اس کی باتوں کو چھوڑ کر کون سی
وَ - اٰیٰتِہٖ - ہٖ - یُؤْمِنُوْنَ ۝۶	وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝۶
اور آیتوں کے اس کی ایمان لائیں گے	باتوں کو مانیں گے

پہلے صاف لفظوں میں اعلان کر دیا گیا کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سنا رہے ہیں یہ اللہ نے اتاری ہے جو درحقیقت عزت اور قوت والا ہے اور ساتھ ہی ہر چیز کی جڑ بنیاد تک سے واقف ہے اس لیے اس کی ہر بات واقع کے مطابق اور بالکل ٹھیک اور سچی ہوتی ہے اگر کوئی پوچھے کہ اللہ کون ہے تو اس کو بتا دیا گیا کہ جو ایمان لانے یعنی ٹھیک بات ماننے اور سچ کے آگے گردن جھکانے کے لیے تیار ہے وہ آسمان اور زمین کو دیکھ کر ہی کہہ اٹھے گا کہ سچ مچ اللہ کے سوا کسی میں طاقت نہیں جو اتنی بڑی چیزیں بنا کر کھڑی کر دے پھر جو اپنی اور دوسرے جانداروں کی پیدائش اور بناوٹ میں غور کرے گا اسکا اس بات پر یقین بڑھتا جائے گا پھر دن رات کے ایک دوسرے کے بعد باقاعدہ آنے جانے مینہ برسنے اور اس کے ذریعے خشک زمین کے نرد تازہ اور ہری بھری ہو جانے کے نظام کو دیکھ کر اس کی عقل بھی اس نتیجہ پر پہنچے گی کہ یہ سب اللہ ہی کی قدرت کا ظہور ہے اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان آیتوں میں اپنی قدرت کی نشانیاں تمہیں پڑھ کر سنا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ٹھیک بات بتا رہے ہیں جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں یہ لوگ اگر ہماری بات نہیں سنتے اور ہماری نشانیوں کو پوری طرح نہیں مانتے تو پھر اس سے زیادہ اور کوئی سچی اور سیدھی بات ان کے پاس کہاں سے آئے گی جسے یہ مانیں گے یہاں سے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کائنات میں ہر بات اور ہر چیز اللہ کی قدرت کی نشانی ہے ان آیتوں میں بڑی بڑی نشانیاں گنوا کر اشارہ کیا جا رہا ہے۔ کہ انسان کو ان سب چیزوں سے کس طرح کام لینا اور ان سے اپنا تعلق کس طرح قائم کرنا چاہیے ظاہر ہے کہ انسان ان کا غلط استعمال اور ان کی بابت غلط خیالات قائم کر سکتا ہے ان نشانیوں کے بیان کرنے کے ساتھ قرآن مجید میں ان کا صحیح استعمال کرنا اور ان کی بابت صحیح خیالات قائم کرنا بھی بتایا ہے اور بالحق سے اسی کی طرف اشارہ ہے (واللہ اعلم) یعنی قرآن مجید میں کائنات کی چیزوں اور ان کے عجیب و غریب انتظام ہی کا بیان نہیں بلکہ بیان کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان ان کی بابت اپنا عقیدہ اور عمل کیسے درست کرے عقیدہ کی درستی یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر اللہ کو پہچانے اور پھر جتنا علم بڑھتا جائے اتنا ہی اللہ پر ایمان بڑھتا جائے عمل کی درستی یہ ہے۔ کہ ہر چیز سے اسی طرح کام لے جس طرح قرآن مجید میں بتایا گیا ہے اور جس طرح حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چلنا سکھایا ہے۔

Marfat.com

منکروں کا انجام

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
خرابی ہے واسطے ہر جھوٹ باندھنے والے گنہ گار کے جو سنتا ہے آیتیں
اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
اللہ کی پڑھی جاتی ہیں اوپر اس کے پھر اڑ جاتا ہے بڑا بن کر
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
گویا نہیں سنتا انہیں پس خوشخبری دے اسے عذاب
اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا
دردناک کی اور جب جان لیتا ہے آیتوں میں سے ہماری
شَيْـًٔا ِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ
کچھ بنا لیتا ہے اسے ہنسی وہ لوگ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ
واسطے ان کے عذاب ہے ذلت والا آگے
وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
ان کے دوزخ ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
ہر جھوٹے گنہگار کے لیے خرابی ہے کہ اللہ کی باتیں سنتا ہے
اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
جو اس کے پاس پڑھی جاتی ہیں پھر غرور سے ضد کرتا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
ہے گویا سنا ہی نہیں سو اس کو ایک دردناک عذاب
اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا
کی خوشخبری سنا دے اور جب ہماری باتوں میں سے
شَيْـًٔا ِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ
کسی کی خبر پائے تو اس کو ٹھٹھا ٹھہرائے ایسوں کو
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ
ذلت کا عذاب ہے ان کے
وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
پرے دوزخ ہے

اَفَّاكَ (جھوٹ جوڑنے والا) مبالغہ کا صیغہ ہے اِفْكٌ ہے جو سورۃ نور میں گزرا اَثِيْمٌ (گنہ گار) صفت مشبہ ہے اثم سے جو بہت جگہ آچکا ہے۔ يُصِرُّ (اڑ جاتا ہے) مضارع کا صیغہ ہے اصرار سے جس کا مادہ ص۔ر۔ر ہے صَرٌّ کے معنی باندھ دینے اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ اصرار بُری بات پر جم جانا۔ وَرَآءٌ (سامنے) اس کا مادہ و۔ر۔ء ہے اور یہ اسم مکان ہے جس کے معنی پیچھے کے ہیں۔ اور کبھی آگے کے بھی ہوتے ہیں اور سوا کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اسم مکان ہے اور مِنْ قبل اور مِنْ بعد کی طرح اس پر بھی مِنْ زیادہ کر دیا جاتا ہے

ارشاد ہے کہ جس نے اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھیں اور ان سے غلط نتیجے نکالے اور بُرے کام کرتا رہا اللہ کی نازل کی ہوئی آیتیں سنیں پھر ڈھیٹ بن گیا اور شیخیاں بگھارنے لگے جیسے سنا ہی نہیں اس کا انجام بہت بُرا ہوگا اس کے لیے دکھ بھرا عذاب تیار ہے پس یہی اس کے لیے خوش خبری سمجھ لو۔ اس کا طرز عمل یہ ہے کہ جب ہماری آیتیں اسے معلوم ہوئیں تو ان کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے لگا۔ ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے جس سے ان کی ساری شیخی کرکری ہو جائے گی وہ دنیا میں کیا بڑے بنے پھرتے ہیں۔ آخرت میں انہیں ذلت سے واسطہ پڑے گا۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ مکہ میں ایک ایسا ہی شخص نضر بن الحرث تھا۔

Marfat.com

آخرت کا خسارہ

وَلَا - يُغْنِيْ - عَنْهُمْ - مَّا - كَسَبُوْا - شَيْئًا وَّلَا
اور نہ فائدہ دے گا ان کو جو کمایا انھوں نے ذرا بھی اور نہ
مَا اتَّخَذُوْا - مِنْ - دُوْنِ اللّٰهِ - اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ
وہ جنھیں پکڑا انھوں نے اللہ کے سوا ساتھی اور واسطے انکے
عَذَابٌ - عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا - هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ - كَفَرُوْا
عذاب ہے بڑا یہ ہے ہدایت اور جنھوں نے انکار کردیا
بِاٰيٰتِ - رَبِّهِمْ - لَهُمْ - عَذَابٌ - مِّنْ رِّجْزٍ - اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾
ساتھ آیتوں کے رب اپنے کی انکے لیے عذاب ہے سزائے دردناک سے

اَللّٰهُ - الَّذِيْ - سَخَّرَ - لَكُمُ - الْبَحْرَ - لِتَجْرِيَ
اللہ ہی ہے جس نے مسخر کیا واسطے تمھارے دریا کو تاکہ چلیں
الْفُلْكُ - فِيْهِ - بِاَمْرِهٖ - وَلِتَبْتَغُوْا - مِنْ فَضْلِهٖ
کشتیاں بیچ اس کے ساتھ حکم اس کے اور تاکہ ڈھونڈو تم فضل سے اس کے
وَلَعَلَّكُمْ - تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ - لَكُمْ - مَّا
اور تاکہ تم شکرگزار ہو اور مسخر کیا واسطے تمھارے جو ہے
فِي السَّمٰوٰتِ - وَمَا فِي الْاَرْضِ - جَمِيْعًا - مِّنْهُ ؕ
بیچ آسمانوں کے اور جو بیچ ہے زمین کے سب کا سب اسی کی طرف سے

وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا
اور ان کے ذرا بھی کام نہ آئے گا جو کمایا تھا اور نہ وہ
مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ
جنھیں اللہ کے سوا رفیق پکڑا تھا اور ان کے لیے بڑا
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
عذاب ہے یہ ہے ہدایت اور جو اپنے رب کی باتوں
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱/۱۲
سے منکر ہیں ان کے لیے ایک بلا کا دردناک عذاب ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمھارے بس میں کردیا کہ اس
الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
میں جہاز چلیں اس کے حکم سے اور تاکہ تم اس کا فضل
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا
تلاش کرو اور تاکہ تم حق مانو اور جو آسمانوں اور زمین
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ
میں ہے تمھارے کام میں لگا دیا سب کو اپنی طرف سے

رِجْزٌ (دکھ، درد، عذاب) رِجز اور رُجز دونوں کے معنی ایک ہیں نجاست پلیدی سخت تکلیف عذاب یہاں یہی آخری معنی مراد ہیں ارشاد ہے کہ ایسے سرکش لوگ آخرت میں خالی ہاتھ ہوں گے دنیا میں اکٹھا کیا ہوا مال و متاع وہاں کچھ کام نہ آئے گا اللہ کو چھوڑ کر جنہیں انہوں نے اپنا یار و مددگار بنایا تھا۔ وہ ان سے منہ موڑ کر چلتے بنیں گے بڑے عذاب سے پالا پڑے گا اگر تمہارے ہوش درست ہیں تو یہ قرآن تمہارے لیے ہدایت نامہ ہے جنہوں نے اس سے منہ موڑا ان کے لیے دکھ بھرا عذاب تیار ہے دیکھو اللہ کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں اپنے اوپر اس کے احسانات دیکھو گہرے سمندروں اور دریاؤں کو تمہارا یار اور مددگار بنا دیا۔ اللہ کے حکم سے تم ان پر کشتیاں اور جہاز چلاتے ہو اور ان کے ذریعہ تجارت وغیرہ کر کے بڑے بڑے فائدے اٹھاتے ہو اور ایک سمندر ہی کیا آسمان اور زمین کی ساری چیزوں کو اپنی رحمت سے حکم دے دیا کہ تمہاری ہی خدمت گزاری میں لگی رہیں ؛

Marfat.com

صبر کی نصیحت

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (۱۳)

تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے جو سوچتے ہیں

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا

کہہ دے واسطے ان کے جو ایمان لائے بخشیں واسطے ان کے نہیں

یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا

امید رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکہ بدلہ دے وہ ایک قوم کو عوض اس کا جو

کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (۱۴) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

تھے وہ کمائی کرتے جس نے کام کیا نیک

فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا

پس واسطے جان اپنی کے اور جس نے بدی کی پس اوپر جان اپنی کے

ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ (۱۵)

پھر طرف رب اپنے کے لوٹائے جاؤ گے تم

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (۱۳)

اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو دھیان کرتے ہیں

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا

ایمان والوں سے کہہ دو ان سے درگزر کریں جو اللہ

یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا

کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تاکہ وہ ایک قوم کو سزا

کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (۱۴) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

دے بدلہ اس کا جو وہ کماتے تھے جس نے بھلا کام کیا

فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا

تو اپنے واسطے اور جس نے برا کیا سو اپنے حق میں

ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ (۱۵)

پھر تم اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے

اَیَّامَ اللّٰہِ (اللہ کے دن) سورۃ ابراہیم میں گزر چکا ہے اس سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے فرمانبرداروں کو انعام یا نافرمانوں کو سزا دی ایام اللہ کی امید نہ رکھنے والے وہ لوگ ہوئے جو اس کی رحمت سے مایوس اور اس کے عذاب سے بے خوف ہیں ارشاد ہے کہ سوچنے والے ان سب باتوں کو دیکھ کر ضرور اللہ کو پہچان لیں گے کہ اس نے ہر چیز کو انسان کے تابع فرمان کر دیا اور اتنی عقل دی کہ ان سے کام لینے کے قاعدے دریافت کرے اور ان کے مطابق ان سے ہر طرح کے فائدے حاصل کرے آخر انسان میں اتنی لیاقت کہاں سے آئی کہ کوئی چیز جس سے وہ کام لینا چاہے اس کی خدمت سے انکار نہیں کرتی بلکہ بہت سی چیزیں خود بخود بغیر اس کی کوشش سے اسی کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ یہ سب اللہ کی رحمت کی نشانی ہے لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اللہ کو نہیں مانتے اسکے بعد اللہ کے ماننے والوں کو دنیا میں رہنے کا قاعدہ بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ جو اس کی رحمت سے دنیا میں مزے سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اللہ کو نہیں مانتے نہ اس کی رحمت کی امید رکھیں اور نہ اس کے عذاب سے ڈریں ان سے اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو خود ان سے بدلہ لینے کا کا ارادہ مت کرو اللہ پر معاملہ چھوڑ دو وہ انکو سزا دیگا یا تو خود تمہارے ہی ہاتھوں انہیں سزا دلوا دیگا یا خود ہی ان پر کوئی بلا نازل کر دیگا تم تو یہ سمجھ لو کہ جو بھلا کریگا تو اپنے لیے۔ برا کریگا تو اپنے لیئے پھر آخر ایک دن قیامت کا آئیگا۔ تم سب اللہ کے آگے حاضر ہو گئے اس دن سب کا حساب رتی رتی چکا دیا جائے گا۔

Marfat.com

ایک قوم کی مثال

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ
اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب
وَالۡحُکۡمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ
اور حکومت اور پیغمبری اور دیں ہم نے انہیں ستھری چیزیں
وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیۡنٰہُمۡ
اور فضیلت دی انہیں جہان والوں پر اور دیں ہم نے انہیں
بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا
صاف باتیں احکام میں سے پس نہیں اختلاف کیا انہوں نے مگر
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡیًۢا
بعد اس کے کہ آگیا ان کے پاس علم ضد سے
بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ
درمیان اپنے تحقیق رب تیرا فیصلہ کرے گا درمیان انکے دن
الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾
قیامت کے بیچ اس کے کہ تھے وہ اس میں اختلاف کرتے

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ
اور دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور
وَالۡحُکۡمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ
حکومت اور پیغمبری اور ستھری چیزیں کھانے کو
وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیۡنٰہُمۡ
دیں اور ان کو جہان پر بزرگی دی اور ان کو دین کی
بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا
کھلی باتیں دیں پھر انھوں نے جو پھوٹ ڈالی
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡیًۢا
تو سمجھ میں آچکنے کے بعد آپس کی
بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ
ضد سے بے شک تیرا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ
الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾
کرے گا جس بات میں وہ جھگڑتے تھے۔

اَمر (حکم) یعنی بعض باتوں کے کرنے اور بعض کے نہ کرنے کا حکم ہے انہی احکام کے مجموعہ کو دین کہتے ہیں یعنی دنیا میں زندگی بسر کرنے کا طریقہ

ارشاد ہے کہ دنیا میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں باوجود اس کے بہت سے لوگ اللہ کو نہیں مانتے بلکہ بعض تو کھلم کھلا انکار ہی کر بیٹھتے ہیں ایسے آدمیوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ انکا انجام اچھا نہ ہوگا انہیں بنی اسرائیل کے حالات سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے انہیں ہم نے کتاب تورات دی حکومت عطا فرمائی اور بہت سے نبی انکی ہدایت کیلئے بھیجے کھانے پینے کی صاف ستھری چیزیں عطا فرمائیں اور ان کے زمانے میں انہیں سارے جہان والوں سے بڑھا چڑھا کر رکھا اچھی زندگی بسر کرنے کا طریقہ انہیں واضح طور پر بتا دیا۔ اگر وہ چاہتے تو اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی ٹھیک راستہ پر ڈال سکتے تھے لیکن وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو گئے آپس ہی میں چوٹیں چلنے لگیں۔ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر رہنے اور اس کو دبا کر رکھنے کی فکر میں مبتلا ہو گیا بہت سے فرقے بن گئے آخر دنیا میں اپنی بات کو کھو بیٹھے اور آخرت کا عذاب بھی سمیٹا۔ ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ہم ان کے سارے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں گے اور ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

Marfat.com

دنیا کی اصلاح

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ
پھر کر دیا ہم نے تجھ اوپر ایک راستہ کے دین کے
فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا
پس چلا چل اس پر اور مت چل خواہشوں پر ان کی جو نہیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ
جانتے تحقیق وہ ہرگز کام نہ آئیں گے تیرے
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
اللہ کے ہاں کچھ اور تحقیق ظالم لوگ بعض ان کے
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
رفیق ہیں بعض کے اور اللہ رفیق ہے پرہیزگاروں کا

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ
پھر ہم نے تجھے دین کے ایک راستہ پر ڈالا
فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا
سو تو اسی پر چل اور نادانوں کی خواہشوں پر
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ
مت چل وہ اللہ کے سامنے تیرے ہرگز ذرا بھی
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
کام نہ آئیں گے اور بے انصاف ایک دوسرے
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
کے رفیق ہیں اور اللہ رفیق ہے ڈرنے والوں کا

اَلْمُتَّقِيْنَ (پرہیزگار) متقی کی جمع ہے۔ متقیوں سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈر کر ان کاموں سے بچتے اور پرہیز کرتے ہیں جن سے اللہ نے روکا ہے ۔

ارشاد ہے کہ جب بنی اسرائیل نے دنیا میں باہمی فرقہ بندی اور خواہشوں کی پیروی کا دروازہ کھول دیا اور اپنی بادشاہت سے سوا ظلم و ستم کے اور کوئی کام نہ لیا تو ہم نے اے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسان کو دین کا راستہ سمجھانے کے لیے تمہیں بھیجا اور بُری باتوں کو پوری طرح کھول کر بتا دیا اور بنی اسرائیل وغیرہ کی شرارتیں بھی بتا دیں جن میں پھنس کر انہوں نے دین کو اپنی خواہشوں کے پورا کرنے کا ذریعہ بنا دیا تھا۔ تاکہ تم اس سے بچو اب تمہیں اور تمہارے ماننے والوں کو ہماری ہدایتوں کے مطابق چلنا چاہیے اور نادانوں کی باتوں کو بالکل نہ سننا چاہیے۔ کیونکہ ان کی باتیں بے کار ہیں ان پر چل کر تم اصلی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر اللہ بھی ان نادانوں کی باتوں سے راضی نہیں ان لوگوں نے ظلم و ستم پر کمر باندھ لی ہے اور باہم ایک دوسرے کی مدد کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ تاکہ اپنا جتھا بنا کر صحیح راستے سے پورے زور کے ساتھ لوگوں کو روکیں اللہ ان کا ساتھی یا حمایتی نہیں۔ یہ لوگ اللہ کا حکم نہیں مانتے بلکہ اس کے خلاف چلتے ہیں۔ اللہ تو ان کا ساتھی مددگار اور حمایتی ہے۔ جو اس کے غضب سے ڈر کر گناہوں سے بچتے ہیں اور ہر کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیتے ہیں اور جاننے والوں سے پوچھ لیتے ہیں کہ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقے کے خلاف تو نہیں اللہ نے جن باتوں سے منع کیا ہے۔ وہ بالکل صاف ہیں۔ ان کے پیچھے پڑنا اللہ کی نافرمانی کرنا ہے ۔

Marfat.com

قرآن مجید کیا ہے؟

هٰذَا ۔ بَصَآئِرُ ۔ لِلنَّاسِ ۔ وَهُدًى ۔ وَّ
یہ سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں واسطے لوگوں کے اور ہدایت اور
رَحۡمَةٌ ۔ لِّقَوۡمٍ ۔ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾
رحمت واسطے ان لوگوں کے جو یقین رکھتے ہیں

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّ
یہ سوجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے واسطے اور سیدھی راہ اور
رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾
رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو یقین لاتے ہیں

پہلے ارشاد ہوا کہ بنی اسرائیل کو نیک چلنی کا صاف راستہ بتا دیا گیا اور زندگی کا ٹھیک راستہ سمجھانے کے لیے ان میں نبی بھی بہت ہوئے پھر انہیں حکم اور طاقت بھی عطا ہوئی۔ وہ عقل سے کام لیتے تو خود بھی ٹھیک چلتے اور دوسروں کو بھی ٹھیک چلاتے لیکن انہوں نے یہ غضب کیا کہ اللہ کے حکموں کی پیروی کرنے کی بجائے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی میں پھنس گئے اور ہر ایک یہ کوشش کرنے لگا کہ میں سب سے بڑا بن جاؤں اور دوسرے میرے خدمت گار ہو کر رہیں چنانچہ دنیا میں فساد کا بازار گرم ہو گیا اور ہر جگہ ابتری پھیل گئی ۔

پھر ارشاد ہے کہ دنیا کی حالت درست کرنے کی خاطر اب ہم نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو زندگی کا سیدھا اور صحیح راستہ بتانے کے لیے لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اب تم کسی کی مت سنو کیونکہ سب لوگ اپنے اپنے غلط راستے اختیار کر چکے ہیں کوئی اس قابل نہیں جو ٹھیک بات کہتا ہو۔ یہ سب نادان ہیں۔ ان کی بات سننے سے اللہ کے ہاں کسی کا بھلا نہیں ہو سکتا یہ گمراہی میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور گناہوں پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اللہ تو ان کا یار اور مددگار ہے جو اس کے غضب سے ڈر کر گناہوں سے بچتے ہیں۔ حق بات سننا چاہو تو وہ یہ ہے کہ یہ قرآن حکیم ایسی باتیں بتاتا ہے جنہیں دنیا کے لوگ اگر سنیں اور سمجھیں تو ان کی آنکھیں کھل جائیں اور سیدھا راستہ صاف نظر آنے لگے جو لوگ اس کی باتوں پر یقین کر کے اس راستہ پر چلنے کا ارادہ کر لیں گے جو یہ بتاتا ہے۔ تو یہ ان کے لیے سراسر رحمت اور ہدایت ثابت ہو گا اور وہ اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرنے کے بجائے ہمیشہ کی کامیابی کی ڈگر پر چل پڑیں گے اور انہیں سیدھا راستہ صاف نظر آنے لگے گا۔ یہاں ذرا ٹھہر کر ہمیں جو اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ سوچنا چاہیے۔ کہ ہم نے بھی کہیں وہی غلطی تو نہیں کی جو ہم سے پہلے بنی اسرائیل نے کی تھی یہاں کچھ دال میں کالا نظر آتا ہے۔ کہیں ہم آج قرآن شریف کو چھوڑ کر دوسروں کی باتیں ماننے پر تلے ہوئے تو نہیں ۔

Marfat.com

بہت بڑا دھوکا

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
کیا خیال کر لیا ان لوگوں نے جنھوں نے کمائیں برائیاں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
کہ کر دیں گے ہم انھیں مانند ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ
کیے انھوں نے کام نیک برابر جینا ان کا اور

مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾
مرنا ان کا برا ہے جو وہ حکم لگاتے ہیں

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
کیا وہ جنھوں نے برائیاں کمائی ہیں خیال کرتے ہیں

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو یقین لائے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ
اور بھلے کام کیے کہ ایک سا ہو جائے ان کا

مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲
جینا اور مرنا برے دعوے ہیں جو وہ کرتے ہیں

اِجْتَرَحُوْا کمایا انہوں نے ماضی کا صیغہ ہے اِجْتِرَاحٌ سے جوج۔ر۔ح سے بنا ہے۔ جَرْحٌ کے معنی کمانے کے ہیں اِجْتِرَاحٌ بھی اسی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اسی سے جوارح بنا ہے جس کے معنی ہیں وہ اعضا جن سے انسان کام کرتا اور کماتا ہے جَارِحَةٌ شکاری جانور کو بھی کہتے ہیں۔ سورت مائدہ میں گزر چکا ہے۔ ارشاد ہے کہ جن لوگوں نے برائی پر کمر باندھ رکھی ہے ہر وقت لچپن اور چھین جھپٹ میں مصروف رہتے ہیں دین کے حکموں سے منہ موڑ لیا ہے اور اللہ رسول اور قرآن کو کوئی اہمیت نہیں دیتے قرآن کی آیتوں کو موڑ توڑ کر اپنی مرضی کے مطابق انکا مطلب بیان کرتے ہیں ان سے پوچھو کہ کیا تم یونہی چھوٹ جاؤ گے اور تمہارے بُرے کاموں کی سزا تمہیں نہ ملیگی اور تمہارا مرنا جینا بھی انہی لوگوں کا سا ہو جائیگا جو اللہ پر ایمان لائے ان کے فرمانبردار بن کر رہے اور جن کاموں کو اس نے بُرا کہا ہے ان سے بچتے رہے کیا تم یہ سوچتے ہو کہ تمہارا اور ان کا حال دنیا میں اور مرنے کے بعد ایک جیسا ہوگا اگر تمہارا خیال ہے تو نہایت غلط ہے اور اگر تم یہ فیصلہ کیئے بیٹھے ہو تو یہ بہت بُرا فیصلہ ہے ہرگز اس دھوکے میں نہ رہنا حقیقت کچھ اور ہے اور تمہارے اس خیال سے بالکل مختلف ہے۔ ایماندار اور اچھے کام کرنیوالے لوگوں میں اور تم میں بہت فرق ہے انہوں نے اللہ کو مانا اس کے رسول کی اطاعت پر کمر باندھی اور قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کی ان کو دنیا میں بھی اطمینان کی زندگی نصیب ہوگئی اور مرنے کے بعد بھی انہیں جنت میں ہمیشہ کا آرام اور چین نصیب ہوگا اور تم نے شرارت دنگے اور فساد پر کمر باندھی اور لوگوں کو بُری طرح ستانا اختیار کیا تمہاری زندگی بھی پریشانی اور بے چینی میں بسر ہوگی اور مرنے کے بعد بھی تمہارا بُرا حشر ہوگا تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جہاں انتہائی جسمانی اور روحانی تکلیف سے پالا پڑے گا اور کچھ بنائے نہ بنے گی ۔

Marfat.com

جہان کی پیدائش

وَ خَلَقَ ۔ اللّٰهُ ۔ السَّمٰوٰتِ ۔ وَالْاَرْضَ ۔ بِالْحَقِّ
اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے
وَلِتُجْزٰى ۔ كُلُّ ۔ نَفْسٍ ۔ بِمَا ۔ كَسَبَتْ ۔ وَ ۔ هُمْ
اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر جی کو بعوض اس کے جو کمایا اس نے اور وہ
لَا ۔ يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَ ۔ فَ ۔ رَاَيْتَ ۔ مَنِ ۔ اتَّخَذَ
نہ ظلم کیے جائیں گے کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے پکڑا
اِلٰهَهٗ ۔ هَوٰىهُ ۔ وَ اَضَلَّهُ ۔ اللّٰهُ ۔ عَلٰى ۔ عِلْمٍ
معبود اپنا خواہش کو اپنی اور بھٹکا دیا اسے اللہ نے اوپر علم کے
وَّ خَتَمَ ۔ عَلٰى ۔ سَمْعِهٖ ۔ وَ ۔ قَلْبِهٖ ۔ وَ ۔ جَعَلَ
اور مہر کر دی اوپر کان اس کے اور دل اسکے اور کر دیا
عَلٰى ۔ بَصَرِهٖ ۔ غِشٰوَةً ؕ
اوپر آنکھ اس کی کے پردہ

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
اور اللہ نے آسمان اور زمین بنائے جیسے چاہئیں
وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ
اور تاکہ ہر کوئی اپنی کمائی کا بدلہ پائے اور ان پر
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ
ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
کو اپنا حاکم ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے راہ سے بچلا دیا باوجودیکہ
وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ
تھا جانتا بوجھتا اور اس کے دل پر اور کان پر مہر لگا دی
عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ
اور اس کی آنکھ پر اندھیری ڈال دی

علیٰ علم مراد یہ ہے کہ جانتا بوجھتا ہو کر غِشَاوَةٌ (اندھیری) سورت البقر کے پہلے رکوع میں گزر چکا ہے چھوٹا سا پردہ جو آنکھ کو ڈھک لے ۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ اتنی بڑی دنیا صرف دیکھنے کے لیے ہی نہیں ہے یہ آسمان دور دور تک پھیلا ہوا اور یہ زمین کا دور تک پھیلا ہوا فرش بے کار نہیں بنایا گیا ہے ۔ یہ رات کی اندھیری میں چمکتے ہوئے تارے یہ ٹھنڈی روشنی والا دلکش چاند یہ روشن اور گرم سورج اس لیے نہیں کہ ان سے نرا دل بہلایا جائے یا اپنے جذبات کو بُری طرح ظاہر کیا جائے اس دنیا کو بڑی حکمت سے سوچ سمجھ کر اللہ عزوجل نے ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اس کی بناوٹ اور اس کے عجیب انتظام کو دیکھ کہ انسان اپنے اور ان سب کے پیدا کرنیوالے کو پہچانے اور اس کی بندگی میں لگ جائے اور وہ کام کرے جو اللہ کے رسول نے انہیں بتائے یہ کارخانہ انسان کے امتحان کے لیے بنایا گیا ہے ۔ آخر میں ایک دن اس امتحان کا نتیجہ سنایا جائیگا اور جو انسان نے اس کارخانہ میں رہ کر کام کیا ہے ۔ اس کی مزدوری اس دن ملے گی اور جنہوں نے وہ کام نہیں کئے جو انہیں کرنے چاہئیں تھے ۔ انہیں صاف جواب دے دیا جائیگا کہ تمہارے لیئے آج سوا حسرت اور افسوس کے کچھ نہیں ۔ یہ وہ حقیقت ہے جو اس ساری کائنات کے اندر چھپی ہوئی ہے ۔ آدمی اسے خود پورے طور پر نہیں سمجھ سکتا اس لیے اللہ نے اپنے رسول بھیج کر اسے بالکل ظاہر کر دیا ۔

Marfat.com

غلط چال

جب یہ حقیقت اللہ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن دے کر اس میں ظاہر کر دی تو اب انسان کو اپنے خیالات اور اپنے کاموں کو اس کے مطابق درست کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے اب انسان کے لیے یہ کس طرح جائز ہے کہ وہ اس دنیا کی چیزوں کو کھیل سمجھے اس کے بنانے کی غرض کو سمجھتے ہوئے بھی انہیں اپنی خواہش پوری کرنے کا ذریعہ بنائے اور خواہش کی پیروی کر کے اپنا جی خوش کرے اور بے نکیل کے اونٹ کی طرح جیسے چاہے اچھلتا پھرے۔ قرآن حکیم نے صاف بتا دیا ہے کہ اللہ نے یہ سب کچھ انسان کے امتحان کے لیے بنایا ہے۔ اس سارے کارخانہ میں جو چیز بھی ہے۔ دل لبھانے والی ہے اور انسان کو خواہشوں کی پوٹ بنا کر اس میں چھوڑ دیا ہے اور پھر یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ اے انسان تیرا کام خواہشوں کو لگام دینا ہے اور ان سے اندھا دھند کام نہیں لینا۔ بلکہ ہم اپنے رسول کی معرفت جو طریقہ بتائیں اس کے مطابق انہیں چلانا ہے۔

اے عرب والو! ہمارے رسول نے ہمارا قرآن تمہیں پڑھ کر سنا دیا ہے اور اس پر عمل کرنا بھی بتا دیا ہے پھر تمہارے ذریعہ قرآن حکیم کا پیغام جہاں بھر کے انسانوں کو پہنچا دیا جائے گا۔ اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے یہ سب انتظام کر دیئے جانے کے بعد تعجب ہے کہ کوئی شخص غلط چال چلے اور خواہشوں کا غلام بن جائے۔

ارشاد ہے کہ ذرا اس آدمی کو دیکھنا جو اپنی خواہشوں کی پوجا کرتا ہے۔ اور رات دن ان ہی کی خدمت گزاری میں لگا رہتا ہے یہ ایسا نادان تو نہیں کہ بات نہ سمجھتا ہو۔ اسے فقط دنیا کے مزوں کا چسکا پڑ گیا ہے۔ وہ ان سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ اللہ نے انسان کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ جو جس طرف جھکتا ہے اسی کے مناسب اللہ اس کے لیے سامان کر دیتا ہے۔ جب یہ پڑھ پڑھا کر ٹیڑھی چال چلنے لگا اور گمراہ ہو گیا تو اللہ نے بھی اسے گمراہ ہی کر دیا یہاں تک کہ گناہوں کی شامت سے اس کے کانوں پر مہر لگ گئی۔ دل پتھر کی طرح سخت ہو گیا اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ یہ اس کی اپنی ہی بدچلنی کا نتیجہ ہے۔ جب اس نے جانتے بوجھتے ہو کر اللہ کی بات نہ مانی تو اب کون ہے جو اسے سیدھے راستے پر ڈالے۔ کیا تم لوگ ان باتوں پر غور نہیں کرتے۔ یہ کچھ ایسی مشکل تو نہیں جو سمجھ میں نہ آئیں۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انسان بُرے کام کرتے کرتے سخت دل بن جاتا ہے۔ گویا دل پر مہر لگ گئی۔ قرآن کو جانتا ہے مگر اس کی بات نہیں مانتا جب تک وہ خواہشوں کی پیروی نہ چھوڑے گا۔ بد سے بدتر ہوتا چلا جائے گا۔ اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ قرآن حکیم کی باتیں سنے ان پر غور کرے اور خواہشوں کو اللہ کے حکم کے تابع کر دے ورنہ اس کا بُرا حشر ہو گا۔

Marfat.com

بعض نادان انسان

فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا
اور کون ہدایت کرے گا اس کو سوا اللہ کے کیا پس نہیں
تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا
دھیان کرتے تم اور کہا انھوں نے نہیں یہ مگر زندگی ہماری
الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُهۡلِكُنَا اِلَّا
دنیا کی مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم اور نہیں مارتا ہمیں مگر
الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ
زمانہ اور نہیں ان کے پاس اس کا کوئی علم
اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾
نہیں وہ مگر اٹکل کرتے ہیں

فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا
پھر اسے اللہ کے سوا کون راہ پر چلائے سو کیا تم
تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا
غور نہیں کرتے اور کہتے ہیں یہی ہمارا دنیا کا جینا ہے
الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُهۡلِكُنَا اِلَّا
جو کچھ ہے اور کچھ نہیں اور ہم جو مرتے ہیں سو
الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ
زمانہ کے اثر سے اور ان کو اس کی کچھ خبر نہیں ہے
اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾
محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں

ارشاد ہے کہ جب کوئی آدمی جان بوجھ کر انجان بن جائے اپنی بات پہ اڑا رہے۔ کوئی لاکھ سمجھائے ایک نہ سمجھے تو دنیا کے مقرر قاعدے کے مطابق وہ سخت پتھر جیسا ہو جائے گا۔ اس کے کان سوا اپنی خواہش کی آواز کے اور کوئی آواز نہ سنیں گے۔ اس کا دل سوا عارضی مزوں کی باتوں کے اور کسی طرف نہ دیکھے گا۔ اسکی آنکھوں کو سوا کھیل تماشوں کے اور کچھ نظر نہ آئیگا ایسے انسان کے راہ راست پر آنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ انسان کے کان آنکھ اور دل ہی ہیں جو اس کے لیے زندگی کا طریقہ مقرر کرتے ہیں جب یہی کسی کام کے نہ رہے اور انہی نے غلط راستہ پہ کسی انسان کو چلانے کی ٹھان لی تو اب وہ سیدھا چلے تو کیسے چلے اب تو اللہ ہی کو منظور ہو۔ تو وہ درست ہو سکتا ہے اگر اللہ ہی نے اسے گمراہی میں چھوڑ دیا تو اب اور کوئی اسکو ہدایت نہیں کر سکتا۔ ان باتوں پہ تم غور کیوں نہیں کرتے۔ کہ تباہی سے بچو آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ دنیا کی طرف ہی دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے دنیا میں اور جاندار ہیں ایسے ہی ایک انسان بھی ہے۔ بدن کی قوتیں کام کرتی رہیں کھانے پینے کو ملتا رہا موسمی حالات موافق رہے تو جیتے رہے اور جب ان میں سے کسی میں کچھ نقصان پیدا ہو گیا تو مر گئے اور یہ سب کچھ تو زمانہ کی حالت کے ادل بدل پر موقوف ہے جیسے دنیا کی اور چیزوں پر موسم اور زمانہ کا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی انسان پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایسے خیالات کے قائم کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں یہ تو اٹکل پچو بے تکی باتیں ہیں۔ اصلی باتوں کا انہیں علم نہیں دنیا پر لٹو ہو گئے اور کہنے لگے پس یہی ہے جو کچھ ہے آگے کچھ نہیں ان سب باتوں کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ قرآن کی باتیں نہیں سنتے۔ ان کی نگاہ دنیا سے اوپر نہیں اٹھتی ان کے دل میں سوچنے اور غور کرنے کی عادت نہیں رہی اسکا نتیجہ ظاہر ہے یہی ہو گا کہ ہر شخص دنیا ہی کے آرام کی چیزیں سمیٹنے کی فکر کریگا اور یہی سمجھے گا کہ اس کے سوا اسے اور کوئی کام نہیں چنانچہ دیکھ لو آجکل دنیا میں کیا شور مچ رہا ہے۔

Marfat.com

دھاندلی

وَ - اِذَا - تُتۡلٰی - عَلَیۡہِمۡ - اٰیٰتُ - نَا
اور جب پڑھی جائیں اوپر ان کے آیتیں ہماری
بَیِّنٰتٍ - مَّا - کَانَ - حُجَّتَ - ھُمۡ
صاف صاف نہیں ہوتی حجت ان کی
اِلَّاۤ - اَنۡ - قَالُوا - ائۡتُوۡا - بِاٰبَآءِ - نَاۤ
مگر یہ کہیں لے آؤ باپ دادا ہمارے
اِنۡ - کُنۡتُمۡ - صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾
اگر ہو تم سچ کہنے والے

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا
اور جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جائیں
بَیِّنٰتٍ مَّا کَانَ حُجَّتَہُمۡ
کھلی کھلی تو ان کی اور کچھ دلیل نہیں
اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ
مگر یہی کہ کہتے ہیں کہ لے آؤ ہمارے باپ
اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾
دادا کو اگر تم سچے ہو

پہلی آیت میں ان لوگوں کا حال بتایا گیا جنہیں سوا دنیا کی ظاہری باتوں کے اور کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ لوگ دنیا میں جینے کا مطلب سوا اس کے کچھ نہیں سمجھتے کہ جب تک دم میں دم ہے اس وقت تک انسان اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے میں لگا رہے۔ اچھی سے اچھی چیزوں پر خود قبضہ کرے اور دوسروں کو کچھ نہ لینے دے جو اس کے آگے ہاتھ جوڑنے کو تیار رہوں انہیں فقط اس لیے کہ وہ اس کی خدمت کے لیے جیتے رہیں کچھ تھوڑا سا کبھی کبھی دے دے غرض جب تک جیئے مزے اڑائے اور جب موت آجائے تو مر جائے ایسے لوگوں کی سمجھ ٹیڑھی ہے ۔

ارشاد ہے کہ انہیں ہماری صاف صاف آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جن میں انہیں روشن دلیلیں اس بات کی بتائی جاتی ہیں کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندگی ملے گی جو ہمیشہ رہے گی اور اس کے لیے پھر موت نہیں اس زندگی کا آرام اگر حاصل کرنا ہے تو قرآن مجید کے حکم پر چلو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانو ورنہ ہمیشہ دکھ اور عذاب میں رہو گے تو انہیں اس کا کوئی معقول جواب تو بن نہیں پڑتا ہاں دھاندلی پر اُتر آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو یہ بات نہیں مانتے کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ ہوگا۔ اب اگر تم اپنی بات کو سچا ثابت کرنا چاہتے ہو۔ تو ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھا دو ورنہ ہم تمہارے کہنے پر تمہاری وہ بات کیوں مانیں جو تجربہ سے ثابت نہیں ہوئی۔ اس آیت میں ان لوگوں کی قلعی کھولی گئی ہے جو اس بات کو جو تجربہ سے ثابت نہ ہو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے انہیں بتایا جا رہا ہے کہ بعض باتیں ایسی ہیں جنہیں معتبر آدمی کے کہنے سے ماننا پڑتا ہے گو خود انہیں۔ دیکھا نہ ہو اور نہ ان کا تجربہ ہو سکتا ہو۔ ایسی باتوں کے ماننے کے لیے فقط کہنے والا سچا ہونا چاہیے جس کی سچائی اس کے برتاؤ سے اور سچے لوگوں کی گواہی سے ثابت ہو چکی ہو۔ اس کے بعد اس کی بات نہ ماننا دھینگا مشتی کے سوا کچھ نہیں ۔

Marfat.com

سیدھا جواب

قُلِ اللّٰہُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ
کہدے اللہ زندہ کرتا ہے تمہیں پھر مارے گا تمہیں
ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
پھر جمع کرے گا تمہیں طرف دن قیامت کے
لَا رَیْبَ فِیْہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
نہیں کچھ شک اس میں اور لیکن بہت لوگ
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع
نہیں جانتے

قُلِ اللّٰہُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ
تو کہہ کہ اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے اور مارے گا
ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
پھر تم کو اکٹھا کرے گا قیامت کے دن
لَا رَیْبَ فِیْہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
اس میں کچھ شک نہیں پر بہت لوگ
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ع ۵ ۱۹
سمجھتے نہیں

اس آیت میں ان لوگوں کو جواب دینا سکھایا گیا ہے۔ جو اناپ شناپ اپنی ہی ہانکتے رہتے ہیں وہ یہ تو فیصلہ پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں کہ اپنے سوا کسی کا کہنا ماننا ہی نہیں چاہیے۔ چاہے کچھ ہی ہو جائے اس لیے وہ ٹالنے کے لیے کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے وہ وقت پر اپنا پیچھا چھڑا لیں خواہ وہ بات بے تکی ہی کیوں نہ ہو ظاہر ہے کہ ان سے کہا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن سب آدمیوں کو دوبارہ زندہ کر دیا جائیگا اور وہ جواب میں کہتے ہیں کہ دنیا ہی میں زندہ کر کے دکھا دو ارشاد ہے کہ ان سے صاف بات کہہ دو کہ دنیا میں تو خود تمہیں زندہ کر کے اللہ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھا دیا اب اور کیا چاہتے ہو اسی طرح جب تمہارا وقت آجائے گا تمہیں مار ڈالے گا اب پھر تم ویسے ہی نیست و نابود ہو گئے جیسے پہلے تھے۔ اب پھر وہ تمہیں دوبارہ زندہ کر کے قیامت کے دن سب کو ایک جگہ اکٹھا کریگا اس لیے تمہیں موت کے بعد زندہ کرنے میں تو شک کی گنجائش نہیں اب رہا قیامت کا سوال سو اس کی بابت یہ سن لو کہ اس کا آنا لازمی ہے ہمارے رسول کے کہنے کو مان لو۔ جو اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی بات کہتا ہے جو ہم نے اس کی طرف وحی کے ذریعہ بھیجی ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں اور نہ جاننا چاہتے ہیں اس سیدھے سادے جواب میں بعض ایسی باتوں کی طرف اشارے نکلتے ہیں جن سے جاہل تو جاہل پڑھے لکھے تک غافل ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص کج بحثی پر اتر آئے۔ اس کے ساتھ بات بڑھانا فضول ہے اس کے سامنے سادے الفاظ میں سچی بات کہہ کر خاموش ہو جانا چاہیے وہ چاہے مانے یا نہ مانے سچی بات کا انکار کر کے وہ کبھی نہ کبھی اور کہیں نہ کہیں ضرور نقصان اٹھائے گا اور پچھتائے گا۔

اس آیت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ علم حاصل کرنیکا ذریعہ صرف تجربہ ہی نہیں معتبر آدمی کی خبر بھی علم کا ذریعہ ہے بلکہ عموماً کیمیے سائنس کا علم بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے تجربے صرف چند لوگ کرتے ہیں باقی سب تو ان سے سنکر ہی مانتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ کی قدر نہیں پہچانی اس لیے ان کی بات لوگ نہیں مانتے۔

Marfat.com

سچی خبر

وَ - لِلّٰہِ - مُلۡکُ - السَّمٰوٰتِ - وَالۡاَرۡضِ ؕ وَیَوۡمَ
اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جس دن
تَقُوۡمُ - السَّاعَۃُ - یَوۡمَئِذٍ - یَّخۡسَرُ - الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾
قائم ہوگی قیامت اس دن ٹوٹے میں رہیں گے جھٹلانے والے
وَتَرٰی - کُلَّ - اُمَّۃٍ - جَاثِیَۃً ۚ
اور دیکھے گا تو ہر قوم کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی

وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَیَوۡمَ
اور اللہ ہی کا راج آسمانوں میں اور زمین میں اور جس دن
تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ یَوۡمَئِذٍ یَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾
قیامت قائم ہوگی اس دن جھوٹے خراب ہوں گے
وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً ۚ
اور تو ہر فرقہ کو دیکھے گا کہ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہیں

انسان کے لیے علم حاصل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں سامنے کی موجودہ چیزوں کو دیکھ کر ان سے نتیجے نکالنا یا کسی معتبر آدمی کے منہ سے خبر سن کر جان لینا قرآن حکیم یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں آنکھوں کے سامنے جو کچھ موجود ہے یا جو کچھ ہو رہا ہے ان کو دیکھ کر ہر آدمی اپنی سمجھ اور سوچ کے مطابق مختلف نتیجوں پر پہنچتا ہے اور پھر ان کے مطابق اپنی رائے قائم کرتا ہے اور اس رائے کے مطابق کام کرتا ہے عام لوگوں کی رائے بس اتنی ہوتی ہے۔ کہ پکے پھل دیکھے تو سمجھ لیا کہ یہ کھانے کے ہیں اور انہیں کھا لیا جو کچھ زیادہ سمجھ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کا بھی ان میں حق ہے اس لیے ایک دوسرے کی رضامندی سے کھانا چاہیے جو اور زیادہ سمجھدار ہیں۔ وہ مل کر رہنے سہنے کے قاعدے اور قانون بناتے ہیں۔ تاکہ آپس میں جھگڑا نہ ہو قرآن مجید انسان کو بتاتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ زیادہ سمجھ رکھنے والوں کی رائے پر چلو۔ لیکن سب میں زیادہ سمجھدار وہ ہے جو کائنات کے موجود ہونے اور ایک مقرر قاعدے کے مطابق چلنے پہ غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچے اس کا بنانے والا ایک اللہ ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں ہر جگہ اسی کا حکم چلتا ہے پھر حالات کے الٹ پھیر دیکھ کر وہ یہ نتیجہ نکالے کہ انسان کے کاموں کی ایک دن جانچ ہوگی اور قیامت کا ایک دن آئے گا جس دن وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے حکموں کو نہ مانا تھا اور نادانوں کی باتوں میں آگئے تھے۔ بڑے خسارہ میں رہیں گے جو یہ باتیں بتلائے وہی سب سے بڑا سمجھدار ہے اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ نے انہیں وحی کے ذریعے وہ کچھ سمجھایا جو دوسروں کی سمجھ میں پوری طرح نہ آیا اور پھر ساری کام کی باتیں قرآن حکیم میں جمع کر کے آپؐ کو دے دیں کہ انسان کو بتا دیں اب ان کی بتائی ہوئی باتوں پہ چلو اور لوگ ایسی پختہ اور مفید باتیں نہیں بتا سکتے۔ اور وہ باتیں یہ ہیں۔ ساری کائنات کا حاکم اللہ ہے قیامت ضرور آئیگی اور اللہ کے نافرمان اس دن بڑے ٹوٹے میں رہیں گے۔ ہر قوم اور فرقہ کے ہوش گم ہو جائیں گے اور دہشت کے مارے گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔

Marfat.com

قیامت کا حال

كُلُّ ۔ اُمَّةٍ ۔ تُدْعٰى ۔ اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
ہر فرقہ بلایا جائے گا طرف کتاب اپنی کے
اَلْيَوْمَ ۔ تُجْزَوْنَ ۔ مَا ۔ كُنْتُمْ ۔ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾
آج کے دن بدلہ دیے جاؤ گے تم اس کا جو تھے کرتے
هٰذَا ۔ كِتٰبُنَا ۔ يَنْطِقُ ۔ عَلَيْكُمْ
یہ لکھا ہوا ہے ہمارا بولتا ہے اوپر تمہارے
بِ ۔ الْحَقِّ ؕ
ساتھ سچائی کے

كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
ہر فرقہ اپنے اپنے دفتر کے پاس بلایا جائے گا
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾
آج بدلہ پاؤ گے تم اس کا جو تم کرتے تھے
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
یہ ہمارا دفتر ہے بتاتا ہے تمہارے کام
بِالْحَقِّ ؕ
ٹھیک ٹھیک

کتاب (مکتوب) یہ مصدر بھی ہے یعنی لکھنا اور بمعنی اسم مفعول بھی ہے یعنی لکھی ہوئی چیز۔ ان کی کتاب سے مراد ان کا اعمالنامہ ہے اور ہماری "کتاب" سے مراد ہے ہمارا لکھا ہوا پہلے معلوم ہو چکا کہ بعض ایسی باتوں اور ایسے حالات کا علم جس کا جاننا انسان کی بہتری کے لیے ضروری ہے صرف وحی کے ذریعے ہو سکتا ہے اور وحی اس انسان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ جو اس کے لیے موزوں ہو۔ ایسے انسان کو اللہ اپنا رسول مقرر کرتا ہے۔ اس کی عقل سچی بات کو فوراً قبول کر لیتی ہے وہ وحی میں اپنی طرف سے کچھ نہیں ملاتا۔ اللہ جو وحی اس پر بھیجتا ہے وہ جوں کی توں اس کے بندوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کو پہچانو اور اس کی بات مانو۔ آخری نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آخری کتاب جو وحی کے ذریعہ ان کے پاس بھیجی گئی۔ وہ یہ قرآن حکیم ہے۔ اس کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا۔ نہ رسول اور نہ وحی کے ذریعے کوئی کتاب بھیجی جائے گی۔

ارشاد ہے کہ جنہوں نے اس رسول کی بات نہ مانی اور اس کتاب کے حکموں پہ عمل نہ کیا۔ بلکہ دونوں کو (نعوذ باللہ) جھوٹا سمجھا وہ مرنے کے بعد سخت نقصان میں رہیں گے ان لوگوں کی ساری ٹولیاں قیامت کے دن خوف زدہ ہو کر گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔ ہر ٹولی کے ہر شخص کے سامنے اس کا اعمالنامہ کھول کر رکھ دیا جائے گا اور پھر ان سب سے کہا جائے گا۔ کہ اپنا اپنا اعمالنامہ پڑھو۔ اس میں وہ سب کچھ لکھا ہے۔ جو تم دنیا میں کرتے رہتے تھے۔ تمہارا چھوٹا بڑا ہر کام اس میں درج ہے۔ اور ہر ایک کا کام اس کے مناسب بدلہ دیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا کہ یہ تمہارے کاموں کا بہی کھاتہ ہے یہ تمہارے کرتوتوں کا کچا چٹھا ہے جو ہمارے حکم سے ہمارے مقرر کئے ہوئے فرشتوں نے لکھا ہے۔ اس میں ذرا کمی بیشی نہیں یہ ٹھیک ٹھیک وہی بتاتا ہے جو تم نے کیا۔ یہ باتیں ہیں جنہیں کوئی آدمی دیکھ کر یا تجربہ سے معلوم نہیں کر سکتا۔ یہ فقط اللہ کا رسول ہی بتا سکتا ہے۔ جس کو اس کی خبر وحی کے ذریعے دی گئی ہو۔

Marfat.com

مومن نیک کام کرنے والے

اِنَّا - كُنَّا - نَسْتَنْسِخُ - مَا - كُنْتُمْ - تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
تحقیق ہم تھے ہم لکھواتے جاتے جو تھے تم کرتے
فَاَمَّا - الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
پس رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے
الصّٰلِحٰتِ - فَيُدْخِلُهُمْ - رَبُّهُمْ
اچھے پس داخل کرے گا انھیں رب ان کا
فِيْ - رَحْمَتِهٖ - ذٰلِكَ - هُوَ - الْفَوْزُ
بیچ رحمت اپنی کے یہ وہی ہے کامیابی
الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے رہتے تھے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
سو جو لوگ یقین لائے اور انھوں نے نیک
الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ
کام کیے تو ان کا رب انھیں اپنی رحمت
فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
میں داخل کرے گا یہ جو ہے یہی ہے صریح
الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

طاہر
مراد ملنی

نَسْتَنْسِخُ (لکھواتے تھے) مضارع کا صیغہ ہے۔ اِسْتِنْسَاخ سے جس کا مادہ ن۔س۔خ ہے نسخ کے معنی لکھنے کے ہیں۔ اِسْتِنْسَاخ کہہ کر یا حکم دے کر لکھوانا۔

قرآن مجید کی بات ماننی ہے۔ تو سن لو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ مشرق سے مغرب تک جہاں جہاں انسان بستے ہوں انہیں پکار کر سنا دو اور خوب اچھی طرح سمجھا دو کہ دنیا میں جو کچھ کرو ذرا سوچ سمجھ کر کرنا اور قدم پھونک پھونک کر رکھنا اللہ نے تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اپنے دو فرشتے بٹھا رکھے ہیں اور انہیں حکم دے رکھا ہے۔ کہ یہ شخص جو کچھ کرے فوراً لکھ لو یہاں تک کہ اگر کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھائے آنکھ کا اشارہ کرے یا انگلی ہلائے۔ تو لکھ لو۔ کہ اس نے فلاں وقت فلاں چیز کی طرف نگاہ اٹھائی، اشارہ کیا انگلی ہلائی قیامت میں ہر شخص کے کام جو اس نے ارادہ سے کیا یہاں تک کہ ذرا سی حرکتیں اور اشارے تک لکھے ہوئے ملیں گے اور ان کاموں کو قرآن کے حکموں سے ملا کر دیکھا جائیگا اور یہی حکم تمہارے کاموں کے تولنے کے لیے ترازو بن جائیں گے پہلا حکم یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور دوسرا یہ ہے کہ جن کاموں کو قرآن کریم نے اچھا کہا ہے وہ کرو جس شخص میں یہ دو باتیں پائی جائیں گی۔ اسے اللہ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریگا۔ یہی وہ سب سے بڑی کامیابی ہے جسے انسان حاصل کر سکتا ہے اور اس کا حاصل کرنا کچھ ایسا مشکل بھی نہیں۔ بشرطیکہ انسان ادھر توجہ کرے یہ ہے دینِ اسلام کا نچوڑ کہ ایمان لاؤ اور قرآن کے حکم کے مطابق اچھے کام کرو بس بیڑا پار ہے شیطان وہی ہے جو اس سے روکے۔

Marfat.com

انکار کرنے والے

وَ۔اَمَّا۔الَّذِيْنَ۔كَفَرُوْا ۚ اَفَلَمْ
اور رہے وہ لوگ جو کفر کر بیٹھے کیا پس نہ
تَكُنْ۔اٰيٰتِيْ۔تُتْلٰى۔عَلَيْكُمْ
تھیں آیتیں۔ پڑھی جاتیں اوپر تمہارے
فَاسْتَكْبَرْتُمْ۔وَ۔كُنْتُمْ۔قَوْمًا
پس بڑے بن بیٹھے تم اور تھے تم ایک گروہ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
مجرموں کا

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ
اور جو منکر ہوئے (ان سے پوچھیں) کیا تم کو میری
تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
باتیں سنائی نہ جاتی تھیں پھر
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا
تم نے غرور کیا اور ہو گئے تم
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
گنہگار لوگ

ارشاد ہے کہ اب ان لوگوں کا حال بھی سن لو جو اس قرآن کی طرف سے منہ موڑ بیٹھے اور کہنے لگے ہم تو اسی بات کا یقین کریں گے جسے آنکھوں سے دیکھ لیں گے سنی سنائی بات ہم نہیں مانتے حقیقت میں ان کی یہ بات ہے عجیب کیونکہ بہت سی باتیں معتبر آدمی کے کہنے سے دنیا میں ماننی پڑتی ہیں اور بغیر مانے کام نہیں چلتا بلکہ بعض اوقات نہ ماننے سے بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں ہر شخص دیکھ نہیں سکتا اور نہ اسے تجربہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر بھی وہ انہیں ایسا ہی مانتا ہے جیسے کہ وہ دیکھ کر یا تجربہ کر کے مانتا اور اس کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے۔ کہ کہنے والا ان کے نزدیک معتبر اور سچا آدمی ہوتا ہے قرآن حکیم کے ماننے کی جڑ یہی ہے کہ اس کے لانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور دیانتداری سورج کی طرح روشن ہے انہوں نے دنیا کے فائدے پر لات ماری نہ مال چاہا نہ مرتبہ طلب کیا اور جب بے مطلب مال اور مرتبہ دونوں ہاتھ جوڑ کر خدمت میں حاضر ہوئے تو دونوں سے منہ موڑ لیا اور فرمایا دنیا میں کیا رکھا ہے۔ یہ کتنے دن کی ہے میں اسے لے کر کیا کروں گا غرض تکلیفیں اٹھائیں مصیبتیں جھیلیں۔ کسی سے بھی کبھی کچھ نہ مانگا اور محض اللہ کے حکم سے انسان کی دونوں جہان کی بھلائی کا سامان کر گئے لوگ اس پر غور نہیں کرتے کہ ایسے عالی دماغ اور بے غرض مقدس انسان سے زیادہ معتبر کون ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ ان لوگوں سے اللہ عزوجل خود دریافت فرمائے گا کہ میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی گئیں اور میرے رسولؐ نے انہیں پڑھ کر سنایا پھر تم نے انہیں سن کر مانا کیوں نہیں۔ ہمارے رسولؐ معتبر سچے اور دیانتدار ہونے کو تم سب مانتے تھے پھر ان کی بات کیوں نہ مانی اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ تم خود ہٹ دھرم تھے اور اپنے آپ ہی کو سب کچھ سمجھتے تھے۔ تم بُرے کاموں میں پھنسے رہنے کے عادی ہو چکے تھے۔ تم نے اپنے آپ ہی کو بڑا سمجھا اور ہمارے حکم کے آگے گردن جھکانے کو تمہارا جی نہ چاہا۔

Marfat.com

غرور کا ثبوت

وَاِذَا قِیۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ
اور جب کہا جاتا کہ وعدہ اللہ کا سچ ہے
وَّالسَّاعَۃُ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا قُلۡتُمۡ
اور قیامت نہیں شک سچ اس کے کہتے تھے تم
مَّا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَۃُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ
نہیں جانتے ہم کیا ہے قیامت نہیں گمان کرتے ہم
اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ
مگر یونہی سا گمان اور نہیں ہم
بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾
یقین کرنے والے

وَاِذَا قِیۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ
اور جب کہتے کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے
وَّالسَّاعَۃُ لَا رَیۡبَ فِیۡہَا قُلۡتُمۡ
اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں تم کہتے تھے
مَّا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَۃُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ
ہم نہیں سمجھتے قیامت کیا ہے ہم کو فقط
اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ
ایک خیال سا آتا ہے اور ہمیں
بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾
یقین نہیں ہوتا

بیان ہو رہا ہے کہ اللہ عزوجل کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب قرآن مجید اس کی طرف سے لا کر لوگوں کو دی اسے پڑھ کر سنایا اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ بتایا۔ اب جو لوگ ان سب کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس انکار کی کوئی وجہ نہیں وہ صرف دنیا کے عارضی مزوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے تو بس یہی دنیا ہے جو کچھ ہے ہمیں کیا ضرورت پڑی کہ اللہ رسول اور قرآن کو مان کر خواہ مخواہ پابندیوں میں پھنس جائیں اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کریں ان سے اللہ عزوجل قیامت کے دن پوچھے گا کہ تم نے ہماری آیتوں کا انکار کیوں کر دیا وہ تو ہم نے اپنے معتبر رسول کے ہاتھ بھیجی تھیں جن کو تم بھی سچا اور دیانت دار مانتے تھے ارشاد ہے کہ ان کے انکار کی وجہ سوا غرور اور تکبر کے کچھ نہیں انہوں نے غرور میں پھنس کر گناہوں پر کمر باندھی اور جب ان سے کہا گیا کہ قیامت برحق ہے اللہ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس کے آنے میں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہیں تو آنکھ اٹھا کر بے پروائی سے کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے یہ محض ایک فرضی اور وہمی گھڑی ہوئی بات ہے ہمیں بھی کچھ خیال سا تو کبھی کبھی آتا ہے۔ کہ شاید آ ہی جائے لیکن یہ خیال بھی صرف تمہارے کہنے سے پیدا ہوتا ہے کہ تم ہر وقت یہی رٹ لگائے جاتے ہو کہ قیامت آئے گی اور گنہ گاروں کو ان کے برے کاموں کی سزا ملے گی بھلا ایسی باتوں کا ہم یقین کیسے کر لیں۔ صرف ایک خیال سا آتا ہے۔ اور گزر جاتا ہے۔ ہم اس کا یقین کرنے والے نہیں یہی ان لوگوں کا طریقہ ہے جو معتبر اور سچے لوگوں سے بات سن کر اس کا یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ دیکھ لیں تو مانیں ایسے لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہے

Marfat.com

بُروں کا بُرا انجام (۱)

وَبَدَا - لَهُمْ - سَيِّاٰتُ - مَا - عَمِلُوْا	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا
اور کھل جائیں اسطے انکے برائیاں اس کی جو انھوں نے کیا	اور کھل جائیں ان پر ان کاموں کی برائیاں جو انھوں
وَحَاقَ - بِهِمْ - مَّا - كَانُوْا - بِهٖ	وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
اور گھیرے انھیں جو تھے وہ ساتھ اس کے	نے کیے تھے اور الٹ پڑے ان پر وہ چیز جس کا وہ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ - قِيْلَ - الْيَوْمَ	يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
ہنسی کرتے اور کہہ دیا جائے گا آج کے دن	ٹھٹھا کرتے تھے اور حکم ہوگا کہ آج ہم تم کو
نَنْسٰىكُمْ - كَمَا - نَسِيْتُمْ - لِقَآءَ	نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ
ہم بھلا دیں گے تمھیں مانند اسکے کہ بھلا دیا تھا تم نے ملنا	بھلا دیں گے جیسے تم نے اس دن کی ملاقات
يَوْمِكُمْ - هٰذَا	يَوْمِكُمْ هٰذَا
دن اپنے اس کا	کو بھلا دیا تھا

حَاقَ (گھیر لیا) ماضی کا صیغہ ہے - ح - و - ق یا ح - ی - ق سے حوق یا حیق کے معنی ہر طرف سے گھیر لینا پہلے گزر چکا ہے۔

ارشاد ہے کہ قیامت میں جو کچھ ہوگا وہ بھی سن لو یہ لوگ جو اس وقت اس کے آنے کا یقین نہیں کر رہے اور کاموں کی جزا سزا کو گھڑی ہوئی بات بتلاتے ہیں اور اس کی ہنسی اڑاتے ہیں قیامت کے دن ان سب کا کیا کرایا سب ان کے سامنے رکھ دیا جائیگا اور وہ اپنے ہر کام کو کھلم کھلا دیکھ لیں گے اور جزا سزا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے سچ مچ ان کے سر پہ الٹ پڑے گی اور وہ چاروں طرف سے ان کی لپیٹ میں آجائیں گے اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی اور گھبرا گھبرا کر اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں گے کہ کہیں کوئی جگہ مل جائے جہاں جا کر چھپیں یا کہیں کوئی ایسا شخص یا ایسی چیز نظر آجائے جس سے مدد مانگیں اور وہ کسی طرح انہیں اس عذاب سے چھڑا لے لیکن سوا عذاب کے کہیں کچھ نظر نہ آئے گا۔

اللہ عزوجل اپنا حکم انہیں سنا دے گا کہ جیسے تم دنیا میں قیامت کو بھلا بیٹھے تھے اور کہہ دیا تھا کہ قیامت کی ہم سے ملاقات کبھی نہ ہوگی - اسی طرح ہم آج تم کو بھلا دیں گے اور قیامت کے ڈراؤنے عذاب تم سے آکر ملاقات کرتے رہیں گے اور جب ہم ہی نے بھلا دیا تو پھر تمہارا پوچھنے والا کون ہو سکتا ہے وہاں تو سوا ہمارے رحم و کرم کے اور کوئی بچانے والا نہیں۔

Marfat.com

بُروں کا بُرا انجام (ب)

وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے کوئی
نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ
مددگاروں میں سے یہ اس لیے کہ تم پکڑا تم نے
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ
نشانیوں کو اللہ کی ٹھٹھا اور دھوکا دیا تمہیں
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا
زندگانی نے دنیا کی پس آج نہ
يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ
وہ نکالے جائیں گے اس سے اور نہ انہیں
يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
منانے کی اجازت دی جائے گی

وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
اور تمہارا گھر دوزخ ہے اور کوئی تمہارا
نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ
مددگار نہیں یہ تم پر اس واسطے ہے کہ تم نے اللہ
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ
کی باتوں کو ٹھٹھا بنایا اور دنیا کی زندگانی
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا
پر بہکے رہے سو آج نہ ان کا
يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ
نکالنا منظور ہے اور نہ ان سے
يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾
توبہ مطلوب ہے

يُسْتَعْتَبُوْنَ (منانے یا توبہ کرنے کی اجازت دیئے جائیں گے) مضارع مجہول ہے استعتاب سے جس کے معنی ہیں معافی مانگنے کی اجازت چاہنا اس کی تحقیق سورۃ حٰمٓ السجدہ میں گزری ہے ۔

اس کے ساتھ ہی ان سے کہہ دیا جائے گا۔ کہ قیامت کے صدمے بھگت چکنے کے بعد تمہارا ٹھکانا اور گھر آگ ہے اور جیسے قیامت کے دن تمہاری بات پوچھنے والا کوئی نہ تھا۔ اسی طرح دوزخ سے بچانے کے لیئے بھی کوئی مددگار تمہیں نہ ملے گا مرنے کے بعد مددگار صرف اللہ ہے اور کوئی نہ سفارش کرنے والا ہے نہ مددگار۔ مگر وہاں جسے وہ اپنی رحمت سے سفارش کرنے کی اجازت دے اب اس کی وجہ بھی سن لو۔ تمہاری ایسی گت یوں بنے گی کہ تم نے دنیا میں اللہ کی آیتوں کو سنا اور سن کر ہنسی میں اڑا دیا تم نے اللہ کی نشانیاں دیکھیں اور ان کا ٹھٹھا بنا لیا۔ تم دنیا کی ظاہری چہل پہل اور رونق پہ ریجھ گئے۔ اور اس کی بہکانے والی ٹیپ ٹاپ پہ لٹو ہو گئے۔ ہمارے رسولؐ نے تمہیں سمجھایا۔ تم نے ایک نہ سنی اس لیے آج تمہیں نہ دوزخ سے نکلنا نصیب ہوگا اور نہ تمہیں اس کا موقعہ دیا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ کو راضی کرو اس کا موقعہ تو دنیا ہی تھا ۔

Marfat.com

خوبی اللہ کیلئے ہے

فَ - لِ - اللّٰهِ - الۡحَمۡدُ - رَبِّ
پس واسطے اللہ ہی کے ہے سب خوبی پالنے والا
السَّمٰوٰتِ - وَرَبِّ - الۡاَرۡضِ - رَبِّ
آسمانوں کا اور پالنے والا زمین کا پالنے والا
الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ - الۡكِبۡرِيَآءُ
جہانوں کا اور اسی کے لیے بڑائی
فِی - السَّمٰوٰتِ - وَالۡاَرۡضِ ۚ وَ - هُوَ
ہے آسمانوں کے اور زمین کے اور وہی ہے
الۡعَزِيۡزُ - الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾
زبردست حکمت والا

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ
سو سب خوبی اللہ ہی کے واسطے ہے جو
السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ
آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے سارے
الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ - الۡكِبۡرِيَآءُ
جہان کا رب ہے اور اسی کے لیے بڑائی ہے
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ
آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے
الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾
زبردست حکمت والا

ع ۴ ۱۱ ۲۰

جو لوگ اپنی ہی بات پر اڑے رہنا پسند کرتے ہیں اور جو چیز سامنے نہ ہو اسے ماننے کے لیے تیار نہیں ان کا انجام بیان کر دیا گیا درحقیقت ان کا یہ ماننا اس وجہ سے ہے کہ ان کے دلوں کو دنیاوی زندگی کے عارضی مزے پسند آگئے ہیں انہوں نے ان کو اس دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ کہ جو کچھ ہے یہی دنیا ہے جب تک دم میں دم ہے جتنی موج اڑا سکو یہیں اڑا لو جب دم نکل گیا قصہ ختم ہوا۔ آگے کچھ نہیں قیامت ایک من گھڑت کہانی ہے اس پر یقین کرنا ان کے نزدیک ہیچ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بعض باتیں اچھی ہیں اور بعض بُری کچھ کام ٹھیک ہیں کچھ غلط۔ جو کام ٹھیک کرے گا مرنے کے بعد اسے ہمیشہ کی راحت و آرام کی زندگی ملے گی اور جو غلط کام کرے گا اسے دکھ اور درد والا عذاب نصیب ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے کیسے مان لیں ان کے نزدیک سیدھی بات یہ ہے کہ دنیا میں بلا روک ٹوک جو چاہے کرو۔ اگر یہ موقع کھو دیا۔ تو آگے کچھ نہیں ۔

ارشاد ہے کہ تم مانو یا نہ مانو واقعہ یہ ہے کہ ساری خوبیاں اللہ ہی کی ہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے اسی کے فضل و کرم سے ملا ہے۔ آسمان، زمین، سارا جہان اسی کی رحمت اور عنایت سے قائم ہے وہی سب سے بڑا ہے آسمان اور زمین میں کوئی اس کی برابری نہیں کر سکتا اس کی قوت کے آگے کسی کی قوت نہیں چلتی۔ پھر وہ ہر چیز کی تہ تک سے واقف ہے۔ اس لیے دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی اس نے اپنی حکمت سے مقرر کی ہے اور جو اس نے کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا۔ سورۃ الجاثیہ ختم ہوئی ۔

Marfat.com

سُورت الجاثیہ کیا بتاتی ہے؟

قرآن حکیم اللہ کی طرف سے اتاری ہوئی کتاب ہے اگر پوچھو کہ اللہ کون ہے تو سن لو اللہ کی نشانیاں سارے جہان میں پھیلی پڑی ہیں۔ جو ماننا چاہے وہ آسمان اور زمین ہی کو دیکھ کر اسے مان سکتا ہے ان میں ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر قائم ہے ایک مقررہ قاعدے کے مطابق اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہے پھر انسان اپنی ہی پیدائش اور بناوٹ میں غور کر کے اپنا یقین بڑھا سکتا ہے پھر دوسرے جانداروں کو دیکھ کر یقین کا مرتبہ اور بھی اونچا ہو سکتا ہے دن رات کا ایک دوسرے کے بعد باقاعدہ آتے رہنا۔ مینہ برس کر مردہ زمین کا دوبارہ زندہ ہو جانا ہواؤں کا کبھی اِدھر کبھی اُدھر چلنا عقلمند کو اللہ کا ماننے والا بنا کر رہتا ہے۔ پھر قرآن مجید کی آیتوں میں جو سچی باتیں بتائی گئی ہیں وہ حقیقت کو بالکل کھول دیتی ہیں اگر ان باتوں کو نہ مانا تو پھر اور کیا مانو گے یاد رکھو جنہوں نے یہ آیتیں سن کر ان سے منہ موڑ لیا اور اپنی ہی رائے پہ اڑے رہے ان کی شامت آنی یقینی ہے۔ وہ جہنم میں داخل ہوں گے جنہوں نے ہماری آیتوں کی ہنسی اڑائی ان کو دکھ بھرا عذاب ملے گا ان کی دنیا کی شان و شوکت کچھ کام نہ آئے گی اور ان کے بناوٹی معبود اور دیوتا وہاں ان کی مدد نہ کر سکیں گے قرآن یہی سمجھاتا ہے جس نے اس کی بات نہ مانی وہ بڑی آفتوں اور مصیبتوں میں پھنسے گا۔ اس لیے اللہ کو مانو۔ دیکھو اس نے تمہارے لیے سمندر میں کشتیاں چلا دیں اور آسمان زمین کی ساری چیزوں کو تمہارے کام میں لگا دیا اسے پہچانو اور اس کا شکر ادا کرو جو لوگ یہ بات نہ مانیں کہ اللہ نافرمانوں کو سزا دے گا تو اے اللہ کے ماننے والو ان کی گستاخی سے درگزر کرو ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو اور اپنے کام میں لگے رہو جو اچھا بنے گا تو اپنے لیے اور جو بُرا بنے گا تو اپنے لیے ہم نے بنی اسرائیل کو حکومت عطا کی۔ ان میں نبی بھیجے مگر انہوں نے خود غرضی اختیار کی اور آپس میں جھگڑنے لگے۔ حکومت کو ظلم کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا نبیوں کے کہنے کی پروا نہ کی ان کا فیصلہ قیامت کے دن ہو گا۔ اس کے بعد ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح دین دے کر بھیجا۔ ان سے کہہ دیا کہ اس دین کی پیروی کرو اور کسی کی بات مت سنو اللہ کے ہاں کوئی کام نہ آئے گا ظالم لوگ آپس میں مل کر سچ کو مٹانا چاہیں تو بلا سے۔ اللہ اپنے فرمانبردار بندوں کا ساتھی اور مددگار ہے۔ یقین کرنے والوں کے لیے قرآن میں نصیحت اور ہدایت بھری پڑی ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ بھلے برے سب کا ایک حشر ہو گا۔ اپنی عقل مت چلاؤ موت اور دوبارہ زندگی سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ قیامت برحق ہے جو اللہ کی بات نہ مانیں گے وہ اس دن گھاٹے میں رہیں گے۔ قرآن نے ٹھیک بات بتا دی ہے۔ جو اس میں کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا خوبی ساری اللہ کے لیے ہے۔

Marfat.com

سورت الاحقاف

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی چھیالیسویں سورت ہے مکہ کے قیام کے زمانہ میں نازل ہوئی اور اس میں چار رکوع ہیں اور یہ ان سورتوں میں جو حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں ساتویں اور آخری سورت ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ قرآن حکیم اللہ نے نازل کیا ہے جو بڑی عزت، قوت اور حکمت والا ہے اس نے آسمان اور زمین کو ایک مقررہ منصوبے کے تحت اور ہو بہو اس کے مطابق بنایا ہے اور ایک زمانہ تک یہ نظام چلتا رہے گا اور آخر ختم ہو جائے گا اور قیامت قائم ہوگی جو لوگ اس کا انکار کر بیٹھے وہ بُرے کاموں کی سزا کا ڈراوا اس کان سنتے ہیں اور اس کان اڑا دیتے ہیں ان سے کہہ دو کہ اللہ سے منہ موڑ کر تم جن کو مدد کے لیے پکارتے ہو بتاؤ تو کیا انھوں نے زمین کا کچھ حصّہ بنایا یا آسمان کے بنانے میں وہ شریک تھے اگر کسی پہلی کتاب میں یہ لکھا ہو یا کوئی یقینی بات اس کی بابت پہلے سے مشہور چلی آتی ہو تو بتاؤ ورنہ اچھی طرح سن لو کہ یہ جھوٹے معبود تمہارے نہ دنیا میں کام آئیں گے نہ آخرت میں بلکہ وہاں تو یہ تمہارے کھلم کھلا دشمن ہو جائیں گے ۔

یہ لوگ قرآن کی آیتوں کا اثر دیکھ کر اسے جادو بتاتے ہیں ان سے کہہ دو کہ یہ قرآن میں نے نہیں گھڑ لیا بلکہ یہ تو اللہ نے بھیجا ہے اور میں بھی اللہ کے پہلے رسولوں کی طرح ایک رسول ہوں دیکھو یہودیوں کے عالم اس کی شہادت دیتے ہیں اور بہت سے ایمان بھی لے آئے ہیں تم بدقسمت ہو کہ اپنی ہی ضد پہ اڑے ہوئے ہو پھر تمہیں ہدایت ہو تو کیسے ہو یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ دینِ حق ہوتا تو ہمارے بڑے لوگ اسے مانتے اسے تو وہ لوگ مان رہے ہیں جو کم درجے کے ہیں اس لیے ظاہر ہے کہ یہ گھڑی ہوئی پرانی بات ہے ان کا کہنا غلط ہے۔ یہ تو نبیوں اور کتابوں کے سلسلہ کی آخری کڑی ہے پہلے موسیٰ علیہ السلام تورات لے کر آئے اب یہ قرآن عربی زبان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور نیک لوگوں کو ٹھیک راستہ سکھاتا ہے۔ سنو اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر ان میں سے بعض اس کے احکام بجا لاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا ہوگا اور بعض نافرمانی کرتے ہیں ان کا انجام بُرا ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہیں جو لینا تھا لے چکے اب آخرت میں تمہارے لیے سوا عذاب کے کچھ نہیں اس کے بعد عاد کا قصّہ سنا کر عبرت دلائی گئی ہے۔ کہ انہوں نے دنیا میں بھی اپنی سرکشی کا مزا چکھا اور آخرت کا عذاب بھی سمیٹا اس کے بعد جنوں کا ذکر ہے کہ ان میں سے بھی کچھ اس قرآن کو سن کر ایمان لائے اور پھر جا کر اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی آخر میں توجہ دلائی گئی ہے کہ یہی اللہ جس نے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین بنا ڈالے اور کچھ تھکاوٹ محسوس نہ کی وہی یہ قدرت بھی رکھتا ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے چنانچہ وہ زندہ ہوں گے اور قیامت قائم ہوگی اور نافرمان سخت سزا پائیں گے ۔

Marfat.com

اٰیاتُھا ۳۵ (۴۶) سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ (۶۶) رُکُوْعَاتُھا ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کو پہچانو!

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ
حٰمٓ کتاب کا اتارنا اللہ زبردست حکمت والے

الْحَکِیْمِ ② مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
کی طرف سے ہم نے جو آسمان اور زمین اور جو اس کے

بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ
بیچ میں ہے بنایا سو حق کے مطابق اور ایک مقرر مدت تک اور

کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَیْتُمْ
جو منکر ہیں وہ ڈر کو سن کر منہ پھیر لیتے ہیں تو کہہ بھلا دیکھو تو

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا
جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ تو انھوں نے زمین

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ
میں کیا بنایا یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے

حٰمٓ ① تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ
حٰمٓ کتاب کا اتارنا اللہ زبردست حکمت والے

الْحَکِیْمِ ② مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
کی طرف سے ہم نے جو آسمان اور زمین اور جو اس کے

بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ
بیچ میں ہے بنایا سو حق کے مطابق اور ایک مقرر مدت تک اور

کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَیْتُمْ
جو منکر ہیں وہ ڈر کو سن کر منہ پھیر لیتے ہیں تو کہہ بھلا دیکھو تو

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا
جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ تو انھوں نے زمین

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ
میں کیا بنایا یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے

الجزء ۲۶

پچھلی سورت میں سمجھایا گیا ہے کہ یہ دنیا جو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے اس کی چہل پہل اور ظاہری رونق کو دیکھ کر دھوکا مت کھاؤ اور یہ مت سمجھو کہ جیسے اس کی چیزیں بنتی اور مٹتی رہتی ہیں اور جیسے اس کے حالات بدلتے رہتے ہیں اسی طرح انسان بھی بن گیا اور مٹ جائے گا اور قصہ ختم ہو جائے گا بات یہ نہیں بلکہ انسان مر کر دوبارہ زندہ ہوگا اور اس کے کاموں کا اسے پورا پورا پھل ملے گا۔ اس سورت کے شروع ہی میں کہہ دیا گیا کہ یہی باتیں ہیں جو یہ قرآن سکھاتا ہے اسے اللہ نے نازل کیا ہے جو قوت والا اور بھیدوں کا جاننے والا ہے۔ سنو! یہ آسمان اور زمین اور ان کے بیچ میں جو کچھ ہے یہ ایک پختہ اور طے شدہ منصوبہ کے مطابق بنایا گیا ہے اور یہ سارا کارخانہ ایک مقررہ وقت تک رہے گا اس کے مٹنے کے بعد انسان ایک نئے ماحول میں دوبارہ پیدا ہوگا اور نافرمانوں کو پوری پوری سزا ملے گی اس سچے ڈراوے کو سنکر لوگ کترا کر چلے جاتے ہیں اور سنی ان سنی کر دیتے ہیں ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ کو چھوڑ کر تم جو اوروں کو پوجتے ہو ذرا یہ تو بتلاؤ کہ ان تمہارے گھڑے ہوئے معبودوں نے زمین کا کچھ حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ ساجھا ہے۔ یہ جن کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو ان کے کچھ کارنامے تو دکھلاؤ۔

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اِیْتُوْنِیْ - بِکِتٰبٍ - مِّنْ قَبْلِ - هٰذَآ - اَوْ اَثٰرَةٍ -
آؤ میرے پاس ساتھ ایک کتاب کے پہلے کی اس سے یا مشہور بات
مِّنْ عِلْمٍ - اِنْ - كُنْتُمْ - صٰدِقِيْنَ ④ وَمَنْ
یقینی اگر ہو تم سچے اور کون ہے
اَضَلُّ - مِمَّنْ - يَّدْعُوْا - مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زیادہ گمراہ اس شخص سے جو پکارے اللہ کے سوا
مَنْ - لَّا يَسْتَجِيْبُ - لَهٗ - اِلٰى - يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اس کو جو نہ کہا مانے اس کا قیامت کے دن تک
وَهُمْ - عَنْ - دُعَآئِهِمْ - غٰفِلُوْنَ ⑤ وَاِذَا
اور وہ پکارسے ان کی بے خبر ہو اور جب
حُشِرَ - النَّاسُ - كَانُوْا - لَهُمْ - اَعْدَآءً
اکٹھے کیے جائیں لوگ ہوں وہ واسطے ان کے دشمن
وَّكَانُوْا - بِعِبَادَتِهِمْ - كٰفِرِيْنَ ⑥
اور ہو جائیں ان کی بندگی سے انکار کرنے والے

اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ
لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا کوئی علم جو چلا
مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④ وَمَنْ
آتا ہو اگر تم سچے ہو اور اس سے
اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارے
مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
جو اس کی پکار کو قیامت کے دن تک نہ پہنچے اور
وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑤ وَاِذَا
ان کو ان کے پکارنے کی خبر نہیں اور لوگ
حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً
جب جمع ہوں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور
وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥
ان کے پوجنے سے منکر ہوں گے

اِیْتُوْنِیْ (آؤ میرے پاس) امر ہے ا - ت - ی سے اَتٰی یَاْتِیْ اور اِتْیَانٌ کے معنی آنے کے ہیں یہاں ب سے متعدی ہو گیا۔ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ کے معنی ہیں لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اَثَرَةٌ (مشہور بات جو پہلے سے چلی آتی ہو) اسم مصدر ہے ا - ث - ر سے اَثَرٌ کے معنی بات نقل کرنے کے ہیں اور جو بات نقل ہوتی چلی آرہی ہے۔ وہ اَثَرَةٌ ہے ماثور بھی اسی سے ہے۔ مِنْ عِلْمٍ یعنی وہ بات علم کی ہو۔ خیالی اور وہمی نہ ہو ۔

شروع کی آیتوں میں کہا گیا ہے کہ اللہ کو مانو اسی نے یہ کتاب نازل کی اور اسی نے آسمان زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے خوب سوچ سمجھ کر بنایا۔ اسکے بعد کی آیتوں میں توحید سکھائی جارہی ہے یعنی اللہ کو اسطرح مانو کہ اسکے ساتھ اسکا کسی بات میں کوئی شریک نہیں جو لوگ اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کرتے ہیں ان سے پوچھو کہ اس نے زمین کا کوئی حصہ بنایا یا وہ آسمانوں کے بنانے میں شریک تھا ارشاد ہے کہ قرآن پاک تو شرک سے روکتا ہے اب تم اس سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب دکھاؤ جس میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو یا کوئی یقینی بات لاؤ جو ہمیشہ عالموں سے نقل ہوتی چلی آرہی ہے۔ آخر تم بھی سوچو کہ یہ کتنی بڑی نادانی اور غلطی ہے کہ اس چیز یا شخص سے مدد طلب کی جائے جو آواز ہی نہیں سنتا اور نہ قیامت تک کبھی کوئی چیز کسی کو دے سکتا ہے قیامت کو یہ تمہارے معبود تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری عبادت کو ٹھکرا دیں گے ۔

Marfat.com

قرآن کے ساتھ برتاؤ

وَاِذَا - تُتْلٰى - عَلَيْهِمْ - اٰيٰتُنَا - بَيِّنٰتٍ - قَالَ
اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں کھلی کھلی تو کہتے ہیں
الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - لِلْحَقِّ - لَمَّا - جَآءَهُمْ ۙ
وہ جو کافر ہوئے سچی بات کو جب آئی وہ ان تک
هٰذَا - سِحْرٌ - مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ - يَقُوْلُوْنَ - افْتَرٰىهُ ؕ
یہ جادو ہے کھلا ہوا کیا وہ کہتے ہیں کہ بنا لایا ہے اسے

قُلْ - اِنِ - افْتَرَيْتُهٗ - فَلَا - تَمْلِكُوْنَ - لِيْ
کہہ اگر بنا لایا ہوں میں اسے پس نہیں بس میں تمہارے میرے لیے
مِنَ اللّٰهِ - شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ - بِمَا - تُفِيْضُوْنَ
اللہ کے سامنے کچھ وہ خوب جانتا ہے کہ مصروف رہتے ہو تم
فِيْهِ ؕ كَفٰى - بِهٖ - شَهِيْدًا - بَيْنِيْ - وَ
جس میں کافی ہے وہ گواہ میرے درمیان اور
بَيْنَكُمْ ؕ وَ - هُوَ - الْغَفُوْرُ - الرَّحِيْمُ ۝٨
تمہارے درمیان اور وہی بخشنے والا ہے مہربان

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی باتیں سنائی جائیں تو منکر
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ
سچی بات کو جب ان تک پہنچی
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ
کہتے ہیں یہ صریح جادو ہے کیا کہتے ہیں کہ بنا لایا ہے اسے
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ
تو کہہ اگر میں بنا لایا ہوں تو تم اللہ کے سامنے میرا ذرا بھی
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ
بھلا نہیں کر سکتے اس کو ان باتوں کی جن میں تم لگ رہے ہو
فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ
خوب خبر ہے اور میرے اور تمہارے سچ حق بتانے والا
بَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨
کافی ہے اور وہی ہے بخشنے والا مہربان

تُفِيْضُوْنَ مصروف ہو تم لگے ہوئے ہو تم مضارع کا صیغہ ہے اِفَاضَۃٌ سے جس کا مادہ ف - ی - ض ہے فَیْضٌ کے معنی بہہ پڑنا جاری ہو جانا اَفَاضَ اس کا متعدی ہے جس کا مضارع یُفِیْضُ ہے یعنی بہا دیا۔ جاری کر دیا جس کام میں انسان ہر وقت لگا رہے اس کو گویا وہ بہا رہا ہے۔ اس لیے محاورہ میں اسکے معنی ہو گئے مصروف رہنا لگے رہنا ارشاد ہے کہ جب ان لوگوں کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور ان میں بالکل سچی باتیں بتائی جاتی ہیں اور یہ دل میں انکی سچائی کا اثر محسوس کرتے ہیں تو وہ لوگ جو انکار پر تلے ہوئے ہیں یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ تو صاف جادو ہے انہیں کوئی معقول بہانہ ان کے نہ ماننے کا نہیں ملتا بعض لوگ اس سے بھی بڑھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آیتیں اس نے خود گھڑ لی ہیں اور اللہ کے نام لگا دی ہیں ان سے کہو کہ اللہ کے سامنے میں ایسی جرأت نہیں کر سکتا اگر کروں تو اس کے غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا تم تو کیا چیز ہو جو بچا ڈو گے اسی طرح وہ تمہارے مکر و فریب سے بھی خوب واقف ہے اور تمہارے حیلے بہانے اچھی طرح جانتا ہے میں اسی کی گواہی پیش کرتا ہوں کہ یہ جو میں کہہ رہا ہوں سچ ہے اور اسی کی طرف سے ہے اللہ کی گواہی بالکل کافی ہے۔ اگر تم یہ باتیں چھوڑ دو تو وہ تمہیں معاف کر دیگا یہ اسی کی رحمت ہے کہ ان گستاخیوں کے باوجود تم لوگ تباہی سے اب تک بچے ہوئے ہو جب سزا کا وقت آئے گا تو جو جھوٹا ہو گا اس کی پوری پوری کم بختی آئے گی ۞

Marfat.com

نبوت کا سلسلہ

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ
کہہ دے نہیں ہوں میں نیا رسولوں میں سے اور نہیں
اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ۖ اِنْ اَتَّبِعُ
جانتا میں کیا معاملہ کیا جائے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ نہیں پیروی کرتا میں
اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ
مگر اس کی جو وحی کیا گیا میری طرف اور نہیں میں مگر ڈرانے والا
مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
صاف صاف کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہوا یہ اللہ کے پاس سے
وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اور نہ مانا تم نے اسے اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اس جیسی کتاب پر پس ایمان لے آیا اور تکبر کیا تم نے تحقیق اللہ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾
نہیں ہدایت کرتا ان لوگوں کو جو ظالم ہیں

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ
تو کہہ میں کوئی نیا رسول نہیں آیا اور مجھے معلوم نہیں
اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ۖ اِنْ اَتَّبِعُ
کیا معاملہ ہونا ہے مجھ سے اور تم سے میں اسی پر چلتا ہوں
اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ
جو مجھے حکم ملتا ہے اور میرا کام تو یہی ہے کھول کر ڈر
مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
سنا دینا تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ اللہ کے ہاں سے آیا
وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
ہو اور تم نے اسے نہیں مانا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ گواہی دے
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
چکا ایک ایسی کتاب پر پھر وہ یقین لایا اور تم نے غرور کیا بیشک
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ ع ۱
اللہ گنہ گاروں کو راہ نہیں دکھاتا

بِدْعٌ انوکھا۔ نیا صفت کا صیغہ ہے ب۔ د۔ ع سے بَدَعٌ کے معنی انوکھا ہونا بِدْعٌ نئی انوکھی چیز جس کے برابر کی پہلے کوئی چیز نہ ہوئی ہو بَدَعٌ کے معنی نئی چیز بغیر نمونہ کے نکالنے کے بھی ہیں اسی سے بِدْعَةٌ ہے جسے اردو میں بدعت لکھتے ہیں یعنی ایسی چیز جس سے ملتی جلتی پہلے کوئی چیز نہیں ؛

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ میں دنیا میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھ سے پہلے دنیا میں اور بھی رسول آتے رہے ہیں نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں مجھے خود تو اس کا بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ آئندہ کیا معاملہ ہوگا اور نہ یہ خبر کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو اسی پر چلتا ہوں جو اللہ کی طرف سے مجھے وحی کے ذریعے بتایا جاتا ہے۔ اسی کے مطابق صاف صاف بُرے انجام سے ڈراتا ہوں دیکھو تم بنی اسرائیل کو بڑا پڑھا لکھا سمجھتے ہو تم نے ان کے عالموں سے پوچھ کر بھی دیکھ لیا اور انہوں نے گواہی دے دی کہ ہاں ایک آخری رسول آخری کتاب لے کر آنے والا ہے اور پھر ان میں سے بعض ایمان بھی لے آئے۔ اور مان لیا کہ یہی وہ آخری رسول ہیں۔ جو آخری کتاب لے کر آئے ہیں پھر بھی تم اپنے ہی غرور اور تکبر میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس غرور اور ضد کا کیا ٹھکانا ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول اور اس کی کتاب کو نہیں مانتے یہ صریح ظلم ہے سچ ہے اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور وہ ٹھیک راستہ پر نہیں چل سکتے ؛

Marfat.com

نہ ماننے کا بہانہ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور کہا ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے
لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ
اگر ہوتا یہ اچھا نہ پہل کرتے یہ ہم سے اس کی طرف اور جب
لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ
نہ ہدایت پائی اس سے تو پھر یہی کہیں گے یہ تو
اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ
جھوٹ ہے پرانا اور پہلے اس کے کتاب تھی
مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ
موسیٰ کی رہنما اور رحمت اور یہ کتاب
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
اس کو سچا بتلانے والی ہے زبان عربی کی تاکہ ڈر سنادے ان کو جنھوں نے
ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾
ظلم کیا اور خوشخبری واسطے نیک لوگوں کے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور کہنے لگے منکر ایمان والوں سے اگر یہ دین بہتر ہوتا
لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ
تو یہ اس پر ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور جب اس کے
لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ
بتلانے سے راہ پر نہیں آئے تو اب یہ کہیں گے یہ بہت پرانا
اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ
جھوٹ ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی
مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ
راہ ڈالنے والی اور رحمت اور یہ کتاب ہے عربی
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
زبان میں اس کی تصدیق کرتی تاکہ گنہگاروں کو ڈر سنائے
ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾
اور نیکی کرنے والوں کو خوش خبری

عرب کے لوگ یہود کو بڑا عالم اور پہلے زمانے کے حالات سے باخبر سمجھتے تھے انہیں امید تھی کہ وہ ان کی ہاں میں ہاں ملائیں گے اور ان کے ساتھ ہو کر اسلام کا مقابلہ کریں گے لیکن ان کی یہ امید بر نہ آئی یہود کے عالموں نے صاف کہہ دیا کہ ہاں ایک آخری رسول آخری کتاب لے کر آنے والا ہے بلکہ بعض بڑے عالموں مثلاً عبداللہ بن سلام نے آپ کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ ہاں آپ ہی وہ آخری رسول ہیں جن کی آمد کی خبر تورات میں ہے۔ عرب کے کافر اس سے بڑے مایوس ہوئے اور بات نہ ماننے کا ایک نیا بہانہ گھڑا جس کی قلعی ان آیتوں میں کھولی گئی ہے۔

ارشاد ہے کہ اب ان لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر اسلام کوئی اچھا دین ہوتا تو سب سے پہلے ہم میں سے معزز اور اونچے درجہ کے لوگ اسے اختیار کرتے کمزور لوگ اور لونڈی غلام اس کے ماننے میں پہل نہ کرتے ان لوگوں کو چونکہ ماننا منظور ہی نہیں اس لیے وہ سارے پہلے پچھلے آسمانی دین کو پرانا ڈھکوسلا قرار دیں گے یہ ان کا کہنا بالکل غلط ہے واقعہ یہ ہے کہ آسمانی دین کو پہلے تورات نے پھیلایا جسے موسیٰؑ لے کر آئے اور ہدایت اور رحمت کا راستہ انسان کے لیے کھولا پھر اب اسی کی تائید اور تصدیق کرتا یہ عربی قرآن نازل ہوا۔ تاکہ شریروں اور ظالموں کو ان کے انجام سے ڈرا دے اور نیک لوگوں کو اصل راستہ دکھا دے جس پر انہیں چلنا چاہیے اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دے کہ ان کا انجام اچھا ہوگا۔

Marfat.com

خوف اور رنج سے چھٹکارا

اِنَّ - الَّذِیْنَ - قَالُوْا - رَبُّنَا - اللّٰهُ - ثُمَّ
تحقیق جنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر
اسْتَقَامُوْا - فَلَا خَوْفٌ - عَلَیْهِمْ - وَ - لَا
اسی پر جمے رہے پس نہیں خوف اوپر ان کے اور نہ
هُمْ - یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ - اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ جنت والے ہیں
خٰلِدِیْنَ - فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ - بِمَا - كَانُوْا
ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے بدلہ اس کا جو تھے وہ
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
کرتے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر
اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا
اس پر ثابت قدم رہے تو یقیناً ان کے لیے نہ خوف
هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہی لوگ بہشت والے
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
ہیں اور سدا اسی میں رہیں گے ان کاموں کے بدلے
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
میں جو وہ کرتے تھے

پہلی آیتوں میں ارشاد ہوا تھا کہ جو لوگ اس دین کو نہ مانیں گے جسے قرآن مجید نے صاف اور ستھرا کر کے انسان کے سامنے آخری طور پر رکھ دیا ہے۔ وہ لوگ ظالم ہیں اور ان کا وہی حشر ہوگا جس سے قرآن مجید نے انہیں ڈرا دیا ہے۔ اور جو لوگ نیک راستہ پہ چلنا چاہتے ہیں۔ ان کو وہ سب انعامات ملیں گے جن کی قرآن شریف نے خوش خبری دی ہے۔ ان آیتوں میں اس کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

ارشاد ہے کہ اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کا انجام اچھا ہو اور وہ ناگوار باتوں سے پیش آنے کے خوف سے اور نا امیدی کے رنج سے ہمیشہ کے لیے نجات پا جائے تو اس کا ایک ہی راستہ ہے جو کوئی اس راستہ کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے گا وہ خوف اور رنج سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ وہ راستہ اس آیت میں دو مختصر جملوں کے اندر بتا دیا گیا ہے اور یہی دین اسلام کا خلاصہ ہے۔ یعنی انسان کو چاہیے کہ دو باتیں اختیار کرے اوّل تو سچے دل سے اقرار کرے کہ میرا رب اللہ ہے دوسرے اس بات پہ ثابت قدم رہے۔ جس نے یہ دو باتیں پوری کر دیں وہ یقیناً آخر کار خوف اور رنج سے ہمیشہ کے لیے نجات پا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں جنت میں جگہ ملے گی اور وہ بھی تھوڑے دن کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے کسی قسم کا خوف ان کے پاس نہ بھٹکے گا اور نہ انہیں مایوسی سے پالا پڑے گا۔ کیونکہ انہیں ہر چیز خواہش کرتے ہی فوراً ملے گی۔ آگے اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ اللہ کو رب مان کر اور اس پر جمے رہنے کی ٹھان کر انسان یقیناً وہی نیک کام کرے گا جو قرآن اسے بتائے گا اور جنت اور جس کی نعمتیں اسی کی جزا ہوگی۔

Marfat.com

نیک لوگ کون ہوتے ہیں؟

وَوَصَّيْنَا - الْاِنْسَانَ - بِوَالِدَيْهِ - اِحْسَانًا ؕ
اور حکم دیا ہم نے انسان کو ساتھ والدین اپنے کے نیک سلوک کا
حَمَلَتْهُ - اُمُّهٗ - كُرْهًا - وَّوَضَعَتْهُ - كُرْهًا ؕ
اٹھائے رہی اس کو ماں اس کی تکلیف کے ساتھ اور جنا اس کو تکلیف کے ساتھ
وَحَمْلُهٗ - وَفِصَالُهٗ - ثَلٰثُوْنَ - شَهْرًا ؕ
اور حمل اس کا اور دودھ چھڑائی اس کی تیس مہینوں میں ہوئی
حَتّٰٓى - اِذَا - بَلَغَ - اَشُدَّهٗ - وَبَلَغَ - اَرْبَعِيْنَ
یہاں تک کہ جب پہنچا قوت اپنی کو اور پہنچا چالیس
سَنَةً ۙ قَالَ - رَبِّ - اَوْزِعْنِيْٓ - اَنْ - اَشْكُرَ
سال کو تو کہا اے میرے رب نصیب کر مجھے کہ شکر کروں
نِعْمَتَكَ - الَّتِيْٓ - اَنْعَمْتَ - عَلَيَّ - وَعَلٰى - وَالِدَيَّ
احسان تیرے کا جو کیا تو نے مجھ پر اور اوپر ماں باپ میرے کے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ
اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا حکم دیا۔
حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ
پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے
وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ
اور اس کا حمل میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینہ میں ہوتا ہے
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ
یہاں تک کہ جب اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہوا
سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
کہنے لگا اے میرے رب میری قسمت میں کر کہ تیرے
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ
احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر کیا

اچھے کام کرنے والوں کو اچھی جزا اور بُرے کام کرنے والوں کو سزا ملے گی یہ قاعدہ اچھی طرح سمجھا دینے کے بعد اب اس آیت میں واضح کیا جا رہا ہے اچھے کام کرنے والے کون ہوتے ہیں اور بُرے کام کرنے والے کون عام قاعدے کے مطابق ہر ایک انسان کی پیدائش ماں اور باپ کے ذریعے ہوتی ہے اور اس کی پرورش بھی ہوش سنبھالنے تک ماں باپ ہی کرتے ہیں اور بچہ کو آرام پہنچانے کی خاطر خود مشقتیں جھیلتے ہیں ان کے لیے انسان کو ماں باپ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

ارشاد ہے کہ ہم نے ہر انسان کو ماں باپ کا شکر ادا کرتے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ اس میں ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ اسے حمل سے لے کر دودھ چھڑانے تک بڑی مشقتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور ڈھائی سال تک وہ بچے کی ہی خدمت میں لگی رہتی ہے۔ خود انسان کی اپنی ذمہ داری اس وقت شروع ہوتی ہے جب وہ ہوش سنبھال لیتا ہے خاص کر جب کہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ اس وقت جو نیک ہوتا ہے وہ اللہ کے حکم کے آگے سر جھکاتا ہے۔ اور ماں باپ کا ادب بجا لاتا ہے۔ اور اللہ سے دعا مانگتا ہے کہ وہ اسے اپنے احسانات کا جو اس نے خود اس پر اور اس کے ماں باپ پر کئے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

نیک لوگ کون ہوتے ہیں؟

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ
اور یہ کہ کروں میں نیک کام راضی ہو تو جس سے اور سنوار دے میرے لیے
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ
میری اولاد میری کے تحقیق میں نے رجوع کیا طرف تیری اور تحقیق میں
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ
فرمانبرداروں میں سے ہوں یہ ہیں وہ لوگ کہ قبول کرتے ہیں ہم
عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
ان سے بہتر کام جو انھوں نے کیے اور درگزر کرتے ہیں
سَّيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ
برائیوں سے ان کی بیچ جنت والوں کے وعدہ
الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾
سچا جس کا تھے وہ وہ وعدہ کیے جاتے

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ
اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو کروں اور مجھ کو
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ
میری اولاد نیک دے میں نے تیری طرف توبہ کی اور میں
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ
حکم بردار ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بہتر کام
عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
جو انھوں نے کیے ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیاں
سَّيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ
ہم معاف کر دیتے ہیں رہنے والے جنت کے لوگوں میں سچا
الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾
وعدہ جو ان سے کیا جاتا ہے

وعد الصدق (سچا وعدہ ترکیب میں حال ہے۔

وہ کہتا ہے کہ اے اللہ مجھے ان نیک کاموں کی توفیق دے جنہیں تو پسند کرتا ہے اور میری اولاد کو نیک کر اور اچھے کاموں میں میرا فرمانبردار بنا دے میں نے تیری طرف رجوع کیا تیرا حکم بجالانے پر کمر باندھ لی ہے اس آیت پر نیک لوگوں کی تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے نیک آدمی ہوش سنبھالتے ہی سب سے پہلے اللہ کو پہچانتا ہے وہ اس کے احسانات سے اپنے آپ کو اور اپنے ماں باپ میں گھرا ہوا دیکھتا ہے۔ وہ اللہ سے ان احسانات کے شکر ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہے۔ ماں باپ کے حقوق ادا کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق تیار ہو جاتا ہے۔

اور اپنی اولاد کے لیے نیک اور صالح ہونے کی دعا کرتا ہے اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اس کے فرمانبردار ہونے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے نیز اللہ سے نیک کام کرنے کی توفیق مانگتا ہے اللہ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے آگے ارشاد ہوتا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک کام ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف کر دیتے ہیں یہی جنت میں جانیوالے لوگوں میں سے ہیں ان سے جو وعدہ ہم قرآن مجید میں کر چکے ہیں وہ پورا کیا جائے گا اور وہ دیکھ لیں گے کہ ہمارا وعدہ سچا تھا۔

Marfat.com

بُرے لوگ

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اور وہ جس نے کہا اپنے ماں باپ سے تف ہے واسطے تمہارے
اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ
کیا وعدہ دیتے ہو مجھے کہ نکالا جاؤں گا میں قبر سے اور تحقیق گزر چکیں
الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ
قومیں پہلے مجھ سے اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے
وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ
ناس ہو تیرا ایمان لا تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے
فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾
پس کہتا ہے نہیں یہ مگر پرانے قصے پہلوں کے
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ
یہی ہیں وہ کہ ثابت ہو چکا ان پر عذاب کا حکم بیچ
اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
ان قوموں کے جو گزر چکیں ان سے پہلے جنوں میں سے
وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾
اور آدمیوں سے تحقیق وہ تھے نقصان اٹھانے والے

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا میں تم سے بیزار ہوں
اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ
کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ
الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ
مجھ سے پہلے بہت سی جماعتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے
وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ
فریاد کرتے ہیں کہ اے خرابی تیری تو ایمان لے آ بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے
فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾
تو وہ کہتا ہے یہ سب کہانیاں ہیں پہلوں کی
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ
یہ وہ لوگ جن پر عذاب کی بات ثابت ہوئی شامل
اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
اور فرقوں میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں جنوں کے
وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾
اور آدمیوں کے بے شک وہ ٹوٹے میں پڑے ہیں

ارشاد ہے کہ ایک آدمی وہ ہے جو اپنے ماں باپ کا باوجود ان کے اتنے احسانات کے خیال نہیں کرتا اور نہ اللہ کو پہچانتا ہے۔ بلکہ ماں باپ کے ساتھ سخت کلامی سے پیش آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تمہارے طریقہ کو پسند نہیں کرتا کیا تم مجھے یہ سکھاتے ہو کہ مرنے کے بعد میں دوبارہ زندہ ہو کر قبر سے نکلوں گا۔ حالانکہ مدت سے لوگ مرتے چلے آ رہے ہیں آج تک ایک بھی زندہ ہو کر قبر سے نہ نکلا ماں باپ یہ سن کر اللہ سے فریاد کرتے ہیں اور بیٹے سے کہتے ہیں تجھے کیا ہو گیا خدا کی سنو اور جلدی سے ایمان لے آ اللہ کا وعدہ سچا ہے اس پر وہ کہتا ہے کہ یہ تو پرانے قصے کہانیاں ہیں ان میں کیا دھرا ہے ارشاد ہے کہ یہی لوگ ہیں جو عذاب سمیٹ رہے ہیں اور یہ انہی منکروں میں شامل ہیں جو ان سے پہلے جنوں اور آدمیوں میں سے گزرے ان لوگوں نے اپنا نقصان کر لیا وہ نقصان میں رہنے والے ہیں اور ان کے لیے آئندہ سوا آفتوں اور مصیبتوں کے کچھ نہیں۔

Marfat.com

کاموں کا بدلہ

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اس سے جو انھوں نے کیا اور تاکہ پورے دے انھیں
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ
کام ان کے اور وہ نہ ظلم کیے جائیں گے اور جس دن
يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ
پیش کیے جائیں گے جنھوں نے کفر کیا اوپر آگ کے گنوا دیں تم نے
طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ
لذتیں اپنی بیچ اپنی زندگانی دنیا کی اور فائدہ اٹھا چکے ساتھ انکے
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا
پس آج بدلہ دیے جاؤ گے عذاب ذلت کا بدلے اس کے
كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
جو تھے تم اتراتے دنیا میں بغیر حق کے
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع
اور بدلے اس کے جو تھے تم نافرمانی کرتے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
اور ہر فرقے کے اپنے کیے کاموں کے مطابق درجے ہیں اور تاکہ ان کو
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ
ان کے کاموں کا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن
يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ
منکر آگ کے کنارے پر لائے جائیں گے تم نے اپنے مزے
طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ
دنیا کی زندگانی میں ضائع کر دیے اور ان کو برت چکے
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا
اب آج ذلت کے عذاب کی سزا پاؤ گے بدلے اس کے
كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
جو تم ملک میں ناحق غرور کرتے تھے اور اس کے
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲
جو تم نافرمانی کرتے تھے

اَذْهَبْتُمْ (لے گئے تم) ماضی کا صیغہ ہے اِذْهَاب سے جو ذَهَابٌ کا متعدی ہے ذَهَابٌ کے معنی جانا اِذْهَابٌ لے جانا یہاں مراد گنوا دینا ہے۔

ارشاد ہے قیامت میں ہر شخص کے اور ہر قوم کے اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ہوں گے اور یہ اس لیے ہوں گے کہ ہر ایک کو ان کے کیے کا پورا پورا پھل مل جائے اور کسی پر ظلم زیادتی نہ ہو اب یہ بھی سن لو کہ قیامت کے دن یہ اللہ کا انکار کرنے والے لوگ دوزخ کے اوپر لا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے آخرت چھوڑ کر دنیا اختیار کی تھی۔ تم جو کچھ کرتے تھے۔ سو اس لیے کہ اس کا فائدہ دنیا ہی میں مل جائے۔ نام ہو۔ شہرت ہو۔ دولت ملے تاکہ جی بھر کر کھائیں اور مزے اڑائیں یہ سب کچھ تمہیں دنیا میں مل چکا۔ آج تمہارے لیے اچھی چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں فقط ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم دنیا میں خواہ مخواہ اکڑتے پھرتے تھے، اپنی خواہش کے آگے کسی قاعدے قانون کی پروا نہ کرتے تھے بس جو جی میں آیا کر گزرے خواہ کوئی مرے یا جیئے۔

Marfat.com

قومِ عاد

وَاذْكُرْ - اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ - اَنْذَرَ - قَوْمَهٗ - بِالْاَحْقَافِ

اور یاد کر بھائی عاد کے کو جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو احقاف میں

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب اس نے احقاف میں اپنی قوم

وَ - قَدْ - خَلَتِ - النُّذُرُ - مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور تحقیق گزرے ڈرانے والے پہلے اس سے

وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

کو ڈرایا اور ڈرانے والے اس کے آگے اور اس کے پیچھے گزر

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ - اَلَّا - تَعْبُدُوْٓا - اِلَّا - اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ

اور بعد اس کے کہ مت بندگی کرو تم مگر اللہ کی تحقیق میں

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ

چکے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی مت کرو میں ایک

اَخَافُ - عَلَيْكُمْ - عَذَابَ - يَوْمٍ - عَظِيْمٍ (۲۱)

ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب سے ایک دن بڑے کے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۲۱)

بڑے دن کی آفت سے تم پر ڈرتا ہوں

قَالُوْٓا - اَجِئْتَنَا - لِتَاْفِكَنَا - عَنْ - اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

بولے کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے تاکہ پھیر دے ہمیں ہمارے معبودوں سے پس لا تو ہمارے پاس

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا فَاْتِنَا

بولے کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے

بِمَا - تَعِدُنَآ - اِنْ - كُنْتَ - مِنَ - الصّٰدِقِيْنَ (۲۲)

ساتھ اس کے کہ وعدہ کرتا تو ہم سے اگر ہے تو سچوں میں سے

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۲۲)

معبودوں سے پھیر دے سو لے آ ہم پر جو تو وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے۔

اَخَا عَادٍ (یعنی ہود علیہ السلام کو) اَحْقَاف (ریت کے اونچے چوکور ٹیلے) حِقْفٌ کی جمع ہے ریت کے ٹیلے جو پہاڑ کیطرح کھڑے ہوں۔

النُّذُر (نذیر کی جمع ہے) ڈرانے والا پہلی آیتوں میں اللہ کے نافرمان انسانوں کو ان کے بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے اسی کو واضح کرنے کیلیئے ان آیتوں میں قوم عاد کا حال سنایا جاتا ہے کہ وہ اللہ کو نہ مان کر آخر تباہ ہوئے عاد کی قوم یمن میں حضرموت اور نجران کے درمیان رہتی تھی یہ علاقہ الدَّھنَاء کے صحرا میں آبادی کے قابل ایک حصّہ تھا جس کے ارد گرد ریت کے ٹیلے پہاڑوں کی طرح کھڑے تھے مگر اس حصّے کی زمین پیداوار کے قابل تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام انہی میں سے تھے اللہ عزوجل نے انہیں اپنا رسول مقرر کیا تاکہ وہ اپنی سرکش قوم کی ڈراویں کہ اگر تم نے اللہ عزوجل سے منہ موڑ کر اوروں کی بندگی کی تو تمہارا انجام بُرا ہوگا ان سے کہہ دیں کہ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے کفر اور سرکشی کیوجہ سے تم پر ایک ہولناک دن آئیگا جس میں تم پر عذاب نازل ہوگا۔ یہ لوگ اپنی طاقت میں مست تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے کمزوروں کو ستاتے تھے ظلم و ستم پہ کمر باندھ رکھی تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت سن کر بولے کیا تو ہمارے اندر اس لیے پیدا ہوا ہے کہ ہم سے ہمارے معبود چھڑا دے۔ جا اپنا کام کر ہم تیری سننے والے نہیں اگر ایسا ہی سچا ہے تو جا ہم پر وہ عذاب ابھی لے آ جس سے تو ہمیں آئندہ کے لیئے ڈراتا ہے۔

Marfat.com

عاد کا انجام

قَالَ - اِنَّمَا - الْعِلْمُ - عِنْدَ اللّٰهِ ز وَ - اُبَلِّغُكُمْ - مَّآ
کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو پہنچا دیتا ہوں جو
اُرْسِلْتُ - بِهٖ - وَلٰكِنِّيْٓ - اَرٰىكُمْ - قَوْمًا
بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اس کے اور لیکن میں دیکھتا ہوں تمھیں ایک قوم
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا - رَاَوْهُ - عَارِضًا - مُّسْتَقْبِلَ
نادانی کرتی پس جب دیکھا انھوں نے اسے ایک بادل سامنے سے آرہا
اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا - هٰذَا - عَارِضٌ - مُّمْطِرُنَا ؕ
نالوں ان کے کہنے لگے یہ بادل ہے مینہ برسانے والا ہم پر
بَلْ - هُوَ - مَا - اسْتَعْجَلْتُمْ - بِهٖ ؕ - رِيْحٌ - فِيْهَا
نہیں بلکہ یہ وہ ہے کہ جلدی کر رہے تھے تم جس کی آندھی کہ بیچ اس کے ہے
عَذَابٌ - اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ - كُلَّ - شَيْءٍ ۢ بِاَمْرِ
عذاب دردناک تباہ کر دے گی ہر چیز کو ساتھ حکم
رَبِّهَا - فَاَصْبَحُوْا - لَا يُرٰٓى - اِلَّا - مَسٰكِنُهُمْ ؕ
رب اپنے کے پس صبح کی کہ نہیں دکھائی دیتا تھا کچھ مگر گھر ان کے
كَذٰلِكَ - نَجْزِي - الْقَوْمَ - الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
اسی طرح سزا دیتے ہیں ہم ان لوگوں کو جو جرم کرنے والے ہیں

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ز وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ
کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو پہنچا دیتا ہوں جو
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
کچھ میرے ہاتھ بھیج دیا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ
کرتے ہو پس جب انھوں نے اسے دیکھا ایک ابر سامنے
اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ
آیا ان کے نالوں کے بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا
کوئی نہیں یہ تو وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے آندھی ہے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ ۢ بِاَمْرِ
جس میں دردناک عذاب ہے اکھاڑ پھینکے گی ہر چیز کو اپنے
رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ
رب کے حکم سے پھر کل رہ گئے کہ کوئی نظر نہ آتا تھا سوا ان
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
کے گھروں کے یوں سزا دیتے ہیں گنہ گار لوگوں کو

حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو جواب دیا کہ یہ تو اللہ ہی جانے کہ عذاب کیسا ہے اور کب آئے گا میں کچھ نہیں جانتا میرا کام تو یہ ہے کہ جو پیغام مجھے دے کر بھیجا گیا ہے وہ تمہیں پہنچا دوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت پر اتر آئے ہو اور بڑی نادانی کر رہے ہو آگے ارشاد ہے کہ آخر انہوں نے اس عذاب کو دیکھا اور وہ ایک گہرا ابر تھا جسے دیکھ کر وہ کہنے لگے، آہا خشک سالی دور ہوئی یہ دیکھو کیسی گھٹا اٹھی ہے اب ہمارے سب ندی نالے پانی سے بھر جائیں گے اور پانی کا کال نہ رہے گا نادانوں یہ برسنے والی گھٹا نہیں ہے یہ تو آندھی کا طوفان ہے جس میں بڑا دکھ بھرا عذاب پوشیدہ ہے اس کی سخت ہوا ہر چیز کو تباہ کر کے چھوڑے گی۔ کیونکہ اللہ نے اسے ایسا ہی حکم دیا ہے دوسری جگہ ہے کہ آندھی کے جھکڑ سات دن تک برابر چلتے رہے آدمی۔ درخت۔ جانور سب تنکوں کی طرح اڑ کر پڑے بعد میں جو دیکھا تو وہاں ترے مکانوں کے کھنڈر پڑے تھے اور کچھ نہ تھا۔ ارشاد ہے کہ گنہ گاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔

Marfat.com

عاد کے آگے تم کیا ہو؟

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ
اور البتہ تحقیق قدرت دی ہم نے انھیں اوپر اس کے کہ نہیں قدرت دی ہم نے تمھیں اوپر اس کے
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً
اور کیے ہم نے واسطے ان کے کان اور آنکھیں اور دل
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
پس نہ فائدہ دیا انھیں ان کے کانوں نے اور نہ ان کی آنکھوں نے
وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا
اور نہ ان کے دلوں نے کسی چیز کا کیونکہ تھے وہ
يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ
انکار کرتے آیتوں کا اللہ کی اور گھیر لیا انھیں
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع
اس نے کہ تھے وہ ساتھ اس کے ٹھٹھا کرتے

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ
اور ہم نے انھیں ان چیزوں کا مقدور دیا تھا جن کا تمھیں
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً
مقدور نہیں دیا اور ہم نے انھیں کان اور آنکھیں اور دل دیے تھے
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
پھر ان کے کام نہ آئے ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں
وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا
اور نہ ان کے دل کسی چیز میں اس لیے کہ وہ اللہ کی باتوں
يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ
کے منکر ہوئے تھے اور الٹ پڑی ان پر وہ بات جس
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۲۶ ۳
کا وہ ٹھٹھا کرتے تھے

اَفْـِٕدَةً : (دل) فؤاد کی جمع ہے۔ جو سورۃ بنی اسرائیل میں گزر چکا ہے۔ اس سے مراد دل ہے جو دیکھی اور سنی چیزوں سے اثر لیتا ہے۔ اور آدمی کا طرز عمل اس کے مطابق مقرر کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے وہ اپنے دماغ اور دل کی قوتوں سے ٹھیک کام نہیں لے رہے۔ آخر کار ان کے غلط استعمال کرنے کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑے گا۔

ارشاد ہے کہ تمہیں پہلے لوگوں کے حالات سے سبق حاصل کرنا چاہیے دیکھو عاد کی قوم کیسی زبردست تھی ان کے پاس جسمانی طاقت مال اولاد اور مددگار اس قدر تھے کہ تمہارے پاس ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں ان کو آنکھ کان اور سمجھ پوری پوری دی گئی تھی لیکن ان سے انہوں نے غلط کام لیئے ان کی عقل ماری گئی انہوں نے جو کچھ دیکھا اس سے وہ یہ سمجھے کہ یہ سب کچھ ہمارے مزے اڑانے کے لیے ہے حالانکہ سمجھنا یہ چاہیے تھا کہ یہ اللہ کی رحمت ہے جو یہ سب نعمتیں ہمیں ملی ہیں اس لیے اس کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہیے۔ انہوں نے کان سے پیغمبروں کی نصیحت نہیں سنی اور نہ کے گانے بجانے سنتے رہے ان کے کان آنکھ اور دل سب غلط کام کرتے رہے اس لیئے جب اللہ کا قہر نازل ہوا تو یہ ان کے کچھ کام نہ آئے اور وہی سزا جس سے اللہ کے رسول انہیں ڈراتے تھے اور جسے سن سن کر ہنسی اور ٹھٹھوں میں اڑا دیتے تھے۔ ان کو مل کر رہی اور عذاب نے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا۔

Marfat.com

اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى
اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہم نے جو گرد تمہارے ہیں بستیوں سے
وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور ہم نے بار بار بتائیں نشانیاں تاکہ وہ باز آجائیں
فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
پس کیوں نہ مدد کی ان کی انھوں نے جنھیں بنایا تھا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ
سوائے اللہ کے تقرب حاصل کرنے کے لیے معبود نہیں بلکہ
ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ
کھوئے گئے وہ ان سے اور وہ جھوٹ تھا ان کا
وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾
اور جو تھے وہ خود گھڑتے

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى
اور ہم غارت کر چکے ہیں جتنی تمہارے آس پاس بستیاں
وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾
ہیں اور ہم نے انھیں طرح طرح پھیر کر باتیں بتائیں تاکہ وہ لوٹ آئیں
فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
پھر انھیں ان لوگوں کی طرف سے مدد کیوں نہ پہنچی
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ
جن کو اللہ سے ورے معبود پکڑا تھا درجے پانے کو کوئی نہیں
ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ
گم ہو گئے وہ ان سے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور وہ جو
وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾
اپنے جی سے باندھتے تھے

مکہ والوں کو تنبیہ کی جا رہی ہے۔ کہ اللہ کو نہ ماننے اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں دیکھو تم سے پہلے لوگوں کا حال سرکشی کر کے کیا ہوا قوم عاد کا حال سنانے کے بعد ان آیتوں میں ارشاد ہو رہا ہے کہ ان کے علاوہ تمہارے آس پاس اور بھی بستیاں تھیں مثلاً ثمود اور قوم لوطؑ کی بستیاں وہ سب اسی وجہ سے تباہ ہوئیں کہ انہوں نے جو دل میں آیا وہ کیا اللہ عزوجل کے رسولوں کا کہنا نہ مانا ان کے کھنڈر تم اپنے سفروں میں دیکھتے ہو ان کو ہم نے بار بار طریقے بدل بدل کر سمجھایا کہ کسی طرح اصل بات کو سمجھ جائیں اور جن غلط طریقوں پر وہ چل رہے ہیں انہیں چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کریں لیکن انہوں نے ہمارے سمجھانے کا کچھ خیال نہ کیا اور ہمارے رسول کی ایک نہ مانی اللہ کے سوا اوروں سے مرادیں مانگتے رہے طرح طرح کے بتوں کو پوجنے کے بہانے ایک یہ تراشا کہ اللہ کی درگاہ تو بہت بلند ہے ہماری اس تک پہنچ کہاں یہی ہمارے بت ہمیں اللہ کے قریب پہنچاتے ہیں اور ہمیں اس کے ہاں بڑے درجے دلاتے ہیں ورنہ ہم کہاں اور وہ سب کا مالک کہاں ارشاد ہے کہ ان لوگوں کی ڈھٹائی اور سرکشی کی وجہ سے ان پر ہمارا عذاب آیا تو یہ ان کے معبود ان کے کام کیوں نہ آئے انہیں چاہیے تھا کہ ان کو مدد کے لیے پکارتے کہ اس مشکل وقت میں ہمیں بچاؤ۔ انہوں نے جن کو اللہ کے ہاں اپنا سفارش کرنیوالا ٹھہرایا تھا وہ ان کو عذاب میں گرفتار دیکھ کر کہاں چل دیے انکو چاہیے تھا کہ اس وقت انکی مدد کرتے اور انہیں بچاتے مگر ان سے کچھ بھی نہ ہو سکا معلوم ہوا کہ ان کی پوجا پاٹ کرنا اور ان سے امیدیں رکھنا محض جھوٹ غلط اور من گھڑت باتیں تھیں ۔

Marfat.com

قرآن کو جنّوں تک نے مان لیا!

وَاِذْ - صَرَفْنَآ - اِلَيْكَ - نَفَرًا - مِّنَ الْجِنِّ
اور جب موڑ ہم نے طرف تیری ایک جماعت کو جنوں میں سے
يَسْتَمِعُوْنَ - الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا - حَضَرُوْهُ - قَالُوْٓا
سننے لگے وہ قرآن پس جب پاس پہنچے اس کے بولے
اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا - قُضِيَ - وَلَّوْا - اِلٰى - قَوْمِهِمْ - مُّنْذِرِيْنَ (۲۹)
خاموش ہو جاؤ پس جب پورا ہو چکا واپس پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے
قَالُوْا - يٰقَوْمَنَآ - اِنَّا - سَمِعْنَا - كِتٰبًا - اُنْزِلَ
کہا انھوں نے اے قوم ہماری تحقیق ہم نے سنا ہم نے ایک کتاب کو کہ اتاری گئی ہے
مِنْۢ بَعْدِ - مُوْسٰى - مُصَدِّقًا - لِّمَا - بَيْنَ يَدَيْهِ
بعد موسیٰ کے تصدیق کرتے ہوئے واسطے اس کے جو ہے بیچ دو ہاتھوں اس کے
يَهْدِيْٓ - اِلَى - الْحَقِّ - وَاِلٰى - طَرِيْقٍ - مُّسْتَقِيْمٍ (۳۰)
راہ دکھاتی ہے طرف سچ کے اور طرف راستہ سیدھے کے

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
اور جس وقت ہم نے جنوں میں سے کتنے ایک تیری طرف متوجہ کر دیے
يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ - قَالُوْٓا
اور قرآن سننے لگے پھر جب وہاں پہنچ گئے بولے
اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ (۲۹)
چپ رہو پھر جب ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف الٹے پھرے
قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ
بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے
مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
بعد اتری ہے سچا کرنے والی سب اگلی کتابوں کو
يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۳۰)
سمجھاتی ہے سچا دین اور ایک سیدھی راہ

انسان کے علاوہ دنیا میں ایک اور قسم کے لوگ بھی آباد ہیں جو جن کہلاتے ہیں جس طرح انسان کی پیدائش سنی ہوئی مٹی سے ہے اسی طرح جن کی پیدائش آگ سے ہے اور یہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیتے ہیں اپنی اصلی شکل میں یہ آنکھ سے نظر نہیں آتے اور اِدھر اُدھر جہاں چاہیے منڈلاتے پھرتے رہتے ہیں یہ انسان سے جسمانی قوت میں زیادہ طاقتور ہیں اور اسی لیے سرکشی میں بھی انسان سے بڑھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت سلیمانؑ کا خادم اور فرمانبردار بنا دیا تھا آیت میں ارشاد ہے کہ ہم نے جنوں کی ایک ٹولی کو گشت کرتے وقت تیری طرف موڑ دیا اور وہ قرآن کی آواز سن کر اس کے سننے کیلئے تیری طرف متوجہ ہوئے۔ جب قریب پہنچے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو جاؤ اور سنو کہ یہ کیا پڑھا جا رہا ہے جب پڑھنا ختم ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور اس سے کہا کہ ہم نے وعظ و نصیحت کی باتیں سنی ہیں اور اس کے مطابق ہم تمہیں بدکاریوں کے انجام سے ڈراتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی کتاب تورات ہی وہ آسمانی کتاب تھی جسے سب مانتے چلے آتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ نے بھی اسی پر عمل کرنا بتایا آج ہم نے ایک نئی کتاب کو سنا اس میں کہا گیا ہے کہ پہلی کتاب میں جو کچھ کہا گیا وہ اصول کے لحاظ سے بالکل درست تھا۔ اللہ کی طرف سے جو کتابیں آئیں وہ سب سچی تھیں۔ اسی راستہ کو صاف کرنے کے لیے اب یہ آخری کتاب اتری ہے اور سیدھے راستے کا پتہ دیتی ہے۔

Marfat.com

جنّوں کا اپنی قوم کو پیغام

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا

يٰقَوْمَنَآ - اَجِيْبُوْا - دَاعِيَ - اللّٰهِ - وَاٰمِنُوْا بِهٖ - يَغْفِرْ لَكُمْ - مِّنْ - ذُنُوْبِ - كُمْ - وَيُجِرْكُمْ - مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ - لَّا

اے ہماری قوم اللہ کے بلانے والے کی مانو اور اس پر یقین لاؤ کہ بخش دے گا تمھیں تمھارے گناہ اور بچا لے گا تمھیں عذاب دردناک سے اور جو نہ

يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

يُجِبْ - دَاعِيَ - اللّٰهِ - فَلَيْسَ - بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ - وَلَيْسَ - لَهٗ - مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ - فِيْ - ضَلٰلٍ - مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

بات مانے گا بلانے والے کی اللہ کی طرف پس نہیں وہ تھکا دینے والا زمین میں اور نہیں واسطے اس کے سوا اللہ کے مددگار وہ لوگ گمراہی میں ہیں کھلی

داعی اللہ (بلانے والا اللہ کا) داعی اسم فاعل ہے دُعَاءٌ سے جس کے معنی پکارنے بلانے اور دعوت دینے کے ہیں داعی اللہ اللہ کی طرف یا اللہ کا مقرر کیا ہوا بلانے والا اس سے مراد اللہ کے رسول ہیں۔ يُجِرْ (بچا لے گا) اصل میں يُجْيِرُ ہے جو جَارَ يُجِيْرُ سے مضارع ہے جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہو گیا جنوں کی یہ جماعت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سن کر اور اس سے متاثر ہو کر اپنی قوم میں پہنچی تو اس سے کہا بھائیو! ہم پر قرآن شریف کا بہت بڑا اثر ہوا ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ اس رسول کی جو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے بات مانو اور یقین کر لو کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔ اللہ تمہاری پچھلی شرارتیں معاف کر دیگا اور قیامت کے دکھ بھرے عذاب سے بچا لے گا اس کے بغیر چارہ بھی کیا ہے اگر نہ مانا تو اللہ سے بچ کر کہاں جاؤ گے۔ ساری دنیا میں بھاگے پھرو گے تو بھی اسے اپنے گرفتار کر لینے سے عاجز نہ کر سکو گے۔ آسمان میں پہلے ہی ٹھکانا نہیں وہاں جاتے ہو تو تم پر گولے برسا کر پھر تمہیں زمین ہی کی طرف بھیج دیا جاتا ہے پھر کوئی ایسا بھی نہیں جو اللہ کے مقابلہ میں تمہارا مددگار بن جائے اللہ کی پکڑ سے تو اللہ ہی اپنی رحمت سے بچائے تو بچائے اور کوئی بچانے والا نہیں۔ یاد رکھو جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کی گمراہی بالکل ظاہر اور کھلی ہوئی ہے بھلا اللہ سے بڑھ کر اور کس میں طاقت ہے۔ جس پر بھروسہ کیا جائے۔

Marfat.com

قیامت برحق ہے

اَوَلَمْ - یَرَوْا - اَنَّ - اللّٰهَ - الَّذِیْ
کیا اور نہیں سمجھا انھوں نے کہ اللہ جس نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضَ - وَلَمْ - یَعْیَ
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور نہ وہ تھکا
بِخَلْقِهِنَّ - بِقٰدِرٍ - عَلٰٓی - اَنْ - یُّحْیِۦَ - الْمَوْتٰی ؕ
ان کے بنانے میں قادر ہے اس پر کہ زندہ کرے مُردوں کو
بَلٰٓی - اِنَّهٗ - عَلٰی - کُلِّ - شَیْءٍ - قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾
ہاں ہاں تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے
وَیَوْمَ - یُعْرَضُ - الَّذِیْنَ - کَفَرُوْا - عَلَی النَّارِ ؕ
اور جس دن سامنے کھڑے کیے جائیں گے وہ جنھوں نے کفر کیا آگ کے اوپر
اَلَیْسَ - هٰذَا - بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا - بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ
کیا نہیں یہ حقیقت کہیں گے ہاں ہاں قسم رب ہمارے کی فرمائے گا
فَذُوْقُوا - الْعَذَابَ - بِمَا - کُنْتُمْ - تَکْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾
پس چکھو عذاب بدلے اس کے کہ تھے تم کفر کرتے

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ
کیا دیکھتے نہیں کہ وہ اللہ جس نے آسمان
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ
اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ؕ
نہ تھکا وہ قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے
بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾
کیوں نہیں وہ ہر چیز کر سکتا ہے
وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ؕ
اور جس دن منکروں کو آگ کے سامنے لائیں گے
اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ
کیا یہ ٹھیک نہیں کہیں گے کیوں نہیں قسم ہمارے رب کی
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾
کہے گا تو چکھو عذاب بدلہ اس کا جو تم منکر ہوتے تھے

پچھلی آیتوں میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سن کر جنوں کی ایک جماعت پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے واپس جا کر اپنی قوم کو سمجھایا کہ ہم نے قرآن سنا وہ ایک سچی کتاب ہے اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ اس کی ہدایتوں پر عمل کریں ورنہ قیامت کے دن نافرمانی کی سخت سزا بھگتنی ہوگی ان آیتوں میں سمجھایا جا رہا ہے کہ تم ان جنوں سے گئے گزرے نہیں ہو جنہوں نے قرآن سن کر قیامت کا اور جزا سزا کا یقین کر لیا تمہیں تو زمین اور آسمان کو دیکھ کر ہی اللہ کی قدرت کا اندازہ کر لینا چاہیے کہ جس نے ان کو بنا کر کھڑا کر دیا اور بنانے میں کوئی تھکان محسوس نہیں کی اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے اور زندہ کر کے ان کے اعمال کا قیامت میں حساب لے اور اچھوں کو اچھا بدلہ اور بُروں کو برائی کی سزا دے اگر تمہاری سمجھ میں خود نہیں آتا تو پھر قرآن کا کہنا مانو اس نے تمہیں فیصلہ سنا دیا کہ یقیناً مرنے کے بعد سب دوبارہ زندہ ہوں گے یہ اس کی قدرت سے باہر نہیں پھر یہ بھی سن لو کہ جنہوں نے اسے نہ مانا ان کو قیامت کے دن دوزخ پر لا کر کھڑا کر دیا جائیگا کہ بولو یہ وہی دوزخ ہے یا نہیں جس کا تم انکار کرتے تھے وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم یہ تو سچ مچ دوزخ ہے۔ ارشاد ہوگا تو پھر دنیا میں اس کا انکار کرنے کی سزا میں آج اس کا عذاب بھگتو۔

Marfat.com

صبر سے کام لو

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

پس صبر کر جیسے کہ صبر کیا ہمت والوں نے رسولوں میں سے اور جلدی مت کر واسطے ان کے گویا کہ وہ جس دن دیکھ لیں گے جس کا وعدہ کیے گئے ہیں نہیں ٹھہرے تھے مگر ایک گھڑی دن میں سے یہ تو پہنچا دینا ہے پس کیا ہلاک کیے جائیں گے مگر لوگ نافرمانی کرنے والے

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

پس تو ٹھہرا رہ جیسے ہمت والے رسول ٹھہرے رہے ہیں اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کر یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو جیسے ڈھیل نہ پائی تھی مگر ایک گھڑی دن کی پہنچا دینا ہے اب غارت وہی لوگ ہوں گے جو نافرمان ہیں

انسان کو جتنی سمجھ بوجھ عقل اور دانائی دی گئی ہے وہ اگر اس سے ٹھیک طرح کام لے تو وہ تین باتیں اچھی طرح آپ ہی سمجھ سکتا ہے۔ (۱) آسمان اور زمین کو دیکھ کر وہ ضرور پہچان لے گا کہ ان کا کوئی بنانے والا ضرور ہے اور اس کی قدرت بہت بڑی ہے اور پھر دنیا کے باقاعدہ نظام کو دیکھ کر وہ سمجھ لے گا کہ اس کا قائم کرنے والا بھی وہی ایک ہے اور اس کے مقابلہ کا کوئی نہیں اور وہ اللہ ہے (۲) انسان کو غلط راستہ سے بچانے اور سیدھے راستہ پر ڈالنے کے لیے ضروری تھا کہ اللہ ان میں سے اپنے رسول وقتاً فوقتاً بھیجے چنانچہ رسولوں کا سلسلہ برحق ہے (۳) انسان کی امنگیں اور آرزوئیں اس دنیا کی بساط سے کہیں زیادہ ہیں اس لیے اس کے لیے دوبارہ زندگی چاہیے جس میں وہ پوری ہوں اس کے بعد قرآن حکیم اس کی راہنمائی کریگا اور بتائے گا۔ کہ اللہ برحق ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری رسول ہیں۔ قیامت برحق ہے شریروں اور بدکاروں کو دنیا کے قائم رکھنے کیلیے دنیا میں بھی سزا مل سکتی ہے ورنہ پھر آخرت میں تو ملے گی ہی یہ سب کچھ بتانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ جب عقل اور قرآن دونوں سے یہ باتیں ثابت ہو چکیں تو اب تمہارا طرز عمل یہ ہونا چاہیے کہ جس طرح پہلے باہمت رسولوں نے صبر کیا اور خود اللہ کی اطاعت میں لگے رہے اسی طرح تم بھی ان کافروں کی شرارت سے مت گھبراؤ ان کے معاملہ میں جلدی مت کرو معاملہ اللہ پر چھوڑ دو جب ان کو سزا ملے گی تو یہ گھبرا کر دنیا کے آرام اور مہلت کو صرف ایک گھڑی کے برابر سمجھیں گے جو بہت جلد گزر گئی اور انہیں ہمیشہ کی مصیبت میں ڈال گئی ارشاد ہے کہ ہم نے انہیں اور تمام انسانوں کو ایک پیغام پہنچا دیا اب شامت انہی کی آئے گی جو اس پیغام یعنی قرآن کے مطابق عمل نہ کریں گے اور نافرمان ہو کر دنیا میں رہیں گے ۔

Marfat.com

سورۃ الاحقاف کیا سکھاتی ہے؟

اس میں اعلان ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن حکیم اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجی ہے اللہ زبردست اور ساری حقیقت سے واقف ہے اللہ کو آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو دیکھ کر پہچانو اور سن لو کہ اس نے ان سب کو ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور یہ کارخانہ ایک مدت تک قائم رہے گا اس کے بعد فنا ہو جائیگا اور انسان دوبارہ ایک نئے ماحول میں پیدا ہوگا۔ اور قیامت قائم ہوگی اس دن ان لوگوں کا جنہوں نے اللہ رسول اور قرآن کو ماننے سے دنیا میں انکار کر دیا تھا بُرا حال ہوگا اس ڈراوے کو آج بہت سے انسان خاطر میں نہیں لاتے اور اللہ کو چھوڑ کر بہت سے مختلف قسم کے معبود اپنے لیے بنا رکھے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اس دنیا کی پیدائش میں ان تمہارے جھوٹے معبودوں کا کوئی حصہ نہیں نہ کسی اگلی کتاب نے اور نہ کسی معقول روایت نے یہ بتایا کہ اللہ کے سوا اور معبود بھی ہیں جو لوگ ایسے معبودوں کو پکارتے ہیں جو نہ ان کی سنیں اور نہ ان کا سوال پورا کر سکیں وہ بہت ہی گمراہ لوگ ہیں قیامت کے دن یہ جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے اور کہیں گے تم نے ہماری عبادت ہی نہیں کی اور کی تو غلط مارا افسوس لوگ قرآن سن کر اسے جادو یا خود گھڑا ہوا کلام بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بنا کر اللہ کے نام لگا دیا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو کہ ہوش کی دعا کریں میں ایسا کرتا تو مجھے اللہ کی سزا سے نہ تم بچا سکتے نہ کوئی اور میں تو اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا نہ میں کوئی انوکھا رسول ہوں میں بھی پہلے رسولوں کی طرح ہی ہوں مجھے خود کچھ معلوم نہیں میں تو وہی جانتا اور کہتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے اور تمہیں اس کے مطابق بُرے انجام سے ڈراتا ہوں بنی اسرائیل کے عالم لوگ مجھے پہچان کہ وہی رسول مانتے ہیں جس کے آنے کا وعدہ پہلی کتابوں میں ہے اور بہت سے ایمان بھی لا چکے ہیں اب بھی تم نہ مانو تو بڑے ہٹ دھرم ہو یہ لوگ جب فیصلہ کر چکے کہ کچھ بھی ہو ہم اسلام کو نہ مانیں گے تو اب تو نہ ماننے کے بہانے ہی ڈھونڈیں گے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ تورات کے بعد لوگوں کی ہدایت کے لیے قرآن عربی میں نازل ہوا ہے۔ اس میں اسلام کا صاف راستہ کھول دیا گیا ہے اور کہہ دیا گیا ہے کہ جو اللہ کو اپنا رب مان کر اس پر جمے رہیں گے وہ خوف اور رنج سے نجات پائیں گے اور جو نہ مانیں گے وہ پچھتائیں گے سعادتمند انسان اللہ کا اور ماں باپ کا حق ادا کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے بدبخت لوگ وہ ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے اور ماں باپ کے سمجھانے سے بگڑ کر ان سے سخت کلامی کرتے ہیں یہ لوگ انہیں نکمے لوگوں میں داخل ہیں جو اللہ کے دین کو ٹھکرا کر اپنا راستہ الگ بناتے ہیں یہ سب لوگ بڑے نقصان میں رہیں گے اور ان کو آخرت میں سوا جہنم کے عذاب کے کچھ نہ ملے گا۔ اس کے بعد عاد وغیرہ کے حال سے عبرت دلائی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ تم سے زیادہ زبردست تھے مگر اللہ کے آگے کسی کی کچھ نہ چلی۔ اس کے بعد جنوں پر قرآن کا اثر ہونے کا ذکر ہے اور انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اللہ کو مانے قیامت کو برحق سمجھے۔ ورنہ سخت سزا ملے گی۔ یہ قرآن کا پیغام ہے جو اس کی نہ سنے گا آخر تباہ ہوگا۔

Marfat.com

سورۃ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی سینتالیسویں سورت ہے اور اس کے چار رکوع ہیں یہ سورت مدینہ میں ہجرت کے پہلے اور دوسرے سال میں نازل ہوئی اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے لیے جو انعام تیار ہے اس کی وضاحت کی گئی ہے اور کافروں منافقوں اور اوپرے دل سے اسلام کے ماننے والوں کی برائی کی گئی اور ان کی سزا بتائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ دنیا کو شریر لوگوں اور فسادیوں سے پاک کریں اور اس کے لیے لڑنا پڑے تو پوری ہمت اور بہادری سے کام لیں ارشاد ہے کہ جنہوں نے اللہ کو مان کر اچھے کام کیئے اور قرآن پر یقین کر کے جو ان کے رب کی طرف سے نازل کی ہوئی سچی کتاب ہے اسے اپنا راہنما بنایا اللہ ان کو برائی سے چھڑا کر ان کی حالت درست کر دے گا اور ہونا بھی یہی چاہیے کیونکہ اللہ کے منکر غلط راستہ پر ہیں اور ایمان والوں نے سچی بات مان لی ہے اللہ نے بھلے اور برے کے حالات کھول کھول کر بتا دیئے ہیں۔ اے مسلمانو! شریروں اور فسادیوں سے لڑنا ہی پڑ جائے تو پھر ان کی گردنیں اڑاؤ اور سستی اور ڈھیلے پن سے کام نہ لو کیونکہ دنیا کا امن شریروں کے فنا کرنے پر موقوف ہے جب تک لڑائی جاری ہے شریروں کو بے دھڑک مارو اور جب سچ کا بول بالا ہو جائے تو انہیں قید کر لو اس کے بعد جیسی مصلحت ہو ان کے ساتھ سلوک کرو اللہ چاہتا تو شریروں کو یونہی ہلاک کر دیتا جیسے پہلے زمانے میں سرکشوں کو ہلاک کیا لیکن اس وقت اس نے یہ بوجھ خود انسان پر ڈال دیا ہے کہ دیکھیں اچھے لوگ فسادیوں کے مٹانے میں کیسی اور کتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ اور جو اللہ کے لیے لڑتا ہوا مارا جائیگا اس کو اس کی قربانی کی پوری پوری جزا ملے گی اللہ ان کو ٹھیک راستہ دکھا دیگا اور ان کا حال سنوار دے گا۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا رہے کافر تو وہ بالکل گئے گزرے ہوئے ہیں۔ پہلے لوگوں کے حال سے عبرت پکڑو تم پر واضح ہو جائے گا کہ جو اللہ کا نہ رہا وہ کسی کا بھی نہ رہا اور آخر کار تباہ برباد ہوا۔ سنو! مومن نیک و کار جنت میں جائیں گے اور منکر دنیا میں جانوروں کی طرح کھا پی کر آخر کار جہنم رسید ہوں گے۔ اے رسولؐ مکہ والے تجھے نکال کر آرام نہ پائیں گے ہم نے ان سے کہیں زیادہ طاقتور بستیاں پہلے ہلاک کر دی ہیں۔ اس کے بعد جنت اور جہنم کا نقشہ کھینچا گیا ہے پھر منافقوں کی قلعی کھولی گئی ہے اور سچے مسلمانوں سے ان کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ لڑائی کی ضرورت اور اہمیت بتائی گئی ہے کیونکہ اس کے بغیر دنیا میں فسادی دب نہیں سکتے منافقوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کا حال سب پر عیاں ہو کر رہے گا اور وہ منہ کی کھائیں گے عرب کے مسلمانوں کو جان و مال سے حق بات کے پھیلانے میں مدد کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر تم نے اس کام میں کوتاہی کی تو پھر یہ کام تمہارے بدلے اور قوموں میں سے کسی کو دے دیا جائے گا۔ اور وہ اسے زور شور سے انجام دیں گے ؏

Marfat.com

اٰیاتُہا ۳۸ (۹۵) سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِیَّۃٌ (۴۷) رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

منکر اور مومن

اَلَّذِیْنَ - کَفَرُوْا - وَصَدُّوْا - عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ
جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کے راستے سے کھو دیے اللہ نے
اَعْمَالَھُمْ ① وَالَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا - وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - وَاٰمَنُوْا
کیے کرائے کام انکے جو لوگ ایمان لائے اور کیے انھوں نے نیک کام اور ایمان لائے
بِمَا - نُزِّلَ - عَلٰی مُحَمَّدٍ - وَّھُوَ الْحَقُّ - مِنْ رَّبِّھِمْ - کَفَّرَ - عَنْھُمْ
اس پر جو اتارا گیا اوپر محمد کے اور وہ حق ہے انکے رب کی طرف سے دور کر دیں اللہ نے ان سے
سَیِّاٰتِھِمْ - وَاَصْلَحَ - بَالَھُمْ ② ذٰلِکَ - بِاَنَّ الَّذِیْنَ - کَفَرُوا
برائیاں انکی اور سنوار دیا حال ان کا یہ بوجہ اس کے کہ جھوٹوں نے انکار کر دیا
اتَّبَعُوا - الْبَاطِلَ - وَاَنَّ الَّذِیْنَ - اٰمَنُوا - اتَّبَعُوا - الْحَقَّ
پیروی کی انھوں نے جھوٹ کی اور اس کے کہ جنھوں نے یقین کر لیا پیروی کی انھوں نے حق کی
مِنْ رَّبِّھِمْ - کَذٰلِکَ - یَضْرِبُ - اللّٰہُ - لِلنَّاسِ - اَمْثَالَھُمْ ③
اپنے رب کی طرف سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے لوگوں کے حالات ان کے

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ
جو لوگ کہ منکر ہوئے اور اوروں کو اللہ کی راہ سے روکا اس کے کیے کام
اَعْمَالَھُمْ ① وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا
اللہ نے کھو دیے اور جو یقین لائے اور انھوں نے بھلے کام کیے اور مانا
بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ
جو محمد پر اترا اور وہی سچا دین ہے ان کے رب کی طرف سے اتار دیں انکی
سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ② ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا
برائیاں ان پر سے اور سنوار دیا ان کا حال یہ اس لیے کہ جو منکر ہوئے
اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ
وہ جھوٹی بات پر چلے اور جو یقین لائے انھوں نے سچی بات مانی اپنے
مِنْ رَّبِّھِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَھُمْ ③
رب کی طرف سے یوں بتاتا ہے اللہ ان لوگوں کو ان کے احوال

مثال: (حال) اس کا مادہ ب - و - ل ہے اس کے معنی دل۔ حال۔ خیالات طرز زندگی کے ہیں ۔

قرآن حکیم انسان کو بتاتا ہے کہ دنیا میں زندگی شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ دنیا اور اس کی چیزیں اور اس کے ساتھ سارے انسان اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور ایک دن سب فنا ہو جائیں گے اور پھر کچھ مدت کے بعد دوبارہ پیدا ہوں گے اور آخرت کی زندگی شروع ہوگی اور وہی انسان کی اصل زندگی ہے۔ یہی وہ حق سچائی یا حقیقت ہے جسے قرآن سمجھانا چاہتا ہے اس لیے دنیا کی زندگی اس طرح بسر کرنی چاہیے کہ آخرت کی زندگی خراب نہ ہو یہ طریقہ اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر ان کو قرآن مجید عطا فرما کر بتا دیا ہے ۔

ان آیتوں میں ارشاد ہے کہ جنہوں نے اس حقیقت سے انکار کر دیا اور دوسروں کو بھی اللہ کے مقرر کئے ہوئے راستہ سے روکا ان کے اعمال آخرت میں ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اس دین کو مان لیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں اور وہی انسانوں کے رب کا مقرر کیا ہوا سچا دین ہے ان کی خطائیں اور قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور ان کی حالت درست کر دی جائے گی۔ وجہ یہ کہ منکروں نے غلط راستہ اختیار کیا اور ایمان والوں نے صحیح طریقہ مان لیا جو ان کے رب نے ان کے لیے مقرر کیا ہے۔ اللہ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے ۔

Marfat.com

دنیا سے فساد مٹا دو

فَاِذَا - لَقِيْتُمُ - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - فَضَرْبَ - الرِّقَابِ ؕ
پس جب بھڑ جاؤ تم ان لوگوں سے جنھوں نے انکار کر دیا پس مارو گردنیں

حَتّٰٓى - اِذَآ - اَثْخَنْتُمُوْهُمْ - فَشُدُّوا - الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا
یہاں تک جب ستھرا دو کر دوان کا پس مضبوط کرو قید پس یا

مَنًّا - بَعْدُ - وَاِمَّا - فِدَآءً - حَتّٰى - تَضَعَ - الْحَرْبُ
احسان کر دا سکے بعد اور یا معاوضہ لو یہاں تک کہ ڈال دے لڑائی

اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ - يَشَآءُ - اللّٰهُ - لَانْتَصَرَ - مِنْهُمْ
ہتھیار اپنے یہ ختم ہوا اور اگر چاہتا اللہ البتہ انتقام لے لیتا ان سے

وَلٰكِنْ - لِّيَبْلُوَا - بَعْضَكُمْ - بِبَعْضٍ ؕ - وَالَّذِيْنَ - قُتِلُوْا
اور لیکن تاکہ جانچے بعض تمھارے کو ساتھ بعض کے اور جو لوگ مارے گئے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - فَلَنْ يُّضِلَّ - اَعْمَالَهُمْ ۝۴
اللہ کے راستے میں پس ہرگز نہ ضائع کرے گا اللہ اعمال ان کے

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ
سو جب تک منکروں کے مقابل ہو تو مارو گردنیں

حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا
یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو مضبوط باندھو قید

مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
پھر یا احسان کیجیے یا معاوضہ لیجیے یہاں تک کہ لڑائی اپنے

اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ
ہتھیار رکھ دے یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو ان سے بدلہ لے

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا
پر وہ تمھیں ایک سے دوسرے کو جانچنا چاہتا ہے اور جو لوگ

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴
اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ان کے کیے کام ضائع نہ کرے گا

ع ۴ قد یقتل القوله ذلك ولكن حسن القصد السابق وتوقف على ذلك ۱۲

پچھلی آیتوں سے معلوم ہوا کہ دنیا میں انسان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک حق کے اور سچائی کے مان لینے والے اور دوسرے غلط راستہ اختیار کرنے والے ان دونوں کے حالات قرآن شریف میں بیان کر دیئے گئے ہیں اور بتا دیا گیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد دونوں کی حالت ایک سی نہ ہوگی۔ دنیا میں تو دونوں ایک ساتھ رہیں گے لیکن آخرت میں سچے اور جھوٹے بالکل ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے پہلا گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا دوزخ میں۔ یہ تو آخرت میں ہوگا لیکن دنیا میں ملے جلے رہے بغیر چارہ نہیں حق کے ماننے والے کسی کو زبردستی دبانا نہیں چاہتے لیکن باطل پرست اگر زبردستی حق کے دبانے کی کوشش کریں اور دونوں میں لڑائی چھڑ جائے تو حق پسندوں کو کیا کرنا چاہیے یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ حق پسند وہ ہیں جو اللہ پر ایمان لا کر اچھے کام کرتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں ان کو ان آیتوں میں ہدایت کی جا رہی ہے کہ اگر مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی چھڑ جائے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ انہیں بے دریغ قتل کریں اور بے جا رعایت نہ کریں کیونکہ امن جبھی ہوگا جب شریروں سے دنیا پاک ہوگی جب خوب قتل کر چکیں تو پھر انہیں قیدی بنا لیں اور بعد میں جیسی مصلحت ہو کریں۔ یا احسان کر کے یونہی چھوڑ دیں یا معاوضہ لے کر چھوڑ دیں جب تک جنگ جاری رہے یہی حکم ہے اللہ کافروں کو اور طرح بھی فنا کر سکتا تھا۔ لیکن جہاد سے اچھوں کی آزمائش مقصود ہے۔ کہ وہ اللہ کے لیے جان دینے میں کوتاہی تو نہیں کرتے جو اللہ کے لیے جان دیگا اللہ اس کو پورا پورا اچھا بدلہ دے گا۔

Marfat.com

فرمانبرداری کا اجر

سَيَهْدِيْهِمْ - وَيُصْلِحُ - بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ
عنقریب راہ دکھائے گا انہیں اور درست کردے گا حالت انکی اور داخل کرے گا انہیں
الْجَنَّةَ - عَرَّفَهَا - لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
جنت میں تعریف کرچکا ہے جس کی واسطے انکے اے وہ لوگ جو
اٰمَنُوْٓا - اِنْ تَنْصُرُوا - اللّٰهَ - يَنْصُرْكُمْ
ایمان لائے ہو اگر مدد کروگے تم اللہ کی مدد کرے گا وہ تمہاری
وَيُثَبِّتْ - اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ
اور جما دے گا تمہارے قدم اور جن لوگوں نے
كَفَرُوْا - فَتَعْسًا - لَّهُمْ - وَاَضَلَّ - اَعْمَالَهُمْ ۝٨
کفر کیا پس بربادی ہے واسطے ان کے اور کھو دیے اللہ نے کام ان کے
ذٰلِكَ - بِاَنَّهُمْ - كَرِهُوْا - مَآ - اَنْزَلَ - اللّٰهُ
یہ بوجہ اس کے کہ انھوں نے ناپسند کیا وہ جو اتارا اللہ نے
فَاَحْبَطَ - اَعْمَالَهُمْ ۝٩
پس برباد کردیے اس نے کام ان کے

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ
ان کو راہ دے گا اور ان کا حال سنوارے گا اور ان کو داخل کرے گا
الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بہشت میں جو انھیں معلوم کرادی ہے اے ایمان والو
اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ
اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا
وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ
اور تمہارے پاؤں جما دے گا اور جو لوگ منکر ہوئے
كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨
سو منہ کے بل گرے اور اللہ نے ان کے کام کھو دیے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
یہ اس لیے کہ انھیں پسند نہ ہوا جو اللہ نے اتارا سو
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩
ان کے کیے کام اکارت کر دیے

تَعْسًا لَّهُمْ (ناس ہو ان کا) یہ آدمی کہے تو بددعا اور کوسنا ہے اللہ کے کلام میں یہ صریح پیش گوئی ہے۔ تعسًا مفعول مطلق ہے۔ جس کا عامل محذوف ہے اَحْبَطَ (ضائع کردیا) ماضی ہے اِحْبَاطٌ سے جو حَبِطَ کا متعدی ہے حَبِطَ ضائع ہونا اِحْبَاطٌ ضائع کرنا اَحْبَطَ اسی سے ماضی کا صیغہ ہے سورۃ الکہف کے آخری رکوع میں حبط سے ماضی کا صیغہ گزر چکا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کا حکم بجالانے والوں اور اس کا بول بالا کرنے والوں اور اس کی خاطر جان قربان کرنے کے لیے تیار رہنے والوں کو دنیا میں بھی اجر ملیگا اور آخرت میں بھی دنیا میں تو انہیں اللہ سیدھے راستہ پہ قائم کردیگا ان کی مشکلات کو آسان کردیگا ان کے دل سے پریشانی اور رنج و غم دور کردے گا اور آخرت میں انہیں اللہ جنت میں داخل کردے گا۔ جنت کی صورت اور کیفیت اس نے قرآن مجید میں خوب کھول کر پہلے ہی بتادی ہے اور انکو دنیا میں ہی اس کے حالات سے واقف کر دیا ہے آگے ایمان والوں کو یقین دلایا جارہا ہے کہ اگر تم نے اللہ کے رسول کا کہنا مانا اور اسلام کو قبول کیا تو تم نے اللہ کا کام کیا اور اس کی مدد کی اسلئے اللہ تمہاری مدد کریگا اور جنہوں نے نہ مانا وہ تباہ ہوں گے اور انکے کام اللہ ضائع کردیگا کیونکہ انہوں نے اللہ کے مقرر کئے ہوئے دین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اسلام سے نفرت کرنیوالوں کے خواہ وہ بظاہر کتنے ہی اچھے کام کریں اللہ سب کام بیکار کردے گا آخرت میں وہ کام نہ آئیں گے ۔

Marfat.com

دوسروں سے سبق

اَفَلَمْ - یَسِیْرُوْا - فِی الْاَرْضِ - فَ یَنْظُرُوْا
کیا پس نہیں سیر کی انھوں نے زمین میں پس دیکھتے
کَیْفَ - کَانَ - عَاقِبَۃُ - الَّذِیْنَ - مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
کیسا ہوا انجام ان کا جو پہلے تھے ان سے
دَمَّرَ - اللّٰهُ - عَلَیْهِمْ ؕ وَ - لِلْكٰفِرِیْنَ
تباہی ڈالی اللہ نے اوپر ان کے اور واسطے کافروں کے ہیں
اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ - بِاَنَّ - اللّٰهَ - مَوْلَى
چیزیں مانند اس کے یہ بسبب اس کے کہ اللہ کارساز ہے
الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا - وَاَنَّ - الْكٰفِرِیْنَ - لَا
ان کا جو ایمان لائے اور یہ کہ کافر لوگ نہیں
مَوْلٰى - لَ - هُمْ ﴿۱۱﴾ ع
کوئی مددگار واسطے ان کے

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا
کیا وہ ملک میں پھرے نہیں کہ دیکھیں
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
کیسا ہوا انجام ان کا جو ان سے پہلے تھے
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ
اکھاڑ پھینکا اللہ نے ان کو اور منکروں کو ایسی
اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى
ہی چیزیں ملتی ہیں یہ اس لیے کہ اللہ رفیق ہے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِیْنَ لَا
ان کا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہیں ان کا
مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱ ۵
رفیق کوئی نہیں

ارشاد ہے کہ جو کچھ ان سے کہا جا رہا ہے بالکل سچ ہے۔ اللہ عزوجل نے دنیا کو ایک پختہ منصوبہ کے مطابق بنایا ہے اور اس میں انسان کے لیئے کام کرنے کا ایک قاعدہ اور قانون مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ دینِ اسلام ہے جس میں رسولوں کے ذریعے بتا دیا گیا ہے کہ بعض کام انسان کے لیے نقصان پہنچانے والے ہیں۔ وہ اسے نہ کرنے چاہییں اور بعض فائدہ پہنچانے والے ہیں ان میں اسے لگے رہنا چاہیے۔ خود انسان بغیر رسولوں کے بتائے اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ کون سے کام مضر ہیں اور کون سے مفید کیونکہ اس کی زندگی فقط یہی دنیا کی زندگی نہیں۔ بلکہ مرنے کے بعد اسے پھر زندگی ملے گی اور وہی اصل زندگی ہے۔ اس کا آرام انہی کو ملے گا۔ جو اللہ کے قانون کے مطابق دنیا میں چلیں گے۔ جو ایسا کریں گے اللہ ان کی مدد کرے گا۔

ارشاد ہے کہ پہلے لوگوں کے حالات دنیا میں چل پھر کر معلوم کرو جنہوں نے اللہ کو نہ مانا اور اس کے دین پر نہ چلے ان کی کیا حالت ہوئی اللہ نے ان کو اکھاڑ پھینکا تباہ برباد کر دیا اسی طرح جو اس کے دین کو پہچان کر بھی نہ مانیں گے ان کی بھی یہی گت بنے گی کیا تمہیں ابھی تک یہ نہیں سوجھا کہ جو اللہ کو مانے گا اللہ اس کا حمایتی اور مددگار ہوگا اور جو اسے نہ مانے گا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا اچھا سنو! اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے اسی لیے جس نے اسے نہ مانا وہ تباہ و برباد ہوا۔

Marfat.com

دونوں کا انجام

اِنَّ - اللّٰهَ - يُدْخِلُ - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا
تحقیق اللہ داخل کرے گا ان کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - جَنّٰتٍ - تَجْرِيْ -
اور انھوں نے کیے کام اچھے باغوں میں جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ - كَفَرُوْا
نیچے ان کے نہریں اور وہ جنھوں نے انکار کردیا
يَتَمَتَّعُوْنَ - وَيَاْكُلُوْنَ - كَمَا - تَاْكُلُ
نائدہ اٹھا رہے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں جیسے کھائیں
الْاَنْعَامُ - وَالنَّارُ - مَثْوًى - لَّهُمْ ﴿۱۲﴾
مویشی اور آگ ٹھکانا ہے واسطے ان کے
وَكَاَيِّنْ - مِّنْ قَرْيَةٍ - هِيَ - اَشَدُّ - قُوَّةً
اور بہت سی بستیاں تھیں کہ وہ بڑھ کر تھیں قوت میں
مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ - اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ
اس بستی سے تیری جس نے نکال دیا تجھے ہلاک کردیا ہم نے انھیں
فَلَا - نَاصِرَ - لَهُمْ ﴿۱۳﴾
پس نہیں کوئی مددگار واسطے ان کے

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مقرر اللہ ان کو جو یقین لائے اور کیے بھلے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
کام انھوں داخل کرے گا باغوں میں جن کے نیچے
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
نہریں بہتی ہیں اور جو لوگ منکر ہیں برت
يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
رہے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھائیں
الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾
اور آگ ان کا گھر ہے اور
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً
کتنی بستیاں تھیں جو اس تیری بستی سے جس نے
مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ
تجھے نکالا زور میں زیادہ تھیں ہم نے انھیں غارت کردیا
فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾
پھر ان کا کوئی مددگار نہ ہوا

پہلے ارشاد ہوا تھا کہ ہم اپنے فرمانبرداروں کی دنیا اور آخرت دونوں سنوار دیں گے اور نافرمانوں کو بے کسی اور بے بسی نصیب ہوگی اس آیت میں حکم بجا لانے والوں سے صاف طور پر وعدہ کیا جا رہا ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایمان لانے والوں کو جو نیک کام کرتے رہے ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے۔ جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور منکروں سے کہا جا رہا ہے کہ تم دنیا کے سامان سے خوب فائدہ اٹھا لو اور جانوروں کی طرح اندھا دھند خوب کھا پی لو آخرت میں تمہیں کچھ نہ ملے گا اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہوگا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ مکہ والوں نے تجھے تیرے شہر مکہ سے چلے جانے پر مجبور کر دیا یہ اپنی طاقت اور قوت میں مست ہیں ذرا نہیں سمجھتے کہ ان زیادتیوں کا مزہ عنقریب چکھنا پڑے گا ان سے پہلے ہم بہت سی بستیاں تہس نہس کر چکے ہیں وہ ان سے ساز و سامان اور قوت میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں ہم نے ان کا تختہ الٹ دیا اور انہیں مدد کرنے والا کوئی نہ ملا۔

Marfat.com

جنّت کیا ہے

اَفَمَنْ - كَانَ - عَلٰى - بَيِّنَةٍ - مِّنْ رَّبِّهٖ - كَمَنْ
کیا پس جو ہے اوپر صاف راستہ کے اپنے رب کی طرف سے ہے مانند اس کے
زُيِّنَ - لَهٗ - سُوْٓءُ - عَمَلِهٖ - وَاتَّبَعُوْٓا - اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾
کہ سجا دیے گئے واسطے اس کے برے کام اس کے اور پیروی کی خواہشوں کی اپنی
مَثَلُ - الْجَنَّةِ - الَّتِيْ - وُعِدَ - الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ
کیفیت اس جنت کی جس کا وعدہ کیا گیا پرہیزگاروں سے اندر اس کے
اَنْهٰرٌ - مِّنْ - مَّآءٍ - غَيْرِ - اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ - مِّنْ
نہریں ہیں پانی کی جو نہیں بدبودار اور نہریں ہیں
لَّبَنٍ - لَّمْ - يَتَغَيَّرْ - طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ - مِّنْ
دودھ کی کہ نہیں بدلا مزا اس کا اور نہریں ہیں
خَمْرٍ - لَّذَّةٍ - لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ
شراب کی مزیدار واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں
مِّنْ عَسَلٍ - مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ - فِيْهَا - مِنْ كُلِّ
شہد صاف کیے ہوئے کی اور واسطے انکے ہیں ہر قسم کے
الثَّمَرٰتِ - وَمَغْفِرَةٌ - مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ
میووں میں سے اور بخشش رب کی طرف سے ان کے

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ
بھلا ایک جو اپنے رب کے واضح راستہ پر چلتا ہے ویسا ہے جن
زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾
کو برا کام بھلا نظر آیا اور جو اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ
احوال اس بہشت کا جس کا ڈرنے والوں سے وعدہ ہوا ہے اس میں
اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
نہریں ہیں پانی کی جس میں بو نہیں اور نہریں ہیں
لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
دودھ کی جس کا مزا نہیں پھرا اور نہریں ہیں
خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ
شراب کی جس میں پینے والوں کے واسطے مزہ ہے اور نہریں ہیں
مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ
جھاگ اتارے ہوئے شہد اور ان کے لیے وہاں سب
الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ
طرح کے میوے ہیں اور معافی ہے ان کے رب کی طرف سے

ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کو اپنا رب مان چکے اور اس کے مقرر کیئے ہوئے صاف راستہ پہ چلے آ رہے ہیں وہ ان جیسے نہیں ہو سکتے جنہیں ان کے بُرے کام ہی اچھے لگتے ہیں اور جو اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں جیسے کام الگ الگ ہیں ویسے ہی ان کے بدلے بھی الگ الگ ہیں جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا دنیا میں بھلے اور بُرے سبھی قسم کے لوگ ہیں انصاف چاہتا ہے کہ بھلوں کو انعام اور بُروں کو سزا ملے اس کا حل سوا اس کے کیا ہے کہ قیامت ہو اور ہر ایک کو اس کے کاموں کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ملے قرآن حکیم نے بتا دیا کہ مرنے کے بعد بُرے دوزخ میں اور بھلے جنت میں جائیں گے جنت کا حال یہ ہے کہ اس میں دنیا کی ساری مزیدار چیزیں سارے عیبوں اور میل کچیل سے پاک کی ہوئی ملیں گی ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان میں کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جسے پھینکنا پڑے دنیا میں ہر مزے کے ساتھ کچھ نہ کچھ دکھ ہے وہاں نرا مزا ہوگا اور دکھ کا تو نام بھی نہ ہوگا۔ پھر اللہ کی طرف سے اجازت ہوگی کہ جو چاہے کرو کوئی پکڑ نہیں ۔

Marfat.com

دوزخ کا کچھ حال

كَمَنْ - هُوَ - خَالِدٌ - فِي النَّارِ - وَسُقُوا
کیا یہ جنتی ہے مانند اسکے کہ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے آگ کے اندر اور پلائے گئے وہ
مَآءً - حَمِيمًا - فَقَطَّعَ - اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ
پانی کھولتا پس کاٹ ڈالا آنتوں کو ان کی اور بعض ان میں سے
مَّنْ يَّسْتَمِعُ - اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى - اِذَا - خَرَجُوْا
وہ ہیں کہ کان لگاتے ہیں تیری طرف یہاں تک کہ جب نکلتے ہیں
مِنْ عِنْدِكَ - قَالُوْا - لِلَّذِيْنَ - اُوْتُوا - الْعِلْمَ
تیرے پاس سے کہتے ہیں ان لوگوں سے جو دیے گئے علم
مَاذَا - قَالَ - اٰنِفًا ؕ اُولٰٓئِكَ - الَّذِيْنَ
کیا کہا اس نے ابھی ابھی وہ لوگ ہیں کہ
طَبَعَ - اللّٰهُ - عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - وَاتَّبَعُوْٓا
مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور پیچھے ہوئے وہ
اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ - اهْتَدَوْا
خواہشوں کے اپنی اور جنھوں نے ہدایت پائی
زَادَهُمْ - هُدًى - وَّاٰتٰىهُمْ - تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾
بڑھا دیا اس نے انھیں ہدایت میں اور دے دی انھیں پرہیزگاری ان کی

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا
(کیا جنت والا) اس جیسا ہے جو سدا آگ میں رہے اور کھولتا
مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ
پانی انھیں پلایا جائے تو ان کی آنتیں کاٹ ڈالے اور ان میں
مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا
سے بعض ہیں جو تیری طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب
مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
تیرے پاس سے نکلتے ہیں تو کہتے ہیں ان سے جنھیں علم ملا ہے
مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی یہ وہی ہیں جن کے دلوں پر
طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا
اللہ نے مہر لگا دی ہے اور جو اپنی خواہشوں پر
اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
چلتے ہیں اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں ان کی
زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾
سوجھ اس سے اور بڑھ گئی ہے اور اس ہدایت سے انھیں تقوی نصیب ہوا

اس آیت میں ارشاد ہے کہ کیا ان خوش قسمت لوگوں کے برابر وہ لوگ ہو سکتے ہیں جن کا ہمیشہ کا ٹھکانا آگ ہوگا اور کھولتا پانی پینے کو ملے گا جس سے آنتیں کٹ کر باہر نکل پڑیں گی یہ تو ان لوگوں کا بیان ہوا جو کھلے کافر ہیں ان کے علاوہ کچھ لوگ اور بھی ہیں جو ظاہر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کان لگا کر سنتے ہیں مگر دل کہیں اور ہوتا ہے باہر نکل کر جاننے والوں سے کہتے ہیں کہ ابھی ابھی یہ رسول کیا کہہ رہے تھے۔ گویا یہ جتلانا ہے کہ ہم تو ان کی بات (معاذ اللہ) قابلِ توجہ ہی نہیں سمجھتے ارشاد ہے کہ ان لوگوں کے دل پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ یہ اپنی خواہشوں کے پابند ہیں۔ ہمارے رسول کی باتوں سے تو سیدھے راستہ پر چلنے والے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان باتوں سے ان کی پرہیزگاری بیں اور احتیاط کے ساتھ چلنے میں اور ترقی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اظہارِ حقیقت

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
پس کیا راہ دیکھتے ہیں وہ مگر اس گھڑی کی کہ آجائے ان پر
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى
اچانک، پس تحقیق آگئی ہیں علامتیں اس کی پس کہاں ہوگا

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
اب یہی ہے کہ وہ قیامت کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى
اچانک، اگھڑی ہو سو اس کی نشانیاں آچکی ہیں جب وہ

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾
ان کے لیے جب آ ہی گئی وہ ان تک سمجھنا ان کا
لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾
ان پر آپہنچے گی تو پھر ان کو سمجھ پکڑنا کہاں نصیب ہوگا

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
پس جان لے کہ واقعہ یہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور بخشش مانگ
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
سو تو جان لے کہ سوا اللہ کے کسی کی بندگی نہیں اور اپنے گناہ

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ
واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے مسلمان مردوں کے اور مسلمان عورتوں کے اور
لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ
کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کیلئے معافی مانگ

اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۳ ۶
اللہ جانتا ہے الٹنا پلٹنا تمہارا اور ٹھکانا تمہارا
اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾
اور اللہ کو تمہاری بازگشت اور تمہارا گھر معلوم ہے

مُتَقَلَّبَ (الٹ پلٹ) مصدر میمی ہے۔ اور تقلب کے معنی میں ہے اس کا مادہ ق-ل-ب تقلب کے معنی کسی چیز کے پلٹ دینے کے ہیں مُتَقَلَّبَ اس کا لازم ہے یعنی پلٹنا اس سے مراد وہ حالتیں ہیں جن میں سے انسان گزرے گا یعنی دنیا کی زندگی پھر موت پھر قبر پھر قیامت پھر حشر پھر حساب وغیرہ۔ ارشاد ہے کہ قرآن حکیم کی ہدایتیں سن چکے مگر انہیں قبول نہ کیا پچھلے نافرمانوں کا انجام دیکھ چکے مگر ٹس سے مس نہ ہوئے جنت دوزخ کا ذکر سن چکے مگر کان پر جوں تک نہ چلی اب کیا یہ لوگ اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں کہ قیامت ان کے سر پہ اچانک اگھڑی ہو خیر اس میں بھی کچھ دیر نہیں کیونکہ اس کی علامتیں تو ظاہر ہو ہی چکی ہیں۔ سب سے بڑی علامت رسول آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد اب بس قیامت ہی آئے گی اور کوئی اس سے ڈرانے والا اب نہ آئے گا۔ لیکن نادانو! اتنا تو سوچو کہ قیامت کے آنے کے بعد اس کا موقعہ کہاں رہے گا کہ سوچو سمجھو اور سمجھا بھی تو کس کام کا۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے تمام انسانوں کو سنایا گیا ہے کہ ابھی سے قیامت کی مصیبتوں سے بچنے کی فکر کرو سب سے اوّل تو یہ سمجھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرو۔ اور یہی عبادت کا خلاصہ ہے جس میں سب برابر ہیں آگے اللہ ہی جانے کہ آدمی کن حالتوں میں سے گزرے گا اور آخر اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا یا جنت ۞

Marfat.com

وقت پر بزدلی کیسی؟

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ

اور کہتے ہیں وہ جو ایمان لائے کیوں نہ اتاری گئی ایک سورت

فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

پس جب نازل کی گئی سورت پکی باتوں والی اور ذکر کیا گیا اس میں

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

لڑائی کا دیکھا تو نے ان کو کہ جن کے دلوں میں روگ ہے

يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ

تکتے ہیں تیری طرف تکنا بیہوش پڑے ہوئے کا موت سے

فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۰ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ

پس خرابی ہے واسطے ان کے کہنا ماننا اور کہنا بھلی بات

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا

پس جب آ ہی پڑے کام پس اگر وہ سچے ہوں

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝۲۱

اللہ کے البتہ ہو بہتر ان کے لیے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ

اور ایمان والے کہتے ہیں کہ ایک سورت کیوں نہ اتری

فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

پھر جب ایک جانچی ہوئی سورت اتری اور اس میں لڑائی

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

کا ذکر ہوا تو تُو ان کو جن کے دل میں روگ ہے دیکھتا ہے تیری طرف

يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ

تکتے ہیں جیسے کوئی مرنے کے وقت بیہوش پڑا ہوا تکتا ہے

فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۰ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ

سو خرابی ہے ان کی حکم ماننا ہے اور بھلی بات کہنی

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا

پھر جب کام کی تاکید ہو تو اگر اللہ سے سچے رہیں

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝۲۱

تو ان کا بھلا ہے

اَوْلٰى لَهُمْ (خدا کی مار ان پر) عربی میں دھمکانے کا کلمہ ہے۔ اَوْلٰى کا مادہ و۔ل۔ی۔ وَلِیَ کے معنی میں قریب ہونا یہاں مراد یہ ہے کہ کم بختی ان سے بہت قریب ہے اس آیت میں ان لوگوں کو دھمکایا گیا ہے جو وقت پڑنے پر بزدلی کرتے ہیں ارشاد ہے کہ یہ ایمان لانے والے لوگ مکہ کے سرکش لوگوں کے ستانے سے تنگ آ کر کہا کرتے ہیں کہ کاش ہمیں لڑنے کا حکم مل جاتا تو ہم ان موذیوں کو مزا چکھا دیتے کیونکہ اس وقت تک لڑنے کی اجازت نہ تھی پھر جب وہ سورت اتری جس میں خوب جچے تلے مضبوط حکم تھے اور اس میں لڑنے کا حکم ہوا تو ایمان کے کچے اور ظاہر داری برتنے والے لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور اے رسول تیری طرف اس طرح تکنے لگے جیسے مرتا ہوا آدمی تکتا ہے ان سے کہہ دو کہ یہ تمہاری بدبختی کی علامت ہے اور ایمان والوں کا کام تو اللہ کا حکم بجا لانا اور منہ سے اچھی باتیں نکالنا ہے۔ یہ ابھی مرے کیوں جاتے ہیں۔ ان بزدلوں کی باری لڑائی میں پہلے کیوں آئے گی۔ پہلے تو وہ لڑیں گے جو دلیر اور بہادر ہیں البتہ اگر ایسا ہی موقعہ آپڑے کہ ہر ایک کے لیے لڑنا ضروری ہو جائے تو اس وقت ان کی بہتری اسی میں ہے کہ اللہ کے آگے سچے ہو کر دکھائیں اللہ کے اوپر ایمان لانا جس بات کو چاہتا ہے۔ وہ فرمانبرداری ہے۔ اس میں چاہے جان جائے یا رہے ۔

Marfat.com

کیا دنیا کا ناس کرنا ہے

فَهَلْ - عَسَيْتُمْ - إِنْ - تَوَلَّيْتُمْ - أَنْ
میں کیا توقع کی جائے تم سے کہ اگر حاکم بن جاؤ تم تو
تُفْسِدُوا - فِي الْأَرْضِ - وَتُقَطِّعُوا - أَرْحَامَكُمْ (۲۲)
فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹ ڈالو رشتہ داریاں اپنی
أُولَٰئِكَ - الَّذِينَ - لَعَنَهُمُ - اللَّهُ -
یہی وہ لوگ ہیں لعنت کی جن پر اللہ نے
فَأَصَمَّهُمْ - وَأَعْمَىٰ - أَبْصَارَهُمْ (۲۳)
پس بہرا کر دیا انھیں اور اندھی کر دیں آنکھیں ان کی
أَفَلَا - يَتَدَبَّرُونَ - الْقُرْآنَ - أَمْ - عَلَىٰ
کیا پس نہیں غور کرتے قرآن میں یا اوپر
قُلُوبٍ - أَقْفَالُ - هَا (۲۴)
دلوں کے قفل ہے ان کے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (۲۲)
ملک میں خرابی ڈالو اور اپنی قرابتیں قطع کرو
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی
فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (۲۳)
پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ
کیا وہ قرآن میں دھیان نہیں کرتے یا دلوں پر
قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (۲۴)
ان کے قفل لگ رہے ہیں

أَرْحَام (رشتہ واریاں) رَحِمٌ یا رِحْمٌ کی جمع ہے جس کے معنی قرابت کے ہیں ۔

پہلی آیت میں کہا گیا تھا کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور جنہوں نے اس کے رسول حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی کتاب قرآن حکیم کو اپنا رہنما مان لیا تو ان کو چاہیے ۔ کہ جس وقت جو حکم ان کو دیا جائے اس کو بجا لانے کے لیے تیار رہیں ان کو سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے یہی ان کے حق میں بہتر ہے مکہ کے اندر حکم تھا کہ کافروں سے مت لڑو خواہ وہ تم کو کتنا ہی ستائیں تم صبر سے کام لو ان سے جھگڑا مت کرو ۔ اب جب تمہیں لڑنے کا حکم مل گیا تو اس کے ماننے میں ٹال مٹول مت کرو ۔ بعض بزدل اور ظاہر دار لوگ جن کی لڑنے کے نام سے جان نکلنے لگی ۔ اسلام کے نام کو بٹا لگانے والے ہیں ۔

آگے ارشاد ہے کہ ان سے کہو کہ مقصود تو دنیا سے فساد مٹانا اور آپس میں مل جل کر رہنا ہے ۔ اس کے لیے کبھی لڑائی کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اب اگر تم فساد مٹانے سے جان چراتے ہو تو ظاہر ہے کہ فساد کو پسند کرتے ہو تو کیا تم سے اس وقت بھی جب تمہیں حکومت مل جائے یہی توقع رکھنی چاہیے کہ تم اس وقت بھی فساد کو اور قرابت داروں میں کٹا چھنی کو چلنے دو گے ۔ یہ لوگ جو فساد مٹانے کے لیے جان پر کھیلنے کے لیے تیار نہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ یہ حکومت کر کے عدل و انصاف قائم کریں گے ۔

Marfat.com

فساد مٹانا لڑائی کی غرض ہے

حکومت میں تو اپنی ہی جان کو سکھ پہنچانے میں لگے رہنے کا موقعہ اور بھی زیادہ ہے لیکن جو لوگ اس میں لگ گئے وہ تو فساد پھیلانے والے ہیں۔ ان سے سوا اس کے اور کیا توقع ہو سکتی ہے کہ تمام قرابتوں اور رشتہ داریوں کو مٹا دیں دنیا میں سے فساد مٹانے اور آپس کے تعلقات قائم رکھنے اور ان کے خیال کرنے کی امید بادشاہت ملنے کے بعد انہیں سے کی جا سکتی ہے جنہوں نے شر اور فساد کے زمانے میں امن اور میل جول بحال کرنے کے لیئے جان و مال دینے تک سے دریغ نہیں کیا۔ یہی لوگ جب حاکم بن جائیں گے تو اپنے اختیارات کو امن و امان قائم رکھنے کے لیے کام میں لائیں گے ؛

آگے ارشاد ہے کہ ان لوگوں پہ افسوس ہے کہ یہ لوگ اتنی بات نہیں سمجھتے کہ انسان کی بہتری کس میں ہے۔ سنو! انسان کی بہتری اس میں ہے کہ اللہ کو اپنا اور ساری کائنات کا پیدا کرنے والا اور اس کا انتظام کرنے والا سمجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری رسول مانے اور قرآن حکیم کو اللہ کی کتاب مان کر اس کے اندر اپنی حالت درست کرنے کی ترکیبیں ڈھونڈ کر نکالے قرآن حکیم اسے بتائے گا کہ انسان کی بہتری اسی میں ہے کہ اللہ کا سچے دل سے بندہ بن کر رہے اور اس کے سارے حکم جو اس نے قرآن میں دیئے ہیں۔ بجالائے اور ان کے بجالانے کا طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے یہ لوگ جو اللہ کو اس کی قدرت کی نشانیاں دنیا میں دیکھ کر نہیں پہچانتے اور اس کو چھوڑ کر فقط اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں بڑے نادان ہیں یہ لوگ اس قرآن کو کیوں نہیں دیکھتے اور اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے یہ قرآن انہیں بتائے گا کہ اپنی خواہشوں کو چھوڑ دو۔ خواہشیں تمہیں کام کی باتوں سے ہٹا کر ان باتوں میں پھنسا دیں گی جن میں تمہارا سراسر نقصان ہی نقصان ہے ان باتوں میں پھنس کر تم کسی کام کے نہ رہو گے قرآن ان سے کہے گا کہ مصیبت کے وقت صبر سے کام لو فقط اپنے ہی بھلے کے لیے کسی سے مت لڑو اگر فسادی فساد پھیلانے سے باز نہ آئیں تو ان کا بہادری سے مقابلہ کرو اللہ کا حکم ہے کہ اس وقت اپنی جان کی بھی پروا مت کرو کیونکہ دنیا کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ فساد مٹے خود انسان بھی شور و شغب لڑائی جھگڑے فساد اور دنگوں میں پھنس کر کہیں کا نہ رہے گا یہ قرآن انہیں بتائے گا کہ جب تم فسادیوں کو دبا چکو اور حکومت تمہارے ہاتھ میں آجائے تو اس وقت اپنے اختیارات سے دنیا میں عدل و انصاف قائم رکھنے کا کام لو آپس کے لڑائی جھگڑے مٹاؤ اور لوگوں کو سکھاؤ کہ آپس میں کوئی کسی کو نہ ستائے کوئی کسی کا حق نہ دبائے سب کی ضرورتیں پوری کرنے کا بندوبست جیسا ہونا چاہیے ویسا بندوبست ہو یہ لوگ قرآن حکیم کی باتوں پر غور کیوں نہیں کرتے اور ان کے دلوں میں اس کی نصیحتیں کیوں نہیں اترتیں۔ کیا ان کے دلوں پر الگ الگ اپنے اپنے تالے لگ گئے ؛

Marfat.com

منافقوں کا طرزِ عمل

اِنَّ - الَّذِیْنَ - ارْتَدُّوْا - عَلٰٓی - اَدْبَارِ - هِمْ
تحقیق جو لوگ الٹے پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے

مِّنْۢ بَعْدِ - مَا - تَبَیَّنَ - لَهُمُ - الْهُدَی لا
بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی واسطے ان کے ہدایت

الشَّیْطٰنُ - سَوَّلَ - لَهُمْ - وَ - اَمْلٰی - لَهُمْ (۲۵)
شیطان نے چکمہ دیا انھیں اور دیر تک زندگانی کا وعدہ کیا ان سے

ذٰلِكَ - بِاَنَّهُمْ - قَالُوْا - لِلَّذِیْنَ -
یہ بسبب اس کے کہ انھوں نے کہا ان سے جنھوں نے

كَرِهُوْا - مَا - نَزَّلَ اللّٰهُ - سَنُطِیْعُكُمْ
ناپسند کیا جو اتارا اللہ نے عنقریب بیروی کریں گے تمھاری

فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ - وَاللّٰهُ - یَعْلَمُ -
بیچ بعض باتوں کے اور اللہ جانتا ہے

اِسْرَارَهُمْ (۲۶)
خفیہ باتیں کرنا ان کا

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ
بے شک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی لا
بعد اس کے کہ ان پر سیدھی راہ ظاہر ہو چکی

الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ (۲۵)
شیطان نے بات بنائی ان کے دل میں اور دیر تک جینے کے وعدے کیے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ
یہ اس واسطے کہ انھوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کی اتاری

كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ
ہوئی کتاب سے بیزار ہیں کہا کہ بعض کاموں میں ہم

فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ
تمھاری بات سچی مانیں گے اور اللہ جانتا ہے

اِسْرَارَهُمْ (۲۶)
ان کا خفیہ مشورہ کرنا

سَوَّلَ (اچھا بنا کر دکھایا) ماضی کا صیغہ ہے۔ تَسْوِیْل سے سورۃ یوسف میں اس کا مؤنث کا صیغہ گزر چکا ہے اس کے معنی ہیں کسی چیز کو بنا سنوار کر دکھانا۔ اِسْرَار (چھپا کر بات کرنا۔ اس کی ماضی کا صیغہ سورۃ الانبیا میں گزر چکا ہے اس کے معنی ہیں خفیہ باتیں کرنا یا مشورے کرنا۔

ارشاد ہے کہ یہ منافق لوگ اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کرنے کے بعد پیٹھ پھیر کر الٹے پھرتے جاتے ہیں حالانکہ ان پر بالکل واضح ہو چکا ہے۔ کہ سچا دین اور سیدھی راہ اسلام ہی ہے۔ ان سے کہہ دو کہ یہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے ہیں اس نے ان کے دل میں یہ خیال بنا سنوار کر بٹھا دیا ہے کہ بھلا لڑ کر جان دینے سے کیا فائدہ۔ لڑائی میں نہ جاؤ گے تو بہت دن تک زندہ رہو گے اور موج اڑاؤ گے ابھی تمہیں بہت دن زندہ رہنا ہے لڑ کر جان دینے میں کیا دھرا ہے یہ شیطان کا قابو ان پر اس درجہ سے چل گیا کہ یہ بچے دل سے ایمان نہیں لائے فقط مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے کلمہ پڑھ لیا ہے اور چپکے چپکے یہودیوں وغیرہ سے جو قرآن کو اچھا نہیں سمجھتے کہہ رکھا ہے کہ بعض باتوں میں ہم تمہارے طرفدار ہیں گو ظاہر میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ اللہ ان کی ان خفیہ باتوں سے خوب واقف ہے۔

Marfat.com

منافقوں کا انجام

فَ - كَيْفَ - اِذَا - تَوَفَّتْهُمُ - الْمَلٰٓئِكَةُ
پس کیا ہوا جب دنیا سے لے جائیں گے ان کو فرشتے
يَضْرِبُوْنَ - وُجُوْهَهُمْ - وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾
پیٹتے ہوں گے وہ چہرے ان کے اور پیٹھیں ان کی
ذٰلِكَ - بِاَنَّهُمُ - اتَّبَعُوْا - مَا - اَسْخَطَ - اللّٰهَ -
یہ بسبب اس کے کہ انھوں نے پیروی کی اس بات کی جس نے ناراض کیا اللہ کو
وَكَرِهُوْا - رِضْوَانَهٗ - فَاَحْبَطَ - اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾
اور نفرت کرتے رہے رضامندی سے اسکی پس برباد کیا اس نے کاموں کو ان کے

اَمْ - حَسِبَ - الَّذِيْنَ - فِيْ قُلُوْبِهِمْ - مَّرَضٌ
کیا گمان کیا انھوں نے کہ بیچ دلوں کے ان کے روگ ہے
اَنْ - لَّنْ - يُّخْرِجَ - اللّٰهُ - اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾
کہ ہرگز نہ ظاہر کرے گا اللہ دل کی دشمنیاں ان کی

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
پس کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾
مارتے جاتے ہوں گے ان کے منہ پر اور پیٹھ پر
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ
یہ اس لیے کہ وہ اس راہ پر چلے جس سے اللہ بیزار ہے
وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾
اور اس کی خوشی ناپسند کی پھر اس نے ان کے کام اکارت کر دیے
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے خیال کرتے
اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾
ہیں کہ ان کے کینے اللہ ظاہر نہ کر دے گا

تَوَفَّتْ (دنیا سے اٹھائیں گے) تَوَفِّیْ سے ماضی کا صیغہ ہے اس کا مضارع سورہ آلِ عمران میں گزر چکا ہے مراد یہ ہے کہ جب وہ مرنے لگیں گے يُخْرِجُ (نکالے گا) مضارع کا صیغہ ہے اخراج سے جس کے معنی نکالنا ہے یہاں اس کے معنی ظاہر کر دینے اور دوسروں کو بتا دینے کے ہیں۔ اَسْخَطَ (ناراض کیا) ماضی کا صیغہ ہے اِسْخَاطٌ سے جو س۔خ۔ط سے بنا ہے سَخَطٌ کے معنی غصہ اور ناراضی کے ہیں اسخاط اس کا متعدی ہے یعنی ناراض کر دینا اَضْغَانٌ (چھپی ہوئی دشمنیاں۔ کینے ضِغْنٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں کینہ یعنی دل میں چھپی ہوئی عداوت دشمنی ۔

ارشاد ہے کہ یہ منافق لوگ یہ نہیں سوچتے کہ انہیں ایک دن مرنا ہے جب فرشتے ان کی جان نکالنے آئیں گے اور ان کے منہ اور پیٹھ پر ضرب لگائیں گے اس وقت ان کا حال کیا ہوگا۔ انہیں کچھ تو سوچنا چاہیے یہ گت ان کی اس لیے بنے گی کہ انہوں نے وہی باتیں اختیار کیں جو اللہ کو ناراض کرتی ہیں اور ان باتوں سے بھاگتے رہے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے سو اللہ نے بھی ان کے سارے کام اکارت کر دیئے جب تک اللہ کو نہ مانیں گے ان کے نیک کاموں کا نفع انہیں آخرت میں کچھ نہ پہنچے گا ۔

ارشاد ہے کہ یہ منافق دھوکے باز اس خیال میں نہ رہیں۔ کہ ان کی مسلمانوں سے دلی دشمنی اور کینہ یوں ہی چھپا رہے گا اور اللہ اس سے مسلمانوں کو واقف نہ کرے گا کہ ان کے شر سے بچیں ۔

Marfat.com

شانِ ستّاری

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ
اور اگر ہم چاہیں البتہ دکھادیں ہم تجھ کو وہ لوگ البتہ پہچان چکا ہے تو انھیں
بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ
ساتھ چہرے انکے کے اور البتہ پہچان لے گا تو ضرور انھیں بیچ طرز
الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾
گفتگو کے اور اللہ جانتا ہے کاموں کو تمھارے

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ
اور اگر ہم چاہیں تو تجھ کو وہ لوگ دکھلا دیں سو تو انھیں
بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ
ان کے چہروں سے پہچان تو چکا ہے اور آگے بات کے ڈھب سے
الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾
پہچان لے گا اور اللہ کو تمھارے سب کام معلوم ہیں

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
اور البتہ آزمائیں گے ہم ضرور تم کو تاکہ جان لیں ہم
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ
جہاد کرنے والوں کو تم میں سے اور ڈٹنے والوں کو
وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾
اور جانچ لیں خبریں تمھاری

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
اور البتہ ہم تم کو جانچیں گے تاکہ معلوم کرلیں جو تم میں
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ
لڑائی کرنے والے ہیں اور قائم رہنے والے ہیں
وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾
اور تمھاری خبریں تحقیق کرلیں

اللہ عزوجل کسی کے عیب اور برائیاں دوسروں پر ظاہر نہیں کرتا مگر اس وقت جب اس میں کوئی مصلحت ہو مثلاً اچھے لوگوں کو ان کی برائیوں سے بچانا ہو اس وقت حسب ضرورت جتلا دیتا ہے پہلے ارشاد ہوا کہ یہ منافق اس گھمنڈ میں نہ رہیں۔ کہ یہ ہمیشہ چھپے دشمن بن کر رہ سکیں گے اور ظاہر میں مسلمانوں سے مل کر ان کے دشمنوں کو ان کے حالات سے مطلع کرتے رہیں گے۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ ہم چاہیں تو ان کا پردہ چاک کردیں اور تو انہیں دیکھتے ہی پہچان لے کہ یہ منافق ہیں اور ان کا حال سب پر ظاہر ہو جائے۔ پھر بھی تیرے سامنے آکر ان کے چہرے ایسے بن جاتے ہیں کہ تو انہیں پہچان ہی لیتا ہے۔ اور پھر ان کے طرزِ کلام سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ یہ مخلص نہیں کیونکہ مخلصوں کے بات کرنے کا ڈھنگ ہی اور ہوتا ہے۔ بہر حال دنیا میں ہر ایک کا پردہ رکھنا منظور ہے ورنہ اللہ کو تو تم میں سے ہر ایک کے کاموں کا علم ہے۔

آگے ارشاد ہے کہ دنیا میں کسی کو بدنام کرنا مقصود نہیں بلکہ آزمانا مقصود ہے کہ دیکھیں اللہ کے واسطے لڑ کر جان دینے کے لیے کون تیار ہوتا ہے اور سختی اور مصیبت کے اندر کون صبر کے ساتھ قائم رہتا ہے منظور یہ ہے کہ ہر ایک کی بابت ٹھیک ٹھیک حالات معلوم ہو جائیں اور جس کے دل میں جو کچھ چھپا ہوا ہے وہ سامنے آجائے۔

Marfat.com

نقصان کس کا ہے

اِنَّ - الَّذِیْنَ - کَفَرُوْا - وَصَدُّوْا - عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
تحقیق جنھوں نے کفر کیا اور روکا راہ سے اللہ کی
وَشَآقُّوا - الرَّسُوْلَ - مِنْۢ بَعْدِ - مَا تَبَیَّنَ
اور مخالفت کی رسول کی پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو چکی
لَھُمُ - الْھُدٰی ۙ لَنْ - یَّضُرُّوا - اللّٰہَ - شَیْـًٔا ؕ
واسطے انکے راہ سیدھی ہرگز نہ ضرر پہنچائیں گے اللہ کو کچھ
وَسَیُحْبِطُ - اَعْمَالَھُمْ ﴿۳۲﴾ یٰٓاَیُّھَا - الَّذِیْنَ
اور عنقریب ملیامیٹ کردے گا وہ کام ان کے اے وہ جو
اٰمَنُوْٓا - اَطِیْعُوا - اللّٰہَ - وَاَطِیْعُوا - الرَّسُوْلَ
ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی
وَلَا - تُبْطِلُوْٓا - اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۳﴾
اور مت مٹاؤ کیے کام اپنے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
جو لوگ منکر ہوئے اور انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا
وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ
اور مخالف ہو گئے رسول کے بعد اس کے کہ ان پر سیدھی
لَھُمُ الْھُدٰی ۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْـًٔا ؕ
راہ ظاہر ہو گئی وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے
وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ ﴿۳۲﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اور وہ ان کے سب کام اکارت کردے گا اے ایمان والو
اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
اللہ کے حکم پر چلو اور رسول کے حکم پر چلو
وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۳﴾
اور اپنے کیے ہوئے کام ضائع مت کرو

شَآقُّوا (مخالفت کی انہوں نے) ماضی کا صیغہ ہے شِقَاق سے جو سورۃ البقرہ میں گزر چکا ہے یہاں اس سے مخالفت کرنا اور دشمنی کرنا مراد ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ ضدی لوگ ہمارے رسول سے دشمنی کر کے اور ہمارے مقرر کئے ہوئے سیدھے راستے پر چلنے سے لوگوں کو روک کر سراسر اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ اللہ عزوجل نے انسان کے لیے اسلام کا سیدھا راستہ مقرر کر دیا ہے اور ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ واقعی انسان کے لیے اگر کوئی نجات کا راستہ ہے تو یہی ہے۔ ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اس کے دین کو نہیں دبا سکتے اور نہ اس کے رسول کو نیچا دکھا سکتے ہو عنقریب تم دیکھ لوگے کہ تمہاری ان سب کرتوتوں کا کیا حشر ہوگا۔ اللہ تمہارے ان سب شرارت بھرے کاموں کو ملیامیٹ کر دے گا۔ اسلام کا بول بالا کرے گا۔ اسلام سے لوگوں کو روکنے کی یہ تمہاری ساری کوششیں بیکار ثابت ہوں گی اور تم برباد ہو کر رہ جاؤ گے اور اسلام کا ڈنکا بجے گا۔

اس کے بعد ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کے قدم بقدم چلو اگر تم کوئی اچھا کام دکھاوے کے لیے لوگوں میں اچھا بننے کے لیے یا اپنا دل خوش کرنے کے لیے یا کسی اور دنیاوی غرض کے لیئے کروگے تو وہ یونہی ضائع ہو جائیگا سب کام اللہ کے رسول کی ہدایت کے موافق کرو ورنہ وہ کسی کام نہ آئیں گے خبردار اپنے کاموں کو اس طرح ضائع مت کرو۔

Marfat.com

صاف فیصلہ

اِنَّ - الَّذِیْنَ - کَفَرُوْا - وَصَدُّوْا
تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اور روکا انھوں نے
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ - ثُمَّ - مَاتُوْا - وَھُمْ
اللہ کی راہ سے پھر مرگئے اور وہ
کُفَّارٌ - فَلَنْ - یَّغْفِرَ اللّٰہُ - لَھُمْ (۳۴) فَلَا
کافر ہی تھے پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ ان کو پس نہ
تَھِنُوْا - وَتَدْعُوْٓا - اِلَی السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ
بزدلی کرو کہ پکارنے لگو طرف صلح کے اور تم ہی ہو
الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰہُ - مَعَکُمْ - وَلَنْ
بلند اور اونچے اور اللہ ساتھ ہے تمھارے اور ہرگز نہ
یَّتِرَکُمْ - اَعْمَالَکُمْ (۳۵)
نقصان پہنچائے گا وہ تمھیں کاموں میں تمھارے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا
جو لوگ منکر ہوئے اور لوگوں کو اللہ کی
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَھُمْ
راہ سے روکا پھر مرگئے اور وہ
کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ (۳۴) فَلَا
منکر ہی رہے تو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا سو تم
تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ
بودے نہ ہوئے جاؤ کہ صلح صلح پکارنے لگو غالب
الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ وَلَنْ
تم ہی رہو گے اور اللہ تمھارے ساتھ ہے اور تم
یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ (۳۵)
کو تمھارے کاموں میں نقصان نہ دے گا

لَا تَھِنُوْا (مت سست پڑو) نہی کا صیغہ ہے و۔ھ۔ن سے وَھُنٌ کے معنی کمزور ہو جانا فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْا کے بیچ کی واؤ جمع کی ہے جس کے بعد مضارع منصوب ہوتا ہے۔ یَتِرْ (نقصان پہنچائے گا وہ) مضارع ہے و۔ت۔ر سے وَتْرٌ کے معنی گھٹا دینا نقصان دینا یہاں لَنْ آنے سے منصوب ہو گیا۔ انسان کو دنیا میں اتنا اختیار ہے کہ جو راستہ چاہے پسند کرے اور جس طرح چاہے رہے لیکن اس کے لیے فقط ایک راستہ ایسا ہے۔ جس پر چلنے میں اس کا دونوں جہان میں بھلا ہے اور اس کے علاوہ سارے راستے اس کو تباہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ قرآن مجید اسی سیدھے راستے کو واضح کرنے کے لیے آیا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر چلنے کا طریقہ سکھاتے ہیں یہ راستہ اسلام ہے اور اس کے علاوہ اور سارے راستے کفر کے ہیں جنہوں نے خود کفر کیا وہ اس کی بڑی سزا آخرت میں بھگتیں گے لیکن دنیا میں اگر وہ دوسروں کو زبردستی اسلام سے روکیں گے تو اکثر انہیں یہاں بھی سزا دی جاتی ہے ان آیتوں میں اسی کو کھول کر بیان کیا گیا ہے ۔

ارشاد ہے کہ کفر کرنے والے اگر کفر ہی کی حالت میں مرگئے تو وہ اللہ کی مغفرت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے اگر وہ دوسروں کو بھی اسلام سے روکیں تو تم اس سے انہیں منع کرو اور اگر وہ فساد پہ اتر آئیں تو انہیں مار مار کر سیدھا کرو اور ہمت نہ ہارو اور نہ فسادیوں سے ڈر کر صلح کی درخواست کرو جب تک وہ فساد سے باز نہ آئیں۔ ان کا پیچھا نہ چھوڑو آخر میں غالب رہو گے اللہ تمہارے ساتھ ہے اور اگر تم اس کا حکم مان کر زندگی بسر کرو گے تو کبھی گھاٹے میں نہ رہو گے تم اسلام پر قائم رہو گے تو فسادی لوگ آخر کار تم سے دب کر رہیں گے ۔

Marfat.com

ایمان اور تقویٰ

اِنَّمَا - الْحَيٰوةُ - الدُّنْيَا - لَعِبٌ - وَّلَهْوٌ ط
اس کے سوا کچھ نہیں کہ زندگی دنیا کی کھیل ہے اور تماشا
وَاِنْ - تُؤْمِنُوْا - وَتَتَّقُوْا - يُؤْتِكُمْ -
اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو دے وہ تم کو
اُجُوْرَكُمْ - وَلَا يَسْئَلْكُمْ - اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾
اجر تمہارے اور نہ مانگے وہ تم سے مال تمہارے
اِنْ - يَّسْئَلْكُمُوْهَا - فَ - يُحْفِكُمْ
اگر مانگے وہ تم سے مال پس تقاضا کرے تم کو
تَبْخَلُوْا - وَيُخْرِجْ - اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾
بخل کرو تم اور باہر نکال لائے وہ کینے تمہارے

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ
دنیا کا جینا تو کھیل ہے اور تماشا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ
اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچ کر چلو گے تو تم کو
اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾
اللہ تمہارا بدلہ دے گا اور تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا
اِنْ يَّسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ
اگر وہ تم سے مال مانگے پھر تم کو تنگ کرے تو
تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾
بخل کرنے لگو اور وہ تمہارے دل کی خفگیاں ظاہر کر دے

يُحْفِ: (سر ہو جائے) اصل میں يُحْفِي ہے ان کی وجہ سے لیے گر گئی اِحْفَاءٌ سے مضارع ہے جس کا مادہ ح - ف - د ہے اسی مادہ سے حَفِيٌّ ہے جو سورۃ الاعراف میں گزرا - اِحْفَاءٌ کے معنی بار بار طلب کرنا تقاضا کرنا - سر ہو جانا - اضغان (کینے) ضِغْنٌ کی جمع ہے عداوت کینہ - کپٹ ۔

ایمان والوں کو پہلے ہدایت کی گئی کہ فسادیوں سے جنگ چھڑ جائے تو پھر بودا پن اور بزدلی مت دکھاؤ اور ڈر کر صلح کی درخواست مت کرو آخر میں غالب تم ہی رہو گے فقط صبر و استقلال شرط ہے - اس آیت میں ارشاد ہے کہ دنیا تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں تھوڑی دیر کا کھیل تماشہ ہے اس میں اسی طرح زندگی بسر کرو جیسے اللہ نے بتایا اصل چیز ایمان اور برے کاموں سے بچنا ہے جو انہیں اختیار کرے گا اللہ اسے اس کا بدلہ اور ثواب عطا فرمائے گا وہ تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرتا اگر تمہیں یہ حکم ہوتا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے - سب اللہ کے لیے خرچ کر دو - اور پھر اس کی تاکید کی جاتی اور اس پر اصرار کیا جاتا تو تم پر بہت شاق گزرتا اور اکثر تو کنجوسی پر کمر باندھ لیتے اور کھلم کھلا ناراضی اور خفگی کا اظہار کرنے لگتے اس لیے اللہ نے تمہیں مال دے کر تمہارے ہی پاس رہنے دیا تاکہ خواہ مخواہ کے بوجھ سے تنگ آ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ دین ہی سے اکتا جاؤ - یہاں سے سمجھ میں آتا ہے کہ انسان مال و دولت کو یہ نہ سمجھے کہ میں اس کا مالک ہوں اور یہ میری کمائی ہوئی ہے اور اس لیے اس پر اترانے لگے اس کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کا مالک اللہ ہے اور اس نے اپنی مہربانی سے دولت مجھے دے رکھی ہے - یہ اس کی عنایت ہے - کہ اس نے مجھ کو یہ نہیں کہا کہ تم پر اپنی ساری دولت اللہ کی راہ میں خرچ کرنا فرض ہے ۔

Marfat.com

مال خرچ کرنا

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا
یہ تم او لوگو بلائے جاتے ہو تم تاکہ خرچ کرو
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ
بیچ راہ اللہ کے پس تم میں سے بعض وہ ہے جو بخل کرتا ہے
وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ
اور جو بخل کرے گا پس سوا اس کے نہیں کہ وہ بخل کرے گا
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ
اپنے آپ سے اور اللہ ہر حاجت سے بری ہے اور تم
الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ
حاجت مند ہو اور اگر منہ پھیر لوگے تم لے آئے گا وہ تمہارے بدلے
قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا
ایک قوم سوا تمہارے پھر نہ ہوں گے وہ
اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾
مانند تمہارے

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا
سنتے ہو تم لوگ تم کو بلاتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ
خرچ کرو پھر تم میں کوئی ایسا ہے کہ نہیں دیتا
وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ
اور جو نہ دے گا تو اپنے آپ کو نہ دے گا
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ
اور اللہ بے نیاز ہے اور تم
الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ
محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو وہ
قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا
اور لوگ بدل دے گا تمہارے سوا پھر وہ تمہاری طرح
اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع ۴ ۱۰ ۸
کے نہ ہوں گے

پہلے ارشاد ہوا کہ اللہ عزوجل تم سے تمہاری دولت طلب نہیں کرتا وہ تمہاری دولت کا محتاج نہیں البتہ وہ تمہیں تمہاری بھلائی کی باتیں بتانا چاہتا ہے۔ سنو تمہارا بھلا اس میں ہے کہ تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو جب تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو اب جو وہ کہے وہ کرو۔ اس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر وہ سب باتیں بتا دی ہیں جو تمہیں کرنی ہی چاہییں تمہیں جو ہدایت کی جاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو تو اس میں تمہارا ہی بھلا ہے اللہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں تم اس کا کچھ حصہ بطور زکوٰۃ دے دیا کرو کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ سے محتاجوں پر خرچ کیا جائے تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ اس میں بھی بخل کرتے ہیں۔ ان نادانوں سے کہہ دو کہ اس میں خود تمہارا ہی فائدہ ہے دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔ اگر بخل کرو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے دنیا میں تمہارا جتھا بکھر جائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم رہو گے اور نافرمانی کی سزا الگ بھگتنی پڑے گی۔ اللہ تو احتیاج سے پاک ہے البتہ تم ہر طرح محتاج ہو اگر تم حکم ماننے سے جی چراؤ گے تو اللہ تمہارے بدلے کوئی اور قوم کھڑی کر دے گا اور وہ تمہاری طرح نافرمانی نہ کرے گی ۔

Marfat.com

سورۃ محمدؐ کیا سکھاتی ہے

جن لوگوں نے اللہ کا انکار کر دیا وہ اپنے نزدیک چاہے جتنے نیک کام کریں اللہ کے ہاں ان کے وہ سب کام بے کار ہیں ان سے انہیں آخرت میں کوئی فائدہ نہ پہنچے گا بلکہ بعض کام تو دنیا ہی میں ان کے لیے وبال بن جائیں گے مثلاً اسلام سے روکنے میں جان و مال خرچ کرنا گو وہ اسے اچھا سمجھتے ہیں لیکن آگے چل کر اس طرح خرچ کرنا ان کی تباہی کا باعث ہو جائے گا ہاں جو لوگ اللہ کو مان کر نیک کام کریں گے اور قرآن کو سچا مان کر اس کو اپنا راہنما قرار دیں گے۔ ان کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی اور ان کی خطاؤں کو معاف کر کے ان کی حالت درست کر دی جائے گی۔ اے مسلمانو! اگر کافر اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں اور ان سے لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو پھر ہمت اور بہادری سے کام لو اور فساد پھیلانے والوں کو مٹا ڈالو جب تک لڑائی جاری رہے۔ ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ کرو کیونکہ دنیا سے فساد کا اور فسادیوں کو مٹانا امن و امان قائم کرنے کے لیے ضروری ہے جب فسادی پست ہو جائیں اور لڑائی رک جائے تو باقی ماندہ فسادیوں کو قید کر لو اور پھر اگر چھوڑ دینے میں مصلحت ہو تو یوں ہی چھوڑ دو ورنہ ان سے کچھ معاوضہ لے لو۔ اللہ فسادیوں کو اور طرح سے بھی تباہ کر سکتا تھا۔ لیکن اس میں اپنے بندوں کی آزمائش مقصود ہے کہ انہیں ان سے لڑنے کا حکم دیا گیا تاکہ ثابت قدم رہنے والوں کو انعام و اکرام سے مالا مال کیا جائے اور جو لڑائی میں مارے جائیں ان کو ان کی قربانی کا بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔ سن لو ان کو بڑی آرام کی جگہ یعنی جنت میں پہنچا دیا جائے گا جہاں ہر قسم کی خوشی اور آرام کا سامان مہیا ہے وہاں ان کے سارے ارمان پورے کیے جائیں گے ان کافروں کو پہلے زمانے کے لوگوں کے حالات دیکھ کر اور سن کر ان سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ وہ لوگ ان سے بہت زیادہ زبردست تھے لیکن ان کے اعمال کی شامت سے اللہ نے انہیں تباہ کر دیا جب وہی نہ بچے تو یہ کیا بچیں گے دنیا میں انہیں انجام کار اللہ کے سچے دل سے ماننے والوں کے ہاتھ سے نیچا دیکھنا پڑے گا اور آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ تم میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ پہلے تو بہت بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے تھے۔ لیکن جب دشمنوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا تو لگے بزدلی دکھانے اور جان چھڑانے کچھ لوگ بظاہر مسلمانوں میں ملے ہوئے ہیں لیکن ان کے دل کہیں اور ہیں یہ سب لوگ اپنی خواہشوں کے غلام ہیں اور سیدھی راہ سے بہت دور ہیں ان کی آنکھیں قیامت ہی کو کھلیں گی۔ لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ قیامت بھی عنقریب آنے والی ہے اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔

اے مسلمانو! تم توحید کو مضبوط پکڑو اور اپنے لیے اور ایمان والوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہو۔ اسلام کا سیدھا راستہ سچے دل سے اختیار کرو۔ اللہ کی اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو زکوٰۃ ادا کرو اگر تم اسلام قائم نہ کرو گے تو اللہ تمہاری جگہ اور کوئی قوم پیدا کر دے گا۔ جو اسلام کو پروان چڑھائے گی۔

Marfat.com

سُورَۃُ الفَتح

ترتیب کے لحاظ سے یہ قرآن مجید کی اڑتالیسویں سورت ہے اور ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ واپس آتے وقت نازل ہوئی۔ اس کے چار رکوع ہیں۔ اس سورت میں چند واقعات کی طرف اشارہ ہے ۶ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ مع اصحاب مکہ میں داخل ہوئے اور عمرہ کیا اور اس کے تمام ارکان بخوبی ادا کئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ اسی سال عمرہ کیا جائے گا ان کا شوق دیکھ کر آپ بھی تیار ہو گئے اور عمرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ قربانی کا جانور (ہدی) ساتھ لیا اس وقت آپ کے ساتھ ڈیڑھ ہزار کے قریب آدمی تھے مکہ والوں نے سنا تو کہا کہ ہم ان کو مکہ میں نہ آنے دیں گے اور سوار اور پیادہ کا ایک لشکر آپ کو روکنے کے لیے تیار کیا آپ لڑائی سے بچنے کے لیے تنگ گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے مکہ کے قریب حدیبیہ میں پہنچے اور وہاں ٹھہر کر مکہ والوں کو کہلا بھیجا کہ ہم لڑنے نہیں آئے فقط عمرہ کرنے آئے ہیں۔ جس کے لیے کسی کو کوئی روک ٹوک نہیں اس کا کچھ جواب نہ ملا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا مکہ والوں نے انہیں روک لیا اور افواہ اڑ گئی کہ انہیں قتل کر دیا گیا یہ سن کر آپ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر مسلمانوں سے پختہ عہد لیا کہ اگر لڑائی ہو گئی تو دل و جان سے لڑیں گے۔ اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں مکہ کے قریش یہ خبر سن کر ڈر گئے اور صلح کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ صلح کے لیے تیار ہو گئے اور صلح نامہ لکھا گیا اور آپ نے انہی کی شرطوں پر صلح کر لی۔ صحابہؓ اتنا دبنے کے لیے تیار نہ تھے۔ یہ طے پایا کہ آپ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آکر عمرہ کریں اور یہ کہ دس سال تک ہمارے تمہارے درمیان لڑائی نہ ہو گی۔ چنانچہ آپ نے حدیبیہ ہی میں قربانی کی اور احرام کھول دیا اور واپس مدینہ واپس ہوئے اس وقت یہ سورت نازل ہوئی جس میں صلح حدیبیہ کو ایک عظیم فتح کہا گیا۔ اگلے سال ۷ھ کے شروع میں آپ نے یہودیوں کے شہر خیبر کو فتح کیا اور اس غزوہ میں آپ کے ساتھ فقط وہی لوگ تھے جو صلح حدیبیہ کے وقت آپ کے ہمراہ تھے اس کے بعد ذیقعدہ ۷ھ میں آپ نے صلح کی شرطوں کے مطابق عمرہ کیا اور بخیر و خوبی مدینہ واپس آئے۔

اس کے بعد قریش مکہ نے صلح کے عہد نامہ کی خلاف ورزی کی اور رمضان ۸ھ میں آپ دس ہزار مسلمانوں کا لشکر لے کر تشریف لے گئے اور مکہ کو فتح کیا اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ یہ صلح حدیبیہ ایک بڑی فتح ہے چنانچہ لڑائی رکنے کی وجہ سے لوگوں میں میل جول بڑھا اور اسلام کی خوبیاں دیکھ کر لوگ گروہ کے گروہ اسلام میں داخل ہوئے جن میں خالد بن ولید اور عمر بن عاص بھی تھے اور دو سال کے اندر اندر ہی مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی اسی سورت میں فتح خیبر کی بھی پیشگوئی کی گئی بیعتِ رضوان کرنے والوں کو شاباش دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفت بیان کی گئی اور پختہ ایمان والے نیک لوگوں سے مدد کا وعدہ فرمایا گیا۔

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۲۹ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۴۸) رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صلح کے شاندار نتیجے

اِنَّا - فَتَحْنَا - لَكَ - فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ (۱)

تحقیق ہم نے فتح دی تیرے لیے فتح کھلی ہوئی

لِّيَغْفِرَ - لَكَ - اللّٰهُ - مَا تَقَدَّمَ - مِنْ ذَنْۢبِكَ

تاکہ بخش دے تیرے لیے اللہ وہ جو پہلے ہوئے گناہوں سے تیرے

وَمَا - تَاَخَّرَ - وَيُتِمَّ - نِعْمَتَهٗ - عَلَيْكَ

اور جو پیچھے ہوئے اور پوری کردے نعمت اپنی تجھ پر

وَيَهْدِيَكَ - صِرَاطًا - مُّسْتَقِيْمًا ۙ (۲) وَّ

اور چلائے تجھے راہ سیدھی اور

يَنْصُرَكَ - اللّٰهُ - نَصْرًا - عَزِيْزًا (۳)

مدد کرے تیری اللہ مدد زبردست

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ (۱)

ہم نے تیرے واسطے فیصلہ کر دیا صریح فیصلہ

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

تاکہ اللہ معاف کرے تیرے گناہ جو آگے ہو چکے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

اور جو پیچھے رہے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کردے

وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ (۲) وَّ

اور تجھ کو سیدھی راہ پر چلائے اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا (۳)

مدد کرے اللہ تیری زبردست مدد

حدیبیہ کی صلح نرالے ماحول میں ہوئی کافروں کی ڈھیٹائی اور مسلمانوں کو ہر طرح دبانے کی کوشش دیکھ کر بہت سے مسلمان ان کو سخت سزا دینے پر تلے ہوئے تھے اور جان ہتھیلی پر رکھ کر ان سے لڑنے مرنے کے لیے تیار تھے وہ ان کے ستم سہتے سہتے تنگ آگئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر و تحمل سے کام لیا اور صلح ہی کو مناسب سمجھا کافروں کی ہر بات مان لی انہوں نے کہا کہ اپنے صلح نامے میں فقط اپنا نام لکھو اور اس کے ساتھ رسول اللہ مت لکھو آپ نے فرمایا اچھا انہوں نے کہا کہ دس سال صلح کی مدت میں اگر ہم میں سے کوئی تم میں چلا جائے تو اسے واپس بھیج دو اور تم میں سے کوئی اگر ہمارے پاس چلا آئے تو ہم اسے واپس نہ بھیجیں گے آپ نے فرمایا اچھا انہوں نے کہا اس وقت واپس چلے جاؤ اگلے سال عمرہ کرنا اور یاد رہے کہ کسی کے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو بظاہر اس صلح میں کفار سے دبنے کے آثار تھے لیکن اللہ نے اس سورت میں اس صلح کو بڑی شاندار فتح بتایا اور واقعی دن بجوں بجوں گزرتے گئے اس کے فائدے ظاہر ہوتے چلے گئے اس آیت میں ہے کہ اے رسولؐ اس صلح میں تم نے بڑے صبر اور تحمل سے کام لیا۔ اس کے انعام میں ہم نے تمہاری ساری اگلی پچھلی خطاؤں کو اور بھول چوک کو معاف کیا اور ہم اپنے انعامات تم پر پورے کر کے رہیں گے اور تمہیں سیدھے راستے سے کبھی نہ ہٹنے دیں گے اور ہماری زبردست مدد ہر وقت تمہیں حاصل رہے گی چنانچہ یہ سب کچھ پورا ہوا اور پورا ہو کر رہے گا۔ اسلام میں بے روک ٹوک لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ داخل ہونے لگے اسلام عرب میں ہر طرف پھیل گیا دشمنوں کے دلوں پر رعب بیٹھ گیا اور بڑی بڑی شاندار لڑائیاں آسانی سے فتح ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ سارے جزیرۃ العرب میں کوئی سر اٹھانے کے قابل نہ رہا۔

Marfat.com

اللہ کا فضل

هُوَ - الَّذِیْ - اَنْزَلَ - السَّكِیْنَةَ - فِیْ قُلُوْبِ - الْمُؤْمِنِیْنَ
وہی ہے جس نے اتاری ڈھارس بیچ دلوں ایمان والوں کے
لِیَزْدَادُوْٓا - اِیْمَانًا - مَّعَ - اِیْمَانِهِمْ ؕ - وَ - لِلّٰهِ - اللّٰهِ
تاکہ بڑھ جائیں وہ ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے اور واسطے اللہ کے ہیں
جُنُوْدُ - السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ ؕ - وَكَانَ - اللّٰهُ - عَلِیْمًا
لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ جاننے والا
حَكِیْمًا ۝۴ لِّیُدْخِلَ - الْمُؤْمِنِیْنَ - وَالْمُؤْمِنٰتِ
حکمت والا تاکہ داخل کرے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دل میں اطمینان اتارا
لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ
تاکہ ان کا ایمان ان کے ایمان کے ساتھ بڑھ جائے
جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا
اور آسمانوں کے اور زمین کے سب لشکر اللہ کے ہیں اور خبردار
حَكِیْمًا ۝۴ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
حکمت والا ہے تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ - تَجْرِیْ - مِنْ تَحْتِهَا - الْاَنْهٰرُ - خٰلِدِیْنَ
باغوں میں چلتی ہیں نیچے جن کے نہریں ہمیشہ رہنے والے
فِیْهَا - وَیُكَفِّرَ - عَنْهُمْ - سَیِّاٰتِهِمْ ؕ
اس میں اور دور کردے ان سے ان کی برائیاں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
کو باغوں میں پہنچا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ
فِیْهَا وَیُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ؕ
رہیں ان میں اور ان پر سے برائیاں اتار دے

اس میں شک نہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر مسلمانوں نے بہادری کا اور رسول اللہ کے فیصلہ پر سر جھکا دینے کا حق ادا کر دیا اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی اپنے جذبات کو اپنے آقا کے حکم کے سامنے دبا دینا کوئی آسان کام نہیں اور وہ بھی اپنے ہوش و حواس میں ہوتے ہوئے اور کچھ سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے اوّل مرتبہ بیعت رضوان کے وقت صحابہؓ نے بہادری کا بے مثال ثبوت دیا اس کے بعد اپنے خلاف مرضی کافروں کے ساتھ صلح کے معاملہ میں رسول اللہ کے فرمان کے آگے گردن جھکا کر اطاعت اور فرمانبرداری ثابت کر دی۔ ارشاد ہے کہ ان میں سے ہر ہر موقع پر اللہ تعالیٰ ہی نے ایمان والوں میں اطمینان اور سکون پیدا کیا اور اس سے ان کے ایمان میں اور ترقی ہوئی۔ آگے ارشاد ہے کہ مسلمانوں کو اللہ کے حکم کے آگے بے چون و چرا سر جھکا دینا چاہیے۔ سنو! وہ تمہیں اگر کوئی لڑائی کا حکم دے گا تو وہ تمہاری ہر طرح مدد بھی کر سکتا ہے۔ آسمان اور زمین کی ساری قوتیں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ سب باتوں سے واقف ہے اور ہر موقعہ کی مصلحت خوب جانتا ہے اس کی فرمانبرداری کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنت کے باغوں میں رہنے کی جگہ دیگا۔ جن میں ہر طرف نیچے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کی خطاؤں اور برائیوں کو معاف کر کے ان کے نیک کاموں کو قبول فرمائے گا ؛

Marfat.com

فسادیوں کا انجام

وَ - كَانَ - ذٰلِكَ - عِنْدَ اللّٰهِ - فَوْزًا - عَظِيْمًا ۝۵

اور ہے یہ اللہ کے ہاں کامیابی بڑی

وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵

اور یہ ہے اللہ کے ہاں بڑی مراد ملنی

لِّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ - وَالْمُنٰفِقٰتِ - وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور تاکہ عذاب دے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو

وَالْمُشْرِكٰتِ - الظَّآنِّيْنَ - بِاللّٰهِ - ظَنَّ - السَّوْءِ ؕ

اور مشرک عورتوں کو جو گمان کرتے ہیں بابت اللہ کے گمان برا

عَلَيْهِمْ - دَآئِرَةُ - السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ - اللّٰهُ

ان پر ڈور ہے برائی کا اور غضب ناک ہوا اللہ

عَلَيْهِمْ - وَلَعَنَهُمْ - وَاَعَدَّ - لَهُمْ - جَهَنَّمَ ؕ

ان پر اور دھتکار دیا انہیں اور تیار کر دی واسطے ان کے دوزخ

وَسَآءَتْ - مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ - جُنُوْدُ - السَّمٰوٰتِ

اور برا ہے وہ ٹھکانا اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ - اللّٰهُ - عَزِيْزًا - حَكِيْمًا ۝۷

اور زمین کے اور ہے اللہ قوت والا حکمت والا

لِّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور تاکہ عذاب دے دغا باز مردوں کو اور دغا باز عورتوں کو اور شرک کرنیوالے

وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

مردوں اور شرک کرنیوالی عورتوں کو جو اٹکلیں کرتے ہیں اللہ پر بری اٹکلیں

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

ان پر پڑے پھیر مصیبت کا اور اللہ غصہ ہوا ان پر

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ

اور تیار کی ان کے لیے دوزخ اور

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

بری جگہ پہنچنے کی ہے اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

اور زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا

دَآئِرَةُ السَّوْءِ: (مصیبت کا چکر) دائرۃ اسم فاعل ہے دور سے کوئی چیز گول یا گھومنے والی۔ سُوْءِ برائی مصیبت سورۃ الفرقان میں گزر چکا ہے۔ ارشاد ہوا تھا کہ ہم اپنے نیک بندوں کو نیک کاموں کی ہمت اور سختیاں جھیلنے کی طاقت عطا فرماتے ہیں تاکہ انہیں اس کے بدلے جنت میں جگہ دیں ارشاد ہے کہ اللہ کے ہاں انسان کی یہ بڑی کامیابی ہے کہ اسے جنت میں جگہ مل جائے پھر ارشاد ہے کہ کام کا موقع دیے کر ظاہری مسلمانوں اور مشرکوں کا پول کھول کر ان کو سزا دینا بھی منظور ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی بابت بُرے گمان رکھتے ہیں اور اسکی مدد سے مایوس رہتے ہیں چنانچہ آپکے ہمراہ مدینہ سے بجز ایک کے کوئی منافق عمرے کے لیے نہ نکلا۔ سوچا کہ ان کو تو مکہ والے دبوچ کر رکھ دیں گے ہم کیوں انکے ساتھ جا کر تباہی مول لیں۔ ادھر مشرکوں نے سوچا کہ مسلمان عمرہ کے نام سے آرہے ہیں لیکن ارادہ یہ ہے کہ مکہ پر قبضہ کر لیں دونوں نے اللہ کی بابت بُرا گمان کیا پہلوں نے سوچا کہ اللہ کی مدد (نعوذ باللہ) نہ ہوگی اور ہوگی تو نعوذ باللہ اتنے بڑے گروہ کے آگے بے کار ہوگی دوسروں نے اللہ کو ماننے والوں کو دغا باز سمجھا ارشاد ہے کہ ان لوگوں کو شامت گھیرنے ہی والی ہے اور اللہ ان سے سخت ناراض ہے انکو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ یہ جہنم میں جائیں گے جو بُرا ٹھکانا ہے آسمان اور زمین کے سارے لشکر اللہ کے قبضے میں ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

Marfat.com

رسولؐ کا مرتبہ

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾
تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ
تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر یقین لاؤ اور اس کی مدد کرو

تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ
اس کی عظمت رکھو اور اس کی پاکی بولتے رہو صبح اور شام تحقیق

الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ
جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے یقیناً وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ
ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھوں ان کے پھر جو توڑ بیٹھے

فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
تو یقیناً وہ توڑتا ہے اوپر جان اپنی کے اور جو پورا کرے اسے جو

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع
معاہدہ کیا اس پر اللہ سے پس عنقریب دے گا اُسے اجر بڑا

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾
ہم نے تجھے بھیجا احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا

وَّتُعَزِّرُوْهُ وَ
اور اس کی مدد کرو

وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ
اور صبح شام اللہ کی

الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ
جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ
اللہ کا ہاتھ ان کے اوپر ہے سو جو قول توڑ دے

فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
تو توڑتا ہے اپنے نقصان کو اور جو کوئی پورا کرے اس چیز

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع ۱۰
کو جس پر اقرار کیا اللہ سے تو وہ اس کو بہت بڑا بدلہ دے گا۔

ارشاد ہے کہ تمہارا عمرہ کے لیے سفر جس کا انجام صلح حدیبیہ ہوا بڑی خیر و برکت والا ہے اور ہم نے اے رسول تمہیں اسی لیے بھیجا ہے کہ تم مختلف حالتوں میں سے گزرو اور ہر حالت کے مناسب لوگوں کو مفید ہدایتیں کرتے رہو اور اے انسانوں تمہارے لیے موقع ہے کہ رسول کو پہچانو اور اللہ پہ ایمان لاؤ اور پھر اللہ کی مدد اس طرح کرو کہ اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس کی بڑائی اور عظمت قائم رکھو اور صبح شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہو آگے ارشاد ہے کہ جو لوگ رسولؐ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر کسی نیک کام کرنے کا عہد کرتے ہیں وہ اللہ سے عہد کرتے ہیں گویا انہوں نے اللہ کے ہاتھ اپنی جان اپنا مال اپنا آرام سب کچھ بیچ دیا۔ اب ہر ایک کو سمجھ لینا چاہیے کہ جس نے رسول اللہؐ سے بیعت کی اس نے اللہ سے بیعت کی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے ذریعے اللہ ہی کے حکموں پر عمل کرنا سکھاتا ہے اب جو کوئی قول و قرار سے پھر جائے گا اور اس کو توڑ ڈالے گا تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اللہ اور رسول کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور جو اس معاہدہ کو پورا کرے گا۔ جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے۔ تو اللہ اسے بڑا اجر دے گا۔

Marfat.com

کمزور ایمان والے

سَيَقُوْلُ - لَكَ - الْمُخَلَّفُوْنَ - مِنَ الْاَعْرَابِ
عنقریب کہیں گے واسطے تمہارے پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں میں سے
شَغَلَتْنَآ - اَمْوَالُنَا - وَاَهْلُوْنَا - فَ - اسْتَغْفِرْ لَنَا
مشغول رکھا ہمیں مالوں ہمارے نے اور گھر والوں ہمارے نے پس گناہ بخشوا دے ہمارے
يَقُوْلُوْنَ - بِاَلْسِنَتِهِمْ - مَّا - لَيْسَ - فِيْ - قُلُوْبِهِمْ
کہتے ہیں وہ ساتھ زبانوں اپنی کے جو نہیں بیچ دلوں ان کے کے
قُلْ - فَمَنْ - يَّمْلِكُ - لَكُمْ - مِّنَ اللّٰهِ - شَيْـًٔا -
کہہ پس کون مالک ہے واسطے تمہارے اللہ سے کسی چیز کا
اِنْ - اَرَادَ - بِكُمْ - ضَرًّا - اَوْ - اَرَادَ - بِكُمْ - نَفْعًا
اگر چاہے وہ تمہارے لیے نقصان یا چاہے وہ تمہارے لیے نفع
بَلْ - كَانَ - اللّٰهُ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ - خَبِيْرًا ⑪
بلکہ ہے اللہ ساتھ اس کے جو کرتے ہو تم خبردار

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
اب تجھ سے پیچھے رہ جانے والے گنوار کہیں گے ہم اپنے مالوں
شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا
کے اور گھر والوں کے کام میں لگے رہ گئے سو ہمارے گناہ بخشوا
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
یہ اپنی زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا
تو کہہ کس کا تمہارے واسطے اللہ کے آگے بس چلتا ہے
اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا
اگر وہ تمہارا نقصان چاہے یا تمہارا فائدہ چاہے
بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ⑪
بلکہ اللہ تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے

صلح حدیبیہ کے فائدے اور خوبیاں بیان کرنے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی دل وجان سے فرمانبرداری کرنے والوں کی تعریف کرنے کے بعد اب ان لوگوں کا حال بیان کیا جاتا ہے جو برائے نام ایمان لائے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ جو عمرہ کے ارادے سے آپ کے ہمراہ خوشی خوشی روانہ ہوئے نہ گئے تھے۔ یہ لوگ بظاہر اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ لیکن دل میں کافروں کے ساتھ تھے ان کی بابت راستہ ہی میں اطلاع دے دی گئی کہ یہ دیہاتی لوگ تمہارے مدینہ پہنچتے ہی تمہارے پاس آئیں گے کہ کیا کریں ہمارے گھر والوں کی اور ہمارے سامان کی حفاظت کرنے والا ہمارے پیچھے کوئی نہ تھا۔ اس لیے ہم تمہارے ساتھ جانے سے رہ گئے۔ یہ ہم سے قصور ہوا اب اے رسول اللہ آپ ہماری خطا اللہ کی درگاہ سے معاف کرا دیجئے۔

ارشاد ہے کہ یہ لوگ جھوٹے بہانے گھڑتے ہیں ان کے دل میں یہ تھا کہ مکہ والے اب کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور وہ اب مدینہ واپس نہ آئیں گے۔ ان سے کہہ دو کہ نفع اور ضرر پہنچانا اللہ کے ہاتھ میں ہے تمہارے گھر پر موجود ہونے یا نہ ہونے پر اس کا دارومدار نہیں بلکہ اللہ کے ارادہ پر ہے۔ یہ بہانہ بازیاں بے کار ہیں۔ اللہ کو تمہارا حال پورا پورا معلوم ہے وہ جانتا ہے۔ کہ تم پیچھے کیوں رہ گئے۔ نہیں مانتے تو لو اپنا کچا چٹھا سن لو۔

Marfat.com

ساتھ کیوں نہیں گئے؟

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ
یہ باتیں چھوڑو تم نے گمان کیا کہ ہرگز نہ لوٹیں گے رسول اور
الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ
ایمان والے طرف اہل وعیال اپنے کے کبھی اور سجا دیا گیا
ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ
یہ بیچ دلوں تمہارے کے اور گمان کیا تم نے گمان برا
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ
اور تھے تم لوگ تباہ ہونے والے اور جو نہ ایمان لایا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
اللہ پر اور اس کے رسول پر پس تحقیق کر رکھا ہے تم نے واسطے کافروں کے
سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
الاؤ دہکتی آگ کا اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
بخشے جسے چاہے اور عذاب دے جسے چاہے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾
اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ
کوئی نہیں تم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ رسول اور مسلمان
الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ
اپنے گھر واپس کبھی نہ آئیں گے اور یہ خیال تمہارے
ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ
دل میں کھب گیا تھا اور اٹکل کی تم نے بری اٹکل
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ
اور تم لوگ تباہ ہونے والے تھے اور جو کوئی اللہ پر
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
اور اس کے رسول پر یقین نہ لائے تو ہم نے منکروں کے
سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
واسطے آگ تیار کر رکھی ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے راج آسمانوں
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
کا اور زمین کا جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب میں
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾
ڈالے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ارشاد ہے کہ یہ غلط کہتے ہیں کہ مال اور اہل وعیال کی حفاظت کرنے والا ان کے پیچھے کوئی نہ تھا اس لیے وہ تمہارے ساتھ نہیں گئے یہ تو اس لیے نہیں گئے کہ یہ مسلمانوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں یہ تو اس خیال میں تھے کہ اب کے یہ رسول اور ان کے ایمان والے ساتھی مکہ والوں کے ہاتھ سے بچ کر آنے والے نہیں انہیں اب واپس گھر آنا نصیب نہ ہوگا اور یہ لوگ یہی چاہتے تھے انہیں یہی خیال اچھا اور ٹھیک معلوم ہوتا تھا۔ لیکن مسلمان کامیابی کے ساتھ مکہ سے واپس آئے اور اللہ جانتا تھا کہ تباہ ہونے والے یہی لوگ ہیں نہ کہ مسلمان خیر اب اچھی طرح سن لو کہ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے گا اس کے لیے ہم نے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور یہ جو تم کہتے ہو کہ ہمارے گناہ بخشوا دو تو یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ وہ آسمان اور زمین کا بادشاہ ہے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب میں مبتلا کرے اگر تم نے سچے دل سے توبہ کی تو وہ تمہیں بخش دے گا وہ غفور الرحیم ہے ۔

Marfat.com

پیچھے رہ جانے والے

سَيَقُوْلُ - الْمُخَلَّفُوْنَ - اِذَا - انْطَلَقْتُمْ - اِلٰى مَغَانِمَ
عنقریب کہیں گے پیچھے رہ جانیوالے جب تم چلو گے غنیمتوں کی طرف
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ - اَنْ
تاکہ لے لو تم انھیں چلنے دو ہمیں پیچھے چلیں تمھارے چاہتے ہیں یہ کہ
يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ
بدل ڈالیں کہا ہوا اللہ کا کہہ دے کہ ہرگز پیچھے نہ چلو گے تم ہمارے اسی طرح
قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ
کہہ دیا ہے اللہ نے پہلے سے پس عنقریب کہیں گے بلکہ تم حسد کرتے ہو ہم سے
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۵)
نہیں بلکہ ہیں وہ نہیں سمجھتے ہیں مگر تھوڑا

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
اب پیچھے رہ جانے والے کہیں گے جب تم غنیمتیں لینے کے لیے
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ
چلو گے چھوڑ دو ہم بھی تمھارے ساتھ چلیں چاہتے ہیں کہ
يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ
اللہ کا کہا بدل دیں تو کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہ چلو گے
قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ
اللہ نے یونہی کہہ دیا ہے پہلے سے پھر اب کہیں گے نہیں تو تم
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۵)
ہمارے فائدے سے جلتے ہو کوئی نہیں پر وہ سمجھتے نہیں ہیں مگر تھوڑا سا

ارشاد ہے کہ یہی لوگ جو تمہارے ساتھ مکہ نہیں گئے تھے۔ اس لیے کہ وہاں انہیں مسلمانوں کی اور اگر گئے تو اپنی بھی موت نظر آتی تھی جلدی ہی تمہارے پہنچتے ہی تم سے درخواست کریں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دو چنانچہ جب آپ مع اپنے ساتھیوں کے واپس تشریف لائے تو حکم ہوا کہ خیبر پر چڑھائی کر دو وہاں یہود رہتے تھے اور ایک سال پہلے یعنی ۵ھ ہجری میں قریش اور ان کے ساتھیوں کو مدینہ پر چڑھا لائے تھے اور کسی طرح مسلمانوں کے ستانے سے نہ چوکتے تھے خندق کی لڑائی یعنی غزوۂ احزاب کے باعث یہی تھے خیبر کے یہود میں لڑنے کی سکت نہ تھی اور ان سے مال غنیمت بہ کثرت ملنے کی امید تھی اس لیے منافقوں نے وہاں جانا چاہا تاکہ انہیں بھی غنیمت کا حصہ ملے۔

اللہ نے پہلے ہی حکم دے دیا تھا کہ خیبر پر فقط وہی لوگ چڑھائی کریں گے جو صلح حدیبیہ میں حاضر تھے۔ اس لیے ارشاد ہے کہ کیا یہ اللہ کا حکم بدلنا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ خیبر جانے کی اجازت مانگتے ہیں ان سے کہہ دو کہ اللہ پہلے ہی حکم دے چکا ہے۔ کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے اس کا وہ یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا تم ہم سے جلتے ہو اور حسد کی بنا پر کہتے ہو کہ ہم نہ جائیں تاکہ کہیں ہمیں بھی غنیمت کا مال نہ مل جائے اور تمہارے حصہ میں کمی آجائے ان سے کہہ دو کہ تم اسلام کو اور مسلمانوں کو کچھ یونہی سا سمجھتے ہو۔ یہ لوگ مالِ غنیمت کے لیے نہیں اللہ کی فرمانبرداری کے لیے لڑتے ہیں۔ یہاں ٹھہر کر مسلمان کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ صرف ملک فتح کرنے کے لیے جنگ کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

ابھی اور موقعہ آئے گا

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى
ان پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے کہدے آئندہ تمہیں
قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ
بلائیں گے ایک بڑی سخت لڑنے والی قوم کی طرف تم ان سے لڑو گے
فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ
یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے تو اللہ تمہیں اچھا بدلہ دیگا اور
تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پہلی بار پلٹ گئے تھے تو تم کو ایک
اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا
دردناک عذاب دے گا اندھے پر تکلیف نہیں اور
عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ
نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى
کہدے پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے عنقریب بلائے جاؤ گے تم طرف
قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ
ایک قوم کی لڑنے والی سخت لڑو گے تم ان سے یا اسلام لائیں وہ
فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ
پس اگر اطاعت کی تم نے دے گا تمہیں اللہ اجر اچھا اور اگر
تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
پیٹھ پھیرو گے جیسے پیٹھ پھیری تم نے اس سے پہلے عذاب دیگا تمہیں عذاب
اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا
دردناک نہیں اندھے پر کوئی تنگی اور نہ
عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ
لنگڑے پر کوئی تنگی اور نہ بیمار پر کوئی تنگی

ارشاد ہے کہ ان سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر تم لڑنے کے ایسے ہی شوقین ہو تو ذرا صبر کرو اس وقت تمہیں لڑائی میں شریک ہونے کا حکم نہیں ملا تو کیا ہوا آگے اور بھی لڑائیاں ہونے والی ہیں اور تمہیں بڑی اور سخت لڑاکا قوموں سے جنگ کے لیے بلایا جائے گا اور ان سے لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک وہ اسلام قبول نہ کریں وہ تمہارے امتحان کا وقت ہوگا کیونکہ وہاں جان ہتھیلی پر رکھ کر جانا ہوگا غنیمت کا خیال نہ ہوگا بلکہ دنیا میں امن و امان اور اللہ کا بول بالا کرنے کے لیے جنگ ہوگی ان جنگوں سے مراد وہ جنگیں ہیں جو فتح مکہ کے بعد حنین میں ہوازن اور ثقیف وغیرہ سے یا حضرت صدیق رضؓ کے زمانے میں مرتدوں سے ہوئیں ۔

آگے ارشاد ہے کہ تم نے اس وقت کہنا مانا اور لڑائی میں شرکت کی تو اللہ بہت اچھا اجر دیگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اگر اس وقت بھی اسی طرح پیٹھ دکھا گئے جیسے ابھی دکھائی تو تمہاری آخرت میں وہ گت بنے گی کہ یاد ہی کرو گے تمہیں ایسا عذاب ملے گا جس میں دکھ ہی دکھ ہوگا ۔

آگے ارشاد ہے کہ فسادیوں سے اعلانِ جنگ ہو جائے تو معذور لوگوں یعنی اندھے لنگڑے اور بیماروں پر اس میں شامل ہونا فرض نہیں یہ تو مضبوط اور تندرست لوگوں کا کام ہے کہ لڑیں ۔

Marfat.com

عام ضابطہ

وَمَنْ - يُّطِعِ - اللّٰهَ - وَرَسُوْلَهٗ - يُدْخِلْهُ - جَنّٰتٍ
اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور رسول اس کے کی داخل کریگا اللہ اسکو باغوں میں
تَجْرِيْ - مِنْ - تَحْتِهَا - الْاَنْهٰرُ - وَ - مَنْ - يَّتَوَلَّ
جاری ہیں نیچے جن کے نہریں اور جو پیٹھ پھیرے گا
يُعَذِّبْهُ - عَذَابًا - اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ - رَضِيَ - اللّٰهُ
عذاب دیگا اسے عذاب دردناک البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ - اِذْ - يُبَايِعُوْنَكَ - تَحْتَ
ایمان والوں سے جب بیعت کی انھوں نے تجھ سے نیچے
الشَّجَرَةِ - فَعَلِمَ - مَا - فِيْ - قُلُوْبِهِمْ
درخت کے پس جان لیا جو تھا بیچ دلوں ان کے کے
فَاَنْزَلَ - السَّكِيْنَةَ - عَلَيْهِمْ - وَ - اَثَابَهُمْ
پس اتارا اطمینان اوپر ان کے اور بدلہ دیا انھیں
فَتْحًا - قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ - كَثِيْرَةً
ایک فتح نزدیک اور مال غنیمت بہت سا
يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَ - كَانَ - اللّٰهُ - عَزِيْزًا - حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾
کریں گے وہ اسے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ
اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانے گا اس کو اللہ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں داخل کرے گا اور جو کوئی پلٹ
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ ع ۱۰
جائے گا اس کو دردناک عذاب دیگا تحقیق اللہ ایمان والوں سے
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
خوش ہوا جب وہ تجھ سے بیعت کرنے لگے اس درخت کے
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
نیچے پھر معلوم کر لیا جو ان کے جی میں تھا پھر
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک
فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
نزدیک فتح کا اور غنیمتیں بہت سی
يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾
جنھیں وہ لیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے

پہلے ارشاد ہوا کہ اندھوں، لنگڑوں اور بیماروں پر کوئی تنگی نہیں وہ جتنا کر سکتے ہیں کریں اس کے بعد عام قاعدہ تمام لوگوں کے لیے بیان کیا جاتا ہے کہ ہر معاملہ میں اور ہر کام میں جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ بہشت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن میں ہر طرف نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو اللہ کی طرف سے منہ پھیرے گا اس کے اچھے کام بھی آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گے اور اسے ایسے عذاب میں مبتلا کیا جائیگا جس میں دکھ ہی دکھ ہے اس کے بعد ان لوگوں کے ایمان اور سچائی کی تعریف کی ہے جنہوں نے اللہ کی راہ پر جان اور مال قربان کرنے کا عہد و پیمان کیا۔ ارشاد ہے۔ کہ اللہ ان لوگوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے اے رسول تیرے ہاتھ پر بیعت رضوان کی ان کے دل صاف تھے اللہ نے ان کو اطمینان عطا کیا اور فوراً فتح خیبر اور وہاں کی غنیمتوں سے مالا مال کیا جو ان کے قبضہ میں آئیں اللہ سب پر غالب ہے اور تمام مصلحتوں سے واقف ہے۔

Marfat.com

آگے اور فتوحات ہوں گی

وَعَدَكُمُ - اللّٰهُ - مَغَانِمَ - كَثِيْرَةً - تَاْخُذُوْنَهَا
وعدہ کیا تم سے اللہ نے غنیمتوں کا بہت سی کہ لوگے تم ان کو
فَعَجَّلَ - لَكُمْ - هٰذِهٖ - وَكَفَّ - اَيْدِيَ - النَّاسِ
پس جلدی کی واسطے تمہارے اس کی اور روک دیے ہاتھ لوگوں کے
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ - اٰيَةً - لِّلْمُؤْمِنِيْنَ - وَيَهْدِيَكُمْ
تم سے اور تاکہ ہووے نشانی واسطے ایمان والوں کے اور تاکہ چلائے تم کو
صِرَاطًا - مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى - لَمْ تَقْدِرُوْا
راہ سیدھی اور ایک اور فتح کہ نہیں قابو پایا تم نے
عَلَيْهَا - قَدْ - اَحَاطَ - اللّٰهُ - بِهَا ۭ وَ - كَانَ
اوپر اس کے تحقیق گھیر رکھا ہے اللہ نے اس کو اور ہے
اللّٰهُ - عَلٰى - كُلِّ - شَيْءٍ - قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾
اللہ اوپر ہر شے کے قدرت رکھنے والا

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا
اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے کہ تم ان کو لو گے
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
سو یہ غنیمت تم کو جلدی پہنچا دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ
تم سے روک دیا اور تاکہ یہ مسلمانوں کے واسطے قدرت کا ایک
صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
نمونہ ہو اور تاکہ تم کو سیدھی راہ چلائے اور ایک اور فتح جو
عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ
تمہارے بس میں نہ آئی وہ اللہ کے قابو میں ہے اور اللہ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾
ہر چیز کر سکتا ہے

ارشاد ہے کہ مسلمانوں اللہ عزوجل نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے ان میں سے ایک یہ غنیمت جو فتح خیبر سے تمہیں حاصل ہو گی تمہیں ابھی ابھی عطا کر دی اور اس کا بھی بندوبست کر دیا کہ لوگ تم پر دست درازی نہ کر سکیں اور لڑائی نہ ہونے پائے اور نہ غنیمت میں کوئی اور حصہ دار ہو کیونکہ ادھر تو حدیبیہ کی صلح ہو گئی جس کی رو سے کفار قریش یہود خیبر کی مدد نہیں کر سکتے اور ادھر چڑھائی کرنے میں ان لوگوں کو شامل نہ ہونے دیا جو کہ مکہ کی طرف تمہارے ساتھ نہ نکلتے تھے اور حدیبیہ کی صلح اور بیعتِ رضوان میں شریک نہ تھے۔ یہ اس لیے ہوا کہ فتح خیبر اللہ کی قدرت کا مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ بن جائے اور اس کے وعدوں پر ان کا یقین مضبوط ہو جائے اور وہ اللہ کی فرمانبرداری میں اور بھی کوشش کریں اور دین کو اور بھی مضبوطی سے پکڑیں اور اس طرح سیدھی راہ پر بے تکلف چل پڑیں۔

اس کے بعد صلح حدیبیہ کا ایک اور نتیجہ یہ ہو گا کہ تھوڑے دنوں میں تم مکہ فتح کر لو گے گو اس وقت تم اسے فتح نہ کر سکے اور صلح کر کے واپس چلے آئے لیکن اللہ نے اس فتح کے سامان اکٹھے کر دیئے ہیں اور وہ فتح اس کے قابو میں ہے اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔

Marfat.com

فتح مسلمانوں ہی کی ہوتی!

وَ - لَوْ - قٰتَلَكُمُ - الَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
اور اگر لڑتے تم سے جنھوں نے کفر کیا البتہ پھیرتے پیٹھ
ثُمَّ - لَا يَجِدُوْنَ - وَلِيًّا - وَّلَا - نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾
پھر نہ پاتے دوست اور نہ مددگار
سُنَّةَ - اللّٰهِ - الَّتِيْ - قَدْ خَلَتْ - مِنْ قَبْلُ ۚ وَ
طریقہ اللہ کا جو تحقیق چلا آتا ہے پہلے سے اور
لَنْ - تَجِدَ - لِسُنَّةِ - اللّٰهِ - تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ
ہرگز نہ پائے گا تو اللہ کے طریقے کے لیے کوئی تبدیلی اور وہی ہے
الَّذِيْ - كَفَّ - اَيْدِيَهُمْ - عَنْكُمْ - وَ - اَيْدِيَكُمْ
جس نے روکے ہاتھ ان کے تم سے اور ہاتھ تمھارے
عَنْهُمْ - بِبَطْنِ - مَكَّةَ - مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ
ان سے درمیان مکہ کے بعد اس کے کہ قابو دیا تم کو
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ - اللّٰهُ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ - بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾
ان پر اور ہے اللہ جو کرتے ہو تم دیکھتا

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیرتے
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾
پھر نہ کوئی حمایتی پاتے اور نہ مددگار
سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ
رسم پڑی ہوئی ہے اللہ کی جو پہلے سے چلی آتی ہے اور
لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ
تو اللہ کی رسم کو بدلتے ہرگز نہ دیکھے گا اور وہی ہے
الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمھارے ہاتھوں کو
عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ
ان سے روکا بیچ شہر مکہ کے بعد اس کے کہ انھیں تمھارے ہاتھ دیں
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾
دے دیا اور اللہ دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو

ارشاد ہے کہ اگر لڑائی ہو جاتی اور کافر تم سے لڑنے کے لیے نکل آتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر ان کا کوئی نہ بچانے والا ہوتا اور نہ کوئی مدد کرنے والا کیونکہ اللہ نے قاعدہ یہ مقرر کر رکھا ہے کہ جب سچائی پر قائم رہنے والوں کی اور گمراہوں کی لڑائی ہوتی ہے تو حق پرست ہی آخر کار غالب آتے ہیں اور یہ قاعدہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہمیشہ رہے گا کوئی اسے نہ بدل سکتا ہے اور نہ اس میں کمی کر سکتا ہے ——— اور نہ زیادتی اور یہ بھی اللہ ہی نے کیا کہ کفار میں اور تم میں لڑائی نہ ہونے دی دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے روک دیئے اور جو شریر کافر تم میں گھس آئے تھے اور فساد کرنا چاہتے تھے۔ ان کو تمہارے ہاتھوں گرفتار کرا دیا اور اللہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کچھ شریر لوگ حدیبیہ میں دنگا کرنے گھس آئے تھے۔ مسلمانوں نے انہیں پکڑ لیا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا۔

Marfat.com

کفّار کے کرتوت

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
یہ وہی ہیں جنھوں نے کفر کیا اور روک دیا تمھیں مسجد حرام سے
وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا
اور قربانی کو جو رہ گئی اس سے کہ پہنچے اپنی جگہ اور اگر نہ ہوتے
رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ
مرد ایمان والے اور عورتیں ایمان والیاں کہ نہیں
تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
جانتے تم انھیں اور نہ یہ خطرہ کہ کچل ڈالو گے تم انھیں پھر پہنچے گا تمھیں
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
ان کی وجہ سے صدمہ انجان پن میں تاکہ داخل کرے
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
یہ وہی لوگ ہیں جو منکر ہوئے اور تمھیں مسجد حرام سے روکا
وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا
اور نیاز کی قربانی کو بھی بند پڑی ہوئی اس بات سے کہ اپنی جگہ
رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ
تک پہنچے اور اگر نہ ہوتے کتنے ایک مرد ایمان والے اور کتنی ہی عورتیں
تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
ایمان والیاں جو تم کو معلوم نہیں کہ پیس ڈالو تم انھیں پھر تم پر ان کی
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
وجہ سے خرابی میں پڑو بے خبری سے اس لیے کہ اللہ کو داخل
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
کرنا ہے اپنی رحمت میں جسے چاہے

مَعْكُوْفٌ (رکا ہوا) اسم مفعول ہے ع - ک - ف سے عَكَفٌ کے معنی روک دینا متعدی ہے اس کا لازم عکوف ہے جس کے معنی رک جانا اور یہ سورۃ الاعراف میں گزر چکا ہے اسی سے اعتکاف بھی بنا ہے مَعَرَّةٌ (گناہ، اذیت، دکھ) اسم ہے ع - ر - ر سے عَرٌّ کے معنی اونٹ کو کھجلی کی بیماری ہو جانا - مَعَرَّةٌ عیب - بیماری - دکھ - گناہ، یہاں یہی مراد ہے ۔

ارشاد ہے کہ مکہ والوں نے کفر پر کمر باندھی اور اے مسلمانوں تمہیں کعبہ تک پہنچنے سے روک دیا اور قربانی کا جانور اپنی قربانی کی جگہ نہ پہنچ سکا کیونکہ اسے بھی انھوں نے روک دیا - یہ سب ان کی شرارتیں ہیں اور ہم تمہیں اجازت دے دیتے کہ جاؤ ان سے لڑو اور ان کو تباہ کر دو لیکن کچھ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں بھی مکہ میں ہیں جنہیں تم نہیں جانتے خطرہ یہ تھا کہ لڑائی ہوئی تو یہ بھی تمہارے ہاتھ سے مارے جائیں گے - اور پھر تمہیں اس کا افسوس ہوگا کہ ہائے لاعلمی میں یہ کیسی غلطی ہوئی کہ اپنے ہی بھائیوں کو مار ڈالا - اس لیے ہم نے لڑائی کا حکم نہیں دیا - اور حدیبیہ پر باہم صلح کا معاہدہ ہو گیا - اس سے ایک یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ایک طرف تو اللہ کی رحمت سے مسلمان قتل ہونے سے بچ جائیں گے اور دوسری طرف ان کافروں میں سے بھی جنہیں اللہ چاہے گا - بہت سے صلح کی مدت کے اندر اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اللہ کی خاص رحمت کا حصہ انہیں مل جائے گا ۔

Marfat.com

بڑی خیریت گذری

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
اگر وہ الگ ہو جاتے البتہ عذاب دیتے ہم جنھوں نے کفر کیا ان میں سے
عَذَابًا اَلِيْمًا (۲۵) اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
عذاب دکھ والا جب رکھی ان لوگوں نے جو کافر ہوئے بیچ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ
دلوں اپنے کے ہٹ ہٹ نادانی کی پس اتارا
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ نے اطمینان اپنا اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنوں کے
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا
اور لازم کر دیا ان پر بول پرہیزگاری کا اور تھے وہ حق دار اس کے
وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۲۶) ع
اور اہل اس کے اور ہے اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا۔

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو ہم منکروں پر دردناک
عَذَابًا اَلِيْمًا (۲۵) اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
عذاب کی آفت ڈالتے جب منکروں نے اپنے دلوں میں کد
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ
رکھی نادانی کی ضد پھر اللہ نے اپنی
اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
طرف سے اطمینان اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اتارا
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا
اور انھیں ادب کی بات پر قائم رکھا اور وہی اس کے لائق
وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۲۶) ع ۳ ۹ ۱۱
تھے اور اس کام کے تھے اور اللہ ہر چیز سے خبردار ہے

تَزَيَّلُوْا (ٹل جاتے۔ علیحدہ ہو جاتے) ماضی کا صیغہ ہے۔ تَزَيُّلٌ سے جس کا مادہ ز-ی-ل زَيْلٌ جگہ سے ہٹ جانا تَزَيَّلَ آپس میں جدا ہو جانا جگہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جانا حَمِيَّةٌ (ضد۔ ہٹ۔ اڑ) ح-م-ی سے اسم ہے حَمٰى اور حِمَايَةٌ کے معنی بچانا طرفداری کرنا حَمِيَّةٌ وہ خیال یا جذبہ جو حمایت پر ابھارے حَمِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ وہ ضد یا اڑ جو نادانی سے پیدا ہو۔

ارشاد ہے کہ اگر مکہ کے مسلمان وہاں کے کافروں کے ساتھ نہ رہتے ہوئے تو پھر ہم تمہیں اجازت دے دیتے کہ جاؤ اور کافروں کو تباہ کر دو اور ان پر بڑی دکھ درد بھری آفتیں نازل کرتے۔ کیونکہ انہوں نے تو ایسا اندھیر مچایا کہ جہالت کی ضدوں پر اتر آئے اور اپنی ہی شرطیں منوانی چاہیں کہ اس سال واپس جاؤ اگلے سال عمرہ کرنا اور تین دن سے زیادہ مت ٹھہرنا پھر یہ بھی کہا کہ عہدنامہ پر بسم اللہ مت لکھو اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ مت بڑھاؤ وغیرہ یہ سب باتیں مسلمان کو غضب ناک کرنے والی تھیں۔ مگر ہم نے مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان پیدا کر دیا۔ آپؐ نے مکہ والوں کی سب باتیں مان لیں اور اللہ نے مسلمانوں کو ادب اور پرہیزگاری کی بات پر مضبوطی سے جما دیا اور اس بات کے مستحق بھی وہی تھے۔ اور اس کو وہی کر بھی سکتے تھے چنانچہ ہم نے انہیں توفیق دی اور انہوں نے یہی کر کے دکھایا۔ اللہ عزوجل ہر چیز سے واقف اور کھلے اور چھپے سب کا جاننے والا ہے۔

Marfat.com

خواب پورا ہو کر رہے گا!

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا
اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کو خواب
بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
تحقیقی کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ
اگر اللہ نے چاہا آرام سے اپنے سروں کے
رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ
بال مونڈتے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ
پھر جانا اس نے وہ جو تم نہیں جانتے پھر اس سے
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾
ورے ایک نزدیک فتح مقرر کر دی

لَقَدْ - صَدَقَ - اللّٰهُ - رَسُوْلَ - هُ - الرُّءْيَا -
البتہ تحقیق سچا دکھایا اللہ نے رسول اپنے کو خواب
بِ الْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ - الْمَسْجِدَ - الْحَرَامَ
حقیقت کے مطابق البتہ ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام میں
اِنْ - شَآءَ - اللّٰهُ - اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ
اگر چاہا اللہ نے بے خوف وخطر مونڈنے والے
رُءُوْسَكُمْ - وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ
اپنے سروں کو اور بال چھوٹے کرنیوالے نہ ڈرتے ہو گے تم
فَعَلِمَ - مَا - لَمْ - تَعْلَمُوْا - فَجَعَلَ
پس جانا اس نے جو نہ جانا تم نے پس کر دی
مِنْ دُوْنِ - ذٰلِكَ - فَتْحًا - قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾
پہلے اس کے ایک فتح قریب کی

حدیبیہ کی صلح کے رو سے اس سال عمرہ نہ ہو سکتا تھا۔ اس لیے حدیبیہ ہی میں قربانی کر کے اور احرام کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے واپس مدینہ تشریف لائے۔ اس سے بعض لوگوں کا خیال ہوا کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ عمرہ ادا کیا ہے پھر یہ عمرہ کیوں نہ ہوا اس کی بابت آپ نے ان سے کہا کہ تعبیر ضروری نہیں کہ فوراً ہی پوری ہو جائے۔ اس کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں ان میں ارشاد ہے کہ اللہ نے جو اپنے رسول کو خواب میں دکھایا وہ بالکل سچا تھا۔ اور واقع میں یوں ہی ہو کر رہے گا لیکن اس سال اس کو ملتوی کر دینے میں بہت سی مصلحتیں تھیں جنہیں تم نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے مکہ پر لڑائی ہونا بالفعل مناسب نہ تھا۔ اس لیے وہاں صلح ہو گئی۔ اب انشاء اللہ ایک سال بعد خواب کی تعبیر پوری ہو گئی اور تم اطمینان کے ساتھ بے خوف و خطر مکہ آؤ گے۔ کعبہ کے گرد جو مقدس مسجد ہے اس میں داخل ہو گے اور عمرہ کے ارکان ادا کرو گے اور سارا سر منڈا کر یا بال چھوٹے کر کے احرام کھولو گے اس وقت مکہ پر لڑائی روک کر اس کے بدلے ایک اور فتح تمہارے لیے مقرر کی اور تم عنقریب خیبر پر چڑھائی کر کے اسے فتح کرو گے اور وہاں سے بہت سا مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے گا پھر گھر میں آکر آرام سے بیٹھو گے اور صلح حدیبیہ کے اور فائدے حاصل ہونے شروع ہوں گے ۔

Marfat.com

اسلام اور مسلمان

هُوَ - الَّذِیْ - اَرْسَلَ - رَسُوْلَهٗ - بِ - الْهُدٰی - وَ
وہی ہے جس نے بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور
دِیْنِ - الْحَقِّ - لِیُظْهِرَهٗ - عَلَی - الدِّیْنِ - کُلِّهٖ ؕ
دین سچائی کے تاکہ غالب کرے اسکو اوپر دین کے ہر ایک اسکے کے
وَ - کَفٰی - بِاللّٰهِ - شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ - رَّسُوْلُ
اور کافی ہے اللہ گواہی دینے والا محمد رسول ہیں
اللّٰهِ ؕ - وَالَّذِیْنَ - مَعَهٗۤ - اَشِدَّآءُ - عَلَی - الْکُفَّارِ
اللہ کے اور جو لوگ ساتھ ہیں اس کے زوردار ہیں کفار کے مقابلہ میں
رُحَمَآءُ - بَیْنَهُمْ - تَرٰىهُمْ - رُکَّعًا - سُجَّدًا
نرم دل ہیں آپس میں اے مخاطب تو دیکھے گا انہیں رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے
یَّبْتَغُوْنَ - فَضْلًا - مِّنَ اللّٰهِ - وَرِضْوَانًا ز

هُوَالَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ
وہی ہے جس نے اپنا رسول بھیجا سیدھی راہ پر اور
دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ؕ
سچے دین پر کہ اس کو ہر دین سے اوپر رکھے
وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اور اللہ کافی ہے حق ثابت کرنیوالا محمد اللہ کا رسول
اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ
ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر
رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا
نرم دل ہیں آپس میں تو ان کو دیکھے گا رکوع اور سجدہ میں
یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز
ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی

ارشاد ہوا تھا کہ اللہ عزوجل نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا اور وہ پورا ہو کر رہے گا بعض مصلحتوں کی بنا پر جسے تم نہیں جانتے مگر اللہ کو معلوم ہیں اس سال وہ پورا نہ ہوا اور تم عمرہ نہ کر سکے لیکن عنقریب تم بخیر و خوبی عمرہ کرو گے اور اس سے پہلے خیبر کو فتح کر لو گے یہ خیال مت کرو کہ اللہ اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا اس آیت میں ارشاد ہے کہ اللہ ہی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر دنیا میں بھیجا ہے کہ انسان کو سیدھی راہ پر ڈال دیں اور انہیں سچا دین دیا ہے اور اسی دین کو وہ سب دینوں پر غالب بھی کرے گا۔ کوئی اور دین اس سے بڑھ کر دنیا میں نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کی سچائی کا اللہ گواہ ہے اور اس کی گواہی سے بڑھ کر کسی کی گواہی نہیں ہو سکتی ۔

سنو! محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ماننے والے ان کے ساتھی ان لوگوں کے مقابلہ میں جو انہیں نہیں مانتے اور ان کی مخالفت کر کے انہیں ستاتے ہیں۔ سختی کرنے والے اور زور دکھانے والے ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور مہربانی سے پیش آتے ہیں اللہ کے سامنے رکوع اور سجدے میں جھکے رہتے ہیں اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہتے ہیں اور وہی کام کرتے ہیں جس سے اللہ خوش ہوا۔ ایسے ساتھی اور کسی کو نصیب نہیں ہوئے ۔

Marfat.com

صحابہؓ کا حال

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
علامت ان کی چہروں پر ہے ان کے اثر سے سجدہ کے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ
یہ بیان ہے ان کا تورات میں اور بیان ہے ان کا

فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ
انجیل میں جیسے کھیتی کہ نکالا اس نے پٹھا اپنا پھر قوت دی اسے

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ
پس موٹا ہوا وہ پھر سیدھا ہوا اپنی پنڈلی پر خوش کرتا ہے

الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ
کاشتکاروں کو تاکہ غصہ دلائے ان کے ساتھ کافروں کو وعدہ کیا ہے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور کام کیے اچھے

مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾
ان میں سے بخشش کا اور ثواب کا بڑے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
نشانی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ
یہ ان کی شان ہے تورات میں اور مثال ان کی

فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ
انجیل میں جیسے کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا پھر اس کی

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ
کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہو گیا اپنی نال پر خوش کرتا ہے

الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ
کھیتی والوں کو تاکہ جلائے ان سے کافروں کا جی اللہ نے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ان سے جو یقین لائے ہیں اور نیک کام کرنے والے ہیں

مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع ۱۲
ان میں سے معافی کا اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے

معانقہ ۱۵

سِيْمَا (علامت۔ نشانی۔ شناخت) اسم ہے س - و - م سے سیما اور سُوْمَةٌ دونوں کے معنی خاص علامت کے ہیں جس سے کوئی چیز پہچانی جائے شَطْاً ڈنٹھل بیج پھوٹ کر سب سے پہلے زمین اوپر اُٹھے۔ سُجُوْد ماتھا زمین پر ٹیکنا۔ مصدر ہے س - ج - د سے اسی سجدہ کا لفظ بنا ہے۔ جو اس کا حاصل مصدر ہے۔ اٰزَرَ (مضبوط کیا) ماضی ہے اٰزْرٌ جو ا - ز - ر سے بنا ہے اٰزْرٌ کے معنی قوت اِیْزَارٌ قوت دینا۔

ارشاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ ہیں ان کے چہرے نماز میں سجدہ کرتے رہنے سے نورانی ہو گئے ہیں اور اسی کی وجہ سے دور سے صاف پہچانے جاتے ہیں۔ تورات اور انجیل میں ان کی یہی شان بیان کی گئی ہے ان کی مثال کھیتی کی سی ہے کہ پہلے ڈنٹھل پھوٹا پھر بڑھا پھر مضبوط ہوا۔ پھر سیدھا بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ سارا کھیت ہرا بھرا ہو گیا اور بونے والے اسے دیکھ کر باغ باغ ہو گئے اور دشمنوں کا اس سے دل جلنے لگا آگے ارشاد ہے کہ یہ لوگ جو اللہ کو مان کر نیک کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان سے اللہ نے وعدہ کر لیا ہے کہ ان کی خطائیں بخش دی جائیں گی اور ان کو اس کا بڑا اچھا بدلہ ملے گا۔ سورۃ الفتح تمام ہوئی۔

Marfat.com

سورت الفتح پر ایک نظر

یہ سورۃ شریفہ خاص طور پہ بتاتی ہے کہ دنیا بھر کے انسان اللہ کے بندے ہونے میں سب برابر ہیں ان کے مرتبوں میں جو فرق ہے وہ صرف وہ ہے جو اللہ نے اپنے ہاں مقرر کیا ہے۔ اور اس کی بنیاد اللہ کی عبادت اور اس کے ڈر اور اس سے استغفار کرتے رہنے پر ہے۔ دنیا میں جو بناوٹی فرق خود لوگوں نے پیدا کر رکھے ہیں وہ بالکل عارضی اور بے بنیاد ہیں اللہ کے نزدیک جن باتوں سے درجے بڑھتے ہیں وہ باتیں ان دنیا کی مصنوعی باتوں ذات پات، مال و دولت، زور اور طاقت وغیرہ سے بالکل الگ ہیں۔ ان باتوں میں سب سے آگے آگے انبیاء ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو درجہ بدرجہ ان کے سچے دل سے ماننے والے اللہ کی راہ میں جان اور مال خرچ کرنے والے اور اس کے رسولوں کے بتائے ہوئے نیک کاموں کے کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں نبیوں میں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہ اللہ کی بندگی میں سب سے آگے آگے ہیں ان کے واسطے جو انہوں نے کام کیا اس پہ اس سورت میں انہیں مبارکباد دی گئی ہے اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ان کا استغفار مقبول ہے۔ اللہ نے ان کے سارے گناہ اگلے پچھلے جو ان کے مرتبہ کے لحاظ سے گناہ کہلائے جا سکتے ہیں سب معاف کر دیئے اور ان کو اپنی نعمتوں سے پورے طور پر مالا مال کرے گا اور ہمیشہ سیدھے راستہ پہ چلائے گا۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی پوری مدد کرے گا۔

اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراہا گیا ہے اور ان کے ساتھیوں کی جنہوں نے اپنی خواہشوں کو چھوڑ کر ہر بات میں آپ کا کہنا ماننا اور اللہ کا حکم بجا لانے میں جان تک دینے کو تیار ہو گئے تعریف کی گئی ہے ان کی بابت ارشاد ہوا۔ کہ تمہارا کام یہی تھا۔ جو تم نے کیا اب اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لاؤ۔ رسول کی عزت اور مدد کرو۔ اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔ تمہارے لئے صلح حدیبیہ بہت سی خوبیوں کا پیش خیمہ ہو گی۔ اور عنقریب خیبر فتح کر لو گے اور اس کے بعد بڑی بڑی فتوحات تمہیں حاصل ہو گی۔

اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں یعنی ان کے صحابہ کی عادتوں اور باتوں کو سراہا گیا ہے اور ان کو باقی مسلمانوں کے لیے دنیا کے ختم ہونے تک نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے قدم بہ قدم چلیں اور وہی عادتیں اور باتیں اختیار کریں جو انہوں نے کیں۔ یعنی اللہ پہ ایمان لائیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانیں دنیا میں فسادیوں اور پھوٹ ڈالنے والوں سرکشوں اور متکبروں کے خلاف اکٹھے ہو جائیں۔ ان کے ساتھ سختی سے پیش آئیں جب تک کہ وہ امن و امان کے ساتھ رہنا نہ اختیار کریں۔ ایمان والوں کو آپس میں میل ملاپ محبت اور اخلاص سے رہنا چاہیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور ان کے قدم بہ قدم چلنے والے پھلے پھولے ایسے ہی تم بھی پھلو پھولو گے۔

Marfat.com

سورت الحجرات اور اس کی تعلیم

یہ قرآن مجید کی انچاسویں ۴۹ سورت ہے مدینہ میں ہجرت کے نویں سال نازل ہوئی اور اس کے دو رکوع ہیں۔ اس سال عرب کے قبیلے جوق در جوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلان کیا اس سورت میں ان کو اور سارے مسلمانوں کو میل جول کے آداب اور قاعدے سکھائے گئے ہیں یہ سورت اسلامی سوسائٹی کا سنگِ بنیاد اور انسانی تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہے۔

ارشاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سردار مان کر ان کی تعظیم و توقیر کرو وہ جو کچھ حکم دیتے ہیں وہ اللہ ہی کا حکم ہوتا ہے۔ تمہاری اپنی رائے ان کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ جو کچھ کہیں سر جھکا کر سنو! اور خلوص کے ساتھ اس پر عمل کرو۔ ان کے سامنے اونچی آواز سے مت بولو۔ اندر تشریف رکھتے ہوں تو پکار کر باہر مت بلاؤ صبر سے انتظار کرو اور جب وہ خود باہر تشریف لائیں۔ تو ادب کے ساتھ ان سے ملاقات کرو آپس میں میل جول رکھو اور یہاں تک کہ تم میں اجتماعی قوت اتنی زبردست پیدا ہو جائے۔ کہ جس سے سارے شریر لوگ دبے رہیں۔ ہر کسی کی بات سن کر بے تحقیق مت مان لیا کرو تاکہ بے کار الجھنوں سے بچے رہو۔ ایمان بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ گناہوں سے بچو اور یاد رکھو کہ ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی کو کسی پر زیادتی نہ کرنی چاہیے۔ جو ظلم پر کمر باندھے اسے دباؤ اور یوں نہ مانے تو مار دو یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے دیکھو آپس کے جھگڑے ذرا ذرا سی باتوں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی کو چڑانا اس کے برے برے نام رکھنا جنہیں وہ پسند نہ کرتا ہو باتوں یا اشارہ کنایوں سے کسی کے عیب ظاہر کرنا۔ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا غیبت کرنا۔ چغلی کھانا، کسی کی طرف سے بدگمانی کرنا اور خواہ مخواہ اسے برا آدمی ٹھہرانا کسی کے دق کرنے کو اس کے عیب ٹٹولنا اس کے بعد معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔ تاکہ وہ تمہارے قابو میں آجائے یہ سب بری باتیں ہیں۔ ان سے بچو اور یاد رکھو کہ سب آدمی آپس میں برابر ہیں کوئی کسی پر دھونس جمانے کی کوشش نہ کرے۔ ذات پات خاندان قوم محض ایک دوسرے کی شناخت کے لیے ہیں فوقیت جتلانے کے لیے نہیں۔ سب اللہ کے برابر کے بندے ہیں۔ اس کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا وہی شخص ہوگا۔ جو اس سے زیادہ ڈرے گا اور اس کے ڈر سے تمام گناہوں اور بری باتوں سے بچے گا۔ اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے وہ تمہارے دل کی باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھ لیا۔ وہ مسلمان ہے اب اسے چاہیے کہ اسلام کے مقرر کیے ہوئے طریقہ پر چلے نیک کام کرے برے کاموں سے بچے تاکہ ان کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو اسلام میں داخل ہو کر کسی پر اپنی فوقیت مت جتاؤ۔ اسلام کو اللہ کی ایک نعمت سمجھو۔ یہ ایمان حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جس پر انسان کی نجات کا دارومدار ہے۔

Marfat.com

اٰیَاتُھَا ۱۸ (۱۰۶) سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِیَّۃٌ (۴۹) رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

بنیادی اصول

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو سامنے
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ
اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ ہے سننے والا
عَلِیْمٌ ① یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا
جاننے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو
اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا
آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور نہ چلاؤ
لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ
اس کے سامنے باتوں میں جیسے چلاتا ہے ایک تمہارا دوسرے پر کہیں
تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②
ضائع ہو جائیں کام تمہارے اور تم جانتے بھی نہ ہو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ
اے ایمان والو اللہ سے اور اس کے رسول سے آگے
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ
نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ سنتا ہے
عَلِیْمٌ ① یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا
جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں بلند
اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا
نہ کرو نبی کی آواز کے اوپر اور اس سے
لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ
کڑک کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے پر کڑکتے ہو
تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②
کہیں تمہارے کام اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو

فتح مکہ کے بعد ہجرت کے نویں سال آپ کی خدمت میں عرب کے قبیلے مدینہ میں آنے شروع ہوئے اور بہت سے اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہ سورت اسی زمانہ میں نازل ہوئی اور ان لوگوں کو اور عام مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے اور آپ کے پاس حاضر ہونے کے طریقے اور آداب سکھائے آپس میں برتاؤ کرنے کا طریقہ بھی بتایا۔ چنانچہ سب سے پہلے مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنی رائے مت چلاؤ اور جب کوئی قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہو تو اس کے فیصلہ کے لیے اپنی رائے مت پیش کرو اللہ کو حاضر ناظر جان کر اس کے غضب سے ڈرتے رہو۔ وہ تمہاری ساری باتیں سنتا ہے۔ اور تمہارے سارے حالات سے واقف ہے۔ جب تک اللہ کا خوف نہ ہو گا تمہارے معاملات درست نہیں ہو سکتے۔ جب آپ کے ساتھ مجلس میں حاضر ہو تو شور و شغب مت کرو ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز تمہاری کائیں کائیں میں سنائی نہ دے۔ جب آپ سے بات کرو تو نرم اور دھیمی آواز سے بولو اور جیسے آپس میں اونچی آواز سے بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولتے وقت ایسا مت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا اونچا بولنا آپ کو ناگوار ہو۔ اگر ایسا ہوا۔ تو تم کہیں کے نہ رہو گے اور تمہارا سارا کیا کرایا اکارت ہو جائے گا۔ اور انجان پنے میں سب کچھ کھو بیٹھو گے ۔

Marfat.com

آدابِ ملاقات

اِنَّ - الَّذِيْنَ - يَغُضُّوْنَ - اَصْوَاتَهُمْ - عِنْدَ - رَسُوْلِ اللّٰهِ
تحقیق جو لوگ دھیمی کرتے ہیں آوازیں اپنی پاس رسول اللہ کے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ - اللّٰهُ - قُلُوْبَهُمْ - لِلتَّقْوٰى ؕ
یہی ہیں وہ کہ امتحان لے لیا ہے اللہ نے ان کے دلوں کا واسطے پرہیزگاری کے

لَهُمْ - مَّغْفِرَةٌ - وَّاَجْرٌ - عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ - الَّذِيْنَ - يُنَادُوْنَكَ
ان کے واسطے بخشش ہے اور ثواب بڑا تحقیق وہ جو آوازیں دیتے ہیں تجھے

مِنْ وَّرَآءِ - الْحُجُرٰتِ - اَكْثَرُهُمْ - لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾
باہر سے حجروں کے بہت سے ان میں سے نہیں رکھتے عقل

وَلَوْ - اَنَّهُمْ - صَبَرُوْا - حَتّٰى - تَخْرُجَ - اِلَيْهِمْ - لَكَانَ
اور اگر یہ ہوتا کہ وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو نکلتا طرف ان کی البتہ ہوتا

خَيْرًا - لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ - غَفُوْرٌ - رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾
بہتر ان کے لیے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
جو لوگ رسول اللہ کے پاس دبی آواز سے بولتے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ
وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے ادب کے واسطے جانچ لیا ہے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ
ان کے لیے معافی اور بڑا ثواب ہے جو لوگ تجھے دیوار کے پیچھے

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾
پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ
اور اگر وہ صبر کرتے جبتک تو ان کی طرف نکلتا تو ان کے حق

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾
میں بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلْحُجُرٰت (کمرے، کوٹھڑیاں) حُجْرَۃٌ کی جمع ہے جو ح - ج - ر سے بنا ہے حجر کے معنی روکنے اور گھیر لینے کے ہیں حُجْرَۃٌ وہ بند جگہ جو سونے والے کی حفاظت کرے اور کسی کو باہر سے نہ گھسنے دے یہاں پر وہ کا مکان مراد ہے۔ سورت کا نام اسی لفظ پر رکھا گیا ہے ❖

ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دھیمی آواز سے ادب کے ساتھ بولتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ نے نیک اور پرہیزگار ہونے کے لیے جانچ لیا ہے ان کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور ان کے لیے بڑا ثواب تیار ہے باہر کے لوگ اکثر آتے ہی غل مچاتے کہ یا حضرت باہر آئیے۔ ہم ملنے کے لیے آئے ہیں آپ اس وقت اندر مکان میں تشریف فرما ہوتے۔ ان کی بابت ارشاد ہے کہ ان میں سے اکثر آداب ملاقات سے بے خبر ہیں ان سے کہہ دو۔ کہ یہ گنوار پن چھوڑ دیں اور آپ سے ملنے کے لیے آئیں تو چاہیے کہ صبر سے مکان کے باہر انتظار کریں جب آپ باہر تشریف لائیں۔ اس وقت ملاقات کریں اور ادب کے ساتھ آہستہ آہستہ بولیں یہی ان کے حق میں بہتر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر سے آواز دے کر بلانا سخت بے ادبی ہے۔ خیر نادانی میں ایسا ہو گیا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ لیکن آئندہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرنا بلکہ بتائے ہوئے قاعدہ پر عمل کرنا چاہیے

Marfat.com

ہر ایک کی مت سنو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ
اے وہ جو ایمان لائے ہو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گمراہ
بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
کوئی خبر لائے پس چھان بین کر دکھیں جا پڑو کسی قوم پر انجان ہوتے ہوئے
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ
اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی گنہ گار خبر لے کر آئے
بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
تو تحقیق کر لو کہیں کسی قوم پر نادانی سے نہ جا پڑو
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶
پھر کل کو اپنے کیے پر پچھتانے لگو

پس ہو جاؤ تم اس بات پر جو تم نے کی پشیمان
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ
اور جان رکھو کہ تمہارے درمیان رسول اللہ موجود ہیں

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ
جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے

اس آیت میں ایک اور نہایت ضروری بات بتائی گئی ہے موقعہ ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو مصطلق کے پاس جو نیا نیا ایمان لایا تھا ولید بن عقبہ کو بھیجا کہ ان کے حالات معلوم کرے اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے لائے ولید اور بنو المصطلق کے درمیان اسلام سے پہلے کی پرانی عداوت چلی آتی تھی ولید جب ان کے قریب پہنچے تو ان میں سے بہت سے لوگ مل کر ان کے استقبال کے لیے نکلے ولید نے گمان کیا کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے آئے ہیں اور واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ کر چلے آئے اور کہا کہ بنو المصطلق مرتد ہو گئے ہیں۔ آپ نے انہیں سزا دینے کی تیاری کی۔ اتنے میں ان کے کچھ لوگ پہنچے اور عرض کیا کہ ہم لوگ ان کے استقبال کو نکلے تھے کوئی بری نیت نہ تھی آپ نے مخفیہ طور پر خالد بن ولید کو تحقیقات کے لئے بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر کہا کہ وہ لوگ اسلام پر قائم ہیں اور میں ان سے زکوٰۃ لے کر آیا ہوں۔

اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! ہر کس و ناکس کی بات پر اعتماد مت کر لیا کرو اگر کوئی قانون اسلام سے بے پروا شخص کوئی خبر آکر سنائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو اور اس کے پہلے اس کی بات پر یقین مت کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی خبر پر یقین کر کے جلدی سے کسی قوم پر حملہ کر بیٹھو اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ کام غلط ہوا تو پچھتانا پڑے گا۔ یہ نصیحت کر کے قرآن مجید نے بہت سے آپس میں جھگڑوں کا خاتمہ کر دیا کیونکہ وہ اکثر غلط افواہوں کی بنا پر ہوتے ہیں ارشاد ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارے اندر اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔

Marfat.com

رسولؐ کی شان

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ
اگر اطاعت کرتا وہ تمہاری بہت سے کاموں میں مشکل میں پھنس جاتے تم

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
اور لیکن اللہ نے محبت ڈال دی تمہاری طرف ایمان کی

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
اور سجا دیا اسے تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈال دی تمہاری طرف

الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
کفر اور گناہ اور نافرمانی کی وہی ہیں

هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وہ جو راہ پائے ہوئے ہیں فضل سے اللہ کے

وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾
اور نعمت سے اس کی اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ
اور بہت سے کاموں میں وہ تمہاری بات مان لیا کرے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دل میں کھبا دیا اور تمہارے

الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
دل میں نفرت ڈال دی کفر اور نافرمانی کی وہی ہیں وہ لوگ

هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
جو نیک راہ پر ہیں اللہ کے فضل سے اور احسان

وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾
سے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمتوں والا

ارشاد ہے کہ جب تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں تو تمہیں ان کی قدر پہچاننی چاہیے۔ اللہ کے رسول کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی کی رائے کا پابند ہو وہ تو اپنی ذاتی رائے پر بھی نہیں چلتا وہ تو وہی کرتا ہے جس کا اللہ حکم دے اس لیے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر وہ تمہاری رائے پر ہی چلتا ہوتا تو پھر اللہ کے رسول میں اور لوگوں میں فرق ہی کیا رہتا۔ جیسے اور لوگ اپنی خواہشوں پر چل کر اصلی کامیابی کبھی حاصل نہ کر سکے اسی طرح وہ بھی ناکامی کا منہ دیکھتا کیونکہ عوام میں تو ہر شخص اپنے ہی بھلے کی سوچتا ہے۔ اور یہ خود غرضی ہے اس پر دنیا کا نظام نہیں چل سکتا بلکہ ہر طرف مشکلوں ہی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انتظام جب درست ہوگا۔ جب اللہ پر ایمان لے آؤ گے چنانچہ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ کہ تمہیں ایمان کی محبت دی اور وہ تمہارے دلوں کو سب سے اچھی چیز نظر آنے لگا۔ اللہ نے انکار گمراہی اور نافرمانی کی تمہارے دلوں میں نفرت پیدا کر دی یاد رکھو کہ ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ جو ایمان لائے اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں لگ گئے جن کو یہ بات حاصل ہو گئی ان پر یقیناً اللہ نے فضل فرمایا اور بڑی نعمت عطا کی۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سارے بھیدوں سے واقف ہے پھر اس کی فرمانبرداری میں بھلا نہ ہوگا تو کس میں ہوگا؟

Marfat.com

جھگڑوں کا علاج

وَاِنْ - طَآئِفَتٰنِ - مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - اقْتَتَلُوْا - فَاَصْلِحُوْا

اور اگر دو گروہ ایمان والوں میں سے لڑ پڑیں تو ملاپ کرا دو

بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ - بَغَتْ - اِحْدٰىهُمَا - عَلَى الْاُخْرٰى

درمیان اُنکے پس اگر زیادتی کرے ایک ان میں کا دوسرے پر

فَقَاتِلُوا - الَّتِيْ - تَبْغِيْ - حَتّٰى - تَفِيْٓءَ - اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ

پس لڑو تم اس سے جو زیادتی کرے یہاں تک لوٹ آئے وہ اللہ کے حکم کی طرف

فَاِنْ - فَآءَتْ - فَاَصْلِحُوْا - بَيْنَهُمَا - بِالْعَدْلِ

پھر اگر لوٹ آئے وہ پس ملاپ کرا دو ان دونوں میں ساتھ برابری کے

وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ - اللّٰهَ - يُحِبُّ - الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹

اور انصاف کرو تحقیق اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

اور اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ

بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

کرا دو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر بڑھا چلا جائے

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ

تو تم سب اس چڑھائی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ اللہ کے حکم پر

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

پھر آجائے پھر اگر آ گیا تو ان میں برابری کے ساتھ انصاف کرا دو

وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹

اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا سب سے پہلا کام ایک ایسی سوسائٹی قائم کرنا ہے جس کے زور اور دباؤ سے ہر شخص سیدھی طرح رہے اور کوئی دنگا فساد نہ کرنے پائے اور نہ کوئی کسی پر زور جتا سکے اس سوسائٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر تم میں سے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو تمہاری سوسائٹی کو فوراً آگے بڑھنا چاہیے اور سمجھا بجھا کر دونوں کو ملا دینا چاہیے لیکن اگر سیدھی طرح نہ مانیں بلکہ زبردست کمزور پہ چڑھائی کر دے تو ساری سوسائٹی کو زیادتی کرنے والے سے لڑنا چاہیے اور اسے زبردستی آدمی بنانا چاہیے۔ جب وہ دب جائے اور اللہ کا یہ حکم مان لے کہ آپس میں لڑو مت تو پھر ایسی صلح کرا دو۔ جس میں کسی سے کسی کو نیچا دیکھنا نہ پڑے دونوں کا برابر مرتبہ رہے۔ ہر وقت اور ہر حالت میں انصاف کا خیال رکھو۔ اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو انصاف سے کام لیتے ہیں۔

اس آیت سے یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ دنیا میں جھگڑے اٹھانے والوں اور فسادیوں کے دبانے کے لیے سوسائٹی اپنی تنظیم کرے اور مل جل کر حکومت قائم کرے۔ تاکہ دنگئی لوگ خواہ اپنے ہوں یا پرائے دبائے جا سکیں حکومت کی صورت یہ ہے کہ اپنے میں سے ایسے شخص کو جو شرع سے واقف ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو۔ اپنا سردار بناؤ اور سب اسے نیک مشورہ دینے اور جان و مال سے اس کی مدد کرنے کے لیے تیار رہو۔

Marfat.com

رہنے سہنے کے طریقے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا

بات یہی ہے کہ ایمان والے بھائی ہیں پس صلح کرادو دو بیان اپنے بھائیوں کے اور ڈرو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ سے تاکہ تم رحم کیے جاؤ اے وہ جو ایمان لائے ہو

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ

نہ ہنسی اڑائے ایک قوم دوسری قوم کی ہوسکتا ہے کہ ہوں بہتر ان سے

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

اور نہ عورتیں عورتوں کی ہوسکتا ہے کہ ہوں بہتر ان سے

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ

اور مت برے اشارے کرو آپس میں اور مت چڑاؤ ساتھ ناموں کے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا

مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرادو اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۳

اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم ہو اے ایمان والو کوئی قوم

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ

کسی قوم سے ٹھٹھا نہ کرے شاید وہ اس سے بہتر ہو اور نہ

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

عورتیں اور دوسری عورتوں سے شاید وہ اس سے بہتر ہوں

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ

اور ایک دوسرے کو عیب مت لگاؤ اور مت نام ڈالو ایک دوسرے کے چڑانے کو

اِخْوَۃ (بھائی) اَخ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایک ماں باپ یا ایک باپ کے بیٹے ایک پیشہ یا عقیدے والے بھی (الخ) بھائی کہلاتے ہیں۔ اس وقت اس کی جمع اِخْوَانٌ آتی ہے لَا تَلْمِزُوْا (مت اشارے کرو) نہی کا صیغہ ہے ل۔ م۔ ز سے لَمْزٌ آنکھوں سے یا ہونٹوں سے یا ہاتھوں سے کسی کی برائی ظاہر کرنا۔ اس سے مضارع یَلْمِزُوْنَ سورۃ التوبہ میں گزر چکا ہے۔

قَوْمٌ: اصل عربی میں اس سے مراد صرف مرد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت میں آگے عورتوں کا نام الگ لینے سے ظاہر ہوتا ہے۔ آج کل دونوں کو قوم کے لفظ میں گڈمڈ کر دیا گیا ہے اصل استعمال سے عورتوں کا اپنا الگ مرتبہ ظاہر ہوتا ہے جسے قائم رکھنا ہے۔

لَا تَنَابَزُوْا (مت چڑاؤ) نہی کا صیغہ ہے۔ تَنَابُزٌ سے جس کا مادہ ن۔ ب۔ ز ہے نَبْزٌ برے نام کو کہتے ہیں تَنَابُزٌ ایک دوسرے کو چڑانے کے لیے برے نام رکھنا۔ اس آیت میں اور کئی اگلی آیتوں میں آپس میں مل جل کر رہنے کا طریقہ بتایا ہے تاکہ خواہ مخواہ آپس میں ان بن، نہ ہونے پائے اور اسلامی سوسائٹی جیسی ہونی چاہیے ویسی بنے۔ سب سے پہلے تو یہ بتا دیا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں ایسے ہیں جیسے ایک باپ کی اولاد۔ آپس میں جھگڑا ہوتے ہی۔ ان میں ملاپ کرا دو ورنہ سزا ملے گی۔ یاد رکھو اللہ کی سزا سے ڈر کر نیک کام کرو گے تو اس کی رحمت کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ اس کے بعد عام طور پر جن باتوں سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے مردوں اور عورتوں دونوں کو چاہیے کہ آپس میں ایک دوسرے کی ہنسی نہ اڑائیں اور نہ حقارت کی نظر سے دیکھیں کیونکہ کیا خبر کہ جس کی ہنسی اڑا رہے ہو۔ وہ تم سے بہتر ہو۔ پھر کسی کا عیب آنکھ زبان یا ہاتھ کے اشارے سے ظاہر نہ کرو کسی کے برے نام مت رکھو جس سے وہ چڑتا ہو۔

Marfat.com

آپس کا برتاؤ

بِئْسَ - الِاسْمُ - الْفُسُوْقُ - بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ
گناہ ہے بُرا نام (رکھنا) بعد ایمان کے اور جس نے
لَّمْ - يَتُبْ - فَاُولٰٓئِكَ - هُمُ - الظّٰلِمُوْنَ ⑪ يٰٓاَيُّهَا
توبہ نہ کی پس وہ لوگ وہی ظالم ہیں اے
الَّذِيْنَ - اٰمَنُوا - اجْتَنِبُوْا - كَثِيْرًا - مِّنَ الظَّنِّ ز
لوگو جو ایمان لائے ہو بچتے رہو بہت سی بدگمانیوں سے
اِنَّ - بَعْضَ - الظَّنِّ - اِثْمٌ - وَّلَا تَجَسَّسُوْا - وَلَا
تحقیق بعض بدگمانی گناہ ہے اور مت ٹٹولو ایک دوسرے کو اور نہ
يَغْتَبْ - بَّعْضُكُمْ - بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ - اَحَدُكُمْ
غیبت کرے ایک تمہارا دوسرے کی کیا پسند کرے گا تم میں سے کوئی
اَنْ - يَّاْكُلَ - لَحْمَ - اَخِيْهِ - مَيْتًا - فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ
کہ کھا جائے گوشت اپنے بھائی مردے کا پس گھن کرتے ہو تم اس سے
وَاتَّقُوا - اللّٰهَ ۭ اِنَّ - اللّٰهَ - تَوَّابٌ - رَّحِيْمٌ ⑫
اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ توجہ کرنے والا مہربان ہے

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ
ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪ يٰٓاَيُّهَا
توبہ نہ کرے تو وہی بے انصاف ہیں اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز
ایمان والو تم تہمت لگانے سے بچتے رہو
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا
بے شک بعض تہمت گناہ ہے اور کسی کا بھید مت ٹٹولو
يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ
اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو بھلا تم میں سے کسی کو
اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ
اچھا لگتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے جو مردہ ہو سو تم کو اس سے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫
گھن آتی ہے اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ معاف کرنیوالا مہربان ہے

دیکھو۔ مسلمان ہو کر بدمعاش یا غنڈہ کہلانا کتنی بُری بات ہے ان باتوں سے باز آجاؤ۔ جو باز نہ آئے وہ ظالموں میں سے ہے۔ آگے ارشاد ہے کہ بہت سی بدگمانیاں مت کیا کرو ہر ایک کی طرف سے نیک گمان رکھو۔ بعض بدگمانی تو گناہ کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ جب اس سے کوئی فساد یا جھگڑا پیدا ہو جائے اور اکثر جھگڑے بدگمانیوں ہی سے پیدا ہوتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے حالات کی ٹوہ میں مت لگے رہو تاکہ اس پر دھولنس جماؤ اور رازفاش کرنے کی دھمکیاں دے کر کچھ اس سے اینٹھو یہ کمینہ پن ہے اور پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی نہ کرو۔ یہ ایسی بُری بات ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا بھلا تم اسے کیسی بات سمجھتے ہو بس سمجھ لو کہ کسی شخص کی اس کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا اسی جیسا قابلِ نفرت کام ہے۔ یاد رکھو شیطان تمہارے پیچھے ہر وقت پڑا ہوا ہے۔ اور تمہیں بُرے کاموں میں پھنسائے رکھنا چاہتا ہے۔ اگر ان سے بچ کر رہنا ہے تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر اس کے غضب سے ڈرتے رہو ورنہ پھر بُرائی سے بچنے کی کوئی صورت نہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

ذات پات کی تردید

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
اے آدم زادو تحقیق ہم پیدا کیا ہم نے تمہیں ایک مرد

وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
اور ایک عورت سے اور کر دیا تمہیں بھانت بھانت اور قبیلے

لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
تاکہ آپس میں پہچان رہے تحقیق سب سے زیادہ معزز تم میں اللہ کے نزدیک

اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾
سب سے متقی ہے تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
اے آدمیو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے بنایا

وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے رکھے

لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
تاکہ آپس کی پہچان ہو تحقیق اللہ کے ہاں اس کی

اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾
عزت بڑی ہے جو پرہیزگار ہے تحقیق اللہ سب کچھ جانتا خبردار ہے

انسان انسان میں باہم جدائی پیدا کرنے والی چیز خود غرضی ہے جتنا اس کو دبایا جائیگا اتنا ہی ایک انسان دوسرے انسان کے قریب ہوتا چلا جائے گا ظاہر ہے کہ جب انسان نے دیکھا کہ میں اکیلا اپنی ساری ضرورتوں کو مہیا نہیں کر سکتا تو اس نے محض اپنا خیال چھوڑ کر دوسروں کی طرف توجہ کرنی شروع کی اور آدمیوں کے جتھے بننے شروع ہو گئے اس کے بعد خود غرضی کی بدترین شکل یعنی ذات پات کی تمیز ظاہر ہوئی اور ایک جتھا دوسرے کو دبانے لگا ذات پات تو اپنا زہر پھیلا ہی رہی تھی کہ اس پر قومیت کا ایک اضافہ اور ہوا اور اس سے جو انسان کی گت بنی اور بن رہی ہے۔ وہ ظاہر ہے یہ سب خود غرضی ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔ اسلام نے اس کو مٹانے اور اس کی حد مقرر کرنے کے لیے انسان کو اصل بات سمجھائی اور کہا کہ یہ ایک دوسرے کو دبانے اور دوسروں پر اپنی فوقیت قائم رکھنے کی دھن تمہاری جان کے لیے گھن ہے۔

سنو! تم سب آدمؑ کی اور حوا کی اولاد ہو، کنبہ، قبیلہ، خاندان وغیرہ ایک دوسرے کو آسانی سے پہچاننے کے مختلف ذریعے ہیں۔ ان کا اتنا خیال مت کرو کہ جوتیوں میں دال بٹنے لگے۔ تم تو یہ سوچو کہ تم سب اللہ عزوجل کے بندے ہو اور سب برابر ہو اللہ جس کو چاہے نوازے دنیا میں تم ایک دوسرے سے بڑھتے چڑھنے کے دھن میں مت لگے رہو۔ اللہ کی بندگی کرو اس کے حکم بجا لاؤ۔ اگر کوئی چاہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا درجہ بڑھ جائے تو اسے اللہ سے ڈر کر بُرے کاموں سے بچنا چاہیے اللہ کے ہاں اسی سے درجہ بڑھتا ہے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے۔ جو دنیا میں اس سے ڈر کر ان کاموں کے قریب نہیں جاتا جن سے اس نے منع کیا ہے۔ اللہ سے تمہاری کوئی بات چھپی نہیں وہ جانتا ہے۔ کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

Marfat.com

اسلام اور ایمان

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
کہا دیہاتیوں نے ایمان لائے ہم کہدے ایمان نہیں لائے تم
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ
اور لیکن یہ کہو کہ اسلام کو مانا ہم نے اور ابھی تک نہیں داخل ہوا
الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ
ایمان تمہارے دلوں میں اور اگر کہا مانو گے اللہ کا
وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
اور اس کے رسول کا نہ گھٹائے گا تمہارے لیے تمہارے اعمال میں سے
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾
کچھ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہیں لائے
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ
پر تم کہو مسلمان ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں
الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ
میں نہیں کھبا اور اگر تم اللہ کے اور اس کے
وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
رسول کے حکم پر چلو گے تو وہ تمہارے کاموں میں سے کچھ کاٹ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾
نہ لے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَا يَلِتْ (نہ گھٹائے گا) مضارع کا صیغہ ہے۔ ل - ی - ت سے لَیْتٌ کے معنی کم کرنا۔ گھٹانا اصل میں لَا يَلِيْتُ ہے جزا ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اس آیت سے اسلام اور ایمان میں فرق ظاہر ہوتا ہے جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اب وہ اسلامی برادری کا آدمی ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میں مسلم ہوں اب اسے مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر ان کی طرح رہنا چاہیے اس کو مسلمانوں کے حقوق سارے حاصل ہو گئے لیکن ایمان جب حاصل ہو گا جب وہ کلمہ کے معنی سمجھ کر دل سے اس کا یقین کرے گا اور اس کی نشانیاں اس کے برتاؤ اور عادتوں سے ظاہر ہونے لگیں گی۔ جو آدمی بد دماغ اور اکھڑ ہو بات بات میں لڑے۔ لوگوں کے عیب ڈھونڈ تا رہے۔ انہیں ستائے غرض وہ باتیں کرے جن سے اوپر کی آیتوں سے منع کیا گیا ہے وہ بھی ایمان کا کچا ہے۔

اس آیت میں یہی ارشاد ہے۔ کہ گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان سے کہہ دو کہ یوں کہا کرو کہ ہم اسلام میں داخل ہوئے ابھی تمہارے دل میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ البتہ اللہ اور رسول کی سچے دل سے فرمانبرداری کرتے رہو گے تو تمہارے دل میں ایمان کی روشنی ظاہر ہونی شروع ہو جائے گی۔ اس وقت اللہ کے ہاں تمہارے اعمال کی قدر ہو گی اور ان کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور اس میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا اگر اللہ کے فرمانبردار رہو گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے رہو گے تو اللہ تمہارے چھوٹے چھوٹے قصور معاف کر دیگا۔ وہ بڑا بخشنے والا ہے اور رحمت کرنے والا غفور اور رحیم ہے۔

Marfat.com

مومن کون ہیں؟

اِنَّمَا - الْمُؤْمِنُوْنَ - الَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - بِاللّٰهِ
وہی ہیں ایمان والے جو ایمان لائے اللہ پر
وَرَسُوْلِهٖ - ثُمَّ - لَمْ يَرْتَابُوْا - وَجٰهَدُوْا
اور اس کے رسول پر پھر نہ شک کیا اور جہاد کیا انھوں نے
بِاَمْوَالِهِمْ - وَاَنْفُسِهِمْ - فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اللہ کی راہ میں
اُولٰٓئِكَ - هُمُ - الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ - اَتُعَلِّمُوْنَ
وہ لوگ وہی ہیں سچے ۔کہہ دے کیا جتلاتے ہو تم
اللّٰهَ - بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ - يَعْلَمُ - مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اللہ کو اپنا دین اور اللہ جانتا ہے جو ہے آسمانوں میں
وَمَا - فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ - بِكُلِّ - شَيْءٍ - عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾
اور جو ہے زمین میں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
ایمان والے وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر
وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا
ایمان لائے پھر شبہ نہ لائے اور اللہ کی راہ میں اپنے
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
مال اور اپنی جان سے لڑے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ
وہ لوگ جو ہیں وہی سچے ہیں تو کہہ کیا تم اللہ کو اپنی
اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
دینداری جتلاتے ہو اور اللہ کو تو خبر ہے جو کچھ آسمان میں
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾
اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے

اس آیت میں مومن کی حقیقت تھوڑے سے لفظوں میں بیان کر دی گئی ہے۔ جو اس کو یاد رکھے گا اور کوشش میں لگا رہے گا وہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے کہ مومن وہ ہے۔ جس نے اللہ کا اور اس کے رسول کا یقین کر لیا اور پھر اس کے دل میں کوئی شک و شبہ اس میں باقی نہ رہا کہ اللہ اس ساری کائنات کا خالق رب اور مالک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری رسول ہیں پھر اللہ کے اور اس کے رسول کے حکم بجا لانے کے لیے ہر وقت جان اور مال سے حاضر رہا۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جن کی بابت کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے سچائی اختیار کی اور ٹھیک راستہ پا لیا۔

آگے ان لوگوں سے جو اپنے اسلام میں داخل ہونے کو اس طرح ظاہر کرتے تھے کہ گویا انہوں نے اللہ کے رسول پر کوئی احسان کیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ کیا اللہ کو یہ جتلانا چاہتے ہو۔ کہ تم نے دین اسلام اختیار کر لیا ہے۔ نادانو! اللہ کو کیا جتلاتے ہو اس سے تو کوئی چیز آسمانوں میں اور زمین میں چھپی ہوئی نہیں۔ وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے اور ہر ایک کا حال اچھی طرح جانتا ہے اگر تم اسلام میں سچ مچ داخل ہو گئے ہو۔ تو یہ اللہ پر یا اس کے رسول پر کوئی احسان نہیں اس میں سراسر تمہارا اپنا بھلا ہے بشرطیکہ تم کام کرو جو اسلام چاہتا ہے۔

Marfat.com

اللہ کا احسان مانو

يَمُنُّوْنَ - عَلَيْكَ - اَنْ - اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ
احسان جتاتے ہیں تیرے اوپر کہ اسلام لائے وہ تو کہہ
لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ - اللّٰهُ - يَمُنُّ
مت احسان رکھو مجھ پر اسلام کا بلکہ اللہ احسان کرتا ہے
عَلَيْكُمْ - اَنْ - هَدٰىكُمْ - لِلْاِيْمَانِ - اِنْ
تم پر کہ راستہ سجھایا تمھیں ایمان کی طرف اگر
كُنْتُمْ - صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ - اللّٰهَ - يَعْلَمُ
ہو تم راستی پسند تحقیق اللہ جانتا ہے
غَيْبَ - السَّمٰوٰتِ - وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ
بھید آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ
بَصِيْرٌۢ - بِمَا - تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ
تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تو کہہ
لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ
مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان
عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ
کرتا ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کی راہ سجھائی اگر
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
سچ کہو اللہ جانتا ہے چھپے بھید
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ
آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ
بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع ۲ ۱۴
دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام میں داخل ہوئے انھوں نے کچھ ایسی باتیں کیں، بلکہ منہ سے بھی کچھ ایسا کہا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ ان کا آپ پر احسان ہے کہ بغیر لڑے بھڑے آکر اسلام کا اقرار کر لیا اور اوروں کی طرح آپ کو اس پر مجبور نہ کیا کہ ان کی شرارت کے دبانے کے لیے جنگ کی مصیبت میں پھنسیں۔ ان کی بابت اس آیت میں کہا جا رہا ہے کہ یہ اپنے اسلام لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں۔ ان سے صاف کہہ دو کہ یہ تمھارا مجھ پر کوئی احسان نہیں کہ تم نے دین اسلام قبول کیا۔ یہ تو تم پر اللہ کا احسان ہے کہ تم کو ایمان کا راستہ بتا دیا۔ اگر تم سچ کہتے ہو کہ تم مسلمان ہوگئے تو اپنی خوش قسمتی پر فخر کرو کہ اسلام میں داخل ہو کر تمھیں اپنے ایمان اور اعتقاد درست کرنے کا موقع مل گیا اور یہ اللہ کی تم پر بڑی مہربانی ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اسلام سے تمھیں سچ مچ فائدہ پہنچے۔ تم صرف نام اور دکھاوے کے مسلمان مت بنو۔ سچے دل سے اسلام کے مطابق عمل کرو اور یہ مت سمجھو کہ جیسے آدمیوں کو دھوکا دیتے ہو اسی طرح اللہ کو بھی دھوکا دے لو گے۔ اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں، وہ آسمان اور زمین کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ خوب سمجھ لو کہ وہ تمھارے سب کام دیکھ رہا ہے۔ الحمد للہ چھٹی منزل تمام ہوئی۔ ماشاء اللہ۔

Marfat.com



Marfat.com

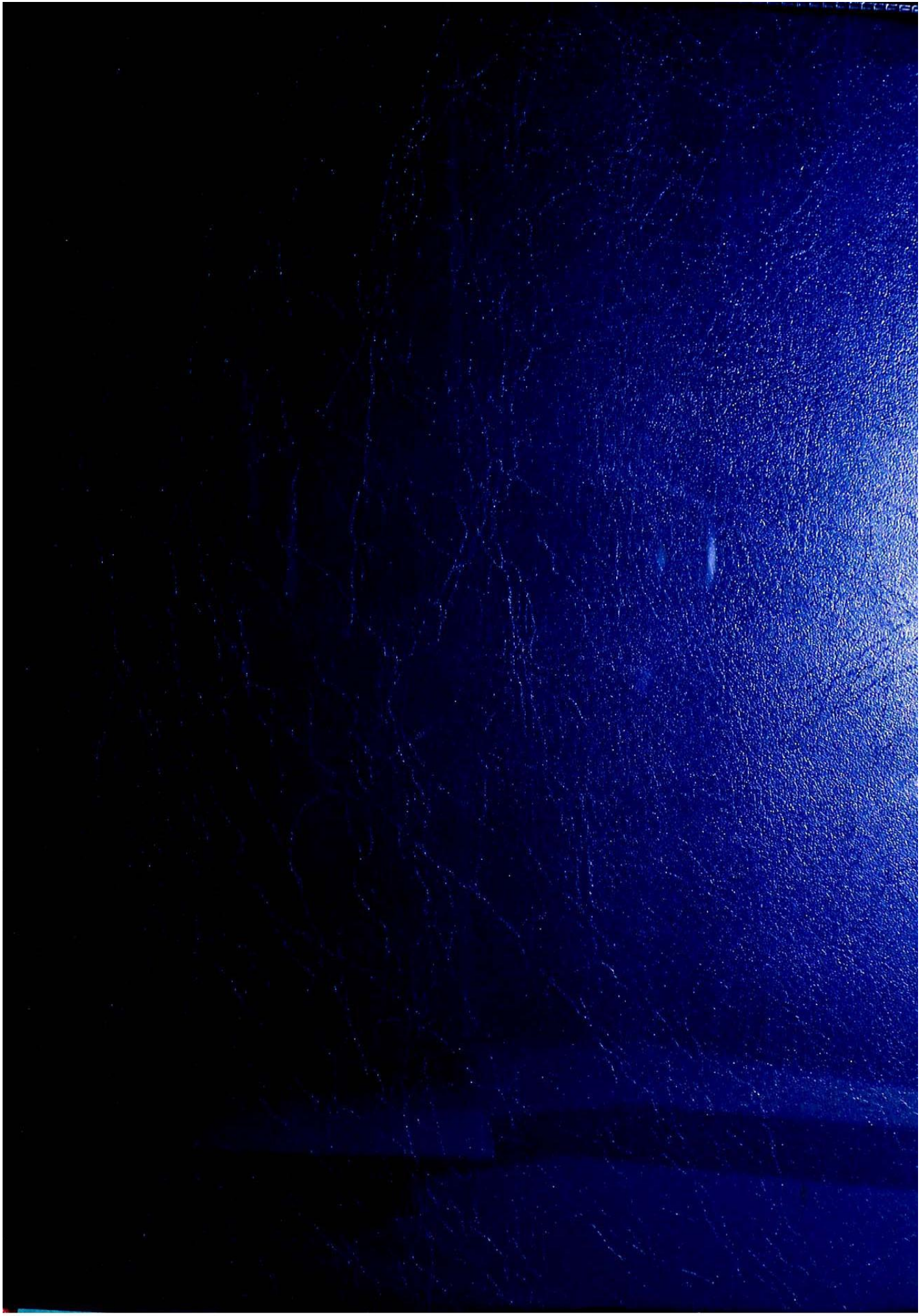

Marfat.com

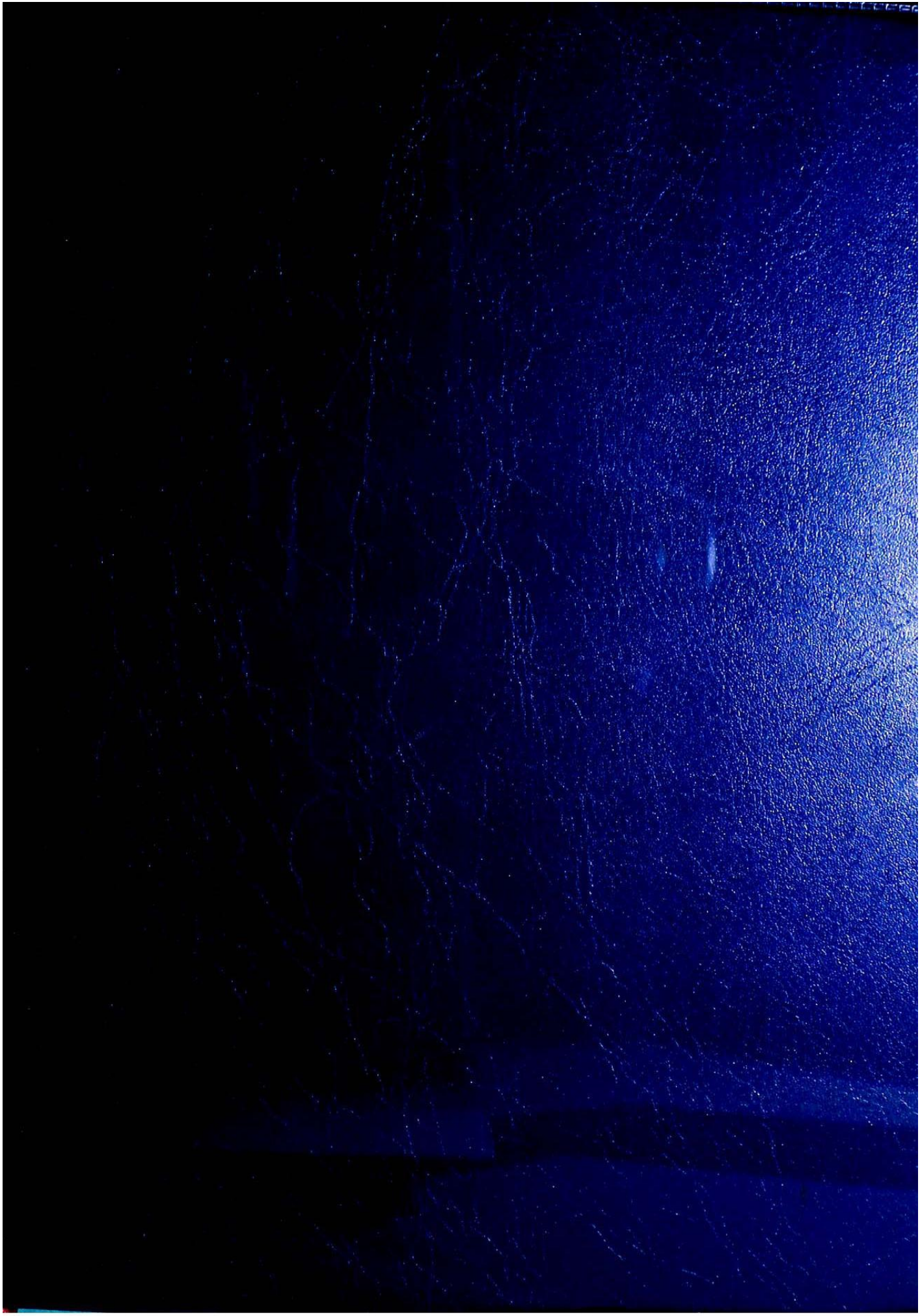

Marfat.com